مختلف کیٹیگریز میں ڈھیر سارے مکمل ناول پڑھنے کیلئے ہمارا یہ واٹس ایپ چینل جوائن کیجئے

👇👇👇👇

Classic Urdu Material WhatsApp Channel

ڈیئر ریڈرز اگر آپ سے لنکس اوپن نہیں ہو رہے ہے تو آپ ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر جا کر ان تمام لنکس کو ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں۔

آپ کو ہماری ویب سائٹ کلاسک اردو میٹریل پر ہر قسم کے ناولز مل جائیں گے ویب سائٹ لنک نیچے ہے کلک کیجیے

https://classicurdumaterial.com/

ایف بی کے کچھ ایشوز کی وجہ سے بعض اوقات ایف بی پر لنکس اوپن نہیں ہوتے۔ یہ تمام لنکس آپ کو ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر مل جائیں گے۔ چینل کا لنک اوپر دیا گیا ہے آپ اُس پر کلک کریں اور چینل کو فالو کریں اور ڈھیر سارے ناولز ڈاؤنلوڈ کریں

اور اگر آپ آڈیو ناول سننا پسند کرتے ہیں تو ہمارے آڈیو ناول یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کیجیے لنک نیچے ہے

Classic Urdu Novels

کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن

یہ منزل آساں نہیں

کائنات ریاض

بعض فیصلوں کو اللہ کے سپرد کر دینا چاہیے ۔۔وہ کس طرح آپ کو منزل تک لے جائے کچھ خبر نہیں ہوتی۔۔۔اس کی تدبیریں بڑی ہی برکتوں والی ہوتی ہیں ۔۔۔!

"سوہنی دھرتی اللہ رکھے ، قدم قدم آباد....

قدم قدم آباد تجھے ....قدم قدم آباد"......

اس ترانے کے بول نئے انداز میں انوکھے خوبصورت سازوں کے سنگ اس کی زبان سے ادا ہو رہے تھے۔۔۔اسکی آواز ہمیشہ کی طرح میر ولا گھر کی خاموشیوں میں گونجتی جا رہی تھی ۔اس کی انگلیاں جب بھی گٹار پر چلتی تھیں، سرور پھونکتی تھی۔۔۔ یہ میر بلال تھا۔۔۔میر خاندان اور اس گھر کے بڑے بزرگ میر مرتضیٰ مظفر کے پوتے ۔سب سے چھوٹے, سادہ مزاج جو زیادہ بات کرنے ،یا بولنے کا عادی نہیں تھا وہ بہت کم بات کرتا

تھا زیادہ خاموشی کو ترجیح دیتا تھا۔ ضرورت میں بھی ضرورت سے کم بولتا تھا۔ اطمینان میں جینے والا بے سکونی میں بھی پُر سکون رہنے والا سادہ سا میر بلال!

اس کا زیادہ وقت اپنے گٹار کے ساتھ گزرتا تھا۔۔مدھر گیتوں میں کھویا رہتا تھا۔۔ اس کا شوق بھی اسی کے مزاج سے مطابقت رکھتا تھا۔۔۔

پہلا پوتا ہے میر زمان ۔۔۔بے حد پیارا اور خیال رکھنے والا انسان ۔۔نرم اور متحمل مزاج۔۔۔یہ اتنے بردبار طبیعت کے مالک ہیں کہ ان کا رعب بڑے ہونے کے باوجود چھوٹوں پر نہیں چلتا۔ان کا کوئی ڈر نہیں کسی پر ہاں مگر اس سے چھوٹے پوتے میر ذکاء کے غصیل اور اکھڑ مزاج ہونے کے باعث ہر کوئی اس سے کنی کترا کے پھرتا ہے میر ولا میں۔۔۔یہ طنزیہ گفتگو اور کاٹ دار لہجوں کے برینڈ ایمبیسڈر ہیں۔۔۔جس کی وجہ سے کوئی بھی ان سے اڑنے کا رسک نہیں اٹھاتا۔۔

میر ذکاء کا کمرہ ہمہ وقت ان کی موجودگی سے آباد رہتا ہے ۔۔یہ گھر کی محفلوں میں کم ہی دکھتے ہیں ۔۔اگر کبھی شاذ و نادر کسی محفل کا حصہ بن جائیں تو جنگ چھڑ جاتی ہیں ان کی میر ولا کے تیسرے پوتے میر ذیشان سے ۔۔۔

دونوں کی بالکل نہیں بنتی۔۔بچپن سے ایک دوسرے کے پکے دشمن واقع ہوئے ہیں ۔۔ایک دوسری کی شکایات کا ٹوکرا دونوں کے سروں پر ہمیشہ سوار رہتا ہے۔۔میر شانی ان کو چھیڑنے سے نہیں چوکتے اور یہ ان کی لینے سے ۔۔

اب بھی آفس سے آ کر سیدھا اپنے کمرے میں گھسے مووی دیکھنے میں مصروف ہیں ۔۔۔لوگوں کو لگتا ہے کہ ان کو نت نئ موویز دیکھنا بے حد پسند ہے ۔۔یہ بات کہاں تک سچ ہے معلوم نہیں ۔۔مگر یہ اپنا فارغ وقت ان ہی پر صَرف کرتے ہیں ۔۔

یہ گھر کے معاملات میں دخل اندازی نہیں کرتے۔۔مگر کوئی اگر ان کے معاملات میں ٹانگ اڑائے تو رعایت نہیں کرتے ۔۔کاٹ دار جوابوں سے سامنے والے کی عزت بے حد پیار سے اتارتے ہیں ۔۔ان سے پنگا لینے سے پہلے سوچنا لازم ہیں ۔۔اور بچنا فرض ۔۔

میر ذیشان سے اکثر ان کی توتڑاخ ہو جاتی ہے ۔۔میر ولا میں واحد یہ ہی ہے جو میر ذکاء سے پنگا لینے کا خطرہ مول لیتے ہیں ۔۔اور میر ذکاء سے ہٹنے کے بعد ان کی زیادہ توجہ اپنے نت نئے ایکسپیرٔمنٹ میں رہتی ہے ۔۔کمسٹری اسٹوڈنٹ ہے تو تعلیم گاہ کے بعد ان کی تجربات کا خاص مقام میر ولا کی اسٹڈی ہوتی ہے ۔۔جہاں یہ ہر روز نئے نئے تجربات

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کرتے ہوئے کیمیکل ری ایکشن سے دھماکے کرتے نظر آتے ہیں ۔ لیکن دن رات پاگلوں کی طرح اپنے تجربات پر کام کرنے کے باوجود بھی آج تک یہ اپنے کسی تجربے میں کامیاب نہیں ہوئے ۔۔میر ولا کا ہر فرد ان کے کیمسٹری ایکسپیرمنٹ کے کریز سے عاجز ہیں۔۔

ماں کا ارمان تھا دادا کی طرح آرمی آفیسر بنے ۔ مگر موصوف کا رجحان کمسٹری کی سمت مڑ گیا ۔۔ اور ریٹائرڈ بریگیڈیئر میر مرتضیٰ مظفر کے بعد ان کے لاکھ دلی خواہش کے باوجود ان کے بیٹوں اور پوتوں میں سے کسی نے آرمی جوائن نہیں کی تھی۔۔۔

اس کا بڑا غم تھا انھیں ۔۔اور اقراء ممانی چاہتی تھیں ۔۔ان کے بڑے سپوت زمان نہ سہی مگر ذیشان کم از کم اپنے دادو کی خواہش کا مان رکھ لے۔۔لیکن ذیشان کے اسکول کو خیر باد کہنے کے بعد کالج میں قدم رکھتے ہی خیالات بدل گئے۔۔اس سے کمسٹری کا ارتکاب کیا ۔۔اور سب کی امیدوں پر پانی پھیر دیا ۔۔

سو اب سب ان کے آئے دن بے وقت کے ایکسپیرمنٹ سے پریشان اور ان کی غیر سنجیدہ اور شریر حرکتوں سے نالاں رہتے ہیں ۔۔

اس کے بعد آتے ہیں میر ولا کے چوتھے پوتے ۔۔میر زوار ۔۔

منجھلے ماموں میر شاہ ویر اور ان کی بیگم فائقہ ممانی کی دو ہی اولادیں ہیں ۔۔

میر ذکاء اور چھوٹے میر زوار

اس نے میر ذکاء کی طرح فیملی بزنس کرنے کو اہمیت نہ دے کر اپنی خواہش پر کام کیا ہے۔۔

میر زوار کا رحجان میڈیا میں ہے۔۔۔یہ میس کمیونیکیشن کے اسٹوڈنٹ ہیں اور ان کو سوشلزم پسند ہے ۔۔اسکے علاوہ ان کی مہارت یہ ہے کہ یہ بہت اچھے دوست اور ایڈوائزر ہیں ۔۔ہر کسی کے معاملات پر نظر رکھنا اور انھیں صحیح رائے دینا ان کا فرض اولین ہے ۔۔ یہ بہت اچھے سے سب کے مسائل کو حل کر سکتے ہیں ۔۔ اور اپنے بڑے بھائی میر ذکاء کے بالکل الٹ ہیں ۔۔بڑا کسی کے معاملات میں گھستا نہیں اور چھوٹا بلاوجہ ہی گھسنے پر مجبور ہو جاتا ہے ۔۔ سب کے پیچیدہ مسائل اپنے آپ اس کی جھولی میں آ گرتے ہیں ۔۔کچھ لوگوں میں وہ بابا جگاڑوں نام سے بھی مشہور ہیں ۔۔

اب بچتی ہیں میر مرتضیٰ مظفر کی دو پوتیاں ۔۔

بڑی ماموں کی اکلوتی بیٹی مہر النساء اور چھوٹے ماموں کی اکلوتی بیٹی ذیب النساء ۔۔

یہ بھی انوکھی لاڈلیوں کے درجے پر فائز ہیں ۔۔

زیب النساء کو اپنی ٹائم اپنے ویٹ کے بڑھ جانے کے ہول اٹھتے رہتے ہیں ۔۔حالانکہ متناسب وزن کی حامل خوبصورت لڑکی ہیں۔۔لیکن ایک بار ان کو ان کی دوست نے موٹے ہونے کا طعنہ کیا دے دیا تھا ۔۔بس تب سے ان کو خدشات اٹھنے لگے ہیں ۔۔آئے دن ان کے ڈائٹنگ کے شیڈول چلتے رہتے ہیں ۔۔دیسی کھانوں سے مکمل پرہیز ہیں انکو اور فیٹ فوڈز کا تو بائیکاٹ ہے۔۔

مہر النساء کو اپنی ٹائم اپنے چہرے کو چمکانے کی فکر رہتی ہے ۔۔کوئی دیسی ٹوٹکا نہیں ہے جن کا استعمال اور مشاہدہ انھوں نے نہ کیا ہو۔۔آئے دن ان کا چہرہ کسی کو اتنا نظر نہیں آتا جتنا ان کے چہرے پر ماسک کی لیپاپوتی نظر آتی ہے ۔۔انکو بھی وہم ہے کہ ان کی رنگت کالی پڑ گئی ہیں ۔۔جبکہ اگر دنیا میں گورے رنگ کا تمغا ملتا تو میر ولا میں سب سے شفاف اور گوری رنگت ہونے کی وجہ سے ان ہی کو ملتا ۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

پر وہی مثال ۔۔وہم کا کوئی علاج نہیں ۔۔

ایک اور بھی پیاری سی نواسی ہیں دادو کی۔۔

نایاب ۔۔۔ !یہ اپنے نام کی طرح ہی ہر کام میں نایاب اور لاجواب ہیں ۔۔ سگھڑ اور سمجھدار ۔۔ساری ذمے داری سنبھالنے والی نہایت پیاری اور کم گو سی ۔۔دادو کی بیٹی زرناب کی شادی کے دوسرے سال میں علیحدگی ہو گئی تھی ۔۔جس کے بعد وہ شادی کے دوسرے سال میں ہی واپس میر ولا آ گئی تھیں ۔۔ایک نئے وجود کے ساتھ اپنی ایک بیٹی نایاب کو لے کر۔۔۔زرناب پھپھو نے آگے شادی نہ کی ۔۔۔مرد ذات سے ایسا بھروسہ ٹوٹا تھا کہ پھر کبھی ہمت نہ کر پائی کسی اور پر بھروسہ کرنے کی ۔۔ہزار بار سب کے سمجھانے کے باوجود وہ اپنے اصولوں پر قائم رہیں اور پھر ساری عمر نایاب کی پرورش کے نام کر دی۔۔۔ وہ ایک سلجھی ہوئی اور اور کم سخن خاتون ہیں ۔۔عاجزی اور انکساری ان کے چہرے سے جھلکتی ہیں اور صبر و استقامت ان کے مزاج کا اہم حصہ ہے ۔۔۔ان کی یہی عادات نایاب میں بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے ۔۔وہ پورے گھر بھر کی لاڈلی ہے۔۔تینوں ماموؤں اور ممانیوں کی دل پسند ہے ۔۔اور ان کا زیادہ تر دن کا حصہ کچن میں

نت نئی ڈشز پر اپنی صلاحیت صرف کرنے اور تجربہ کرتے ہوئے گزرتا ہے ۔۔کھاناداری میں نمبر ون ہیں اور ان کے کھانوں کی تعریفیں خاندان بھر میں ہوتی ہیں ۔۔ہر پھوہڑ اور لاابالی لڑکی کو نایاب کی مثالیں دی جاتی ہیں۔۔۔

اب بھی وہ لڑکی کچن میں گھسی چند سویٹ ڈشز بنانے میں مصروف تھی۔۔

”لو پیش کیا جاتا ہے آج کا ون آف دی اسپیشل ایپل پائے اینڈ نیوٹیلا پین کیک“! سب کو ٹیسٹ کرانے کے بعد وہ سیدھا ہاتھ میں سویٹ ڈیزرٹ کی ٹرے اہتمام سے لیئے ان کے کمرے میں آئی تھی ۔۔اس کی مہکتی آواز پر ٹریڈ میل پر ایکسرسائز کرتی زیب اور باتھ روم میں آئینے کے سامنے کھڑی ملتانی مٹی کا لیپ چہرے پر لگاتی مہر نے خوشی سے مڑ کر اسے دیکھا تھا ۔۔

”واؤ یہ تو شکل سے ہی خوش ذائقہ لگ رہے ہیں۔“!مہر ندیدے پن کی انتہا کرتی بھاگ کر ملتانی مٹی کی جان چھوڑ کر باہر نکلی اور اسکے ہاتھ سے ٹرے جھپٹ لی۔۔۔نایاب نے اس کے آدھے چہرے پر مٹی کی لیپ دیکھ امڈتی ہنسی ضبط کی تھی۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اگر میں ڈائٹنگ پر نہ ہوتی تو ضرور ٹیسٹ کرتی نایاب۔۔بٹ ایم سوری۔۔اور مجھے پتا ہے یہ ہمیشہ کی طرح بہت ذائقہ دار ہی بنا ہو گا ۔۔۔تمہارے ہاتھ کا کا کھانا تو بلاشبہ ورلڈ فیمس ہے ۔۔ذکاء تک کی بولتی بند کر دیتا ہے ۔۔ورنہ تو محترم کی پسند ہی بڑی مشکل ہے ۔"زیبی نے اس کی تعریف اور دلجوئی کرتے ہوئے حسبِ عادت ذکاء کی غیر موجودگی کو نشانہ بنایا تھا ۔۔ویسے بھی اس کی پیٹھ پیچھے ہی وہ بول پاتی تھی۔۔سامنے ہونے پر کبھی یہ جرات مندانہ اقدام کوئی نہیں کر پاتا تھا۔۔۔

اس کے ذکر پر نایاب کا دل دھڑکا تھا۔۔ بچپن سے جو دل میں راج کرتا ہو ۔۔اس کے نام پر دھڑکنوں کی روانی میں بے ترتیبی آنا تو واجب تھا۔۔اور جہاں محبوب کا نام ہو وہاں ہوش نہ گم ہوں یہ ممکن کہاں تھا۔۔۔اس نے رخ موڑ کر اپنے دل کا حال اور نظروں کی لڑکھڑاہٹ چھپائی تھی۔۔۔کچھ باتیں دل میں رہیں تو محفوظ رہتی ہیں ۔۔ورنہ تماشا بنتے دیر نہیں لگتی ۔۔

"اوہو زیبی کھا لو اور ذرا سا ٹیسٹ کرنے سے کوئی فرق نہیں آتا ڈائٹ میں۔۔۔وہ بے چاری اتنی محنت سے بنا لائی ہے ۔۔۔اور تم میں ذرا دل رکھنے کا سینس بھی نہیں

ہے۔۔"مہر کو اس کا یہ اجتناب برا لگا تھا۔۔نایاب کی خاموشی کو اس نے برا لگنے کے زمرے میں فٹ کر اسے کوسا۔۔۔

وہ ویسے بھی منصفانہ طبیعت کی مالک تھی۔۔انصاف پسندی اسکے خون میں تھی ۔۔

"اچھا ایسی بات ہے تو پھر"...اس نے منہ بسور کر اس کی بات پر لبیک کہا اور کیک کا پیس لے کر منہ میں رکھا۔۔مٹھاس اور لذت بھرا ذائقہ منہ میں گھل گیا۔۔ ابھی وہ آنکھیں موند کر ٹھیک سے حظ بھی نہ اٹھا پائی تھی کہ دروازے سے اندر قدم رنجہ فرماتے میر زوار کی چینخ نے اس کو جھنجھوڑ کر حال میں لا پٹخا تھا۔۔

"ارے یہ کیا کر دیا زیبی ۔۔۔ لیٹسٹ نیوز ملی ہے کہ نایاب نے ان ڈیزرٹز کو خالص دیسی گھی سے بنایا تھا ۔۔تمہاری ڈائٹ تو گئی پانی میں ۔۔"!زوار نے سراسیمگی سے اس کی نبض پر ہاتھ رکھ ہولایا تھا۔۔۔

"کیا نایاب تم نے دیسی گھی ملایا تھا ؟اف اللہ اب کیا ہو گا ۔۔مزید پندرہ منٹ ٹریڈ میل پر اس کیلری کو ویسٹ کرنا پڑے گا ۔۔"صدا کی وہمی زیبی روہانسی ہو کر چلاتی باتھ روم

میں کلی کرنے کے لئے بند ہوئی تھی۔۔نایاب نے حیرت سے زوار کی اس شرارت پر منہ کھولے زیب کو واویلا کر باتھ روم میں غڑاپ ہوتے دیکھا تھا۔۔

جبکہ مہر کا ہنسی سے برا حال تھا۔۔۔

"زوی تم میں تمیز کب آئے گی۔۔؟"نایاب نے اس کے کندھے پر دھپ لگایا تھا۔۔وہ کمینگی سے دانتوں کی نمائش کرتا ہنسا۔۔۔

نایاب اس سے دو سال بڑی تھی۔۔۔مگر دونوں میں خوب بنتی تھی۔۔۔وہ بہت اچھے دوست تھے۔

پورا خاندان نایاب اور زوار کی دوستی اور لگاؤ کی تعریف کرتا تھا۔۔۔ان کا ایکا اور اتفاق بہت تھا۔

"بلا وجہ اس کو وہم میں ڈال دیا۔۔"!نایاب کو افسوس ہو رہا تھا۔۔۔وہ مذاق میں بھی کسی کو تکلیف پہنچانے کے سخت خلاف تھی۔۔

"اب دیکھنا یہ اپنی روٹین اور ٹف کر لے گی"!زوار نے ایپل پائے کا پورا ٹکڑا اپنے قبضے میں کر لیا تھا۔۔

"اس نے یہ اپنے لئے کیا ہے۔۔کسی کے حصے پر لالچی نظر رکھنا گناہ ہے۔۔تم سے تو اللہ پوچھے گا۔"مہر نے اسے دھمکایا تھا۔۔

"اور تم سے نہیں پوچھے گا۔۔جس کی اس سال بھی شانی کی طرح سپلی آئی ہے اور اب ہم معصوموں کو ڈرانے کے لئے آدھے چہرے پر لیپا پوتی کر کے گھوم رہی ہے۔۔"زوار نے آخری پیس بھی منہ میں رکھتے ہوئے اس پر چوٹ کی تھی۔۔

"ہائے میرا فیس"!!اس نے ایک دم گالوں پر ہاتھ رکھے صدمے سے چیخ ماری تھی۔۔

اسے تو اب یاد آیا تھا اس کے آدھے چہرے پر مٹی کا لیپ ہے جو کہ سوکھ بھی چکا ہے ۔۔ذیب کے کلیاں کر کے نکلتے ہی وہ باتھ روم کی سمت لپکی تھی ۔۔اور باتھ روم پھر سے لُک ہو گیا تھا۔۔

”زوار تمہاری تو شکایت میں بلال سے لگاتی ہوں“..زیب نے رونی شکل بنائے اسے وارننگ کی تھی۔۔وہ مذاق اڑانے والے انداز میں ہنسا۔۔

”تمہارے بھائی کو اپنی پہلی محبت سے فرصت ملے تب نا۔۔لگا ہوا ہے اپنے گٹار کے ساتھ رنگ رلیاں منانے۔۔۔“اس نے زیب کی دھمکی چٹکیوں میں اڑائی تھی۔۔وہ محض ہونہہ کرکے بستر پر جا بیٹھی۔۔

”زوار تمہیں سکون نہیں ہے نا۔۔جاؤ بازار سے مجھے سبزی لا دو۔۔۔آج کاکا کی چھٹی ہے تو سامان گھر کے لڑکوں کے لانے کی باری ہے۔۔پچھلی بار شانی گیا تھا اور اس سے پہلے بلال۔۔۔اب تم جاؤ گے۔۔“ نایاب اس کو رعب سے کہتی زیب کے پاس جا بیٹھی اور خالی ٹرے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دی۔۔۔ ایپل پائے زوار چٹ کر گیا تھا اور نیوٹیلا پین کیک سے مہر نے انصاف کیا تھا۔۔

”لو جی۔۔اب یہی رہ گیا ہے۔۔وقت بے وقت سامان لا دو۔۔ویسے گھر کے لڑکوں میں ذکاء بھی شامل ہوتا ہے۔۔اسے کیوں نہیں کہتی آج وہ لا دے“!زوار انگڑائی لیتے ہوئے کام چوری دکھاتا مشورہ دینے لگا۔۔نایاب نے نظر انداز کر دیا۔۔

”اسے کوئی کہہ ہی نہ دے اور وہ کر ہی نہ دے“.زیبی نے تمسخر سے سر جھٹکا تھا۔۔وہ تو نہ لینے میں تھا نہ دینے ۔۔۔ اور گھر کے کام تو مجال تھی کوئی اسے کہہ دیتا۔۔۔اور نایاب تو بالکل بھی یہ نہیں کر سکتی تھی ۔۔ بچپن سے ہی دونوں میں بات چیت نہیں ہوتی تھی۔۔اس کے سامنے نایاب کے حلق سے آواز نکل جائے ہو ہی نہیں سکتا تھا ۔۔۔وہ شروع سے ہی ذکاء سے بدکتی تھی۔۔

”ہاں یہ تو ہے“!مہر نے پورا لیپ لگا لیا تھا ۔۔اس کی بات پر تائید کرتے ہوئے باہر نکل آئی ۔۔نایاب نے لب کچلتے ہوئے خاموشی سے سر جھکا لیا۔۔ذکاء کا ذکر ہو اور نایاب مداخلت کرے یہ بھی میر ولا میں آج تک نہیں ہوا تھا ۔۔۔وہ اکثر اس کی بات پر انجان بن جایا کرتی تھی۔۔۔

”لڑکیوں میرا مفلر کہیں دیکھا ہے؟“ذکاء نے کمرے کی دہلیز پہ رک کر اندر جھانکا تھا ۔۔سب نے چونک کر اس کی سمت دیکھا ۔۔ کالے رنگ کی شلوار قمیض میں تیار کھڑا وہ وجیہہ لگ رہا تھا ۔۔کالا رنگ اس کی شفاف رنگت پر قیامت ڈھاتا تھا ۔۔اور اس پر

کہنیوں تک موڑے کف پر گلے میں مفلر ہر صنف کی سانسیں تھام لیتا تھا۔۔وہ شاید کہیں باہر جانے کے لئے تیار تھا۔۔۔

اس کی شخصیت بڑی دلکش تھی۔۔اور گہری سنجیدگی تو دل لوٹ لیتی تھی۔۔نایاب نے من ہی من اس کی بلائیں لی تھیں۔۔

"ہاں مفلر تو شاید نایاب کے ہاتھ میں دیکھا تھا میں نے۔۔یہ صبح میں گھر کی صفائی کے دوران سمیٹ رہی تھی چیزیں۔۔"مہر کو یاد آیا تھا اور وہ جو دم سادھے بیٹھی تھی ایک دم ہی اچھل پڑی تھی۔۔ذکاء کی چیزوں کا خاص طور پر وہ خیال رکھتی تھی۔۔مگر خائف بھی رہتی تھی کوئی بھی چیز جگہ پر نہ ہوتی یا وقت پر نہ ملتی تو وہ غصے میں آ جاتا تھا۔۔ اور جانے کیوں نایاب اس کی غیر موجودگی میں اس کی چیزوں کو سنبھالتی تھی۔۔مہر کے بھانڈا پھوڑنے پر اس نے زبان دانتوں تلے دبائی تھی۔۔۔جانے کونسی جھجک تھی جو اسے ذکاء سے فاصلے پر رکھتی تھی۔

"اوہ ہیلو میڈم"!اس کے جھکے سر کو مزید جھکتا دیکھ اس نے کچھ ناگواری سے چٹکی بجا اسے مخاطب کیا تھا۔۔جو مہر کا جواب سننے کے باوجود منہ میں گھنگھنی ڈالے بیٹھی تھی۔۔۔

”میرا مفلر دیں گی آپ مجھے“!اس کی سنجیدہ آواز پر وہ تیزی سے سر ہلاتی اٹھی تھی۔۔اور بنا اس کی سمت دیکھے اس کی سرعت سے گزر کر باہر چلی گئی تھی ۔۔

وہ اس کے پیچھے پیچھے آیا تھا ۔۔جو سیدھا اس کے کمرے میں گھسی الماری میں سر دیئے کھڑی تھی ۔۔اس کے اندر پہنچتے ہی اس نے تیزی سے مڑ کر مفلر اس کی سمت بڑھا دیا ۔۔

ذکاء نے لب بھینچ کر برہمی سے مفلر پکڑ کر گلے میں لپیٹا ۔۔نایاب نے کن اکھیوں سے اس کو دیکھا تھا ۔۔

”میری جو چیز میں جہاں رکھوں بنا میری اجازت وہاں سے مت اٹھایا کرو۔۔“!اس نے سخت تنبیہی نگاہوں سے باور کرایا تھا ۔۔سخت ناپسند تھیں اسے ڈری سہمی بلا وجہ جھجکتی ہوئی لڑکیاں ۔۔۔وہ خود اعتماد لڑکیوں کو ترجیح دیتا تھا ۔۔نایاب جیسی دبو لڑکیاں زہر لگتی تھی اسے ۔۔

"جی میں ایسا ہی کرتی ہوں۔۔پر ممانی جان نے کہاں تھا کہ آپ کی چیزیں اکثر ادھر ادھر بکھری رہتی ہیں تو میں سمیٹ دیا کروں ۔۔"اس نے گھبرا کر صفائی پیش کی تھی۔۔چہرہ ایک دم اتر گیا تھا۔۔

"یہ ماما بھی نا !کوئی ضرورت نہیں ہے میری چیزوں کو ہاتھ لگانے کی ۔۔"وہ جھڑک کر فون وولٹ اُٹھاتا کمرہ چھوڑ گیا تھا۔۔نایاب کی آنکھیں نم ہو گئیں ۔۔۔اس کا سخت لہجہ اس سے برداشت نہیں ہوتا تھا۔۔اور وہ ہر بار اس کا دل توڑ دینا اپنا فرض سمجھتا تھا۔۔

....

"نایاب"!!زرناب پھپھو جیسے ہی عصر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئیں قرآنی آیات کا ورد کرتی اس پر پھونکنے کے بعد اسے پکار لیا تھا۔۔وہ بستر پر رکھے کپڑے سمیٹ رہی تھی۔۔۔

"جی ماما"!اس نے تابعداری سے جواب دیا۔۔

"بیٹا تمہارے ماموں کے دوست نے آج پھر تمہارے لئے بات کی ہے۔۔۔شاہ ویر بھائی پوچھ رہے تھے مجھ سے ۔۔اگر تم کہو تو اگلے ہفتے انھیں کھانے پر بلا لیں۔۔۔تمہارے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نانوں نے بھی کہہ دیا ہے اگر تم ہاں کرتی ہو تو لڑکے کو دیکھ لینے میں کیا حرج ہے ۔۔اور پھر لڑکا بھی اگلے ہفتے ہی واپس پاکستان آ رہا ہے ۔۔میرے خیال سے اب تمہیں سوچنا چاہیے اس متعلق ۔۔ !تمہارے ماموؤں کو انکار کرنا اچھا نہیں لگ رہا مجھے ۔۔تم کیا کہتی ہو۔۔۔"وہ مضطرب سی بستر پر بیٹھ گئیں ۔۔

ان کی بات پر نایاب کے ہاتھ ساکت ہوئے تھے۔۔وہ جانتی تھی اس کے دل کی خواہش کبھی پوری نہیں ہو سکتی ۔۔اور میر ذکاء ۔۔وہ بھلا کہاں تھا اسکے بخت میں۔۔۔مگر دلِ ناداں سنبھل تو جاتا۔۔۔اس حقیقت کو مان تو لیتا۔۔پھر شاید کسی اور کے لئے دل کو راضی کر لینا آسان ہوتا۔۔مگر ہر بار انسان جو چاہے وہ ہو جائے یہ ضروری تو نہیں ۔۔۔

"بیٹا میں بھی کیا کہوں ۔۔تم جانتی ہو تمہارے ماموؤں کے کتنے احسانات ہیں ہم پر۔۔بچپن سے اب تک کسی چیز کی کمی نہیں ہونے دی ہمیں ۔۔اور تمہاری ممانیوں نے بھی کس قدر حسن سلوکی سے ساتھ دیا ہے ہمارا ۔۔سب تمہارے فرض سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں ۔۔کہ کہیں کل کو کوئی بات نہ کرے ۔۔میں بھی یہی چاہتی ہوں تمہارے ماموؤں نے دیکھ بھال کر ہی فیصلہ کیا ہوگا ۔۔تو کیا میں ہاں کر دوں انھیں مہمانوں کے

لیئے ؟"وہ سوالیہ نظروں کو اس کے جھکے چہرے پر جمائے مستفر تھیں۔۔نایاب کی آنکھوں میں نمی سمائی ۔۔حلق میں گولا اٹکا۔۔

"جی ماما جیسا آپ کو ٹھیک لگے".اس نے کہتے ہوئے تہہ شدہ کپڑوں کو اُٹھایا اور تیزی سے رخ موڑ گئی ۔۔آنسوؤں کو چھپانے کا اچھا بہانا تھا۔

"مجھے پتا تھا تم مجھے کسی مشکل میں نہیں ڈالو گی ۔۔"!وہ خوشی سے کہتی ہوئیں اسے دعائیں دیتی کمرے کو خالی چھوڑ گئیں ۔۔الماری کے سامنے کھڑی نایاب نے بھرائے دل سے مڑ کر انھیں دیکھا اور پلکوں کی نمی جھٹک دی۔۔

بعض لوگ ہمارے لئے نہیں ہوتے ۔۔بس اتنی سی بات تھی اور دل نے مان لی تھی ۔۔وہ خاموشی سے اپنی محبت سے کنارہ کر لینے پر آمادہ ہوگئی تھی ۔

....

دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد سب آرام کرنے کمروں میں گھس چکے تھے۔۔میر ولا کا ماحول اس وقت بہت پرسکون فضا میں ڈھلا ہوا تھا ۔۔تینوں ماموں کھانے کے بعد آفس میں

ایک میٹنگ اٹینڈ کرنے گئے تھے ۔۔باقی سب اپنے اپنے ذاتی کاموں میں حصہ ڈالنے میں مصروف تھے۔۔

دادو دوپہر کے کھانے کے بعد اپنے کمرے میں بیٹھے شام کی چائے تک کتاب پڑھنے کے عادی تھے ۔۔نایاب کچن میں گھسی دن کے برتن دھو رہی تھی ۔۔بلال اور زوار ایک کمرے میں بیٹھے جانے کس راز وٗ نیاز میں مگن تھے۔۔ذیب حسبِ معمول برآمدے میں بیٹھی یوگا کر رہی تھی۔۔جبکہ مہر کاؤچ پر براجمان سر نیہواڑے بیٹھی تھی ۔۔چہرے پر گرین ماسک اور آنکھوں پر کھیرے کے ٹھنڈے قتلے رکھے گنگنا رہی تھی۔۔ذکاء نے بھرپور نیند لینے کے لئے ابھی ہی سر تکیئیے پر رکھا تھا۔۔کل شام کا کام کے سلسلے میں شہر سے باہر نکلا اب جا کر واپس آیا تھا۔۔اس کا ارادہ سو کر تھکان اُتارنے کا تھا۔۔

سب بے حد سکونت پذیر ہوئے بیٹھے تھے ۔۔جب یک دم ایک زوردار دھماکے کی دل دہلا دینے والی آواز نے سب کے کانوں کی گھنٹیاں بجا دی تھیں۔

دادو کے ہاتھ سے کتاب چھوٹی۔۔نایاب کے ہاتھ سے برتن گرا۔۔ مہر کی دائیں آنکھ سے کھیرے کا ٹکڑا پھسلا ۔۔ذیب اپنے یوگا اسٹیپ سے ہل کر رہ گئی ۔بلال زوار کے کان الگ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سائیں سائیں کرنے لگے ۔۔جبکہ ابھی ہی غنودگی میں گیا ذکاء اس جھٹکے سے دہل گیا تھا ۔۔ایک دم اس کے اعصابوں پر طیش سوار ہوا۔۔سب کو پتا تھا میر ولا میں وقت بے وقت کس کے فارمولوں سے دھماکے ہوتے ہیں ۔۔ایک ہی تھا کمسٹری اسٹوڈنٹ میر ذیشان !جس کے فارمولے سے آج پھر کیمیکل ری ایکشن ہو گیا تھا۔۔۔جو بلاسٹ کی صورت سب کے اوسان خطا کر گیا تھا۔۔۔

"شانی"!!اس نے تلملاتے ہوئے مٹھی مسل کر تکیہ دور اچھالا اور برق رفتاری سے بستر چھوڑ کڑے تیوروں سے باہر کی سمت لپکا تھا۔۔

"یہ آئن سٹائن کا چیلا نہیں سدھرنے والا"!زوار نے گود میں رکھا کشن ایک طرف پھینکا اور تپے ہوئے بلال کے ہمراہ کمرے سے نکلا تھا۔۔

"آج تو یہ نہیں بچے گا ".مہر نے چڑ کر دوسری آنکھ سے بھی کھیرا اتارا اور دھپ دھپ کرتی ہال کی جانب روئے سخن کیا۔۔

"کتنی بار کہا ہے اسکو گھر میں دھوم دھماکے کرنا منع ہے ۔۔"ذیب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اٹھ کر شانی کی شامت بجانے نیچے لپکی تھی۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نایاب نے ناگوار آواز سے زمین پر قلا بازیاں کھاتے برتن کو پکڑا اور بے ساختہ کچن سے نکلی تھی۔۔۔جیسے ہی سب تیر کی طرح چہروں پر تناؤ لیئے ہال میں جمع ہوئے ویسے ہی اپنی اسٹڈی سے کچھ مایوسی اور کچھ متاسف کیفیت میں مبتلا میر ذیشان پھر اپنی ناکامی کے باعث سر جھکائے باہر نکلا تھا۔۔۔کمرہ کھلتے ہی پوری اسٹڈی میں دھواں بھرا ہوا نظر آیا تھا ۔۔سب ہی اسٹڈی کے سامنے دائروں کی صورت کڑے تیوروں اور تادیبی گھوریوں سے نوازتے ہوئے انتقام جو انداز میں اس کے منتظر کھڑے تھے۔۔

”پھر سے کیمیکل ری ایکشن ؟؟“زوار نے افسوس سے کہتے پہل کی تھی۔۔

”تم جب ہر بات میں ہی فیلر ہو تو کیوں کرتے ہو گھر میں ایسے ایکسپیرمنٹ ۔۔“ ذکاء کا بس نہ چل رہا تھا اپنی نیند اڑنے کے بدلے میں اس کی گچی مروڑ ڈالے۔۔

”تمہیں دادو نے پچھلی بار منع کیا تھا نا آئندہ سے گھر میں تم کوئی فارمولا نہیں بناؤ گے ۔۔“ذیبی نے اپنے بھائی کو سرزنش کی تھی۔۔

”شانی تمہیں کچھ ہوا تو نہیں ۔۔تم ٹھیک ہونا؟“نایاب کو بس اس کی فکر ہوئی تھی۔۔

"کیا جمگھٹا لگایا ہوا ہے یہاں ؟" دادو کی سخت آواز پر سب نے اچھل کر مڑتے ہوئے انھیں کمرے سے نکل کر باہر آتے دیکھا تھا۔۔ذیشان کا دل بیٹھا۔۔دادو پہلے ہی اسکی آرمی جوائن نہ کرنے پر خفا تھے۔۔اور ایسے میں آئے دن اس کی شکایات انھیں ملتی رہتی تھیں۔۔۔اب تو گیا وہ.

سب نے راستے سے ہٹ کر تابعداری سے انھیں آگے آنے کا راستہ دیا تھا۔ ان کی کڑک دار شخصیت دیکھ شانی کو چھپنے کی مناسب جگہ نہ ملی۔۔

"اس بار کس کیمیکل کا غلط استعمال کیا ہے تم نے؟" دادو کی نظم و ضبط سے اکڑی ہوئی گردن اور تیکھے چتوں اٹھے دیکھ شانی نے تھوک نگلا تھا۔۔جبکہ باقی کسی کی جرات نہیں تھی دادو کے سامنے چوں چراں بھی کرلے۔۔۔

"دادو وہ ہائڈروجن پیروکسائیڈ اورyeast ۔"!

اس نے سر جھکائے غلطی کا اعتراف کیا تھا۔۔سب نے مشینی گردن موڑ کر ہونق نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”دادو (H2O2) Hydrogen peroxide اور yeast کو ملانے سے ایک کیمیکل ری ایکشن ہوتا ہے جس میں آکسیجن گیس (O2) ریلیز ہوتی ہے۔۔

فارمولا ہے۔۔

H2O2 (Hydrogen Peroxide) + Yeast (Saccharomyces cerevisiae)

→ O2 (Oxygen Gas) + H2O (Water)

اس ری ایکشن میں آکسیجن گیس اتنی تیزی سے ریلیز ہوتی ہے کہ یہ بلاسٹ یا ایکسپلوشن کا سبب بن سکتا ہے ۔۔آئم سوری میں کچھ معلومات جمع کرنا چاہتا تھا اس فارمولے کی ریسرچ سے۔۔۔“وہ شرمندہ تھا۔۔ان سب کو کیا دکھنی تھی اس کی شرمندگی ۔۔وہ تو منہ کھولے اسے گھر میں اس طرح کے خطرناک فارمولے کو کرنے پر بوکھلے کھڑے تھے۔۔۔

”واہ واہ کیا بات ہے سر آپکی“!زوار کو سب سے پہلے ہوش آیا تھا ۔۔تالیہ بجا کر اس کی حوصلہ افزائی کرنے کی اداکاری کرتے تپ کر اس کی سمت آیا۔۔

”یہ کس نے آئیڈیا دیا تھا تمہیں ۔۔گھر میں یہ فارمولا کر کے گھر والوں کا جینا حرام کرنے کا۔۔؟“زوار کا بس نہ چل رہا تھا ایک گھونسا تو جڑ ہی دے اسے۔۔اگر دادو وہاں موجود نہ ہوتے تو یقیناً وہ یہی کرتا۔۔۔

”شرم کرو شانی۔۔گھر میں کون اس طرح کے خطرناک کام کرتا ہے۔۔خدانخواستہ کوئی بڑا نقصان ہو جاتا تو“. دادو نے ضبط سے سرخ پڑتے چہرے سے اسے جھڑکا تھا ۔۔

”اور دادو ذرا یہ بھی پوچھیں اس سے یہ سیدھی طرح اپنی سپلی کی تیاری کیوں نہیں کرتا یہ ناکام فارمولوں اور ریسرچ کی جان چھوڑ کے“..ذکاء کا پہلا وار ہی بڑا زبردست پڑا تھا ۔۔دادو کو پھر سے اس کی سپلی یاد دلا وہ جنگ عظیم کی شروعات کر چکا تھا ۔۔شانی نے دانت پیس کر اس فساد کی جڑ کو گھورا۔۔جو ہر بار دادو کا دھیان اس کی سپلی پر لے آتا تھا ۔۔۔دادو کے چھتوں پھر اٹھے تھے۔۔اور ذکاء نے شانی کی گھوریوں کو نظر انداز کر دیا تھا ۔۔وہ اپنا کام کر چکا تھا ۔۔اس کی پچھلی حرکت کا بدلا وہ لے چکا تھا ۔۔شانی نے من ہی من اسے وارننگ دی تھی ۔۔

"تم نے ابھی تک سپلی کی تیاری نہیں پکڑی ۔۔؟"انھوں نے آنکھیں ماتھے پر سجا غصے سے پوچھا ۔۔شانی کی گھگھی بندھ گئ ۔۔

"دادو یہ جائے گا پرسوں فارم فل کرنے ۔۔زوار نے اس کا دفاع کیا تھا ۔ ۔ بھلے سے شانی کی حرکتوں سے عاجز تھا ۔ مگر اس کی حمایت کرجاتا تھا۔۔

"اور ایک بات بتاؤ شانی یہ ہر بار غلط فارمولے تیار کر کے تھکتے نہیں تم ۔۔ایک کام کرو کسی اچھے فارمولے پر کام کرو ۔"! زوار نے ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کے لئے اسے ہمدردانہ مشورہ دیا ۔

"ہاں میں بھی وہی سوچ رہا تھا زوی۔۔تم نے تو میرے دل کی بات کر دی۔۔۔لیکن اس کے لئے مجھے ایک اسسٹنٹ چاہیئے ۔۔تم بنو گے میرے اسسٹنٹ ؟؟"وہ فوراً ساری باتیں بھول بھال کر خوشی سے کہتا اترا کر اسے آفر کر رہا تھا ۔۔وہ بوکھلایا ۔۔جبکہ دادو کی لاٹھی ہوا میں لہرائی تھی ۔۔

"میں بنتا ہوں تمہارا اسسٹنٹ".

”نہیں بوڑھا اسسٹنٹ نہیں چاہیئے دادو“!وہ کہہ کر لاٹھی کے وار سے بچتا ہوا سر پٹ دوڑ لگا چکا تھا۔۔اس کے بھاگتے ہی سب کے منہ سے قہقہوں کی آوازیں میر ولا کی دیواروں سے ٹکرائی تھیں ۔۔دادو کے ضعیف چہرے پر بھی محبت بھری مسکراہٹ در آئی تھی۔۔۔ سختی اور ناراضگی اپنی جگہ مگر انھیں اپنی ہر اولاد بے حد عزیز تھی۔۔۔مسکراہٹوں کی گونج نے ہر ایک ہی روح کو تازگی بخشی تھی۔۔ہنستے ہوئے نایاب مڑی تو مبہوت رہ گئ ۔۔ذکاء پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنس رہا تھا اور اسے لگا تھا وہ تمام عمر کے لیے اس ہنسی میں قید ہو جائے گی ۔۔۔محویت سے اسے تکتے ہوئے بے ساختہ اس کے لبوں سے ہنسی سمٹی تھی ۔۔وہ اتنا ہنستا نہیں تھا ۔۔ مگر بے شک ہنستے ہوئے پیارا لگتا تھا ۔ وہ اس کا نصیب نہیں تھا۔۔اسے خود کو اس تکلیف سے بچانا چاہیے ۔۔اسے موو آن کرنا چاہیے ۔۔وہ یک دم اس کے کھلکھلاتے چہرے سے نظر ہٹا پلٹ کر کچن میں غائب ہو گئ تھی۔۔۔شاید اسے ذکاء کے سامنے اتنا نہیں رہنا چاہیے ۔۔اسے جلد از جلد شادی کر کے یہاں سے بہت دور چلے جانا چاہیے ۔۔جہاں نہ ذکاء ہو اور نہ اس ناکام محبت کا غم۔۔۔

....

"بلال میں نے کھیر بنائی ہے۔۔کیا تم جا کر دے آؤ گے آنٹی"...

"نایاب پلیززززز میں نہیں جا سکتا۔۔مجھے کام ہے کچھ".اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی بلال نے انکار کر دیا تھا۔۔وہ کہتے کہتے رک کر منہ بسور کر مڑ گئی۔۔۔

"زوی تم دے آؤ گے کھیر کنول کے گھر۔۔ورنہ مجھے پھر دادو سے کہہ کر ہی بھجوانا پڑے گا تم لوگوں کو۔۔۔"واپس کچن میں آ کر اس نے ٹیبل پر لا کر رکھی پھول گوبھی مزے سے توڑ کر کھاتے زوار سے کہا تھا۔۔اس نے مڑ کر نایاب کو فریج میں جھکا دیکھا۔۔۔

"ایک بات بتاؤ۔۔۔ !دادو تو ہم سب کے ہیں نا وہ۔۔تمہارے تو وہ نانو ہیں۔۔پھر تم دادو کیوں بلاتی ہو انھیں۔۔؟"اس نے آخر کو یہ سوال آج پوچھ ہی لیا تھا۔۔وہ اکثر سوچا کرتا تھا۔۔نایاب بھی ان کی دیکھا دیکھی بچپن سے ہی انھیں نانو کہنا چھوڑ چکی تھی۔۔وہ بھی ان کی طرح ہی اب انھیں دادو کہہ کر مخاطب کیا کرتی تھی۔۔

اس کے سوال پر وہ دودھ نکال کر پلٹی۔۔

"تو کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔میں انھیں دادو کہوں یا نانوں ۔۔اس سے رشتے تو نہیں بدلتے اور نہ ہی پیار ۔۔اور ویسے بھی گلاب کے پھول کو کوئی بھی نام دے لو رہتا تو وہ گلاب کا پھول ہی ہے نا۔۔۔اور اگر ہم کسی بھی پھول کو گلاب کہہ لیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ گلاب کا پھول گلاب نہیں ہے۔۔۔نام بدلنے سے پہچان نہیں بدلتی۔۔"

اس نے فلسفیانہ جواب دیتے ہوئے سادگی سے مڑ کر چائے چڑھائی تھی۔۔۔

"ہمممم"!زوار نے کچھ سوچتے ہوئے متاثر ہونے کا تاثر دے متفق ہو سر ہلایا ۔۔پھر کچھ کہنے کو سیدھا ہو بیٹھا ۔۔

"مطلب اگر ہم پھول گوبھی کو گلاب کا نام دے دیں تو گوبھی کو اچھا اور گلاب کو برا نہیں لگے گا ۔۔"اس کی لگی لپٹی پر نایاب نے حیرت سے مڑ کر اسے دیکھا تھا ۔۔وہ اکثر بے فضول کی گفتگو کرکے سب کو زچ کرتا رہتا تھا ۔

"صرف براہی نہیں لگے گا ۔اگر اس کے ہاتھ پیر ہوتے تو ڈنڈا لے کر پیچھے بھاگتا تمہارے ۔۔"نایاب نے ہنستے ہوئے لقمہ دیا تھا ۔۔

"ارے تم نے خود ہی تو کہا ہم کسی بھی پھول کو گلاب کہہ سکتے ہیں ۔۔تو گوبھی کے پھول کے ساتھ یہ ناانصافی کیوں ۔۔؟"وہ آج بحث و مباحثے کے پورے موڈ میں تھا ۔۔۔مگر نایاب فری نہیں تھی ۔۔

"تم فضول کی ہانکنا چھوڑو اور یہ کھیر دے آؤ ۔۔کنول نے منگوائی تھی ۔۔"اس نے سختی سے ڈپٹ دیا ۔۔

"اور تم سے بڑی ہوں میں ۔۔مگر پھر بھی تم میری بات نہیں مانتے ۔۔"وہ چائے میں پتی ڈالتے ہوئے شکوہ کر رہی تھی ۔۔

"دو سال ہی بڑی ہو ۔۔اس بات کے طعنے تم نے دو سو بار دے دیئے ہیں ۔۔اور ڈھائی سو بار ایموشنلی بلیک میلنگ کر کے گھر کے ہزار کام نکلوا چکی ہو ۔ حد ہو گئی ۔دو سال بڑی کیا ہو مجھ سے ۔۔۔میری تو ویلیو ہی گرا دی۔۔۔"وہ شکایات کی پٹاری کھولے بولتا ہوا کھیر کا ڈبہ اٹھا کچن سے واک آوٹ کر گیا تھا ۔۔۔ نایاب نے سر جھٹک کر چائے پر دھیان لگا دیا ۔

ہال سے گزر کر باہر جاتے ہوئے اس کی نظر سامنے بلال پر پڑی تھی۔وہ پڑھائی میں مصروف تھا۔۔زوار کو شرارت سوجھی۔۔

"نایاب یہ کھیر کنول کو دے کر آنا ہے نا؟"کچن کی سمت منہ کر کے جان بوجھ کر اونچی آواز میں پوچھا گیا تھا۔۔کنول کے نام پر بلال نے چہرہ اُٹھایا۔۔۔مطلب نایاب اسے کنول کے گھر کھیر دے آنے کا کہہ رہی تھی۔۔اف۔۔۔ وہ! وہ پوری بات سن تو لیتا۔۔اب وہ پچھتاوے سے زوار کو دیکھ رہا تھا۔۔جو اس کی سامنے سے اٹھلا کر گزرتے ہوئے باہر نکل گیا تھا۔۔جس کو سنانا مقصود تھا سنا گیا تھا۔۔اس نے کتاب ایک طرف پھینکی اور تیزی سے کپڑوں کی شکنیں درست کرتا سامنے لگے آئینے میں اپنی سرسری صورت دیکھ انگلیوں سے بال سنوار اس کے پیچھے بھاگا تھا۔۔

"زوی۔۔۔زوی"!!میر ولا سے نکل کر سامنے والے گھر کی سمت کان لپیٹ کر چلتا جاتا میر زوار مکمل طور پر اسے ان سنا کر رہا تھا۔۔جب بلال نے دوڑ کر اس کا کندھا پکڑا تھا۔۔

"رک نا۔۔میں کب سے آوازیں دے رہا ہوں۔"

بلال نے جھنجھلا کر اسے روکا تھا۔۔

”اوہ اچھا ۔۔نہیں میں نے نہیں سنا۔ سوری۔۔وہ میں کنول کو کھیر دینے جا رہا ہوں نا۔۔اور سنا ہے آج کنول اکیلی ہے۔۔آنٹی بھی کہیں گئی ہوئی ہیں ۔۔“زوار نے بھولپن کا مظاہرہ کر کنول نام پر زور دیتے ہوئے مبالغہ آرائی کی تھی۔۔بلال کا دل دھڑکا تھا۔۔۔

اگر ایسا تھا تو موقع اچھا تھا ۔۔آج تو وہ کنول سے اپنے دل کی بات کہہ دیتا ۔۔

”تم جاؤ ۔۔میں دے آتا ہوں کھیر“!اس نے بے اختیار کھیر کی سمت ہاتھ بڑھائے تھے ۔جو زوار نے پیچھے کر لیا ۔۔وہ بھی تو سنبھل کر کھڑا تھا ۔

”کیوں بھئی ۔ اب کیوں دے آتے ہو ۔۔۔پہلے کیوں انکار کیا تھا ۔۔“اس نے اپنا حساب بھی تو دیکھنا تھا ۔ بلال نے سر جھٹکا ۔۔

”سوری یار ۔۔مجھے نہیں پتا تھا یہاں دینے آنا ہے ۔۔پر اب کوئی نہیں ۔۔تم دے دو نا میں دے آتا ہوں“.وہ شرمندگی سے کہتا مصر ہوا تھا۔۔زوار نے گردن اکڑائی۔۔

"اب اس کی کوئی ضرورت نہیں ۔۔میں ویسے بھی گھر کے سامنے پہنچ چکا ہوں ۔۔چند قدم اندر جا کر دے بھی آؤں گا ۔۔تم پڑھائی کرو جس کر ٹھیک ہے".اس نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے ستایا تھا۔۔

"سوری نا زوی ۔۔دے دے یار ۔بھائی ہے نا میرا ۔۔پلیززززز"!بلال نے منت بھرے لہجے میں کہا تو زوار کی ہنسی چھوٹ گئی ۔۔ بلال کی صورت ہی دیکھنے لائق تھی۔۔

"دے نا"!بلال نے اسے خود پر ہنستا دیکھ خفگی سے کھیر مانگی ۔۔

"چل یہ لے ۔۔کیا یاد کرے گا بھائی کو۔۔"!اس نے ناز سے کہتے ہوئے ڈبہ اس کو تھمایا تھا ۔۔بلال نے اسکی شوخی پر مسکرا کر گھر کی سمت قدم بڑھا دیئے تھے ۔۔۔

"اور سنو ۔۔آج کنول کو بتا کر ہی آنا ۔۔کہ تم کتنے سالوں سے اس کے پیچھے خوار ہو۔۔"!زوار نے پیچھے سے اسے بلند آواز میں سمجھایا تھا ۔۔بلال نے مڑ کر اسے دیکھا اور مسکرا دیا۔۔زوار بھی تب سے ہی اس کے دل کا حال جانتا تھا جب سے بلال کے دل میں کنول کا بسیرا ہوا تھا ۔۔۔ اگر کنول کی ایک سال پہلے شادی نہ ہوئی ہوتی تو اب تک بلال اس راز کو کھول چکا ہوتا۔۔مگر دل کی بات دل میں رہ گئی اور کنول کی سولی اٹھ گئی ۔۔

پھر حالات ایسے تھے کہ سسرال میں نہ بننے کے باعث اس کے شوہر نے اس کے ماتھے پہ طلاق کا دھبہ لگا کر اسے واپس بھیج دیا تھا۔۔ایک سال بھی شادی نہ چل سکی تھی اسکی۔۔۔اور واپس میکے آ بیٹھی تھی ۔۔یہ قسمت کی ستم ظریفی ہی تھی کہ کنول جیسی نیک اور پیاری لڑکی کے ساتھ یہ ہوا تھا ۔۔ اور پھر یہ معاشرے کی تلخ حقیقت ہے کہ طلاق شدہ لڑکی کو یہ قبول نہیں کرتا۔۔۔وہ داغدار ہو کر رہ جاتی ہے ۔۔ قصور نہ ہوتے ہوئے بھی اسے ہی قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے ۔۔کنول کی کہانی بھی روائتی سی ہی تھی ۔ ۔

....

"نایاب"!منجھلی ممانی مصروف سی کچن میں آئی تھیں ۔۔

"جی ممانی"!چائے تھرماس میں ڈالتے ہوئے اس نے پلٹ کر انھیں دیکھا تھا ۔۔فائقہ بیگم ٹیبل پر رکھے باؤل میں دیگچے سے سالن نکال رہی تھیں ۔۔

"بیٹا میں تمہارے ماموں کے ساتھ ذرا ان کے دوست کی عیادت کو جا رہی ہوں ۔۔تم پلیززززز ذکاء کو کھانا دے دو گی۔۔۔وہ ابھی آیا ہے فریش ہونے گیا ہے ۔۔میں اگر اس کے لئے رکی رہی تو تمہارے ماموں کو دیر ہو جائے گی ۔۔"انھوں نے محبت سے کہا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

۔۔اور نایاب کا سر بے ساختہ اثبات میں ہلا تھا۔ذکاء کے سامنے نہ آنے کا عہد ٹوٹا اور وہ انکار نہیں کر سکی تھی۔۔اس نے انکار کرنا سیکھا ہی نہیں تھا ۔۔اور نہ ہی زرناب پھپھو نے اسے انکار سکھایا تھا ۔۔۔

"جی ممانی جان آپ بے فکر ہو کر جائیں ۔۔میں دے دوں گی۔۔بس دادو کو چائے دے آؤں ۔۔۔"اس نے انکساری سے کہتے ہوئے چائے اٹھائی اور کچن سے نکل گئی ۔۔وہ بھی مطمئن ہو کر اوپر چلی گئیں ۔۔جب نایاب جیسی ہر کسی کی ذمے داری اپنے کندھوں پر اٹھانے والی بچیاں گھروں میں موجود ہوں تو بڑی خاتون بے فکر ہو جاتی ہیں ۔

جب وہ چائے دے کر واپس آئی تو ذکاء پہلے سے ٹیبل کرسی پر بیٹھا ہوا تھا ۔

فون پر کسی سے مسیج پر بات کرتے ہوئے اس کے چہرے پر پیاری سی مسکراہٹ تھی ۔۔وہ اتنا مگن تھا کہ اسے اپنی سرعت سے گزر کر کچن میں جاتی نایاب نہ دکھی ۔۔جبکہ نایاب کا دل ایک دم اچاٹ ہوا تھا ۔۔وہ اکثر اسی طرح کسی سے بات کرتے ہوئے بلاوجہ مسکراتا تھا ،اس کے انداز و اطوار بدل جایا کرتے تھے۔۔اور ایسا کوئی کب کرتا ہے اس کا اندازہ نایاب کو تھا۔۔اس کے اندر خاموشی نے گھر کیا تھا۔۔ وہ شاید کسی کو پسند کرتا تھا

۔۔اور یقیناً اسی سے بات بھی کرتا تھا۔۔۔ اس نے اکثر اس کے فون پر آتی ایک رنگ ٹون پر الگ گانا لگا دیکھا تھا۔۔ جب بھی اس نمبر پر کال آتی تھی وہ جہاں بھی ہوتا فوراً فون پک کرتا تھا۔۔ شاید اس نمبر پر الگ رنگ ٹون بھی اسے لئے ہی لگائی گئی تھی ۔۔تاکہ وہ فوراً حاضر ہو سکے۔۔۔اس کے لئے کھانا گرم کرتے ہوئے وہ مضطرب اور متذبذب کا شکار ہی رہی تھی۔۔

"اگر ایسا ہے بھی تو مجھے کیا۔۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔"اس نے خود کو سمجھانے کی کوشش کر کندھے اچکائے تھے۔۔مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی۔۔جو فرق نہیں پڑتا پر زور دیتے ہیں۔۔انھیں ہی سب سے زیادہ فرق پڑتا ہے۔۔

"مجھے اپنا وقت ان پر ضائع نہیں کرنا چاہیے۔۔"وہ سر جھٹک کر خود کو ملامت کرتی کھانا ٹرے میں سجا مضبوط قدم اٹھاتی باہر آئی اور بنا اس کی طرف دیکھے کھانا ٹیبل پر لگانے لگی۔۔اس کے پاس آنے پر وہ چونکا تھا۔۔اور ایک دم فون ٹیبل پر پلٹ کر رکھ سیدھا ہو بیٹھا تھا۔اس کا فون پلٹنا نایاب کی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکا تھا۔اس کے دل میں گرہ پڑی۔۔

"کس نے بنایا ہے آج کھانا؟"اس نے جانے کیوں بلاوجہ اسے مخاطب کیا تھا ۔۔شاید اسے یہ ڈر تھا نایاب اسے اپنی اسپیشل ون سے بات کرتے ہوئے دیکھ چکی ہے۔ اسی لیئے اسے باتوں میں الجھانا چاہا تھا ۔۔نایاب کو تو کم از کم اس کے بات کرنے کے پیچھے یہی وجہ لگی۔۔

"جو روز بناتا ہے". اس نے سپاٹ تاثرات سے مختصر جواب دیا۔۔ذکاء نے اس کا انداز ملاحظہ کرتے ہوئے اسے اپنے سامنے سالن کی پلیٹ رکھتے دیکھا ۔۔

"کبھی مہر اور زیبی کو بھی ساتھ لگایا کرو اپنے ۔۔انھیں بھی کچھ سکھاؤ ۔۔کل کو ان کی شادیاں بھی ہونی ہے۔۔"اسنے روٹی کا ٹکڑا توڑتے ہوئے ہدایت کی تھی ۔۔نایاب کو حیرانی ہوئی۔۔آج وہ اس سے بات کر رہا تھا اور وہ بھی وہ بات جو اس کے منہ سے اگر کوئی اور سن لیتا تو غش کھا کر گر پڑتا ۔ ذکاء بھی گھر کے معاملات پر نگاہ رکھتا تھا ۔۔مگر پھر اتنا غافل کیوں رہتا تھا ۔

"چھوٹی ہیں وہ ابھی ۔۔آہستہ آہستہ سیکھ جائیں گی ۔" اس نے حیرانی کو چہرے پر آشکار نہیں کیا تھا ۔۔نارمل لہجے میں جواب دیا اور پانی کا جگ بمعہ گلاس اس کے قریب رکھا ۔۔اسے اکثر کھاتے ہوئے ٹھسکا لگ جاتا تھا ۔۔۔یہ بات پورا میر ولا جانتا تھا ۔۔

”تم بھی تو چھوٹی ہو اور چھوٹی عمر میں ہی سب کچھ سیکھا ہے۔۔اور ویسے دیکھا جائے تو زیبی تم سے بڑی ہے ۔اسے بھی اب گھر داری سیکھنی چاہیئے ۔۔تم ہی سارا دن اکیلی لگی رہتی ہو ۔۔ تائی امی سے بات کر کے اسے ساتھ لگاؤ۔۔مانا کہ اسے زمان سے شادی کے بعد اسی گھر میں رہنا ہے۔۔مگر گھر داری تو سیکھے گی نا“..وہ کھانے کے لقمے بھرتے ہوئے اسے سنجیدگی سے سمجھا رہا تھا۔۔

”جی میں ممانی سے کہوں گی“..اس نے مروت سے پیش آتے ہوئے کہا اور پلٹی۔۔

”نایاب مُجھے بھی پلیززز کھانا ڈال دو“!زوار نے اسے باہر سے آتے ہوئے پکار لیا تھا۔۔وہ مسکرا کر رکی اور اس کے لئے پلیٹ تیار کرنے لگی۔۔

ذکاء نے سنجیدگی سے اسے اپنے عین سامنے کرسی سنبھالتے دیکھا تھا۔۔

”زوی تمہاری پڑھائی کیسی جا رہی ہے۔۔؟“اس نے بڑے بھائیوں والے رعب سے پوچھا تھا۔۔اس کی بات گھر والوں سے کم ہوتی تھی لیکن جب ہوتی تھی تو ایک ایک کر کے سب کے معاملات پر بات کرتا تھا۔

”اچھی جا رہی ہے بھائی ۔۔اور اگر آپ کچھ دیر میں میری فیملی بزنس کے متعلق برین واشنگ کرنے والے ہیں تو ایڈوانس میں سوری ۔میں پاپا کے بزنس کو مزید اسٹیبلش کرنے کے لئے کوئی آپ کا ہاتھ نہیں بٹانے والا ۔۔مجھے نہیں کرنا یہ خاندانی بزنس ۔۔“وہ اس کی تمہید کا مفہوم سمجھتا مصلحت سے ہاتھ کھڑے کر گیا تھا ۔۔ذکاء نے لب بھینچ لیئے ۔۔

”تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔۔پاپا تمہیں میڈیا اسٹڈی سے روکتے تو نہیں ہیں ہاں اگر وہ چاہتے ہیں کہ میری طرح تم بھی اپنا خاندانی بزنس دیکھو تو یہ اچھی بات ہے ۔۔شعور ہی آئے گا ۔۔تم میں گٹس بڑھیں گے۔۔ کبھی نہ کبھی اگر سوشل میڈیا سے دل اکتایا تو تمہارے پاس چوئس اور تجربہ ہو گا اپنے بزنس کا۔۔۔زوی ایک بات یاد رکھو کبھی کچھ بھی زندگی میں سیکھا ہوا رائیگاں نہیں جاتا ۔۔آپ کے ہر ہنر کی ضرورت آپکو کبھی بھی پڑ سکتی ہے ۔۔اسی لئے زندگی میں ایک ہی کام میں وقت اور وسائل لگانے سے اچھا ہے دو تین تجربات کرلو ۔ ایک کام نہ آئے تو دوسرا آپشن ہوتا ہے ہمارے پاس۔۔۔“نایاب نے کھانا زوار کے سامنے رکھتے ہوئے اسے دیکھا تھا ۔ وہ بہت سمجھداری بھری گفتگو کرتا تھا ۔۔میر ولا کے سب لڑکوں سے زیادہ ذمے دار اور سمجھدار تھا وہ ۔نایاب کا دل ڈوبا تھا کہ وہ شخص

اس کی دسترس میں نہیں تھا۔۔زوار سر جھکائے اس کی سن رہا تھا۔۔ نایاب گھوم کر واپس ذکاء کی پلیٹ میں روٹی رکھنے گئی۔۔

"اب خاموشی سے بیٹھ کر کھانا ہی مت کھاؤ میری بات کا جواب دو !کچھ بولو۔۔"زوار کی چپی نے اسے غصہ دلایا تھا۔۔

"سلاد اٹھا دیں"!اس نے غیر سنجیدہ سے ذکاء کو اشارہ کیا اور نایاب نے آنکھیں پھیلا کر اسے دیکھا تھا۔ زوار کی ڈھٹائی عروج پر تھی۔۔ذکاء نے اسکی عدم توجہ پر لب بھینچے ٹیبل پر کہنیاں ٹکا کر ہاتھوں کی مٹھیاں لبوں پہ رکھ اسے گھورا اور پھر کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ ایک دم اس کے حلق میں مرچی کا پھندا لگ گیا تھا۔۔اور ایسا زبردست لگا تھا کہ لمحوں میں کھانسی سے بے حال ہوتے ہوئے اس کی آنکھیں سرخ پڑ گئی تھیں۔۔منہ کے سامنے مٹھی جمائے وہ بری طرح کھانس رہا تھا۔۔نایاب ایک دم گھبرا گئی۔۔کچھ سمجھ نہ آیا کیا کرے۔۔۔زوار اطمینان سے بیٹھا کھانا کھا رہا تھا۔۔۔

نایاب کا وجود بے چینیوں میں مبتلا ہوا۔۔پس و پیش سے بے قرار ہو تیزی سے گلاس بھر کر اس کے سامنے رکھا۔۔مگر اس کا زور بس کھانسنے پر تھا۔۔ نایاب نے مدد طلب نظروں

سے زوار کو دیکھا ۔۔وہ مکمل تجاہل عارفانہ بن گیا ۔۔وہ بے چاری پریشانی سے کھڑی ہو گئی ۔۔جب زینے سے اترتی پرس اور شال پہنے تیار فائقہ بیگم کی نظر اس طرف پڑی تو ایک دم فکرمندی سے بھاگ کر اتریں ۔۔ان کے بیٹے کو ٹھسکے کا دوری پڑا تھا ۔۔

"یا اللہ"!وہ دل پر ہاتھ رکھ کر تشویش سے اس کے پاس آئیں ،پرس پھینک کر تیزی سے اس کی پیٹھ مسلنے لگیں ۔۔۔

"نایاب تم کھڑی کیا شکل دیکھ رہی ہو ۔۔نظر نہیں آ رہا تمہیں اس کی حالت کیا ہو رہی ہے ۔۔؟"ایک دم بیٹے کی حالت دیکھ وہ اس پر بگڑ پڑی تھیں ۔ وہ سن کھڑی ہونق شکل سے انھیں تکنے لگی ۔

"پر ممانی میں کیا کروں مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا ۔۔"اس نے معصومیت سے دریافت کیا تھا ۔اس وقت اس صورتحال میں وہ بیچ میں الجھی کھڑی تھی ۔

حنان نے کھانسی کو کنٹرول کرتے ہوئے پانی سے بھری سرخ آنکھوں سے نایاب کو خاموشی سے دیکھا تھا ۔نایاب تھم گئی ۔۔۔ان نگاہوں میں شاید شکایت تھی ۔۔۔

"لو بندہ پیٹھ ہی سہلا دیتا ہے تاکہ آرام آ جائے ۔۔"!ممانی نے سر جھٹک کر اسے ڈانٹا۔۔اسکے تو ہواس ہی گم ہو گئے ۔۔

"جی میں پیٹھ سہلاؤں؟"حیرت و بے یقینی سے اپنی سمت انگلی کر ایسے پوچھا تھا جیسے اس نے سننے میں یا شاید انھوں نے کہنے بھی غلطی کر دی ہو ۔۔

"حد کرتی ہو کبھی کبھار تم نایاب ۔۔اتنی سمجھدار ہو پھر بھی ایسی بے وقوفی کی امید نہیں تھی مجھے تم سے ۔۔"وہ پانی کا گلاس اٹھا کر ذکاء کے منہ سے لگاتی اس پر افسوسناک انداز میں برہم ہوئیں ۔۔ذکاء اب کافی بہتر ہوا تھا۔۔ماں کے ہاتھ سے پانی پیتے ہوئے اس نے گلا کھنکار کر صاف کیا تھا ۔ نایاب نے شرمندگی سے کف افسوس ملا ۔۔ اسے سچ میں اندازہ نہیں ہو سکا تھا اس وقت اسے ذکاء کی پیٹھ سہلانی بھی چاہیئے تھی یا نہیں ۔۔۔ ہاں مگر اس نے پانی دینے کی کوشش تو کی تھی ۔۔مگر ذکاء کی حالت ایسی نہیں تھی کہ وہ خود کچھ کرتا یا اسے کرنے دیتا ۔۔

"زوی تم تو کچھ کر لیتے ۔۔بھائی کی حالت خراب ہو رہی تھی اور تم سکون سے کھانا کھا رہے تھے ۔" اب ان کی توپوں کا دہانہ چھوٹی اولاد کی سمت تھا ۔۔

"ماما مجھے لگا نایاب ہے مجھ سے دو سال بڑی ۔۔ سنبھال لے گی".اس نے اطمینان سے نایاب پر چوٹ کرتے ہوئے اپنا بچاؤ کیا تھا ۔۔نایاب نے غصے سے اسے گھورا ۔۔ایسے موقعے پر بھی موصوف طعنہ دینے سے چوکے نہیں تھے۔۔

"بس کریں ماما ۔۔میں اب ٹھیک ہوں"!جب وہ دوبارہ سے اس کی پیٹھ مسلنے لگیں تو اس نے پیار سے ان کا ہاتھ پکڑ کر چوما اور کرتہ جھٹک کر کھڑا ہوتا فون اٹھا کھانا ادھورا چھوڑ کر اوپر چلا گیا تھا ۔۔۔فائقہ ممانی نے سر جھٹکا کر پرس پکڑا اور باہر نکل گئیں ۔۔ گاڑی میں شاہ ویر صاحب ان کا انتظار کر رہے تھے ۔۔نایاب نے خجل ہو کر منجھلی ممانی کو باہر جاتے دیکھا اور پھر ذکاء کی پلیٹ کو ۔جہاں اس کا ادھورا کھانا اسکا منہ چڑا رہا تھا ۔۔اسکا دل ندامت کی گرفت میں آیا تھا ۔۔ اعصابوں پر ایک دم کچھ بوجھ سا آن پڑا۔۔۔

....

"آپ کبھی بھی میری مرضی تھیں ہی نہیں......نا ہی میری محبت ، آپ میری ماں کی پسند تھیں ۔۔"اس کے سرد و تلخ جملے اس کی سماعتوں میں تپش گھول گئے تھے ۔ بے

اختیار اس نے آنکھیں میچ لیں۔۔۔کمرے کی دیواروں سے ٹکراتی اس گونج میں طنزیہ تیر اچھالا گیا تھا۔۔

"ماں کے کہنے پر، ان کی خوشی کے لیے میں نے آپ سے شادی کی، لیکن کبھی چاہ کر بھی آپ کو اپنا نہیں پایا۔ نہیں معلوم مجھے یہ میں سہی کر رہا ہوں یا غلط ۔ مجھے یہ بھی معلوم نہیں کے یہ میری بد قسمتی تھی ، یا آپ کا برا نصیب ۔۔۔پر مجھے یہ شادی کرنی پڑی میری مجبوری تھی اور اب اسے ختم کرنا بھی میری مجبوری ہی سمجھیں۔"

کوئی دروازے پر ایستادہ تھا...ہمیشہ سے کہے جانے والے جملے کنول نے آج پھر سے سنے۔۔۔ اس نے بڑی دلیری سے ... تندی و کرختگی سے یہ الفاظ ادا کیے ۔ جائے نماز پر بیٹھی کنول نے مندی آنکھوں کو دھیرے سے کھولا ....اس دن عصر کی اذان کے بعد اس نے دعاؤں کے لیے ہاتھ اُٹھائے تھے ،اور دعاوں کا سلسلہ مغرب کی اذانوں تک جا پہنچا تھا۔۔۔اور آج وہ عصر کی سنتوں میں اٹکی رہ گئی تھی ۔۔ ماضی کی بے رحم وَ کٹھور اذیتیں کبھی پیچھا نہیں چھوڑتیں ۔۔اسے ایسا محسوس ہوا تھا اس دردناک واقعے کے اس دن کی طرح آج بھی اس کا محرم ، وارث لودھی کمرے کے وسط میں موجود تھا۔ ہاتھوں میں کچھ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کاغزات دبے تھے۔کنول نے گردن موڑ کر دیکھا۔ اس کا محرم، جس نے کبھی بھول کے بھی اسے اپنایا نہیں تھا ۔۔۔ اسے حقوق زوجیت سے محروم رکھا تھا۔ وہی محرم اس کے ایک جانب کھڑا تھا، چہرے پر سپاٹ پن لیے ۔ نظروں میں سختی ، لہجہ مضبوط مگر تلخ و ترش ۔

وارث لودھی کا لہجہ ہمیشہ ہی سنجیدہ و سخت نظر آتا تھا مگر وہ ضبط کے خول میں مقید رہتا شخص ایک نظر اسے دیکھنے کو گوارا نہیں تھا ۔۔

مزاج میں رکھائی و سختی نمایاں تھی درشتی واضح تھی ۔ وہ کتنے ہی مضبوط قدم اٹھاتا آیا تھا۔

"آپ کا اور میرا رشتہ، ہمارا تعلق، بس یہی تک کا تھا....میں دوسری شادی کر رہا ہوں اور۔۔۔"

کنول نے شاک کی کیفیت میں گردن اونچی کیئے حیرانی سے بس اسے دیکھا۔۔۔ لہجے میں نمی گھلنے لگی۔۔۔نامراد یہ شخص آگے کیا کہنے والا تھا ۔۔اور کونسی خبر اس کی منتظر تھی ۔۔خاموش کم سخن کنول اس کے سرد مہری سے ، اس کے بے لچک لہجے سے دائم مدام

خائف رہتی تھی الجھی رہتی تھی مگر آج نا سمجھی سے اس کے اگلے کڑوے جملوں کی منتظر تھی۔ عصر کی سنتوں کے ادائیگی کے بعد وہ سلام پھیر رہی تھی ۔ اور وہ آوازیں۔۔۔۔۔وہ آوازیں اس کے گرد اذیتوں کے قافلے بن اس کے اطراف گھوم رہی تھیں۔۔ اس نے سلام پھیرا اور وہیں جم گئی ۔

"میں کسی اور سے محبت کرتا ہوں ،بے انتہا محبت...یہ آپ اچھے سے جانتی ہی ہیں۔.کچھ نہیں چھپایا میں نے آپ سے نہ کسی دھوکے میں رکھا ہے ۔میں تصور نہیں کر سکتا اس کے بنا جینے کا"......

عصر کے فرضوں کی نیت باندھی تو آنکھیں چھلک پڑیں ۔۔۔۔

"یہ سب جو بھی ہوا میری ماں کی خوشی کے لیے ہوا۔ میں نے ان کی فرمانبرداری کا پاس رکھا تھا۔یہ ان کی دلی خواہش تھی کہ میں آپ .... یعنی کنول صدیقی سے شادی کروں ۔پر اب ماں اس دنیا میں نہیں تو ہمارا رشتہ بھی نہیں۔ وہ رشتہ جو ان کے لیے جڑا تھا ۔ ان کی ناسازِ طبیعت کی خاطر جڑا تھا .اب کچھ۔۔۔ کچھ بھی باقی نہیں رہا۔کوئی فائدہ نہیں

اب ہمارے اس جھوٹے ساتھ کا. آپ اور میں دونوں جانتے ہیں کہ میں نے ان اتنے لمبے عرصے میں آپ کو کبھی اس نظر سے نہیں دیکھا۔ نا ہی کبھی کچھ غلط سوچا۔۔"

وارث لودھی کے جملوں میں ٹھہراؤ تھا اور کنول کا دل بھر آیا اس کے ہاتھ میں کیا لپٹا ہے وہ جانتی تھی مگر ماننے سے انکاری تھی۔ صدمے سے نڈھال ڈبڈبائی پلکیں اٹھائیں۔پس وپیش سے نماز پر کعبہ کی سطح کو دیکھا۔وہ کچھ توقف کو رکا۔ اور کنول کو لگا اگلے کچھ کڑوے الفاظ کڑے انداز اس کا دل ،اس کی دھڑکنے چیر دینگے۔ ماں کی موت کو ابھی کتنے ہی دن ہوئے تھے کل ہی تو تیجا گزرا تھا اور آج....... وہ بس سن وجود اور پتھریلی نظروں سے اس بے حس ،اس بے تحاشا بے غرض انسان کو سن رہی تھی اس بے رحم شخص نے چند ماہ پہلے کئے گئے فیصلے کو عملی جامہ پہنانے کو وقت بھی نہ لگایا تھا۔ اپنی سگی ماں کی موت کے چوتھے دن وہ اس کے سر پر کھڑا اسے بھی روح پرور خبر سنا رہا تھا ۔۔

"یہ طلاق کے دستاویز ہیں۔ میں نے آپ کو دل سے کبھی اپنا مانا اور نہ آگے مان سکتا ہوں اور میں جانتا ہو آپ بھی کسی قیمت پر یہ ادھوری اذیت بھری زندگی نہیں گزارنا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

چاہتی ہوں گی اور نہ ہی کبھی سوتن جو قبولیں گی۔۔تو ہمارا الگ ہو جانا ہی بہتر راستہ ، بہتر فیصلہ ہے"۔

اس نے سجدے میں سر گرایا تھا اور یہ آوازیں سماعتوں میں گرم پگھلتا سیسہ انڈیلنے لگیں۔۔

وارث نے طلاق نامہ اس کے سامنے پیش کیا اور کنول کے کب سے دعا کے لیے خلا میں جمے ہاتھ بے جان ہو کر جھولی میں آ گرے طلاق !... وحشت زدگی سے آنکھوں پھٹ پڑیں بے یقینی و حیرت سے ساکت و جامد اپنی جگہ جائے نماز پر ہی جم سی گئی اور پھر ایک پل کم تھا کے غم و تکلیف کی تحریر کنول کی آنکھوں میں چھپ گئی نظریں پتھر بن گئی تھیں۔۔ چہرہ اذیت کی چوٹ سے زرد ہوا۔۔آج کے بعد وہ طلاق یافتہ کہلائے گی ۔۔۔دل کرب سے بھر گیا وجود کرچیوں میں بکھر گیا۔تکلیف دہ آنسوں چہرا تر کر گئے ۔ اور وہ سنگ دل شخص سکون میں کھڑا تھا مطمئن نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔اس کے آنکھوں کے سامنے ان دستاویزات پر قلم کی نوک چلا رہا تھا ۔ اس کی ذات پر طلاق کی مہر لگا رہا تھا۔۔ نکاح کے حدود میں ہو کر بھی اس کے وجود پر کوئی داغ نہیں لگا تھا ہاں

۔۔۔ !پر ذات.....ذات پر طلاق کا دھبہ کتنی آسانی سے لگا رہا تھا وہ۔۔۔ اس کاغذ پر اپنا نام منتقل کر کے ،اپنا نام اس کے نام سے جدا کر کے پختہ ارادوں سے ،مضبوطی سے ۔پورے اطمینان سے بنا اپنے سامنے والے کی جزبات و حالات کی فکر کیے پوری دلجمعی سے کھڑا ہوا تھا۔۔نہ کوئی پچھتاوا نہ ہی کسی بات کا ڈر ۔۔۔۔نا اس کی زندگی بربادیوں کی طرف دھکیلنے کا خوف۔۔۔

تھی تو بس سنگ دلی ، بے حسی ، بے رحمی.....

وہ لب بھینچے خاموش بیٹھی رہی ۔ پر لہجہ بکھرا تھا ۔

"ان پر میں سائن کر چکا ہوں, اب آپ بھی کر دیں اور اس گھر ، اس کمرے میں آپکے استعمال کی جو بھی چیزیں ہیں ۔ وہ آپ لے جاسکتی ہیں میری طرف سے اجازت ہے۔آپ آزاد ہیں ۔ اللہ حافظ".....

پل بھر میں موت کا سا سناٹا کمرے میں چھا گیا تھا کنول پتھر کی مورت بنی بس اسے دیکھے گئی اور بس دیکھے ہی گئی۔ ایک گہری کرب زدہ آہ کمرے کی گھٹن زدہ فضا میں تحلیل ہوئی۔ وہ کاغذ اسے تھمانا چاہتا تھا پر کنول کے بے جان وجود میں سکت نہ بچی تھی کے ہاتھ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اٹھا کر انہیں تھام لیتی۔۔ وارث لودھی ایک خوبرو نوجوان شخص تھا۔ بارعب اور مکمل مرد پر دل کے ہاتھوں مجبور رہا۔جتنا حسین تھا اتنا بے رحم بے درد۔۔۔وہ جھکا کھڑا بدستور منتظر رہا مگر وہ بے حس و حرکت جائے نماز کے ریشوں کو غم و تکلیف سے مٹھیوں میں نوچتی رہی اور وہ اسی سرد مہری کے ساتھ وہ طلاق نامہ اس کے سامنے ، اس کی جھولی میں ڈال سفاکیت سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرہ چھوڑ گیا تھا۔

کیا وہ اتنی ہی بے وقعت تھی۔کیا اس کی زندگی ، اس کی جزبات کی کوئی قیمت نہیں تھی ۔اس نے تو زرا بھی گنجائش نہیں چھوڑی تھی ۔ ہر طرح سے اس تعلق کو نبھانے کی کوشش کی تھی۔۔اپنا آپ بھول گئی تھی۔۔پوری ایمانداری سے اس شخص کی خدمت گزاری کی تھی ۔اور اس نے سوچنے سمجھنے کی مہلت بھی نہیں دی تھی۔۔۔انکار یا اقرار کرنے کا موقع تک فراہم نہ کیا بس فیصلہ کیا تھا۔۔۔سنایا اور عمل بھی کر دیا۔ اتنی ہی بے مول تھی وہ۔۔۔؟

کنول نے عصر کے چار فرض کا اختتام کیا اور دعا کو ہاتھ اٹھائے۔۔۔ پر لب بس خاموش رہے۔ کتنی ہی دیر وہ ہاتھ باندھے خاموشی اختیار کیے بیٹھی رہی۔ اچانک ایک شور سا برپا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہوا طوفانی ہواؤں کا ریلا کسی قید سے آزاد ہوا۔موسم کے کچھ ترنگ آندھیوں سے جا ملے تھے۔۔ تیز ہواؤں نے خاموش گھر کے اندورنی حصّوں کو اپنی لپیٹ میں لیا۔گھر کے کھلے دروازے ، کھڑکیاں ، پردے، زور وشور سے پھڑپھڑانے لگے۔۔ کنول جیسے تکلیف دہ ماضی سے چونک کر جاگی ۔ نم چہرہ ہتھیلیوں سے مسل کر صاف کیا ۔ چادر کو ایک طرف ڈالا ۔۔جائے نماز لپیٹ کر دوپٹہ سنبھالتی باہر کو بھاگی تھی ۔۔۔

"اماں نے کھڑکیاں دروازے کھلے کیسے چھوڑ دیے آج ؟"وہ اچنبھے میں مبتلا خود کلامی کرتی آگے بڑھی ۔

پورا گھر دھیرے دھیرے ڈھلتی شام کے نیم اندھیروں کو متاثر کرنے لگا۔پہلی کھڑکی کا شیشہ بند کیا جھٹ سے پردے گرائے تھے ۔عقب سے کوئی مہربان سایہ برآمدے کی دہلیز پر آن ٹھہرا تھا۔ اور بس بے تاب نگاہیں شام کے رنگوں میں گھلتے ، ٹہلتے خود میں مگن ان ہواؤں کے سنگ جھنجھلائے پریشاں سراپے پر جا ٹھہری۔۔۔۔وقت ٹھہر گیا تھا یا دھڑکنے۔۔۔ مگر میر بلال کی سانسوں کو چین ملا تھا ایک پل کو لگا بادل جھک آئے ہوں یا آسمان سمٹ آیا ہو۔وہ جہاں تھا وہیں تھم گیا ۔ آنکھوں کو قرار نے کتنی نرمی سے چھوا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تھا۔دل کے جہان میں ٹھنڈک کی پھوار پڑی دلدار جاں نگاہوں کے سامنے ہوتا تو کیوں نا ہوش بیگانہ ہوتے۔

اونچے اونچے مقام پر پھیلے پردوں کو سنبھالنا اس نازک وجود کے لیے دشوار ہو رہا تھا۔۔وہ بس محویت کی دنیا میں مگن اسے نہارے گیا۔۔۔

ہوٗا کے زور پر جھوم جھوم کر رقص کرتے وہ ہلکے رنگ کے پردوں میں جھنجھلائی سی اس محبت کے مارے شخص سے بے خبر اپنی ہی الجھنوں میں الجھی تھی۔ بلال والہانہ محبت کے خواب آنکھوں میں سجائے اس کی سمت بڑھا۔۔وہ ناچار سی ملگجی روشنی میں ڈوبی سی دکھائی دیتی تھی۔ اس کے قدموں نے کچھ فاصلہ سمیٹا تھا۔۔وہیں وہ لطافت کی مورت وہی کچھ قدم انجانے سے درمیان میں حائل کر رہی تھی ۔۔سارے کھڑکیاں پردے چڑھاتے ہوئے ایک کے بعد ایک دریچہ بند ہوا۔ طوفانی موسم کے باعث ٹھنڈی ہوائیں وجود میں سردی کا احساس جگانے لگیں ۔ ہوائیں کس قدر بوجھل تھی کے جھونکوں کے جوش میں ہلکورے بھرتے تمام تر پردے ہاتھوں سے چھوٹنے کی فراق میں تھے۔ وہ گھر کے تمام دریچے بند کرتی ٹھنڈے فرش پر ننگے پاؤں چلتی برآمدے کی چوکھٹ تک آ پہنچی۔ نگاہ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اٹھی سانسیں تھمی ۔۔۔۔دفعتاً گھبرا کر رک گئی۔ یکا یک باریک پردے کے پار لہراتا وہ دِیوانہ لب بھینچے خاموش کھڑا مسکرا رہا تھا۔۔وہ پل بھر کو اچانک اسے کی آمد پر گھبرا گئی تھی۔

اس دیوانے کی دیوانگی سے وہ کبھی لاعلم کہاں تھی بھلا۔۔۔ پر ہر بار ہر ملاقات پہ اس کی بڑھتی چاہت سے وہ خائف تھی۔۔انھوں نے کالج ساتھ ہی پڑھا تھا۔۔محلے داری اور فیملی علیک سلیک اچھے ہونے کے ساتھ ان دونوں کی دوستی بھی بہت اچھی چل رہی تھی۔۔مگر تب تک جب تک کنول کی شادی نہیں ہوئی تھی ۔۔اب وہ خود ہی گریزاں تھیں ۔۔

جہاں چاہنے والے کے احساس شدتوں بھرے تھے وہیں سامنے چاہت کی وجہ بننے والے کے جزبات کچھ اور ہی تھے۔۔

وہ اسی دلکشی سے مسکراتا ہولے ہولے قدم اُٹھاتا اس کے روبرو آیا۔ کنول سادگی سے نگاہ اٹھاتی قدرے محفوظ ہوئی۔۔ اس نے لڑکھڑاتے لہجے کو سنبھالا اور بلال نے ڈگمگاتے دل کو۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کنول نے بروقت مضطرب لہجے کو سمیٹا تھا ہاتھوں کی لرزش کا توازن برقرار کیا۔۔مگر بلال کو اپنے لہجے پر قابو پانے کی ضرورت کبھی محسوس نہیں ہوتی تھی وہ اپنے

ارادوں۔۔۔اپنے جزبوں کا مضبوط تھا اور وہ ایسا ہی رہنا چاہتا تھا ۔کچھ بھی چھپاتا نہیں تھا نا کچھ چھپ سکتا تھا۔وہ لبوں کو خاموشیوں میں بند رکھتا تھا مگر اس گہری خاموشی میں بھی بھیگے جزبے کنول پر عیاں کر جاتا تھا۔وہ عین سامنے آ رکا ۔جہاں اس کی سنجیدہ پلکیں اٹھیں وہی بلال کی بے قرار نظر جھک گئی۔۔۔

"کیسی ہو کنول ؟" بلال نے ہمیشہ کی طرح بے تکلفی سے پوچھا تھا ۔۔

"ٹھیک ہوں۔۔تم سناؤ ۔۔اچانک آ گئے ؟ کچھ کام تھا کیا بلال"!وہ چاہتی تھی بلال وہاں زیادہ نہ رکے وہ اکیلی تھی۔۔یہ نہیں تھا اسے بلال کے خلوص پر اعتبار نہیں تھا۔۔مگر وہ اس سے کترانے لگی تھی۔۔وہ اس کی بولتی آنکھوں کے پیام زیادہ دیر نظر انداز نہیں کر سکتی تھی۔۔

" میں بھی ٹھیک ۔۔ہاں یہ نایاب نے تمہارے لئے بھجوایا تھا ۔"

ہاتھ میں تھاما ڈبہ اس کے سامنے کیا۔۔

"اوہ ہاں۔۔ابھی نایاب سے بات ہوئی تھی۔ کہہ رہی تھی۔۔کزی کے ہاتھ بھجوا دے گی ۔خیر لاؤ میں خالی کر لاتی ہوں ۔۔"کنول نے مسکراتے ہوئے فوراً ڈبہ تھاما اور کچن میں چلی گئی ۔ میر بلال باہر ہی رک گیا ۔۔

"ویسے تم نے کیا سوچا پھر ۔۔؟"ڈائننگ ٹیبل پر رکھے ڈرائے فروٹس کے جار کو کھول کر اس نے کچھ کاجو اچکے تھے۔۔

"کس متعلق ؟"کھیر کو پلیٹ میں نکالتے ہوئے اس نے سرسری لہجہ اپنایا ۔۔

"دوبارہ اسٹڈی اسٹارٹ کرنے کے متعلق ۔۔میرے خیال سے اب تمہیں سوچنا چاہیے".

وہ ہمیشہ اسے اچھا ہی مشورہ دیتا تھا ۔۔وہ دوست تھا۔۔اچھا دوست ۔۔جذبات چند سال پہلے بدلے تھے۔۔شروعات تو دوستی سے ہوئی تھی۔۔اس نے سن کر محض مسکرانے پر اکتفا کیا ۔۔اور باؤل دھونے سنک کی سمت بڑھ گئی ۔۔بلال نے گہری آہ بھر کر آنکھیں میچ کر لب کچلا ۔۔

"کنول ۔۔میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں ۔۔" وہ ڈبہ دھو کر باہر نکلی تو دل کی بات کہہ دینے کے لئے تیار کھڑے بلال نے گہری سنجیدگی سے کہا تھا ۔۔روانی سے اس کی سمت اٹھتے کنول کے قدم تھم گئے ۔۔وہ جانتی تھی میر بلال کو کیا کہنا ہے۔

"کنول دیکھو ہم آج سے نہیں کافی سالوں سے دوست ہیں ۔۔میں آج تک کہہ نہیں پایا وہ جو مجھے بہت پہلے کہہ دینا چاہیے تھا ۔۔اگر کہہ دیتا تو آج حالات کچھ مختلف ہوتے ۔۔مگر اچانک تمہارا رشتہ طے ہو گیا اور انا فاناً شادی بھی جس کی وجہ سے میں اتنا شاک میں تھا کہ دل کی بات دل میں رہ گئی۔۔۔پھر کبھی موقع نہیں ملا ۔۔لیکن آج میں تم سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری دوستی کب پیار ۔۔۔"

"آگے کچھ مت کہنا بلال"!سر جھکائے ٹھہر ٹھہر کر کہتے بلال کی زبان کو کنول کے تیز لہجے نے قفل لگائے تھے ۔ اس نے چہرہ اُٹھایا تو کنول کے برفیلے تاثرات پر نگاہ جم گئی ۔

"کچھ باتیں ان کہی ہی اچھی لگتی ہیں ۔۔تم جو چاہتے ہو وہ چاہ کر بھی نہیں کر سکتی میں۔۔میں ایک" طلاق" یافتہ لڑکی ہوں اب اور تمہارے سامنے" زبان لڑکھڑائی تھی تمہاری پوری زندگی پڑی ہے ۔۔۔ ساری رنگینیاں پڑی ہیں ۔ اور سب سے بڑی بات تم

نہیں جانتے کہ میرے جیسی لڑکیوں کے لئے دوبارہ کسی تعلق کے لئے خود کو راضی کرنا بہت مشکل ہوتا ہے ۔۔ میں پھر سے یہ مشکل نہیں اٹھانا چاہتی ۔۔تم بھی خود کو یہی روک لو۔۔ہمارے گھرانوں میں بہت اچھے تعلقات ہیں ۔۔ان میں دراڑ نہ آئے کسی بات پر۔۔دھیان رکھو اس بات کا۔۔"اس نے بے لچک انداز میں چٹانوں سی سختی لیئے گھر کے در و دیوار ہلا دیئے تھے ۔۔بلال کے اندر کچھ چھناکے سے ٹوٹا تھا ۔۔یہ وہ کنول تو نہیں تھی۔۔شوخ۔۔چنچل۔۔زندگی کی رنگینیوں میں جینے والی ۔۔بہاروں سی لڑکی ۔۔

یہ تو کوئی اور تھی۔۔سنگ دل ۔۔سخت ۔۔کٹھور۔۔۔بے درد۔۔وہ اس واقعے کے بعد بدلی تھی مگر کیا اتنی بدل گئی تھی۔

"کنول مجھے فرق نہیں پڑتا ۔۔"

"مجھے پڑتا ہے ۔۔"اس نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹ دی تھی۔۔وہ حیرت زدہ رہ گیا ۔۔کنول نے آج تک کبھی اس طرح اس سے بات نہیں کی تھی۔

"اور شاید تمہارے گھر والوں کو بھی پڑے گا۔۔میں نہیں چاہتی ان دونوں گھرانوں میں کسی وجہ سے اختلاف آئے ۔۔آئندہ سوچ سمجھ کر بات کرنا ۔۔اور اب جاؤ یہاں سے ۔۔"

اس نے بنا اسے دیکھے جبیں پہ کٹھور پن لیئے کہا اور ڈبہ اس کی سمت بڑھایا۔۔وہ ہنسا خود پر۔۔پرائی آگ سے کیا پگھلتے ہیں سنگدل۔۔اگر نہیں تو پتھروں سے چشمے کیوں پھوٹتے ہیں۔۔

”خالی ؟؟“میر بلال کی ساکت نظریں ڈبے پر تھیں۔۔کنول کو ایک دم ندامت ہوئی۔۔

”سوری میں نے ابھی کچھ بنایا نہیں!“

”اب اسے تب ہی واپس کرنا جب اس میں میرے لئے کچھ خاص ہو“.اس نے سنجیدگی سے نظر اٹھا اس کے چہرے پر مرکوز کی۔۔کنول کو اسکا بہت جلدی سمبھل جانا اچھا لگا۔۔

”اچھا بتاؤ کیا چاہیئے؟“اب وہ پھر سے نارمل ہوتی دوستانہ مراسم سے پوچھ رہی تھی۔

”محبت!“

اسے لگا تھا وہ کسی اچھی سی ڈش کی فرمائش کرے گا مگر جو وہ بولا تو کنول کی سانسیں تھم گئیں۔۔اس نے جھٹکا کھا کر اسے دیکھا تھا۔۔اس کا انداز مستحکم تھا۔۔اور پیچھے نہ ہٹنے والا

بھی ۔۔۔وہ اس کی آنکھوں میں پختگی دیکھ کر منجمد رہ گئی تھی۔۔۔وہ تیزی سے پلٹا اور اسکے گھر سے نکلتا چلا گیا ۔۔۔کنول کو لگا وہ مزید وہاں کھڑی رہی تو نمک کا ڈھیر بن کر ڈھے جائے گی۔۔

....

سفید پوش علاقے میں بنے ان مکانوں میں اس وقت بڑی خاموشی کا راج تھا ۔۔۔ ہر طرف سورج کے سنہرے سائے پھیلے ہوئے تھے ۔۔رفتہ رفتہ ڈھلتی دوپہر اداسی سے معمول کی نسبت رات کی سمت سفر کرتی جا رہی تھی۔۔۔مگر ان ہی گھروں میں سے ایک گھر میں موجود اس لڑکی کی قسمت میں اس اداس پہر میں بھی در در بھٹکنا لکھا تھا ۔ صبح سے نکلی تھی۔۔اور اب جا کے واپسی ہوئی تھی ۔۔اس کی آنکھیں خالی اور دل ویران تھا ۔۔تھکاوٹ سے تو برا حال ہو چلا تھا ۔۔ مگر آسانی اور کامیابی مقدر میں نہیں تھی ۔۔۔ کندھے پر سستا سا بیگ لٹکائے وہ پاؤں گھسیٹتی ہوئی چل رہی تھی ۔۔۔پچھلے اتوار بازار سے لیا گیا سستا جوتا آج بیچ راہ ٹوٹ کر دھوکا دے گیا تھا ۔۔اور یہ ٹوٹا جوتا بالکل اس کی قسمت کی طرح تھا ۔۔ذرا دیر بھی ساتھ نہیں دے سکا تھا۔۔۔اب اسے کل کی فکر تھی

۔۔اس کے پاس تو اب گھر کی پرانی سی چپل کے علاوہ کوئی دوسرا جوتا بھی نہیں تھا۔۔اور نہ ہی لینے کے لئے پیسے اور نہ وقت اور وسائل سازگار۔۔مشکل سے تو کھینچ تان کر پورے ماہ کی ملی پوکٹ منی پر گزارا کرتی تھی۔۔ایسے میں اضافی خرچے کہاں سے نکالتی ۔۔اس وقت بھی اس کے پرس میں ساڑھے تین سو کے علاوہ کچھ ضروری ڈاکومنٹس اور ایک آدھا کھایا ہوا برگر تھا۔ جو اس نے راستے سے لے کر کھایا تھا اور آدھا اس امید پر بچایا تھا کہ اگر رات کا کھانا نہ ملا تو کہیں اسی سے پیٹ نہ بھرنا پڑ جائے۔

سونی پڑی گلیوں سے گزر کر آتے ہوئے اس نے حسرت بھری نگاہوں سے ارد گرد گھروں کو دیکھا تھا۔۔جہاں کی لڑکیاں اپنے باپ بھائیوں کی کمائی پر اتنی آسان اور آسائشوں بھری زندگی گزار رہی تھیں۔۔یہ سکھ شاید اس کے نصیب میں نہیں تھا۔ اس کا تو روز یہی معمول بنتا جا رہا تھا۔۔جگہ جگہ نوکری کی تلاش کے لیے خوار ہونا اور پھر گھر واپسی پر سوتیلی ماں اور بھائے کے طعنے سننا۔۔گھر پہنچنے پر پھر سے ان کی جلی کٹی سننے کی سوچ ہی اس کے اعصابوں پر تھکن سوار کر گئی تھی۔۔اس کا چہرہ اداسیوں میں لپٹا ہوا اس کی مشکلات بھری زندگی کی تلخ کہانی سنا رہا تھا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

باپ دبئی میں اچھے خاصے پیسے کما کر بھجواتا تھا ۔۔دیکھنے سننے والوں کو لگتا تھا وہ ہر لاڈلی بیٹی کی طرح باپ کی کمائی پر عیش و آرام کی زندگی گزار رہی ہوگی ۔۔مگر کون جانتا تھا باپ کا بھیجا گیا پیسہ اسے ایک نظر دکھایا تک نہیں جاتا ۔۔خرچ کرنا تو دور کی بات ہے ۔۔شوہر کی کمائی پر پھن پھیلائے بیٹھی سوتیلی ماں اور نکھٹو آوارہ کام چور سوتیلا بھائی عیش کرتے تھے ۔۔اس پر بس اتنا احسان کر دیا جاتا تھا کہ ماہانہ تین ہزار اسے خرچ کے لئے مل جاتے تھے ۔۔۔اس کے علاوہ نہ اس کے پاس فون تھا جس سے وہ باپ کو اپنے حالات سے آگاہ کر پاتی اور نہ کبھی انھوں نے اس کی بات کرانے کی زحمت اٹھائی تھی ۔۔حیرت تو اسے اس بات پر ہوتی تھی کہ اسکے باپ کو بھی خود سے کوئی خیال نہیں آتا تھا اس کا ۔۔کیا وہ اس سے اتنا ناراض تھے کہ تین سالوں میں بھی نہ وہ پلٹ کر آئے اور نہ انھیں اس کی یاد ستائی ۔۔۔اسکی کہانی بھی روائتی سی تھی ۔۔مگر روائتی لگتی نہ تھی ۔۔۔

اس کی آنکھیں باپ کی بے حسی پر نم ہو گئیں ۔۔

اسے میٹرک کے امتحان کی فیس کے لیے پیسے چاہیے تھے ۔۔مگر اس کے پاس پیسہ نام کو نہیں تھا ۔۔سوتیلی ماں سے ایک دو بار بات کی تو انھوں نے اچھے خاصے مفتہ خوری کے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

طعنے دے کر چار پانچ گالیاں سنا کر قصہ ہی ختم کر دیا۔۔سوتیلے بھائی نے تو سیدھا نوکری کرنے کا کہہ دیا کہ اپنے خرچے خود اٹھاؤ۔۔اس کے بعد سے وہ نوکری کی تلاش میں روز نکلتی تھی ۔۔۔ابھی اس کا میٹرک تک بھی کمپلیٹ نہیں تھا۔۔کون اسے نوکری دیتا ۔۔۔

اور اسے ایسی نوکری کی تلاش تھی جس میں اسے آٹھ نو گھنٹے کام نہ کرنا پڑے ۔۔اسے گھر کے تمام کام کاج کے ساتھ امتحان کی تیاری بھی کرنے کے لئے وقت نکالنا تھا ۔۔سوتیلی ماں نے تو صاف ہاتھ کھڑے کر دیئے تھے کہ نوکری کرے گی تو گھر کے کاموں سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔۔۔اگر وہ ایسا کرتی بھی تو اس کی پڑھائی بند ہو جاتی ۔۔جو کہ پہلی ہی وہ اپنے بل بوتے پر کر رہی تھی۔۔۔ان کی طرف سے تو کوئی سپورٹ نہیں تھی۔۔اور نوکری اگر ملتی بھی تھی تو فل ٹائم کی اور سیلری بھی کم۔۔اگر اسے نوکری نہ ملتی جلد تو اس کی امتحان کی فیس نہیں جاتی اور پھر اسے اگلے امتحان تک وقت برباد کرنا پڑتا۔۔۔بہت سے پریشان کن حالات اور فکریں جیسے اس کے لئے منہ کھولے بیٹھی رہتی تھیں ۔۔سست روی سے چلتے ہوئے آخر کو وہ اپنے گھر کے خارجی دروازے پر پہنچ چکی تھی۔۔۔اس نے بے دلی سے دستک دی ۔۔

"لو آ گئی مہارانی سیر سپاٹے کر کے۔۔"! اندر سے اسے ایک خاتون کی جلی کٹی آواز سنائی دی تھی۔۔۔

"اماں مجھے تو لگتا ہے نوکری بس بہانہ ہے۔۔اصل میں اسے نہ اپنے کسی یار کی تلاش ہے۔۔۔" یہ بلو تھا۔۔اس کا سوتیلا بھائی۔۔جس کے الفاظ اس کا دل پھاڑ گئے تھے۔۔۔اس کا دل چاہا زمین پھٹے اور وہ سالم اس میں سما جائے۔۔اس کے رونگھٹے کھڑے ہوئے تھے ان لفظوں کی دھار سے۔۔۔ پل میں آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔۔مگر اس نے سر جھٹک کر خود کو مضبوط بنانے کی سعی کر پھر سے کانپتے ہاتھ سے دستک دی تھی۔۔

جب اتنے تلخ جملے شہد جان کر پی گئی تھی تو یہ بھی پی جانا چاہیے تھا۔۔

دوسری دستک پر دروازہ کھلا تھا۔۔سامنے کھڑی اوپر سے نیچے تک اس کا جائزہ لیتی سخت تاثرات لیئے ہوئے تھی۔

"آج اتنی دیر کہاں لگا دی۔؟ صبح کے برتن بھی دھو کر نہیں گئی اور نہ ہی میرے لئے پراٹھا بنا کر گئی۔۔۔دیکھ فاریہ یہ نہیں چلنے والا۔۔ ابھی تو نوکری ملی بھی نہیں اور تیرے

نخرے بڑھ گئے۔۔"وہ فوراً شروع ہو گئی ۔۔فاریہ نے محلے والوں کے خوف سے مڑ کر گلی کے بند گھروں کو دیکھا۔

"اماں اندر تو آنے دے ۔۔"اس نے منمناتے ہوئے کہا اور بنا اس عورت کے ہٹنے کا انتظار کیئے اس کی سرعت سے نکل آئی ۔۔

"جا پہلے کچن صاف کر۔ ۔۔ صبح سے برتن میلے پڑے ہیں ۔۔۔کام چوری تو دیکھو ذرا۔۔آج بتاتی ہوں تیری حرکتیں تیرے باپ کو".وہ لعن طعن کرتی کمرے میں غڑاپ ہو گئی ۔۔جس کے پیچھے بلو بھی تمسخر سے ہنستا ہوا بڑھا تھا ۔۔وہ سیدھا اپنے چھوٹے سے ایک چارپائی پر مشتمل کمرے میں آئی اور چادر اتار کر چارپائی پر رکھ دی۔۔کپڑے کا معمولی سا تھیلے نما پرس کونٹی پر ٹانگا اور دھپ سے چارپائی پر بیٹھ کر ہاتھوں پر سر گرا لیا ۔۔بہت سی منفی سوچوں کی سطریں باری باری اس کے دماغ میں ابھرنے لگیں ۔۔ٹوٹے جوتے پر نظر پڑی تو دل بھر آیا ۔۔اب کل کے لئے وہ جوتا کہاں سے لائے گی ۔۔؟ ابھی تو سوچ ہی رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی تھی ۔۔اس نے جلدی سے نم

آنکھوں کو پونچھا اور دروازے کی سمت آئی ۔۔اب وہ گھر میں آ گئی تھی تو مجال تھی جو وہ ماں بیٹا اپنے اے سی لگے ہر آسائش سے بھرے کمرے سے نکلتے ۔۔

اس نے کچن کے سامنے سے گزرتے ہوئے ایک نظر برتنوں سے بھری سنک پر ڈالی تو کلیجہ منہ کو آیا ۔۔اب یہ کام بھی اسے کرنا تھا ۔۔وہ روہانسی شکل لیئے دروازہ کھولنے پہنچی تو ساتھ والے گھر کی صدف کھڑی مسکرا رہی تھی۔۔صدف سے اس کی اچھی دوستی تھی ۔۔

"میں نے چھت سے دیکھا تم آ گئی ہو تو چلی آئی ۔" وہ بے تکلفی سے اندر آئی ۔۔فاریہ دل میں مسکرائی ۔۔اسے دیکھ اس کی آدھی پریشان لمحوں میں چھٹ تھی۔۔

"آؤ نا۔"! فاریہ نے خوش اخلاقی سے کہا اور اسے لیئے کمرے میں چلی آئی ۔۔سوتیلی ماں کو تو اسکا صدف سے دوستی رکھنا بھی پسند نہیں تھا۔۔وجہ صدف کا منہ پر جواب دینا تھا ۔۔وہ اسے فاریہ کی طرف سے اکثر و بیشتر باتیں سنا جاتی تھی۔۔جس وجہ سے وہ صدف سے خاص قسم کا بیر رکھتی تھی ۔۔

"کہاں ہے وہ ڈائن ؟"اس نے کمرے میں آتے ہی دھیمے لہجے میں اس کی سوتیلی ماں کا پوچھا تھا ۔۔

"صدف ایسا نہ کہا کرو ۔۔ماں ہے میری".فاریہ کو برا لگتا تھا صدف کا اس طرح کے القاب سے اسے مخاطب کرنا ۔

"سوتیلی ماں ہے۔۔"صدف نے فوراً لفظوں پر زور دے کر جتاتے ہوئے یاد دلایا ۔۔

"اور سارا کردار نبھاتی بھی ہے سوتیلوں جیسا ۔۔تم بھی پاگل ہو ۔ کتنی بار کہا ہے بتاؤ انکل کو ان کا رویہ ۔۔ تین سالوں سے سہہ رہی ہو ۔لڑا کرو اپنے حق کے لئے مگر تم۔۔"صدف ہر بار کی طرح اسے دبے لفظوں میں سمجھا کر دوستی کا فرض ادا کر رہی تھی ۔۔فاریہ اپنائیت سے مسکرائی ۔۔

"مجھ سے نہیں لڑا جاتا ۔۔اب ہر کوئی تمہاری طرح تو نہیں ہو سکتا ۔۔کہ سر جھاڑ منہ پہاڑ کے کر پہنچ جائے ہر کہیں لڑنے کو۔۔اور ویسے بھی میں بابا کو کیسے بتا سکتی ہوں ۔۔میرے پاس نہ ہی فون ہے اور نہ ہی ان کا نمبر ۔۔"وہ مایوسی سے سر جھٹک کر چارپائی پر بچھی چادر کا کونہ مروڑنے لگی ۔۔۔صدف ذرا رازداری سے آگے ہوئی۔

”تمہارے پاس تھا تو انکل کے آفس والا نمبر“.

”وہ ان کے پرانے آفس کا تھا۔۔اب پتا چلا ہے انھوں نے جاب چینج کر لی ہے ۔۔اور اب کوئی چانس نہیں ان سے بات کر پانے کا۔۔خیر تم بتاؤ کچھ لو گی؟“اس نے اس موضوع سے اچٹ ہو کر بات بدل دی۔۔جس بحث سے کچھ حاصل نہ ہو اس پر وقت ضائع نہیں کرتے ۔۔

”نہیں ۔۔“اس نے سر نفی میں ہلا دیا ۔۔

”اچھا سنو۔۔مجھے نا کل تم اپنا کوئی سینڈل دے دو گی۔۔۔میرا جاتا ٹوٹ گیا آج آتے ہوئے ۔۔کل ایک جگہ کسی نے نوکری کا کہا ہے۔۔مجھے ٹائم سے وہاں پہنچنا ہے ۔۔کہیں وہ لوگ کسی اور کو نہ رکھ لیں۔۔۔“اسے بڑے خدشات تھے ۔

”ایسے کیسے رکھ لیں گے۔۔ان شاءاللہ تم اچھا اچھا سوچو ۔۔اور میں دو تین جوتے بھجوا دوں گی۔۔تمہیں جو اچھا لگا پہن لینا ۔۔“صدف نے اس کی عظیم پریشانی کو بڑی آسانی سے حل کر دیا تھا ۔۔

”شکریہ صدف اور دعا کرنا۔۔کل کچھ ایسا ہو جائے کہ میری قسمت بدل جائے ۔۔“اس نے ممنونیت سے صدف کا ہاتھ تھام لیا تھا ۔۔پھر آس و امید سے آہ بھری تھی۔۔اور قدرت نے اس امید پر لبیک کہہ دیا تھا ۔ کچھ ایسا ہونے والا تھا کہ کل کا سورج اس کی قسمت پلٹنے والا تھا ۔۔

”ان شاءاللہ“!وہ مسکرا کر اس کا ہاتھ دباتی اٹھ گئی تھی ۔۔اور فاریہ نے ٹھنڈی آہ بھر کر کمر کسی تھی۔۔کچن میں بہت سارا کام اس کا منتظر تھا ۔۔

....

جب سے اس نے نایاب کے رشتے کی بات سنی تھی وہ بے چین سا تھا۔ اور نایاب نے بھی کیسے انھیں بلانے کے لئے حامی بھر لی تھی۔۔وہ ایسا کیسے کر سکتی تھی۔۔زوار کا بس نہ چل رہا تھا وہ گھر کا نقشہ بگاڑ دے۔۔

بہت زیادتی کر رہی تھی نایاب اپنے دل کے ساتھ ۔۔رہ رہ کر اسے نایاب کے مستقبل کی فکر ستا رہی تھی ۔۔نایاب کو گھر والوں سے بات کرنی چاہیے ۔۔ذکاء کے متعلق بتانا چاہیے ۔۔لیکن وہ کیوں خود سے کہے۔۔اسے اپنی سیلف ریسپیکٹ اور انا عزیز تھی۔۔وہ مر سکتی

تھی مگر ذکاء کے لئے گڑگڑانا اسے منظور نہیں تھا۔۔وہ کبھی میر ولا میں ذکاء کا نام نہ لیتی ۔۔ اور نہ ذکاء کا تلخ اور بے لچک انداز اسے یہ اجازت دیتا تھا کہ وہ زبردستی اس کی زندگی میں داخل ہونے کے لئے گھر کے بڑوں کا سہارا لیتی ۔۔وہ چپ چاپ شادی کر کے اس بات کو دل میں ہی دفن کر دینے والی لڑکی تھی ۔۔

زوار نے لمحہ بہ لمحہ گہری ہوتی سرد رات میں ٹیرس کی گرل پر ہاتھ دھرے خاموشیوں میں لپٹے گھروں کو دیکھا تھا ۔۔ بارہ بج چکے تھے ۔۔پورا محلہ سنسان پڑا تھا ۔۔زوار نے پرسوچ سانس خارج کر لب کچلا پھر ٹیرس سے ہٹا اور کمرے سے ہوتا ہے کلی سے نیچے کی سمت چل دیا ۔۔

کچن سے اسے کھٹ پٹ کی آوازیں آ رہی تھیں ۔۔

"میں جانتا تھا اس وقت تم مجھے یہی ملو گی"!کچن کی دہلیز سے اٹھتی زوار کی خوشگوار آواز پر چائے چڑھاتی نایاب پلٹی تھی ۔۔ہنس کر بنا اس کے کہے وہ مزید ایک کپ کا اضافہ کر گئی ۔۔

"اچھا کیسے پتا تھا ؟"اس نے زوار کو چھیڑنے کے لئے سوال کیا۔۔وہ اندر آتا چولہے کے قریب سلیب سے کمر ٹکا کر کھڑا ہو گیا اور خفگی سے اسے گھورتے ہوئے ہاتھ سینے پر باندھے ۔۔اس کی رشتے پر حامی بھرنے کی وجہ سے زوار کے چہرے پر رنجیدگی کی رمق تھی ۔۔

"کیونکہ مجھے پتا تھا سب سو رہے ہونگیں اور تمہیں نیند نہیں آ رہی ہو گی۔۔اور جب تمہیں نیند نہیں آتی تو چائے کی طلب تمہیں کچن میں کھینچ لاتی ہے ۔۔"اس نے ناز سے کسی پہنچے ہوئے پیر کی طرح اسے ہنسایا تھا ۔۔

"ہاں اور ساتھ تمہیں بھی".وہ ہنس کر خفیف سا سر جھٹک کپ اٹھانے گئی تھی۔۔۔

"کیوں کر رہی ہو ایسا اپنے ساتھ ؟"زوار ہنستے ہوئے بے کیفی سے رکا اور پھر ذہن میں کھٹکتا سوال کر دیا۔ وہ کیبنٹ سے دو کپ نکال کر پلٹی ۔۔

"مطلب؟؟"اس نے ناسمجھی سے پوچھا۔

”تم نے کیسے کسی اور کے لئے حامی بھر لی نایاب ؟“وہ سنجیدہ تھا۔اس نے نظریں چرا لیں۔

”میں اس متعلق کوئی بات نہیں کرنا چاہتی زوار۔۔بس بات ختم کرو اور سلسلہ بھی ۔“ اس نے قطعیت سے ٹوک دیا ۔۔زوار کی زبان تالو سے لگ گئ ۔۔

”ٹھیک ہے۔۔جیسا تم چاہو “!کندھے اچکا کر اس نے ناراضگی کا اظہار کیا اور مڑ کر چائے کو دیکھا ۔۔چائے ابل رہی تھی۔۔اس نے بوکھلا کر چولہا بند کرنے کے بجائے پتیلی کو پکڑ کر چولہے سے اتارنا چاہا تو ہاتھ گرم پتیلی سے لگتے ہی اس کی کراہ نکلی تھی ۔۔

”زوار “!..نایاب فکر مندی سے دوڑ کر پاس آئی۔چولہا بند کیا اور ایک دم اس کے ہاتھ پکڑ کر دیکھے۔۔اس کی انگلیاں سرخ ہو گئ تھیں۔۔۔

”خیال سے ۔۔تم پاگل ہو گیا ۔۔گرم پتیلی کو کوئی بنا پاٹ ہولڈر کے ہاتھ لگاتا ہے ۔۔تم میں ذرا عقل نہیں ہے۔۔ پھوہڑ کے پھوہڑ ہی رہنا ساری زندگی ۔۔“وہ اسے ڈانٹتے ہوئے اس کے ہاتھوں پر پھونک مارنے لگی۔ زوار نے اس کی پیار بھری فکر مندی پر ہنسی ضبط کی ۔۔

"تو تمہیں کیا مسئلہ ہے ۔۔میرا ہاتھ ہی جلا ہے ۔"اس نے ناراضگی سے منہ پھلائے لاتعلقی اختیار کی ۔ نایاب نے لب بھینچ کر اسے گھورا ۔

"درد تو نہیں ہو رہا نا۔ ؟"وہ اس کے لئے چھوٹے بھائیوں جیسا تھا۔۔اسکی سرخ انگلیوں کو دیکھ کر وہ ایک دم پریشان ہو گئی تھی ۔۔

"تم سے مطلب ہو بھی رہا ہے تو؟"زوار کو تو موقع مل گیا تھا ۔۔خوب نخرے اٹھوانے کا۔۔ہاتھ چھڑوا لیئے۔۔

"تمیز کرو ! میں بڑی ہوں تم سے دو سال ۔۔"نایاب نے اسے جھڑکا اور پھر سے اس کے ہاتھ تھامنے چاہے ۔۔زوار بھی سنبھل کر کھڑا تھا ۔۔اس کے قبضے میں ہاتھ آنے سے پہلے ہی پیچھے کر لیئے ۔۔اور اسی طرح نایاب کو ستاتے ہوئے ان میں ہلکی پھلکی ہاتھا پائی ہونے لگی ۔۔آخر کو نایاب نے اس کا ہاتھ پکڑ ہی لیا تھا ۔ابھی وہ جلی ہوئی سطح کا معائنہ کرنے ہی والی تھی کہ کچن کے دروازے کے وسط میں کھڑے ذکاء پر نظر پڑ گئی ۔۔ وہ خاموش نظروں سے جانے کب سے وہاں کھڑا تھا۔اس کے چہرے کے خدوخال کچھ ایسے تھے کہ نایاب نے بے ساختہ اپنے ہاتھ کھینچ لیئے تھے ۔ زوار نے ہنستے ہوئے اس کا ٹھٹکنا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

محسوس کیا تو نایاب کی گھبرائی ہوئی نگاہوں کی سدھ میں چہرہ موڑ کر پیچھے دیکھا۔۔وہ لب سختی سے بھینچے خاموش کھڑا تھا۔۔زار کو اچنبھا ہوا۔۔ذکاء کی آنکھوں میں کچھ بہت عجیب تھا۔۔جسے فی الحال کوئی نام دینا دونوں کے لئے مشکل تھا۔۔

"بھائی آپ اس وقت یہاں۔کچھ چاہیئے تھا؟"زوار نے ماحول کو ہلکا پھلکا کرنے کے لئے فوراً اسے متوجہ کر لیا۔ نایاب تیزی سے پلٹ کر چائے کپوں میں نکالنے لگی۔۔

"نہیں۔۔میں پانی لینے آیا تھا۔۔"ذکاء نے بھنوؤں پر بل ڈالے سنجیدگی سے کہا اور وہیں سے واپس پلٹ گیا۔ زوار کو اس کا رویہ عجیب لگا۔۔وہ پانی لینے آیا تھا اور لیئے بغیر چلا گیا تھا۔۔ایسا کیوں؟ اور انھیں ایک ساتھ دیکھ کر اس کے چہرے پر جو ایک تاثر تھا وہ کس طرح کا تھا۔۔زوار نے سوچا اور پھر ہونٹ لٹکا کر کندھے اچکا دیئے۔۔ذکاء کے چہرے سے لگ رہا تھا وہ ناخوشی کا شکار ہے۔۔کسی الجھن میں گرفتار ہے۔۔مگر کس الجھن میں۔۔ نایاب چائے ڈالی چکی تھی۔۔زوار کے ساتھ چلتی ہوئی باہر نکلی تو بے اختیار نظروں نے چپکے سے زینے کا سفر کیا تھا۔۔جس کے آخری سرے پر ذکاء کا وجود غائب ہوا تھا۔۔اس نے سکون کا سانس بحال کیا۔۔پتا نہیں یہ شخص اسے اس طرح غصے سے کیوں

دیکھ رہا تھا۔۔؟ اس نے منہ بسورا اور زوار کے ہمراہ ہال میں آ بیٹھی ۔۔وہ چائے کے گھونٹ بھرتا کوئی بات کر رہا تھا۔۔مگر اس کی سوچ ذکاء کے اکھڑے ہوئے تاثرات کے گرد پرواز کر رہی تھی ۔۔کپ دونوں ہاتھوں میں لیئے گم صُم بیٹھی اس کی نظر بھاپ اڑاتی چائے پر جمی رہی ۔

....

"یار میں نے اپنا فارم رکھا تھا یہاں مل نہیں رہا۔۔"شانی کمرے میں جھنجھلاتے ہوئے گھومتا پھرتا اب ذچ ہوا تھا ۔ مگر فارم ملنے کو تیار نہیں تھا۔۔زوار اس کے کمرے میں کسی کام سے آیا تو اس نے پکار لیا۔۔

"نہیں میں نے تو نہیں دیکھا۔۔اور یہ تم کہاں کی تیاریوں میں ہو۔۔۔؟"زوار کینہ پرور انداز میں اس کے قریب چلا آیا۔۔

"زوی مجھے دوست کے پاس جانا ہے نوٹس لینے ۔۔میرے والے پتا نہیں کہاں گم ہو گئے ۔۔سپلی کی تیاری اسی میں سے کروں گا۔۔پہلے فارم جمع کراؤں گا پھر سیدھا وہاں نکل جاؤں گا۔۔"اس نے مصروفیت بھرے انداز میں معلومات دی تھی۔۔

”اچھا تو اس کا مطلب تم نایاب کے اچھے نمبروں سے پاس ہونے کی خوشی میں رکھے گئے فیملی ڈنر میں شامل نہیں ہو گے“۔وہ کڑے تیوروں سے اس کے سامنے ہاتھ سینے پر باندھے کھڑا ہوا تھا ۔۔چھتون اٹھے ہوئے تھے۔۔زوار فیملی چھوٹے بڑے ایونٹس کو بہت اہمیت دیتا تھا ۔۔اور چاہتا تھا گھر کا ہر فرد شامل ہو۔۔۔

”زوی ڈنر رات کو ہے اور ابھی دن کے تین بج رہے ہیں ۔۔مجھے بس دو گھنٹے کا کام ہے شام سے پہلے تو آ بھی جاؤں گا میں ۔۔۔“اس نے ہلکے پھلکے انداز میں سر جھٹک کر اس کی عقل پر چار حرف بھیجے تھے ۔ساتھ ہی وہ فارم کی تلاش میں کمرے میں چکر بھی کاٹ رہا تھا ۔۔۔

”اور آپ کے دو گھنٹوں کا مطلب چار گھنٹے ہوتے ہیں“!زوار نے آنکھیں چڑھا کر جتایا تھا ۔۔

”فکر مت کرو آ جاؤں گا ٹائم سے ۔۔“اسے بیڈ کے نیچے اتر کر پہنچا فارم مل ہی گیا تھا ۔۔جسے رول کرتے ہوئے اس نے اپنی جیکٹ میں رکھا تھا۔

”پکا آ جاؤ گے نا؟“زوار نے متشبہ انداز میں دھونس دیتے تصدیق چاہی تھی ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"پکا۔۔"!وہ ہنس کر مہر لگاتا یونی بیگ اٹھا کر کندھے میں ڈالتا کمرے سے نکل گیا تھا ۔۔زوار اس کے جاتے ہی کچھ پریشان ہوا تھا۔۔اس کے دل کی دھڑکن گھری ہوئی۔۔ایک دم ہی اسے خیال آیا تھا شانی آج نہ جائے ۔۔مگر پھر اس خیال کو جھٹک کر اپنی اوور تھنکنگ کے زمرے میں ڈالے وہ کندھے اچکا کر کمرہ چھوڑ گیا تھا۔۔۔جبکہ وہ آج روک لیتا تو ٹھیک رہتا۔۔واہموں کو ہر بار نظر انداز نہیں کرنا چاہیے ۔۔کسی کو خبر نہ تھی شانی کی پوری زندگی پلٹنے والی تھی ۔۔

....

"دادو آپ کی دوا"! میر مرتضیٰ مظفر اپنی

آرام دہ کرسی پر بیٹھے آنکھوں پر چشمہ لگائے کتاب پڑھنے میں مگن تھے۔نایاب کی آواز پر سر اُٹھایا۔۔ وہ ٹرے میں پانی کا گلاس اور دوا لے کر حاضر تھی۔۔

"ارے"!.. وہ وقت دیکھتے ہوئے سیدھے ہو بیٹھے ۔ ان کے ذہن سے تو نکل ہی گیا تھا انھوں نے کھانے سے پہلے کی دوا نہیں لی۔۔۔اور نایاب کو ہر بات یاد رہتی تھی ۔۔اس کا حافظہ بہت تیز تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"آپ بھول گئے تھے نا۔ چلیں اب جلدی سے لے لیں۔۔پھر میں کھانا لے آؤں"!نایاب نے پیار بھری ڈانٹ پلاتے ہوئے ان کی گود سے کتاب اچک کر بند کی اور تپائی پر رکھ دی۔۔ وہ مان سے اسے دیکھنے لگے ۔ کتنی پیاری بچی تھی۔۔پورے گھر میں ہر ایک کی ذمےداری سنبھالتی تھی۔۔

"شکریہ بچے"!دوا لینے کے بعد انھوں نے اس کے سر پر پیار کیا تھا ۔۔وہ ٹرے ٹیبل کر رکھ کر ان کے قدموں میں بیٹھی ۔

"اس میں شکریہ کی کیا بات ہے یہ تو میرا فرض ہے کہ میں آپ کا ویسے ہی خیال رکھوں جیسے آپ میرا رکھتے ہیں ۔" اس نے ان کا جھریوں زدہ ہاتھ تھام کر بھیگے لہجے میں کہا تھا ۔۔وہ کتنے بڑے سائبان تھے یہ وہ کبھی بیان نہیں کر سکتی تھی۔۔۔کس طرح انھوں نے اس کو پالا اور سنبھالا تھا نایاب سو بار قربان ہو کر بھی ان احسانات کا بدلا نہیں اتار سکتی تھی ۔۔۔ان کی قدر و منزلت اس کے دل میں ہر رتبے سے زیادہ تھی۔۔۔

"ارے میں تمہارے لیے کچھ لایا تھا۔۔سب سے چھپا کر"!ان کو اچانک یاد آیا تو رازداری سے کہتے ہوئے واسکٹ کی جیب ٹٹولی۔۔نایاب بے اختیار ہنس دی۔۔وہ بچپن سے ایسا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کرتے تھے ۔سب پوتے پوتیوں کے لئے چیزیں لاتے تھے تو نایاب کی الگ سے اسپیشل اور سب سے مختلف لاتے تھے اور ہمیشہ اسے سب سے آخر میں اور چھپا کر دیتے تھے ۔۔تاکہ کوئی اس سے حسد نہ کرے۔۔اور وہ آج تک اپنی اس عادت پر قائم تھے ۔۔انکی مستقل مزاجی دیکھ وہ ہنستی چلی گئی ۔۔

"یہ دیکھو تمہارے لئے میں یہ لایا ۔۔"انھوں نے ایک بوکس سامنے کیا جس میں دو سونے کی چوڑیاں تھیں ۔۔اس کی آنکھوں میں اشتیاق اور چمک بڑھ گئی لیکن چہرے پر اداسی کے رنگ بھی بکھرے تھے ۔

"دادو یہ ۔۔؟"اس نے ان کے ہاتھ سے بوکس لے کر منہ کھولے ان چوڑیوں کو دیکھا ۔۔

"یہ اتنا مہنگا تحفہ لانے کی کیا ضرورت تھی ۔۔"نایاب کو اچھا نہیں لگا تھا ۔۔وہ پہلے ہی بچپن سے ان کے اور ماموؤں کے پیسوں پر زندگی گزار رہی تھی ۔۔زرناب بیگم کا حصہ تھا جائیداد میں مگر انھوں نے کبھی اس کا استعمال کرنے یا مانگنے کی ضرورت نہیں سمجھیں تھی۔۔جب اتنے پیار اور محبت سے سب ان کا بوجھ اُٹھائے ہوئے تھے تو کیا ضرورت تھی حصہ مانگنے کی ۔۔۔حالانکہ تینوں ماموں اور میر مرتضیٰ مظفر نے ان کا حصہ ویسے کا ویسا ہی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

محفوظ رکھا ہوا تھا۔۔ایک پائی بھی استعمال نہیں کی تھی۔۔۔مگر نایاب پھر بھی ہوش سنبھالنے کے بعد اپنا بوجھ کم ڈالنا شروع ہو گئی تھی ۔۔۔وہ بلاوجہ چیزوں کی فرمائش نہیں کرتی تھی اور چاہتی تھی کم سے کم خرچہ کروائے وہ ان سے ۔۔مگر کہیں تینوں ماموں اس کے بن کہے کچھ نہ کچھ لا دیا کرتے تھے تو کبھی ممانیاں یہ بار اٹھا لیتی تھیں ۔۔اسے کسی چیز کی کمی نہیں آنے دیتی تھیں اور باقی کسر میر مرتضٰی مظفر پوری کر دیتے تھے ۔۔اتنا پیار اور رسان دیکھ کر نایاب خود کو بہت خوش قسمت محسوس کرتی تھی۔۔اس نے سن رکھا تھا بعض جوائنٹ فیملیز میں اس قدر کوئی ساتھ نہیں دیتا ۔۔جس طرح میر ولا میں ان ماں بیٹی کا دیا جاتا تھا ۔۔اس نے ماموں ممانیوں کے ظلم و جبر پر بھی بہت سے قصے سن رکھے تھے۔۔مگر میر ولا میں سب ان قصوں کے الٹ تھا اور اسے یقین ہو گیا تھا ۔۔ہر بار قصے الگ ہوتے ہیں اور ہر گھر میں تربیت کرنے کا انداز مختلف ہوتا ہے۔۔۔اگر ابھی تک آپ کے گھر میں حسن سلوکی ،صلہ رحمی اور اخلاق ہے تو شکر ادا کریں ان بزرگوں کا جن کا سایہ ان گھروں پر ٹھنڈی چھاؤں ہے۔۔جن کے اصول و قواعد پر گھر کی رونقیں بحال ہیں۔۔

”ارے کیوں ضرورت نہیں تھی ۔۔تم میرے ہر پوتے اور پوتی کے مقابلے میں اتنے اچھے نمبروں سے پاس ہوئی ہوں ۔۔میٹرک میں بھی اچھے نمبر لیئے تھے۔۔تم شروع سے پڑھائی میں بہت اچھی رہی ہو نایاب ۔۔میں تو کہتا ہوں شانی کو بھی دم کر کے کچھ پلایا کرو۔۔پھونک وونک مارا کرو ! اس کی بھی سپلیاں آنا بند ہوں “!وہ ہنستے ہوئے پیار سے کہتے ہوئے اسے بھی ہنسا رہے تھے۔۔۔

”اور بہت مبارک ہو بیٹا ۔ آپکی اس کامیابی نے ہمارا سر ناز سے اونچا کر دیا ہے ۔ بھئی ہماری نواسی پڑھائی میں نمبر ون ہے ۔۔“انھیں سچ میں فخر تھا جس کا برملا اظہار کر رہے تھے ۔ان کا ضعیف چہرہ مسرتوں سے لبریز تھا ۔۔

”شکریہ دادو “!نم آنکھوں کو چھپانے کے لئے نایاب نے سعادت مندی سے سر جھکا لیا۔۔

”اب تم نا ایک کام کرو۔۔یہ سنبھال کر رکھ لو ۔۔۔اس دن پہننا جس دن تمہاری شادی ہوگی۔۔“انھوں نے بوکس کو اس کے دوپٹے میں چھپاتے ہوئے نصیحت کی تھی۔۔اس کے چہرے پر ایک دم تاریکی چھائی ۔۔اسے تو جانا تھا اس گھر سے ایک دن۔۔وہ صدا اس گھر میں نہیں رہ سکتی تھی ۔ کاش اس کا نصیب بھی زیب النساء کی طرح ہوتا۔۔جیسے وہ زمان

سے شادی کر کے اسی گھر میں رہتی وہ بھی ایسے ہی ۔۔۔لیکن نہیں وہ ایسے کیوں رہتی ۔۔۔قسمت ہر ایک بار مہربان نہیں ہوتی ۔

زیبی کا میکہ اور سسرال دونوں میر ولا میں تھا۔اس کی مناسبت بچپن سے طے تھی میر زمان سے ۔۔نایاب کا نصیب کسی اور گھر میں لکھا تھا ۔۔یہ بس اس کا میکہ کہلایا جا سکتا تھا ۔۔سسرال نہیں ۔۔ کچھ لڑکیاں واقعی بہت اچھی قسمت لے کر پیدا ہوتی ہیں ۔۔جن کو بنا کوشش اور محنت کے سب کچھ مل جاتا ہے ۔۔ اور کچھ کو محنت سے بھی حاصل کچھ نہیں ہوتا ۔۔زیبی کی نصیب پر اسے جتنی خوشی ہوتی تھی اتنا ہی رشک آتا تھا ۔مگر اپنی قسمت کو اس نے کوسا کبھی نہیں تھا ۔۔وہ جو جیسا ملتا تھا اسی پر خوش ہو جایا کرتی تھی ۔۔صبر شاید اسی کا نام ہے۔

"ارے کس سوچ میں پڑ گئی ۔ ؟"

دادو نے اس کی کھوئی ہوئی صورت دیکھ اچانک پوچھا ۔۔وہ چونکی ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”نہیں تو کچھ نہیں ۔۔میں آپ کے لئے کھانا لگاتی ہوں ۔۔“!وہ جیسے کسی پاتال سے واپس آئی تھی ۔۔ اور موضوع سے پیچھا چھڑا کر اٹھ کھڑی ہوئی ۔ دادو نے اس کے چہرے پر یک دم چھا جانے والی اداسی کا نوٹس لیا تھا ۔۔ مگر بولے کچھ نہیں ۔۔

”ہاں لگا دو اور یہ سنبھال کر رکھ لینا“!انھوں نے ہدایت کی تھی ۔۔ وہ مڑ کر ذرا کا ذرا سر ہلاتی کمرے سے چلی گئی ۔۔دادو نے پرسوچ اور الجھی نظروں سے اس کی شکستہ اور ملول پشت دیکھی تھی۔۔۔

••••••••••••••

تینوں ممانیاں اور زرناب پھپھو آج خود کچن میں گھسی ہوئی تھیں ۔۔نایاب کے پاس ہونے کی خوشی میں ڈنر کا انعقاد کیا گیا تھا۔۔ اور سب جوش و خروش اور دل جمعی سے اہتمام کر رہی تھیں ۔۔ہر ایک کچھ نہ کچھ بنانے میں مصروف تھی۔۔۔ چار قسم کی ڈشز بنی تھیں۔۔اور چھوٹی ممانی نے آج تو زیب کو آڑے ہاتھوں لے لیا تھا ۔۔وہ ویسے ہی اس کی ڈائٹنگ کے شیڈول سے تپی رہتی تھیں ۔۔ اور بڑی ممانی نے مہر کو بھی ساتھ گھسیٹا ہوا تھا ۔۔وہ بھی تو اس کے چہرہ چمکانے اور سارا دن دیسی ٹوٹکوں میں دماغ لڑانے سے نالاں

تھیں ۔۔نایاب کو آج مکمل آرام دیا گیا تھا ۔ زیب النساء اور مہر النساء جلے پیر کی بلی کی مانند ماؤں سے ڈانٹ سنتی ہوئی منہ پھلائے ہاتھ بٹانے میں مصروف تھیں۔۔۔

"بڑی ہمت ہے بھئی نایاب کی ۔۔کیسے وہ کبھی کبھار اکیلے ہی اتنا سارا کام کر لیتی ہے ۔۔"مہر نے بریانی کے لئے پیاز کاٹتے ہوئے آنکھوں سے بہتے پانی کو جھٹکتے ہوئے دہائی دی تھی۔۔

"ہاں وہ تو کر لیتی ہے تم دونوں کو ہی موت پڑتی ہے ۔۔آج کے بعد تم لوگ اس کا ہاتھ بٹاؤ گی۔"اقراء ممانی نے بیٹی کو ڈانٹ کر حکم دیا تھا۔۔وہ بدک گئی۔۔۔وہ گھر کی بڑی بہو تھیں۔۔ان کا رعب بہت تھا۔۔

"اور اقراء بھابھی میں تو کہتی ہوں اب نایاب کو ہٹا کر ان پر ذمے داری ڈال دیں ۔ زیب کا آخری سال ہے اور اس کے پیپرز ہو جانے کے بعد میں سوچ رہی تھی اس کی شادی کر دوں ۔۔۔ آپ بس اب اسے اپنے زمان کے ساتھ بیاہنے کی تیاری پکڑیں۔میری ذمے داری ختم ہو ۔"شمیم ممانی نے سنجیدگی سے کہہ کر سر جھٹکا تھا ۔۔زرناب پھپھو نے مسکراتے ہوئے اپنے سامنے بیٹھی زیب کو شریر مسکراہٹ سے دیکھا ۔۔وہ منہ بسور گئ

تھی۔۔پڑھائی کے فوراً بعد شادی کا سن کر۔۔اس کا ارادہ کچھ سال جاب کرنے کا تھا ۔۔زمان بڑا تھا اپنا بزنس سیٹ کر چکا تھا۔۔مگر وہ تو ابھی چھوٹی تھی اور ٹھیک سے اپنی پہچان بھی نہیں بنا پائی تھی۔۔۔اسے اتنی جلدی شادی سے اعتراض تھا۔۔

"ہونہہ میں تو کوئی نہیں کرنے والی اتنی جلدی شادی ۔۔"اس نے کڑھ کے سوچتے ہوئے منہ بنا کر ناراضی سے سر جھٹک دیا۔

"ہاں میں بھی متفق ہوں ۔۔ گھر کی بچی ہے جتنی جلدی سب سمٹ جائے اتنا اچھا ہے ۔۔اور ویسے بھی اب زمان کی شادی کی عمر ہے ۔"فائقہ ممانی نے بھی قورمے میں چمچہ چلاتے ہوئے سنجیدگی سے مشورہ دیا تھا ۔۔

"ویسے بھابھی عمر تو ذکاء کی بھی ہو گئی ہے شادی کی۔۔اور ماشاءاللہ سے دو سال ہوگئے ہیں اسے بزنس کرتے ہوئے ۔۔۔شہر اور شہر سے باہر بھی اس کے بزنس نے قدم جما دیئے ہیں ۔۔اور ماشاءاللہ سے اب تو اس کا آفس دبئی میں بھی بن چکا ہے ۔۔وہاں بھی اس نے اپنی شاخ پھیلا لی ہے ۔ اتنے کم عرصے میں اتنی کامیابی سمیٹی ہے اس بچے نے ۔اب تو وہ بھی سیٹل ہو چکا ہے ۔۔آپ کو اس کی شادی کا بھی کچھ سوچنا چاہیے ۔۔"

چھوٹی ممانی نے منجھلی ممانی کو سمجھایا تھا۔وہ ایک دم مایوسی کا شکار ہوئیں ۔۔ وہ نایاب کا ہاتھ مانگنا چاہتی تھیں ۔۔مگر جانے کیوں جھجکتی تھیں ۔ ۔ کہیں زرناب پھپھو یہ نا سمجھ لیں کہ وہ اپنے احسانات کا بدلہ ان کی بیٹی کا ہاتھ مانگ کر لے رہی ہیں ۔۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کوئی ایسا سوچے ۔۔ نایاب تو شروع سے ہی انھیں بہت پسند تھی ۔۔اچھا تھا اگر وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھتیں ۔ مگر مسئلہ ذکاء کا بھی تو تھا ۔۔ وہ ایک دو بار ڈھکے چھپے الفاظ میں اس سے نایاب کے لئے بات کر چکی تھیں۔۔مگر وہ اپنے پروں پر پانی پڑنے ہی نہیں دے رہا تھا۔ہر بار اس نے یہ کہہ کر ٹال دیا تھا کہ ابھی وہ اپنے بزنس کی فلاح وبہبود میں مصروف ہے شادی کے جھنجھٹ نہیں پال سکتا۔۔اپنی پسند بھی تو نہیں بتاتا تھا۔۔ وہ ایک دم خاموشی کا لبادہ اوڑھ گئیں ۔۔ذکاء کی مرضی کے خلاف جا کر وہ بات بھی نہیں کر سکتی تھیں اور ذکاء کا انھیں پتا تھا ۔۔بات کر بھی لیتیں تو کہیں وہ منہ چڑھ کر زرناب پھپھو کو انکار نہ کر دے۔ یہ خوف بھی ان کی تربیت پر حرف اٹھاتا ۔۔اسی لیئے سالوں کی خواہش دل میں دفن کیئے بیٹھی تھیں ۔۔اور اب تو اگلے ہفتے نایاب کے لئے بڑے ماموں شامیر کے دوست آ رہے تھے۔۔سب راضی تھے کسی کو اعتراض ہوتا بھی کیوں۔۔مگر وہ

دل سے خوش نہیں تھیں ۔۔ہاں خاموش ضرور تھیں ۔۔اور ذکاء سے خفا بھی ۔۔انھوں نے ایک نظر زرناب پھپھو کو دیکھا۔۔وہ سر جھکائے خاموشی سے اپنے کام میں مصروف تھیں ۔۔فائقہ بیگم کا دل بے کیف ہوا تھا۔۔وہ چولہا بند کر کے کچن سے نکل گئیں ۔۔ سامنے ہی انھیں ایک کونے میں فلور کشنز پر نایاب میر بلال اور زوار کے ساتھ بیٹھی نظر آئی ۔۔وہ دونوں نوٹس بنانے میں میر بلال کی مدد کر رہے تھے۔

"نایاب"!انھوں نے کچھ سوچتے ہوئے پکار لیا". اس نے پلٹ کر انھیں دیکھا ۔۔

"جی ممانی جان"!اس نے سر پر دوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے بعجلت اٹھ کر سائیڈ پر اتارا جاتا واپس اڑسا تھا ۔۔اس کی یہی سعادت مندی ان کے دل میں اتری ہوئی تھی ۔۔وہ فوراً سے ہر کسی کا حکم بجا لانے کو پیش پیش رہتی تھی ۔۔

"بیٹا ذکاء کو کل کی فلائٹ سے دبئی جانا ہے ۔۔چار دن کے لئے ۔۔ اس کے کپڑے میں نے استری اسٹینڈ پر رکھے ہیں ۔۔تم انھیں سیٹ کر کے اس کی پیکنگ کر دو گی ۔۔میرے خیال سے آدھی سے زیادہ تو وہ خود کر چکا ہو گا ۔۔بس وہ کپڑے دیکھ لو۔۔اور جاتے ہوئے اس کے لئے چائے لیتی جاؤ ۔۔اس نے کافی دیر پہلے مانگی تھی ۔۔میرے ذہن سے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نکل گیا ۔۔"انھیں جانے کیا خوشی ملتی تھی ذکاء کی ذمے داری اس پر ڈال کر۔۔جانتی تھیں یہ عجیب اور بے معنیٰ حرکت ہے مگر کیا پتا زیادہ آس پاس رہنے سے وہ اس میں دلچسپی لینے لگ جاتا۔۔۔ دل بڑا ہی خوش فہم تھا۔۔۔

"جی میں کر دیتی ہوں"!نایاب ان کے کہنے پر لب کچلنے لگی تھی ۔۔وہ کیسے انھیں کہے کہ وہ ذکاء کے کام اسے نہ سونپا کریں۔۔۔اس کے لئے اپنے دل کو مضبوط رکھ پانا دوبھر ہو جاتا ہے ۔۔ دل میں پھر سے اس کے سنگ عمر گذارنے کی تمنا جاگ اُٹھتی ہے ۔۔جسے سلانا اسے توڑ کر رکھ دیتا ہے۔۔وہ بار بار ٹوٹ کر جڑنے کی تکلیف نہیں اٹھانا چاہتی تھی ۔۔۔وہ تو کہہ کر چلی گئیں مگر اس کے لئے قدموں کو اٹھانا بھاری کر گئیں ۔۔۔

....

اس نے چائے کے ساتھ اس کے دروازے پر دستک دی تھی ۔۔۔

"کون"! اندر سے اس کی سنجیدہ آواز سنائی دی ۔۔"جی میں ہوں"اس نے بمشکل حلق سے آواز نکالی تھی ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”آجاؤ“!کچھ دیر کے بعد اسے اجازت مل گئی تھی ۔ دروازہ کھول کر دوپٹہ اچھی طرح سیٹ کرتے ہوئے وہ اندر چلی آئی ۔۔کمرے میں نظر دوڑائی تو وہ بستر سے ٹیک لگائے نیم دراز فون پر ٹائپنگ میں مصروف تھا۔ نایاب نے خاموشی سے سائیڈ ٹیبل پر آواز کے ساتھ کپ رکھا تاکہ وہ متوجہ ہو اسے آواز نہ دینی پڑے ۔۔اور ایسا ہی ہوا وہ آواز پر چونکا تھا ۔۔گردن موڑ کر کپ کو دیکھ ایک اچٹی نظر اس پر ڈالی اور پھر سے فون میں لگ گیا۔۔۔نایاب نے اس کی ٹانگوں کی طرف پائنتی پر اس کا سوٹ کیس دیکھا تھا۔۔آدھے سے زیادہ پیکنگ وہ کر چکا تھا ۔۔بس شاید کپڑوں کا انتظار کر رہا تھا۔ زپ بھی شاید اسی لئے نہیں چڑھائی تھی ۔نایاب خاموشی سے مڑی اور کمرے سے نکل کر کپڑے اٹھا لائی ۔۔اس نے اچھے سے استری کر کے پہلے ہی تیار کر دیئے تھے ۔۔اس کا کام وہ خوشی خوشی کرتی تھی ۔دل سے ۔۔پھر بھلے کتنی ہی تھکی ہوئی کیوں نہ ہوتی ۔۔اکثر رات دیر تک آتا تھا وہ اور ممانی اس پر اسے کھانا دینے کی ذمے داری ڈال کر سونے چلی جایا کرتی تھیں ۔ ۔وہ ایک بجے آتا یا اسے رات کے تین بج جاتے ۔۔وہ اس کے لیئے جاگتی رہتی تھی۔۔۔یہ تک بھلائے کہ اسے صبح جلدی بھی اٹھنا ہوتا تھا ۔۔

اس نے کپڑے بستر پر احتیاط سے رکھ کر سوٹ کیس کا ڈھکن پیچھے الٹا ہی تھا کہ ذکاء نے سر اٹھایا۔

"کیا کر رہی ہو ؟"فون چہرے کے سامنے سے ہٹا کر بھنوؤں پر بل ڈالے استفسار کیا تھا ۔۔وہ اس کے سوال وَ انداز پر گڑبڑا گئی۔

"جی وہ ممانی جان نے کہا تھا آپ کی پیکنگ میں ہیلپ کر دوں".اس نے صاف گوئی سے جواب دیا۔اس کے چہرے پر تناؤ آیا ۔۔

"نہیں رکھ دو میں خود کر لوں گا ۔۔۔"! اس نے دوٹوک انداز میں کہا اور بات ختم کر پھر سے فون میں مگن ہو گیا۔ نایاب کے دل کو ٹھیس پہنچی ۔۔ خاموشی سے پلٹ کر اس نے آنکھوں کی نمی جھٹک دی۔۔۔اور متوازن قدم اٹھاتی باہر کی سمت چل پڑی ۔۔

"دروازہ بند کرتی جانا"!عقب سے اسے اس بے نیاز کی ویسی ہی درشت اور سنجیدہ آواز سنائی دی تھی ۔۔۔ وہ بنا مڑے دروازہ اپنے پیچھے زور سے بند کرتی ہوئی چلی گئی ۔۔فون پر مگن ذکاء دھاڑ کی آواز پر بری طرح اچھلا تھا ۔۔حیرت سے اس نے بند دروازے کو دیکھا،

جسے دھاڑ سے مارنے والی جا چکی تھی۔۔۔ وہ کتنی ہی دیر بے یقینی کی کیفیت میں دروازے کو تکتا رہا تھا۔۔

....

”آہم آہم“!ٹھنڈی ہواؤں کے مست جھونکوں سے لطف اندوز ہوتے ہوئے وہ بالکنی کی ٹیبل کرسی پر بیٹھا لیپ ٹاپ پر میل ٹائپ کر رہا تھا۔۔جب بالکنی کے دروازے پر کسی کی کھنکار نے اس کا ہیجان بھٹکایا تھا۔ زوار کواڑ سے کندھا ٹکائے بےزار سا کھڑا تھا۔۔

”آؤ۔۔کچھ کہنا ہے۔۔؟“اس نے سرسری لہجے میں پوچھا اور پھر سے مصروف ہو گیا۔ زوار کو کچھ برا لگا۔۔وہ ہمیشہ ہی مطلب کی بات جانے کیوں کرتا تھا۔

”کیوں؟ میں ایسے ہی نہیں آ سکتا کیا اس کمرے میں ؟“وہ خفگی جتاتا آگے بڑھا اور اس کی نشست سے کچھ ہی فاصلے پر چھت سے ٹنگے swing چیئر باسکٹ جھولے میں گھس بیٹھا ۔۔ذکاء نے ایک نظر اس کا گہری سوچ میں ڈوبا کچھ متذبذب چہرہ دیکھا اور پھر ٹائپ شدہ میل مطلوبہ ایڈریس پر سینڈ کر دیا۔

”کیا ہوا کچھ پریشان لگ رہے ہو۔کچھ کہہ دیا کیا کسی نے“.اپنے چھوٹے بھائی کی اداس شکل دیکھ ذکاء کو اچھا نہیں لگا تھا۔۔مانا کہ خود سر تھا۔۔اپنی کرنے والا لڑکا تھا۔کسی کی سنتا نہیں تھا۔۔مگر تھا تو اس کا چھوٹا بھائی۔اسے فکر تھی اس کی۔لیکن ذکاء کو کبھی فکریں جتانا نہیں آیا تھا۔ وہ عجیب انا پرست شخص تھا۔۔

”آپ کو پتا ہے ۔۔دو دن بعد نایاب کے رشتے کے لئے تایا ابو کے دوست تشریف فرما رہے ہیں ۔۔“زوار کی اداسی کی جگہ غصے نے لی تھی۔۔انداز ایسے تھا جیسے اطلاع کم اور شکایت زیادہ لگ رہی ہو۔۔نایاب ذکاء کے لئے جذبات رکھتی تھی اور اسے خبر تک نہ تھی۔۔۔ ذکاء کی یہ غفلت زوار کو تاؤ دلانے کے لیے کافی تھی۔۔

”ہاں تو۔۔یہ اچھی بات ہے۔۔نایاب اب شادی کے لائق ہو چکی ہے۔۔اور سب نے مل کر اس کے لئے اچھا ہی سوچا ہو گا۔۔“وہ بے نیازی سے ہنسا تھا۔۔زوار کے دل میں تلملاتی لہر اٹھی۔۔

”ہاں اچھا سوچا ہو گا ۔۔مگر کیا کسی نے نایاب سے بھی پوچھا ہے وہ کیا چاہتی ہے ۔۔کیا پتا اس کے دل میں کوئی اور ہو ۔؟“زوار نے اشارے کنائے سے ذکاء کی سمت اشارہ کیا تھا ۔۔وہ چاہتا تھا ذکاء بن کہے نایاب کے دل کی چاہت بھانپ لے بس کسی طرح ۔۔۔

”ہاں یہ بھی ہو سکتا ہے۔۔مگر یہ تو بڑوں کو سوچنا چاہیے کہ پہلے اس کی مرضی پوچھ لیں ۔۔لیکن میں نے سنا ہے نایاب نے خود حامی بھری ہے۔۔ان لوگوں کو گھر بلانے کے لئے ۔۔وہ راضی ہوگی تبھی ایسا کہا ہو گا ۔۔“

ذکاء نے کاندھے اچکا کر ہلکا پھلکا تاثر دیا تھا ۔۔زوار نے تاسف اور چھپھلتی نگاہ سے اسے دیکھا ۔۔

”وہ لڑکی ہے کبھی خود سے کچھ نہیں کہے گی۔۔اس نے بس سب کی خوشی کے لیے آسانی سے حامی بھر لی ہے بھائی ۔۔آپ کیا جانیں ۔۔“اس نے تلخی سے سر جھٹکا تھا ۔۔ذکاء نے گہری نظروں سے اس کے بے چین چہرے کا محاصرہ کیا ۔۔

”تو تم کہہ دو سب سے ۔“ ذکاء نے شریر مسکراہٹ ضبط کی تھی۔۔زوار ایک دم ٹھٹکا ۔۔اس کا انداز کچھ اور تھا۔۔وہ کیا سمجھ رہا تھا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کیا؟"متشبہ لہجے میں دریافت کیا۔۔

"وہی جو مجھ سے کہنے یہاں آئے ہو؟"زکاء نے لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھا اور ٹیک لگا کر بیٹھتے ہوئے فرصت سے ٹانگیں ٹیبل پر دراز کیں۔۔۔اس کے انداز وَ اطوار میں محسوس کن شوخی کا عنصر نمایاں ہوا تھا۔۔زوار کا منہ کھلا۔۔

"میں تو آپ سے یہ کہنے آیا ہوں کہ ضروری ہے گھر کی لڑکی کو باہر نکالا جائے۔۔جبکہ گھر میں ہی لڑکے موجود ہیں۔۔تو کیا ضرورت ہے نایاب کو کہیں اور بیاہنے کی۔۔ذیبی گھر میں ہی سمٹ گئی ہے۔۔تو نایاب کے لئے کیوں گنجائش نہیں نکل رہی۔۔"وہ خاصی سنجیدگی اور برہمی سے اظہارِ خیال پیش کر رہا تھا۔۔ذکاء کے لبوں پہ مدھم سی مسکراہٹ در آئی۔۔وہ بچپن سے ہی زوار کا لگاؤ اور رحجان نایاب کی طرف دیکھتا آ رہا تھا۔۔اور پھر مرد،عورت کی دوستی میں جذبات تو بدل ہی جاتے ہیں۔۔یہ تو دستورِ ہے دنیا کا۔۔

"تو تم چاہتے ہو میں گھر کے بڑوں سے بات کروں تمہارے لیے".ذکاء کی شوخ نظر اور شرارت سے مزین لہجہ دیکھ زوار کو بری طرح شاک لگا۔۔وہ کیا سمجھ رہا تھا کہ زوار اس سے اپنی سفارش کرنے آیا ہے۔۔۔اوہ خدایا۔۔!

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اس کا دل چاہا سر دیوار پر دے مارے ۔۔

"میں اپنی بات نہیں کر رہا بھائی"!وہ جھنجھلا گیا ۔۔کیسے سمجھائے اسے ۔۔نایاب کی اس کے لئے ایثار و محبت کیا اسے سچ میں آج تک نظر نہ آئی تھی ۔۔اور کیوں نہ آئی تھی ۔۔زوار تو بن کہے جان گیا تھا نایاب کے دل کا حال ۔۔ذکاء کو کیوں نہیں دکھتا تھا ۔۔وہ کہنا چاہتا تھا وہ اپنے لئے بات کرنے نہیں اس کے لئے بات کرنے آیا تھا ۔

"تو پھر کس کی بات کر رہے ہو ؟"ذکاء نے آبرو اچکا کر تیکھے لہجے میں پوچھا ۔۔اسے لگ رہا تھا زوار کہنے سے جھجک رہا ہے ۔۔ظاہر سی بات تھی ۔۔نایاب اس سے دو سال بڑی تھی ۔۔اور پھر کچھ جھجک اسے گھر والوں سے بھی تھی ۔۔سب کیا سوچتے اس کے متعلق ۔۔کہ گھر کی بچی پر نظر رکھی ۔۔میر ولا میں تو کم از کم یہ حرکت قابلِ سزا ہوتی ۔۔

"گھر میں اور بھی مجھ سے بڑے لڑکے ہیں ۔۔"زوار جتا کر نخوت سے سر جھٹک اٹھ کر بالکونی سے نکل گیا ۔۔۔ذکاء نے نا سمجھی سے بھنوؤں پر بل ڈالے الجھ کر اسے تب تک دیکھا تھا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہ ہوا ۔زوار کو آخر مسئلہ کیا تھا ۔اگر اس کے دل میں نایاب کے لئے کچھ ہے تو اسے شئیر کرنا چاہیے ۔۔خود کہہ نہیں پا رہا تھا اور بلا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وجہ ناراض ہو کر اس سے چلا گیا تھا۔۔ ابھی وہ سر جھٹک کر اپنے کام میں لگنے ہی والا تھا کہ کمرے میں فائقہ ممانی نے قدم رکھا تھا۔۔ان کے چہرے پر بھی ناراضگی کی ان گنت سطریں درج تھیں ۔۔ذکاء نے گہری آہ بھر لی۔۔ہر کسی کو میر ولا میں اسی سے ہی شکایات تھیں ۔۔اس نے عاجز ہو کر آنکھیں چڑھائیں۔۔۔وہ کیسے ان کی ناراضگی دور کرتا۔۔یہ تو پچھلے کچھ ماہ سے مسلسل چل رہا تھا۔۔وہ دلی طور پر اس سے ناراض تھیں ۔ وہ جانے کس کام سے آئی تھیں۔۔مگر اب کمرے کی ذرا سی غیر ترتیبی کو ترتیب دیتی ہوئی بالکنی میں بیٹھے اس کے وجود کو نظر انداز کر رہی تھیں ۔۔ذکاء نے ٹانگیں ٹیبل سے اتاریں اور اٹھ کر کمرے میں انکے پاس چلا آیا۔۔

"ماما میں چار دن کے لئے جا رہا ہوں اور شاید ایک ہفتہ بھی لگ جائے ۔۔"اس نے یونہی انھیں مخاطب کر لیا۔۔

"تو مجھے کیوں بتا رہے ہو". انھوں نے بنا اس کو دیکھے بے لچک انداز میں کہا۔۔وہ آہ بھر کر اعصاب ڈھیلے چھوڑ گیا۔۔

"ماما آپ کیوں اس طرح کر رہی ہیں ۔۔پلیززز پہلے جیسی ہو جائیں ۔۔یہ کب تک چلے گا".اس نے ان کا رخ اپنی جانب موڑا ۔

"مجھے کیا ہوا ہے ٹھیک تو ہوں اور پہلے جیسی بھی ہوں ۔تم سے بات بھی کرتی ہوں ۔۔ویسے ہی تمہاری ہر چیز کا خیال بھی رکھتی ہوں ۔۔ تمہاری فکر بھی کر رہی ہوں ۔۔اور کیا کروں؟"وہ بے نیازی سے کہتے ہوئے بستر پر رکھی ٹی شرٹس کو لپیٹنے لگیں۔ ۔۔ ان کے چہرے کا سپاٹ پن اس کے دل کو بے چین کر گیا ۔۔

"کیا واقعی بس اتنا ہی کرنا ہوتا ہے۔۔ آپ فضول کی بات پر اپنے بیٹے سے ناراض ہیں ۔۔اٹس ناٹ فیئر"!وہ احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے بولا۔۔

"کونسی فضول بات ؟ میں نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ نایاب ۔۔۔"

"اور میں نے کہا تھا یہ موضوع آپ دوبارہ نہیں کھولیں گی۔۔"ذکاء نے ایک دم سرد مہری سے انھیں ٹوک دیا ۔۔۔ وہ سکتے میں آ گئیں ۔۔۔ذکاء کا انداز اچانک ہی انتہائی غصیلہ ہو گیا تھا ۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ہاں خود جو مرضی کرتے پھرو۔۔بس ماں باپ کے لئے فتوے جاری کر دیتے ہو اولاد کی تمام خواہشات ماننا ان کا فرض ہے۔۔کیا اولاد کا کوئی فرق نہیں۔۔ایک ہی خواہش کی تھی میں نے۔۔وہ بھی نہ مان کر دل توڑ دیا ہے اور کہتے ہو شکوہ بھی نہ کروں۔۔؟"وہ پھٹ پڑیں۔۔

"ماما پلیززز۔ ۔۔۔stop emotionally manipulating me! شکوہ کرنے اور ناراض رہنے میں زمین آسمان کا فرق ہے۔" اس نے سنجیدگی سے جتایا تھا۔انھوں نے رنجیدہ نظروں سے اپنے لمبے چوڑے سپوت کو ملال سے دیکھا۔۔

"تم کیا چاہتے ہو۔۔کسی اور کو پسند کرتے ہو تو بتاتے کیوں نہیں۔۔؟"وہ عاجز ہوئیں۔

"ابھی نہیں بتا سکتا۔۔وقت آنے پر بتاؤں گا۔۔تب تک کے لئے انتظار کریں۔۔"اس نے جھلا کر کہتے جان چھڑائی تھی۔

"تم کیا میری خواہش پوری نہیں کر سکتے۔۔میں نایاب کو بہو بنانا چاہتی ہوں۔۔"وہ ہاتھ میں پکڑی ٹی شرٹ بستر پر پھینک کر ضد پکڑتی اس سے مخاطب ہوئیں۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”نایاب کو بہو ہی بنانا ہے تو ماما آپ اپنی یہ خواہش زوار سے اس کی شادی کرا کر پوری کر لیں ۔۔وہ بھی تو آپ کا بیٹا ہے۔۔میں دولہا بنوں یا وہ ۔۔۔کیا فرق پڑتا ہے؟ نایاب تو دونوں صورتوں میں آپ کی ہی بہو بنے گی نا ۔۔اور وہ دونوں دوست بھی ہیں ۔۔کلوز ہیں ۔۔اچھی بنتی ہے دونوں کی۔۔ اچھی نبھ بھی جائے گی ۔۔میں اور نایاب بہت الگ ہیں ۔۔اور مُجھے لگتا ہے زوی اسے پسند بھی کرتا ہے۔۔۔ وہ دلچسپی رکھتا ہے نایاب میں ماما “ ! انھیں قطعیت وُ بردباری سے سمجھا کر زوار کے لیے قائل کرتے ذکاء نے اپنے لیئے دوٹوک جواب دے دیا تھا ۔۔

”کیا کہہ رہے ہو وہ بڑی ہے زوار سے“ .انھوں نے منہ پر ہاتھ رکھے حق دق نظروں سے اسے دیکھا تھا۔۔وہ ایسا سوچ بھی کیسے رہا تھا ۔۔اس کے جواب پر ان کا صحیح معنوں میں سر چکرا گیا تھا ۔۔

”کوئی فرق نہیں پڑتا ماما۔۔۔بلکہ وہ آئیڈیل کپل مانا جاتا ہے جس میں لڑکی بڑی ہو۔۔۔اور آپ کو نایاب بہو کی صورت ایسے ہی مل سکتی ہے کہ آپ زوار کے متعلق سوچیں اور مجھے بخش دیں۔۔“وہ ہاتھ پٹاخ سے جوڑ کر اپنا دامن بچا گیا تھا ۔۔فائقہ ممانی ہکا بکا کھڑیں اسے

باتھ روم میں بند ہوتا دیکھتی رہ گئیں ۔۔انھیں تو اس کے جملے پر یقین ہی نہیں آ رہا تھا ۔۔

....

رکشے سے اتر کر اس نے پرچی پر لکھا پتہ دیکھا تھا ۔۔۔وہ اسی جگہ پر کھڑی تھی ۔۔رکشے والا ٹھیک پتے پر لایا تھا ۔۔اونچی سی بلڈنگ تھی۔۔ جس میں چند آفس تھے۔۔۔ مگر اس علاقے کا ماحول بڑا ہی عجیب تھا۔۔وہ پہلی بار گھر سے اتنی دور اس طرح کی جگہ پر آئی تھی ۔۔ہر طرف مردوں کی بھرمار تھی۔۔کوئی منڈی بازار سا لگ رہا تھا ۔۔جس کے بیچوں بیچ یہ عمارت کھڑی تھی ۔مگر باہر ہر کونے میں مردوں کی ٹولیاں تھیں ۔۔اس کے رکشے سے اُترتے ہی ہر ایک کی عجیب اور گہری نظر اس کا پوسٹ مارٹم کرنے لگی۔۔اس نے گھبراتے ہوئے اپنی شال کو مزید اپنے گرد لپیٹا تھا ۔۔اور رکشے والے کو کرایہ دے کر فارغ کیا۔ ۔ پھر اس بلڈنگ میں چلی آئی ۔۔۔اس کا دل بری طرح کانپ رہا تھا ۔۔صد شکر تھا کاؤنٹر پر لڑکی بیٹھی تھی ۔۔وہ سیدھا اسی طرف چلی آئی ۔۔

”جی کیا آپ بتا سکتی ہیں مجھے سر احسن کہاں ملیں گے۔۔ انھوں نے مجھے جاب کے لئے بلایا تھا۔“اس کی دھیمی سی آواز پر لڑکی نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔فاریہ نے سر پر دوپٹہ سیٹ کیا اور پُراعتمادی سے مسکرانے کی کوشش کی۔۔وہ پہلے دن ہی نروس نہ ہو کر اچھا امپریشن ڈالنا چاہتی تھی۔۔

”سوری میم یہاں کسی آفس میں بھی سر احسن نامی کوئی انسان کام نہیں کرتا۔۔“اس نے سر نفی میں ہلا دیا تھا۔۔فاریہ کو حیرت ہوئی۔۔ جھٹکا تو ایسا زبردست لگا تھا کہ بے اختیار اس کی آنکھیں واں ہو گئیں۔

”پر مُجھے جس نے یہ پتا دیا تھا۔۔انھوں نے یہی کہا تھا ان کا آفس ہے یہاں اور انھوں نے مجھے یہاں انٹرویو کے لئے بلایا تھا۔۔“فاریہ کے چہرے سے تشویش صاف ظاہر تھی۔۔ ایک دم ہی اس کو پریشان نے اپنے گھیرے میں لیا تھا۔۔وہ ٹھیک پتے پر آئی تھی ۔۔

”دیکھایئے مجھے پتا“!لڑکی نے اس کو اچانک پریشان ہوتا دیکھ کچھ نرمی سے ہاتھ بڑھایا تھا ۔۔فاریہ نے اضطراب سے پرچی دے دی۔۔۔

لڑکی نے چند سکینڈ اس پر نظر دوڑائی اور پھر سر جھٹک کر مسکرائی ۔۔

”میم یہ ایڈریس پچھلی سائیڈ کی بلڈنگ بی کا ہے ۔۔۔ دراصل دو بلڈنگز ہیں ۔۔فرق صرف اے اور بی کا ہے۔۔۔ آپ بیک سائیڈ پر پتا کر لیں شاید وہاں آپ کو اس نام کا شخص مل جائے ۔۔“لڑکی نے تفصیلاً آگاہ کرتے ہوئے باقاعدہ اسے ٹھیک پتا بھی بتایا تھا ۔۔

”شکریہ“!فاریہ کے چہرے سے کچھ تشویش کم ہوئی تھی۔۔۔پرچی پکڑتے ہوئے وہ تشکر آمیز نظروں سے اسے دیکھتی الٹے قدموں واپس نکل آئی تھی۔۔اب اس کا رخ بیک سائیڈ کی طرف تھا۔۔جہاں اسے بلڈنگ کو پورا گھوم کر جانا تھا۔ باہر نکلتے ہی پھر سے مردوں کی بے باک نظروں کا نشانہ بنی تھی۔۔اس نے ہر نظر کو نظر انداز کیا اور اپنی منزل کی سمت قدم رواں کر دیئے۔۔ مگر اسے مردوں کی بھوکے بھیڑیوں سی نظریں اپنے نوخیز وجود کے آر پار ہوتی محسوس ہوئی تھیں ۔۔جن کی تپش سے اسے اپنا آپ جھلستا ہوا لگا ۔۔مگر اسے اس وقت ان نظروں پر نہیں اپنی منزل کے راستے پر دھیان دینا تھا ۔۔وہ تیزی سے قدم اٹھاتی کندھے پر لٹکے تھیلے نما پرس کو کس کے تھامے تیزی سے چلتی جا رہی تھی۔۔۔ بلڈنگ کا ظاہری راستہ جتنا شاد و آباد تھا ۔۔ بیک سائیڈ اتنی ہی سنسان

تھی۔۔مشکل سے چند افراد آتے جاتے نظر آئے تھے ۔۔۔ اسے کچھ عجیب سا محسوس ہونے لگا ۔۔دل میں کوئی ڈر سا کنڈلی مار بیٹھا۔۔ کہیں وہ غلط تو نہیں آ گئی ۔۔اسے خدشہ لاحق ہوا۔۔گردن موڑ کر آس پاس دیکھا ۔۔ تبھی ایک طرف سے شور اٹھا تھا ۔۔کچھ لڑکے لڑکیاں گھبرائے ہوئے بھاگتے اسی طرف آ رہے ہیں ۔۔ جیسے پیچھے کوئی بھوکے کتوں کی طرح پڑا ہو ۔۔۔ ایک افرا تفری کا عالم تھا۔۔ ایک دم ہی ہنگامہ برپا ہوا تھا۔۔فاریہ کے حواس مختل ہوئے۔۔اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے سڑک کے درمیان کھڑی وہاں کی اچانک بگڑتے حالات دیکھنے لگی تو دل سوکھے پتے کی مانند تھرتھرانے لگا ۔۔ایک دم ہی سب اس کے گرد سے بھاگتے ہوئے آگے نکلنے لگے ۔۔وہ ان کے درمیان پھنس کر رہ گئی ۔۔ایسی ہبڑ دبڑ مچی ہوئی تھی کہ ہر کوئی بس اپنی جان بچانے کے لئے دوسرے کو کچلنے سے بھی گریز نہیں کر رہا تھا ۔۔بوکھلائی ہوئی فاریہ ان میں سے نکل بھی نہ سکی۔۔۔

"ہاں کہاں ہو یار۔۔میں تو اسی جگہ پر"۔... اپنے آپ میں مگن میر ذیشان فون پر جھنجھلا کر اپنے دوست سے بات کرتا آ رہا تھا ۔۔مغرب کی اذانوں کی آوازیں ہوٗا کے دوش پر لہراتی کانوں میں مٹھاس بھر رہی تھیں ۔۔مسجد شاید پاس ہی کہیں تھی ۔۔اذان کی بلند آواز کے

باعث اسے اونچا بولنا پڑ رہا تھا اور دوسری طرف سے بھی کنیکشن بار بار ڈس کنکیٹ ہو رہا تھا۔۔وہ دوست کی بات سننے کی کوشش کر رہا تھا کہ ایک لڑکا اسے بری طرح دھکیل کر گزرا تھا۔

اس کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر آگے جا گرا۔۔

"اوئے اندھے ہو کیا؟؟جاہل انسان" شانی نے یک دم غصے سے اسے چلا کر جھڑکا تھا اور فون اٹھانے آگے آیا کہ بہت سارے لڑکے اور لڑکیاں ایک دم ہی بھاگتے ہوئے اس سے ٹکرائے اور ہڑبڑی میں آگے نکل گئے۔۔شانی فون کیا خاک اٹھا پاتا وہ تو اس ہنگامے پر ہی ششدر رہ گیا تھا۔۔۔شاید کسی قسم کا وو ئلینس ہو رہا تھا۔۔شانی نے اپنا فون اٹھایا اور تبھی فاریہ آن اس سے ٹکرائی تھی۔۔اسے گرنے سے بچانے کے لئے بے ساختہ شانی نے اسے بازو سے پکڑ لیا تھا۔۔۔گھبرائی ہوئی فاریہ نے اس مہربان کو پلکیں اٹھا کر دیکھا تھا۔منہ کو آدھا چادر سے ڈھانپے ہوئے اس کی آنکھیں ڈری سہمی ہوئی سی تھی۔۔وہ غزال آنکھیں جن میں معصومیت اور سراسیمگی نے ایسا نور بھرا تھا کہ شانی جیسا مضبوط اعصاب کا مرد بھی لمحے کے لئے ان کے سحر میں اتر کر مبہوت ہوا تھا۔۔اس کم عمر لڑکی

کا چہرہ بانکپن کی کھلی مثال تھا۔۔۔شفاف رنگت اور دلکش نقش و نگار دل میں کھب جانے کی صلاحیت سے مالا مال تھے۔۔۔وہ دونوں ایک ساتھ سڑک کے درمیان کھڑے رہ گئے تھے اور اس افرا تفری میں بھاگتے وجود اپنی جان بچا چکے تھے مگر۔۔۔

"اوئے ہیرو ! یہ ہیرو گری پولیس اسٹیشن میں جا کر جھاڑنا"!گہرے ہوتے شام کے دھندلکے سائے سے بھری فضا میں ایک کرخت آواز نے ان کا محور توڑا تھا ۔۔وہ چونکے اور دیکھا تو ان کے گرد چند پولیس کی یونیفارم میں ملبوس افراد کھڑے تھے۔۔جن میں سے ایک نے شانی کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچا تھا ۔ شش و پنج میں گھر کر شانی نے ان اہلکاروں کو دیکھا تھا ۔

وہ دونوں ہونق شکل لیئے انھیں تکتے معاملہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگے ۔۔ ان دونوں کی عقلیں دنگ تھیں۔۔اور تاثرات اس جنجالی صورتحال کی جمع تفریق میں مصروف ۔۔۔

"سوری۔۔بٹ کیا ہوا ہے ۔"! شانی نے نا سمجھی سے دریافت کیا تھا۔ جبکہ فاریہ کا سانس سینے میں اٹکا تھا ،دل بیٹھا جا رہا تھا ۔ ان پولیس والوں کو دیکھ اس کی ٹانگوں سے جان نکلی

۔۔اس کی چھٹی حس نے باور کرایا تھا وہ کسی بڑی مشکل میں پھنس چکی تھی۔۔وہ حواس کھو رہی تھی۔۔

"لو ایکٹنگ تو دیکھو۔۔لڑکی کو لے کر اس وقت رنگ رلیاں منا رہے ہوں اور پوچھ رہے ہو کیا ہوا ہے ۔۔ہم نے ریڈ ماری ہے اس اڈے پر جہاں یہ فحاشی اور دھندے چلتے تھے۔۔وہیں لے کر جا رہے تھے نا اس لڑکی کو ۔۔"

الفاظ تھے یا خنجر۔۔جو اتنی سفاکی سے بولے گئے تھے کہ ان دونوں کے منہ کھل گئے تھے ۔۔اس طرح کی شرمناک بات سن کر ان کے کانوں سے دھواں نکلا تھا ۔۔شانی نے بوکھلا کر اس لڑکی کو دیکھا ۔۔جبکہ وہ بھی سکتے میں کھڑی فوراً رونے والی ہو گئی تھی ۔۔

"دیکھیئے سر آپ کو کوئی غلط فہمی ہو گئی ہے ۔۔میں ویسا لڑکا نہیں ہوں ایک شریف آرمی خاندان سے تعلق رکھتا ہوں ۔۔۔ میں اس لڑکی کو بھی نہیں جانتا اور آپ جن کے پیچھے تھے۔ وہ سب بھاگ گئے ہیں ۔ میں تو یہاں بس اپنے دوست سے ملنے"...شانی نے مصلحت سے سرد پڑتے چہرے سے انھیں سمجھانے کی کوشش کی تھی ۔۔برف کی لپیٹ تو فاریہ کے وجود کو بھی جکڑ گئی تھی ۔

”بس بس بہت ہوا ۔۔پکڑے جانے پر سب ہی شریف خاندان سے نکلتے ہیں ۔۔۔ چلو سیدھے طریقے سے پولیس اسٹیشن ۔۔“!وردی بردار نے پاٹ دار آواز میں اسے ٹوکتے ہوئے نخوت سے سر جھٹکا تھا ۔۔شانی بھونچکا رہ گیا ۔۔

” دیکھیۓ میں سچ کہہ رہا ہوں ۔۔میں تو یہاں آیا بھی پہلی دفعہ ہوں اور مجھے نہیں پتا یہاں کوئی ایسی ویسی جگہ بھی ہے ۔۔یقین کریں میرا ۔۔۔“ شانی اُنھیں پھر سے سمجھانے کی تک و دد کر رہا تھا اسی اثناء میں ایک پولیس اہلکار فاریہ کے قریب آیا تھا ۔۔وہ بدک کر شانی کی سمت ہوئی ۔۔بات کرتا شانی چونکا تو اس آدمی کو فاریہ کے پاس کھڑا دیکھ اپنی بات روک کر تیزی سے بازو کچھ فاصلے سے ان کے درمیان حائل کر فاریہ کا بچاؤ کیا تھا ۔۔

”آپ پلیززز دور رہ کر بات کریں ۔۔لڑکی کے پاس آنے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔“اس کا لہجہ تمیز دار مگر آنکھوں میں کڑا پن جھلکا تھا ۔۔وہ بہت ضبط سے کام لے رہا تھا ۔۔وہ لڑکی جو بھی تھی اس پہر اس کے لئے قابلِ احترام تھی ۔۔اور اس کی مردانہ انا اسے گوارا نہیں کرتی تھی کہ وہ وہاں کھڑا بس اپنی ذات کا بچاؤ کرے ۔۔۔فاریہ نے ممنونیت سے اس کا بچاؤ کرتے اس اجنبی کو دیکھا تھا ۔۔اونچا لمبا قد ،چوڑے شانے ، وجیہہ شخصیت

۔چمکتی رنگت پر تیکھے نقوش جو اب کہ غصے میں ہونے کے باعث کچھ اور تیکھے ہو گئے تھے۔۔صبر و برداشت سے اس کا چہرہ تمازت کی سرخیوں میں ڈھلا ہوا لگ رہا تھا۔۔اور گلے کی کنٹھ حرکت کر رہی تھیں۔۔جس سے اندازہ لگایا جا سکتا تھا وہ اس وقت ضبط کی انتہا پر کھڑا ہے۔وہ جو بھی تھا اس نے اپنے اچھے اور شریف خاندان سے ہونے کا ثبوت دے دیا تھا۔ جان پہچان نہ ہونے کے باوجود بھی وہ فاریہ کے لئے کھڑا ہو گیا تھا۔ فاریہ نے اپنی زندگی میں پہلی بار ایسا عورتوں کو عزت دینے والا مرد دیکھا تھا۔ ورنہ تو اس کی زندگی کا محور ان دو مردوں کے گرد گردش کرتا تھا۔۔ایک باپ جو تین سال سے اس کی خیر خبر لینے کو راضی نہ تھا اور دوسرا سوتیلا بھائی جس کے نزدیک فاریہ کبھی بھی عزت کے قابل نہیں رہی تھی۔۔وہ بات بے بات اسے بے عزت کردیا کرتا تھا اور اس کے کردار پر بات کرنا تو جیسے فرض تھا اس پر۔۔وہ چٹکیوں میں اپنی غلاظتیں اگلتی زبان کے تیروں سے اس کے نازک وجود کو نشانہ بنا، آئے روز چند افیئرز کی من گھڑت کہانی بُن اسے رسوا کر دیتا تھا۔۔۔

"کیا مرد ایسے بھی ہوتے ہیں۔؟"

فاریہ نے خود سے سوال کیا تھا۔ کیا کسی مرد کی تربیت اتنی اچھی بھی ہوتی ہے ۔۔؟ کیا ہی خوش نصیب ہوگی وہ عورت جو اس کا نصیب ہوگی۔ ۔۔ اور آسماں پر ایک صدا پہنچی تھی۔۔نصیب کی تختی پر برسوں سے لکھی سطر میں مہر لگی تھی ۔۔۔

"لو مجنوں کو غصہ آ گیا ۔۔جب خود اسے ایسی جگہ لا رہا تھا ۔۔تب خیال نہیں آیا تھا ۔۔اور اب دیکھو تو اس لڑکی کو منہ کیسے چھپا رہی ہے۔۔۔یہ بھی لڑکیوں کی چالاکیاں ہیں ۔۔امیر لڑکوں پر جال پھینکتی ہیں اور ۔۔"اس نے فاریہ کو سر تاپا تولتی نظر سے دیکھتے ہوئے طنز کیا تھا ۔۔فاریہ کا چہرہ دھواں چھوڑتا گردن سے لگ گیا ۔۔آنکھیں میچ کر سسکی بھری تھی۔۔۔اس کی تمسخراہٹ پر شانی کے دل میں ابال اٹھے تھے۔۔من چاہا اپنے خاندان کی سکھائی تربیت کو چھوڑ چھاڑ اس وردی میں ملبوس شخص کا جبڑا توڑ کر رکھ دے۔۔وہ چپ تھا تو بس میر خاندان کی عزت میں۔۔۔ورنہ نڈر پن سے دنگے فساد کرنا اور اس طرح نچلی لیول پر اترے اور معیار سے گرے اوچھے مردوں کو ان کی اوقات یاد دلانا اسے آتا تھا ۔۔آرمی خاندان سے تھا۔۔۔بریگیڈئیر دادا کا خون شامل تھا۔۔آرمی آفیسر نہیں تھا تو کیا ۔۔ولولہ اور جذبہ تو ورثے میں ملا تھا۔۔۔

”تمیز سے بات کیجئے ۔۔کسی عورت پر اس طرح بہتان نہیں لگا سکتے آپ ۔۔کیا ثبوت ہے آپ کے پاس ہمارے خلاف ۔۔آپ کو کوئی حق نہیں ہے کسی پر اس طرح الزام تراشیاں کرنے کا۔۔“شانی نے تلملاتے ہوئے باز پرس کی تھی۔۔

”بتاؤں کیا ابھی تمیز سے بات کیسے کی جاتی ہے ۔“ دوسرا پولیس والا جارحیت سے چینختا شانی پر ہاتھ صاف کرنے آگے آیا تھا۔۔فاریہ کا دل کسی شکنجے میں آیا ۔

”سر پلیززز“!وہ ایک دم آگے آ گئی ۔۔شانی نے سٹپٹا کے اسے دیکھا تھا۔۔فاریہ نے ایک خاموش نظر اس اجنبی پر ڈالی اور پھر ان سے مخاطب ہوئی ۔۔

”دیکھیئے سر یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں ۔۔ہم ایک دوسرے کو نہیں جانتے ۔۔اور میں ایک مڈل کلاس گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں ۔۔میں یہاں جاب کا پتا کرنے غلطی سے غلط پتے پر اتنی دور آ گئی تھی ۔۔بس اس کے علاوہ مجھے اس جگہ کا کوئی علم نہیں ۔۔پلیزز سر ہمیں جانے دیجئے ۔۔“

فاریہ ہاتھ جوڑ کر گڑگڑائی تھی۔۔

شانی نے لب بھینچ لیئے ۔۔وہ لڑکی بہت معصوم اور کم عمر تھی ۔۔اور اس سے بھی زیادہ نیک اور دردمند دل کی مالکہ ۔۔۔شانی نے ایک ہی نظر میں اسے پرکھ لیا تھا ۔۔

"ایسے کیسے جانے دیں۔۔چپ چاپ تھانے چلو ۔۔ریڈ میں پکڑے گئے ہو۔۔"وہ ہتھے سے اکڑ چکے تھے ۔۔فاریہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا ۔۔۔گھبرا کر نفی میں سر ہلایا ۔۔

"سر ہم ان میں شامل نہیں تھے۔"اس نے شدت سے روتے ہوئے اپنی سی کوشش کی تھی ۔

"چلو چلو تھانے وہاں جا کر صفائیاں پیش کرنا۔۔اور اپنے گھر والوں کو بھی بلانا ۔۔انھیں بھی تو پتا چلے گھروں سے جھوٹ بول کر کہاں کیسی جگہوں پر موج مستی کرنے آتے ہو۔ "انھوں نے اس کی ایک نہ سنی اور زبردستی پولیس وین میں بٹھانے لگے ۔۔۔

"دیکھیئے اس طرح بنا کسی لیڈی کانسٹیبل کے انھیں لے جانا غیر قانونی ہے۔۔۔آپ کے پاس کوئی لیڈی کانسٹیبل نہیں ہے ۔۔اور پی پی سی کے مطابق کسی لیڈی کانسٹیبل کے بنا کسی عورت کو اریسٹ کرنا یعنی قانون توڑنا ہے ۔۔"شانی نے اُنھیں تنبیہ کی تھی۔۔

"ہمیں قانون کے پاٹ پڑھانے سے اچھا تھا چند کتابیں خود پڑھ لیتے تو لڑکی کو لے کر اس جگہ نہیں ملتے ۔۔"اس نے تنفر سے کہتے ہوئے اسے جیپ میں دھکیلا تھا۔۔اتنے میں ایک لیڈی کانسٹیبل تیزی سے بھاگ کر وہاں آئی تھی ۔۔

"سوری سر لیٹ ہو گئی ۔۔"اس نے آتے ہی سیلوٹ کیا اور شانی کے ساتھ فاریہ کے چہرے پر بھی خوف سمٹ آیا تھا۔ مطلب اب وہ نہیں بچ سکتی تھی ۔۔لیڈی کانسٹیبل آ گئی تھی اور اسے لے کر جا بھی سکتی تھی ۔۔جواز ختم ہو گیا تھا۔ شانی نے لب بھینچ کر اس لڑکی کو دیکھا تھا۔۔جس کا سانس اٹکا ہوا تھا ۔۔

"کوئی بات نہیں ۔۔لڑکی کو گاڑی میں بٹھاؤ ۔۔"اس کرخت چہرے والے وردی بردار نے بگڑ کر کہا۔اس نے مڑ کر بنا فاریہ کی منت سماجت پر کان دھرے اسے زبردستی گاڑی میں دھکیلا تھا ۔

"میں آپ کو کتنی بار کہوں میں اس جگہ صرف اپنے دوست سے ملنے آیا تھا ۔۔"شانی کے تیور غصیل ہوئے تھے ۔انھوں نے کان لپیٹے روتی بلکتی ناکردہ گناہ کی معافیاں مانگتی فاریہ کو بھی اندر بٹھایا اور چل پڑے ۔۔فاریہ کے موٹے موٹے آنسوں اس کی ہتھیلیوں پر گرنے

لگے۔۔۔جیپ تھانے کی سمت تیزی سے رواں تھی۔۔۔گمبھیر کشیدہ فضا نے پولیس جیپ کی لوہے کی دیواروں سے لپٹی خاموشی کو سیاہیوں میں اتارا تھا۔شانی کے ماتھے پر شکنیں گہری ہو رہی تھی ۔۔اس کے چہرے کی پراگندگی اس قدر بھیانک لگ رہی تھی کہ فاریہ اپنے سامنے بیٹھے اسے دیکھ رہی تھی تو دل بند ہو رہا تھا ۔۔ان کے ذہنوں میں انتشار مچا ہوا تھا۔۔۔ اب کیا ہو گا ۔۔۔؟ اس نے سوچتے ہوئے اس اجنبی کے گمبھیر خاموشی سے سنے چہرے سے نظر ہٹائی اور بے چینی سے باہر دیکھا۔ پرسکون چلتی ٹریفک رات کے اندھیروں میں گڈ مڈ ہو رہی تھی ۔۔اس نے کانپتے ہاتھوں کی مٹھی لبوں میں رکھی۔۔۔

بدنامی کا ڈر اس کے وجود میں گرتا جا رہا تھا ۔وہ ایک بے ہودہ الزام کے زیرِ تحت تھانے لے جائی جا رہی تھی۔۔اس کا دل ہی تھانے کی سوچ سے پھٹ رہا تھا۔۔۔وہ گھر سے بلائے گی بھی تو کسے۔؟ سوتیلی ماں یا سوتیلا بھائی ۔۔۔آئے گا کون اس کے لئے ۔ ؟اور کون یقین کرتا۔۔۔ان کے لئے تو فاریہ پہلے ہی بدکردار تھی ۔۔۔وہ تو انگلی اس کے کردار پر اٹھانے والوں کی فہرست میں سب سے پہلی صف میں کھڑے ہوتے تھے ۔۔ وہ کیا اس کی پاکدامنی کے گواہ بنتے ۔۔۔اس کا کردار تو پہلے ہی مشکوک تھا ۔۔

بہت سے اندیشے اسے کھائے جا رہے تھے ۔۔اس کا پورا نازک وجود اس لمحے کپکپا رہا تھا ۔۔خوف و ہراس کی چادر اس کے چہرے پر بچھی ہوئی تھی اور دل تھا کہ لگ رہا تھا ابھی بند ہو جائے گا ۔ نہ کوئی سن رہا تھا اور نہ سننے آنے والا تھا ۔۔

اب کیا ہو گا اس کا؟ کون آئے گا اسے اس مصیبت سے نجات دلانے ۔؟

اسے اپنا آپ خلاء میں اترتا محسوس ہو رہا تھا ۔۔جہاں بس تاریکی ہی تاریکی چھائی ہوئی تھی ۔۔نگلنے والی خوفناک تاریکی ۔۔۔

....

رات کا شاندار ڈنر تیار تھا ۔۔ میر ولا کے بڑے سے ٹیبل پر انواع و اقسام کا کھانا چن دیا گیا تھا ۔کھانے کی بھوک چمکا دینے والی لذت سے پُر اشتہا انگیز خوشبو نے میر ولا کی فضا کو معطر کر رکھا تھا۔۔سب موجود تھے ۔رونق سی لگی ہوئی تھی ۔۔۔اور زوار نے باقاعدہ فوٹو گرافی کا انتظام بھی کر رکھا تھا ۔۔وہ یہ دن یادگار بنانا چاہتا تھا ۔۔سب ایک ساتھ اتنے دنوں بعد بیٹھے ہوئے تھے ٹیبل پر ۔۔ورنہ کبھی کوئی کسی مصروفیت کی بنا پر موجود نہ ہو پاتا تھا تو کبھی کوئی گھر سے باہر ہوتا تھا ۔۔آج تو سب ہی موجود ہوتے ۔۔۔ باقاعدہ

اس نے اسٹینڈ پر ایک مخصوص لوکیشن کے ساتھ کیمرہ سیٹ کیا تھا۔۔کیمرے میں ٹیبل کی سمت رخ کیئے اس نے ایک رف سی تصویر لے کر چیک کیا تھا۔۔اور پکچر اچھی آئی تھی ۔۔کھانا ابھی اسٹارٹ نہیں ہوا تھا۔۔

"پرفیکٹ"! بلال نے پیچھے سے کیمرے میں جھانک کر ڈن کا انگوٹھا دکھاتے ہوئے داد دی تھی۔۔زوار اس کی قریب سے آتی آواز پر پلٹا اور ہنس دیا۔ خوشی اس کے چہرے پر رقصاں تھی۔۔

"اچھا تم ذرا یہاں کھڑے ہو جاؤ۔۔کوئی آتے جاتے ہوئے کیمرہ گرا نہ دے۔۔میں ذرا شانی کو کال کر لوں۔۔۔ ابھی تک آیا نہیں۔۔کہہ رہا تھا شام تک آ جائے گا۔۔پتا نہیں کہاں رہ گیا یہ۔"زوار اسے الرٹ کرتا ہوا فون پوکٹ سے نکال مصروفیت بھری عجلت لیئے ایک سمت چل دیا تھا۔۔بلال نے خفیف سی گردن ہلا کر اسٹیڈ پر لگے کیمرے میں جھانک کر دو تین تصویریں بنائی ۔۔۔ اور پھر وہ اسی شغل میں مصروف ہو گیا۔۔ہوا کے جھونکوں کے ساتھ کسی وجود کی آمد کا احساس اس کے رگ و پے میں سمایا تو اس نے

کھڑکیوں اور برآمدے کے کھلے دروازوں سے جھوم کر آتی ہواؤں کے مست جھونکوں کے سنگ اس خوشبو کو نتھنوں میں سموئے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔

بیرونی در سے رضیہ خاتون کے ساتھ دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی کنول اندر آ رہی تھی ۔۔ان کے پیچھے کنول کے والد ریاض صدیقی بھی تھے ۔۔ ان کی آمد پر بے کیف بلال کا چہرہ خوشی اور حیرانی سے تمتما اٹھا تھا۔گھر والوں نے انھیں بھی انوائیٹ کیا تھا۔۔مگر بلال کو امید نہیں تھی کنول بھی آئے گی۔۔۔وہ میر ولا میں اب بہت کم آتی تھی ۔۔اور شاید وجہ وہی تھا۔۔۔ہر وقت میر ولا میں گھسے رہنا، شرارتیں کرنا، میر ولا کی تینوں لڑکیوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا۔۔ہر عادت وہ چھوڑ چکی تھی۔۔اب تو کسی خاص موقعے پر بھی وہ زیادہ یہاں نہیں آتی تھی ۔۔اور وجہ میر بلال کو اب پتا چل چکی تھی ۔۔وہ میر بلال کے دل میں چھپی محبت کو پہچانتی تھی۔۔وہ اس سے اجتناب برتتی تھی ۔۔ یعنی وہ بس اب تک انجان بنے رہنے کی اداکاری کرتی آ رہی تھی ۔۔اسے میر بلال کے دل کی کیفیت شروع سے پتا تھی ۔۔پھر کیوں لاتعلق بنی ہوئی تھی ۔۔

جیسے ہی اندر آ کر سب خوش اخلاقی سے سامنے آئے ۔۔بلال کا سکتہ ٹوٹا تھا ۔۔سب بڑے ایک دوسرے سے مل رہے تھے۔۔کنول سب کو سلام کرتی الگ سے جا کر نایاب کے ساتھ کھڑی ہو گئی تھی ۔۔اور اس سے ہلکی پھلکی بات چیت کر رہی تھی۔۔بلال کی والہانہ محبت کی کہانی سناتی نظریں اس سادگی کے پیکر پر تھیں۔۔۔اور سانس ساکن تھی ۔۔

"کیا ہوا ؟" کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ساتھ اس سے کہا تھا ۔۔وہ سٹپٹا کے پلٹا ۔۔میر زمان اس کے سامنے کھڑا تھا ۔۔ سفید کاٹن کے سوٹ پر گرے واسکٹ پہنے گیلے بالوں کو ترتیب دیئے وہ کافی خوبرو نوجوان تھا۔بلال نے اسے دیکھ بلاوجہ ہنستے ہوئے سر نفی میں ہلایا۔۔

"کچھ نہیں ۔۔زمان بھائی آپ بہت اچھے لگ رہے ہیں" .بلال نے کہتے ساتھ اسے نظر بھر کے دیکھتے ہوئے تعریف بھی کر دی تھی ۔۔زمان سچ میں بہت اچھا لگ رہا تھا ۔۔

"اچھا سچ میں ؟؟"زمان نے دامن جھٹک کر جھینپتے ہوئے پوچھا تھا ۔۔مطلب آج تو زیب اسے دیکھتے ہی لٹو ہو جانی تھی ۔مگر یہ زیب تھی کہاں ۔۔؟ وہ سب میں اسے نہ پا کر اسے ڈھونڈنے نکل پڑا تھا ۔۔بلال نے اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھے اور مسکرایا ۔۔۔پھر

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

مڑ کر کنول کو دیکھا ۔۔وہ نایاب کو مبارکباد پیش کر رہی تھی۔۔بلال کے ذہن میں کچھ آیا تو جلدی سے کیمرے کا رخ ذرا سا اس کی طرف موڑ کر بے دھیانی میں کھڑی اس کی تصویر کیمرے میں محفوظ کی تھی۔۔۔

بس ایک کلک ہوا تھا اور بلال کے لئے وہ اچھی یاد بن گئی تھی ۔۔

باہر لان میں ٹہلتے ہوئے زوار نے کئی بار اس کو کال ملائی تھی ۔۔مگر کوئی جواب نہیں آ رہا تھا ۔۔وہ پریشان بھی ہو گیا تھا اور اسے غصہ بھی انتہا کا آ رہا تھا ۔۔شانی ہر بار ایسا ہی کرتا تھا ۔۔کچھ وقت کا کہہ کر زیادہ وقت لگا آنا اس کی عادت تھی مگر اس بار تو حد ہی ہو گئی تھی۔۔ تین بجے کا غائب تھا اور اب رات کے نو بجنے کو آئے تھے ۔۔پھر ایسے نواب تھے کہ فون بھی نہیں اُٹھاتے تھے ۔۔آج تو وہ بھی بند ہی جا رہا تھا ۔۔

زوار کو ایک دم تشویش سی ہوئی ۔۔

اس سے رابطہ نہ ہونے پر اس نے لب کچل کر فون کان سے ہٹا کر ہتھیلی پر بجایا اور سوچ میں پڑ گیا ۔۔۔اب تک تو اسے آ جانا چاہیے تھا ۔

”زوار آ جاؤ اندر ۔۔سب کھانے پر بیٹھ چکے ہیں ۔“ نایاب نے دور سے کھڑے ہی اسے اشارہ کیا تھا ۔۔

”ہاں آیا“.اس نے کہا اور سر جھٹک کر منتظر سی نظر گیٹ پر ڈالی ۔۔پھر مایوسی سے اندر کی سمت بڑھ گیا ۔۔

سب بڑے ہی خوشگوار ماحول میں مسرت کے عالم میں بیٹھے کھانا شروع کر چکے تھے۔۔خوب گفتگو اور قہقہوں کا دور چل رہا تھا ۔۔زوار نے بھی خاموشی سے کرسی سنبھالی ۔۔

”یہ شانی کہاں ہے کب سے ؟؟“اقراء ممانی کو اپنے سپوت کی کمی محسوس ہوئی تھی ۔۔جب سے تو کچن میں مصروف تھیں ۔۔اب جا کر بیٹے کا خیال آیا تھا ۔۔

”پتا نہیں ۔۔اپنے کسی دوست کی طرف گیا تھا ۔“زوار نے صاف گوئی سے جواب دیا ۔

”لو بھلا ۔۔یہ بھی کوئی وقت تھا دوستوں کی طرف جانے کا۔۔حد کرتا ہے یہ لڑکا ۔۔۔ ابا آپ تھوڑی تو سختی کریں اس پر ۔ بہت لاپرواہ ہوتا جا رہا ہے ۔“ اقراء ممانی کو تاؤ آیا تھا

۔۔ایک دم مڑ کر میر مرتضیٰ مظفر سے مخاطب ہوئیں۔ سربراہی نشست پر براجمان انھوں نے بہو کو تسلی کرائی۔

"آ جائے گا۔۔فکر مت کرو بڑی بہو۔ !دوستوں کی طرف جاؤ تو وقت لگ جاتا ہے ۔۔اور ہر بات پر سختی کرنا بھی خودسر بنا دیتا ہے لڑکوں کو۔۔اسے پیار سے بٹھا کر سمجھا دینا ۔۔شاید گھر کے اُصول و قواعد ذہن سے نکل گئے ہوں گے۔۔ورنہ آج تک تو اتنا لیٹ کبھی نہیں ہوا۔۔خیر آتا ہے تو میں خود بھی بات کروں گا۔۔۔"آج پہلی بار دادو نے شانی کی طرف داری کی تھی۔۔ورنہ سب پوتوں میں اگر آج تک سب سے زیادہ شرارتوں اور لاپرواہیوں پر کسی نے ڈانٹ کھائی تھی تو وہ شانی ہی تھا۔۔ دادو کا لاڈلا بھی زیادہ وہی تھا۔۔

"اچھی طرح پتا ہے اسے گھر میں نو بجے سے پہلے آ جانے اور پھر کہیں نہ جانے کا اصول ۔۔مگر ہر بار ہی اس نے مجھے پریشان کرنا ہوتا ہے۔"وہ بول کر سب کو کھانا سرو کرنے لگیں۔۔دادو خاموشی سے کھانا کھانے لگے۔۔۔ اور پھر جیسے ہی انھیں ذکاء بھی نہ دکھا تو انھوں نے فوراً پوچھا تھا۔۔

"اور یہ ذکی کہاں ہے ۔۔کیا آفس میں کام زیادہ تھا ۔۔؟" دادو کو اب دوسرے پوتے کی فکر لاحق ہوئی تھی ۔۔

"نہیں ابا وہ تو آج پیکنگ کر رہا تھا ۔۔ صبح کی فلائٹ ہے نا اس کی ۔۔" فائقہ ممانی نے تابعداری سے مطلع کیا تھا ۔۔

"ہوں"!انھوں نے ہنکارا بھرا اور کھانے پر جھک گئے ۔۔۔ پھر اگلے ہی لمحے انھیں فائقہ ممانی کی حیرت میں ڈوبی آواز سنائی دی تھی ۔

"ذکاء کہاں جا رہے ہو اس طرح جلدی اور افرا تفری میں ؟" کف الٹے ہوئے تیزی سے سیڑھیوں سے اتر کر باہر کی سمت بڑھتے ذکاء کی طرف ہر چہرہ گھوما تھا ۔۔اس کا ارادہ جو سیدھا کان لپیٹ کر گزر جانے کا تھا ایک دم رکا ۔۔اس کے چہرے پر گہری تشویش کے سائے لہرا رہے تھے ۔۔ بھنووں پر بل تھے اور وہ بہت جلد بازی میں لگ رہا تھا ۔۔۔

"جی کسی کام سے اچانک جانا پڑ گیا ہے ۔۔ارجنٹ ہے ۔۔آئم سوری میں آپ سب کو جوائن نہیں کر سکوں گا ۔۔انجوائے یور ڈنر ۔۔" اس نے تمام بیٹھے محفل حاضرین سے برملا معذرت کی اور تیزی سے چل دیا ۔سب اسے دیکھتے رہ گئے ۔۔

"پتا نہیں کیا ہوا ہے اچانک ۔۔کھانا کھائے بنا ہی اتنی تیزی میں چلا گیا ۔۔ٹینشن میں بھی لگ رہا تھا ۔۔"زرناب پھپھو نے پریشان کن لہجے میں کہا تھا ۔۔سب نے ان کی بات پر غور گیا تھا ۔۔کنول اور اس کے والدین بھی سنجیدہ سے ہو گئے تھے ۔۔

"کوئی نہیں ۔۔ہو گا کوئی کام ۔۔فکر مت کرو سب ۔۔آ جائے گا کچھ دیر تک ۔۔کھانا کھاؤ آرام سے ۔۔"دادو نے سب کو از سرے نو تسلی کرا ماحول کو ہلکا پھلکا کیا تھا ۔۔مگر پریشان وہ بھی ہوئے تھے ۔ جس کا احساس وہ کسی کو نہیں ہونے دے رہے تھے ۔۔۔مگر ان کا پر سوچ چہرہ بہت سی جمع تفریق کرنے لگا تھا ۔۔۔سب خاموشی سے کھانے میں لگ گئے تھے ۔۔ اپنی جگہ سب ہی شش و پنج میں مبتلا تھے ۔ مگر دادو کے بات سمیٹنے پر اس بات کو طول دینا مناسب نہیں تھا ۔۔۔زوار کا الگ دل اداس ہوا تھا ۔۔وہ سمجھ رہا تھا آج سب ہی مکمل ہونگیں میر ولا کی ٹیبل پر ۔۔مگر پہلے تو شانی ہی نہیں تھا اور اب ذکاء بھی چلا گیا تھا ۔۔۔اس نے بے دلی سے بریانی میں چمچہ چلاتے ہوئے مایوسی سے ٹھوڑی ہاتھ پر ٹکائی تھی۔

••••••••••••••

رش ڈرائیونگ کر کے وہ انا فانا تھانے پہنچا تھا۔۔اس کا بھیجا وکیل اس کے ایک فون کال پر پیپرز تیار کر کے تھانے میں پہلے سے ہی موجود تھا۔۔گیٹ پر گاڑی روک کر وہ تیزی سے باہر نکلا اور بے حد گہری سنجیدگی بھرا چہرہ لیئے تھانے کے اندر قدم رکھا تو سامنے ہی پریشان بیٹھا شانی اسے دیکھ جھٹکے سے بینچ سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

"ذکی"!وہ بے قراری سے اس کے پاس آیا۔۔سرخ انگارہ آنکھوں سے اس نے شانی کو دیکھا تو بے اختیار شانی دو قدم واپس پیچھے لیئے تھے۔۔۔

"عزت پیاری ہے تو اس وقت کچھ مت بولنا سمجھے"!ذکاء نے انگلی اٹھائے لفظ چبا کر وارننگ دیتے ہوئے ضبط کی انتہا کو چھوا تھا۔۔شانی نے شرمندگی سے ارد گرد دیکھا ۔۔ذکاء پہلی بار اسے اس قدر بپھڑا ہوا لگا تھا۔۔خونخوار تیوروں سے شانی کو دیکھتے ہوئے نخوت سے سر جھٹک وہ سیدھا تھانے دار کی ٹیبل کی جانب گیا۔۔شانی وہیں کھڑا رہا۔۔ذکاء اتنا غصے میں تھا کہ اس کی ہمت نہیں پڑی تھی آگے جا کر چوں بھی کر سکے ۔۔ ان بن، چھیڑنا چڑانا اپنی جگہ سہی ۔۔مگر سچ تو یہ ہی تھا کہ شانی اس کے ہم عمر ہونے کے باوجود اس کے غصے سے ڈرتا تھا۔ ۔۔ دادا کے بعد اگر کسی کے خوف کا تسلط شانی پر قائم تھا تو وہ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

میر ذکاء تھا۔۔ ان دونوں میں اختلاف رہتا تھا۔۔ جھڑپ بھی ہو جاتی تھی ۔۔ مگر شانی اس سے کبھی بدتمیزی سے پیش نہیں آیا تھا۔۔اور یہ بھی حقیقت تھی۔شانی کو جب بھی کسی مصیبت کا سامنا کرنا ہوتا تھا وہ اسے ہی یاد کرتا تھا۔۔اور ذکاء مصیبت اور اس کے درمیان تنک کر کھڑا ہوتا تھا۔۔میر ذیشان کو مشکل وقت میں سب سے پہلے یاد آنے والا شخص میر ذکاء تھا۔۔

تھانے دار کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھتے ہوئے اس نے مٹھی لبوں پہ جمائی اور سنجیدگی سے سرعت میں منتظر وکیل کو آنکھوں سے اشارہ کیا۔۔وہ اس کا اشارہ ملتے ہی ذرا آگے ہوا اور کاغذات تھانے دار کے سامنے رکھے۔

"یہ میر ذیشان شامیر کے ضمانت کے پیپرز ہیں۔۔"وکیل نے باقاعدہ پروفیشنل انداز میں تھانے دار کو مخاطب کیا تھا۔۔

"ہوں"!..تھانے دار نے اپنے سامنے مٹھی مسلتے ہوئے غصے پر کنٹرول کیئے بیٹھے شخص کا جائزہ لیتے ہوئے پیپرز پر سرسری نگاہ ڈالی تھی۔۔پھر پیپر ٹیبل پر رکھ کر سامنے موجود شخص کو دیکھا۔

"آپ تو بہت اچھے گھرانے سے لگتے ہیں ۔۔ تھوڑا اپنے بھائی کو بھی سکھائیں کہ اپنے گھرانے کا نام یوں اس طرح ایسی جگہوں پر بدنام نہ کرے۔۔ آپ جانتے بھی ہیں آپ کا بھائی ہمیں لڑکی کے ساتھ کہاں جاتا ہوا ملا تھا۔۔ لیکن خیر اس کے خلاف کوئی پختہ ثبوت نہیں ہے اسی لئے وہ بچ گیا ہے ۔۔ آئندہ اگر وہ ایسی حرکتیں کرتا نظر آیا تو اس کی ضمانت نہیں ہوگی ۔۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں ویسے بھی سرچ وارنٹ نکل چکے ہیں جہاں ان جیسی جگہوں پر چھاپے مارے جا رہے ہیں ۔۔امید کرتا ہوں اگلی بار ان چھاپوں میں آپ کا بھائی شامل نہیں ہوگا ۔۔ آپ لے جا سکتے ہیں اسے".. تھانے دار نے سنجیدگی سے تمام باتیں صاف کی تھیں ۔۔ذکاء نے ایک غضب ناک نگاہ سرعت میں کھڑے شانی پر ڈالی تھی ۔۔ ان نظروں کا جتاتا پن دیکھ کر شانی نے سر جھکا لیا تھا ۔۔۔

ذکاء نے ضبط سے لب بھینچ لیئے ۔۔اس کا سختی سے بھینچا جبڑا گواہ تھا۔وہ اس لمحے کس قدر غصے میں ہے۔۔۔

"آئم سوری آفیسر ۔۔ میں اس کی طرف سے معزرت خواہ ہوں۔۔اور میں شیورٹی دیتا ہوں اگلی بار یہ آپ کو ایسی جگہ پر نہیں ملے گا ۔۔"اس نے ٹو دا پوئنٹ معذرت کر کے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

مضبوط انداز میں کہا اور کرسی کھینچ کا اٹھ کھڑا ہوا۔۔تھانے دار سے مصافحہ کرنے کے بعد اس نے پاس آتے وکیل کو کچھ ضروری ہدایت کی اور تبھی شانی ایک دم ہمت بٹور کر اس کے پاس آیا تھا۔۔

"ذکاء میری بات سنو۔"!شانی سے اب صبر کرنا محال تھا۔۔وہ اسے ساری بات واضح کرنا چاہتا تھا۔۔ذکاء نے ندامت میں گھرے پاس آن رکے شانی کو نظر انداز کیا اور پھر سے ساتھ چلتے وکیل کو کچھ کہنے کو مڑا تھا کہ۔۔

"سر اس لڑکی کا کیا کرنا ہے۔ وہ لڑکا تو چھوٹ گیا۔۔اور اس کے گھر سے ابھی تک کوئی نہیں آیا۔۔"حوالدار نے تھانے دار سے کہا تھا اور ذکاء کی نظر ایک سمت علیحدہ بینچ پر تنہا صدمے کی حالت میں بیٹھی لڑکی پر پڑی تھی۔۔وہ کوئی سترہ، اٹھارہ سال کی لڑکی تھی۔ سفید پوش گھرانے سے لگ رہی تھی۔۔خود ترسی کا شکار لڑکی اس قدر معصوم تھی کہ ذکاء کو اعتبار ہی نہ آیا وہ ایسی شرمناک راہ پر جا سکتی ہوگی۔۔مگر پھر اس نے اس کی حالت بغور دیکھی تھی۔۔سستے سے کپڑے جوتے اور اس کا کپڑے نما تھیلا دیکھ اسے اندازہ ہو گیا تھا وہ غربت کی ماری کسی غریب گھرانے کی لڑکی ہو گی۔۔اور غربت ہی اس چھوٹی عمر

کی لڑکی کو اس راہ پر لے گئی ہوگی ۔ ذکاء کو اس پر ترس آیا مگر دل میں ایک حقارت نما احساس بھی پنپا تھا۔۔اس راہ پر نکلی لڑکیوں پر اب اتنا بھی ترس نہیں کرنا چاہیے ۔۔اسے برا لگا تھا بس اس کے لئے ۔۔

"اے لڑکی تیرے گھر سے کیا کوئی نہیں آ رہا ؟؟"لیڈی کانسٹیبل نے اپنے سینئیر کے اشارے پر فاریہ کے سامنے آ کر پوچھا تھا۔۔سر جھکا کر پتھر بنی بیٹھی فاریہ نے ڈبڈبائی آنکھوں سے سر نفی میں ہلایا۔۔

"میرے گھر سے کوئی نہیں آئے گا۔۔"اس کی بھرائی ہوئی اذیت کی کہانی کہتی زبان کھلی اور آخر میں ہچکی بندھ گئی تھی ۔۔۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی ۔۔مگر آنسوؤں بڑے بے رحم تھے۔۔بے لگام بہتے جا رہے تھے۔۔۔

"چل پھر اٹھ یہاں سے ۔۔تجھے اندر لاک اپ میں ڈالوں۔۔ویسے بھی تیرے جیسی لڑکیوں کے لئے کوئی نہیں آتا ۔ سب اپنے مطلب ہی نکالتے ہیں ۔۔"اس کے الفاظ فاریہ کے پاکیزہ کردار کی دھجیاں اڑا گئے تھے۔ اس نے سسکی بھر کر سر کچھ اور گردن سے لگا لیا تھا۔ شانی نے متعجب نظروں سے اس لیڈی کانسٹیبل کے جملے سنے تھے۔۔وہ کس طرح

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کسی لڑکی کی عزت پر بات کر سکتی تھی۔۔وہ بھی بنا کسی ٹھوس ثبوت کے ۔۔ وہ لڑکی اسے ایسی نہیں لگ رہی تھی ۔۔اس عورت کے متنفر چہرے اور کاٹ دار جملے پر ذکاء کا خون بھی کھولا تھا۔۔اگر وہ لڑکی ایسی تھی بھی تو حقوقِ العباد کے خلاف جا کر اسے رسوا کرنا کہاں کی انسانیت تھی ۔۔اس سے پہلے ہی وہ لیڈی کانسٹیبل فاریہ کی بازو دبوچ کر اسے لے جاتی ،بے اختیار ذکاء دو قدم آگے بڑھا تھا۔۔

"ایک منٹ !اس لڑکی کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ہیں آپ کے پاس ۔۔اور نہ ہی اس بات کا کہ یہ لڑکی وہاں پائی گئی ہے تو یہ ان میں سے ہی ہو سکتی ہے ۔ ہو سکتا ہے یہ وہاں غلطی سے پہنچ گئی ہو۔۔"ذکاء نے سرد و سپاٹ تاثرات سے اس کا دفاع کیا تھا۔۔فاریہ نے کسی اجنبی کو اپنے لئے بولتا دیکھا تو سر اٹھا کر لبالب بھرے نینوں کٹوروں سے اس اونچے لمبے مرد کو دیکھا تھا۔۔۔نظروں کی دھندلی چادر کے پار وہ کھڑا تھا۔کالی شلوار قمیص میں ملبوس گلے میں حسب معمول ہلکے بھورے رنگ کا مفلر لپٹا ہوا تھا۔۔سیاہ چمکیلے بال ترتیب سے سمٹے اس کی فراخ پیشانی کو چھو رہے تھے ۔۔ اور آنکھوں میں گہری سنجیدگی آور برفیلے تاثرات لیئے وہ انتہائی خوبصورت شخص تھا۔۔۔جس نے مضبوط بازوؤں

کو پشت پر باندھ رکھا تھا ۔۔اسی کے ساتھ شانی بھی کھڑا تھا ضبط کی سرخی چہرے کی زینت بنائے ہوئے ۔۔وہ دونوں ہی کسی اعلیٰ پُر وقار خاندان کے چشم وچراغ لگتے تھے ۔۔

اور فاریہ کے زندگی کا یہ پہلا دن تھا ۔۔بڑا ہی انوکھا اور ناقابلِ یقین ۔۔۔

جس میں دو اچھے گھرانے سے تعلق رکھتے یہ دو اجنبی مرد اس کے لئے کھڑے ہوئے تھے ۔۔میر خاندان کے دو بیٹے۔۔اس کا دل چاہا وہ سلام کرے اس خاندان کے بزرگوار کو۔۔جن کی تربیت اور اصول پسندی ان کے رگ رگ میں دوڑتی نظر آتی تھی۔۔ذکاء کے سخت ترش رویے پر لیڈی کانسٹیبل کچھ خائف ہوتی پیچھے ہٹی تھی ۔۔

"آپ نے غلطی سے ایک غلط لڑکی کو پکڑا ہے۔۔اور اس کے خلاف کوئی کیس نہیں بنتا ۔۔"ذکاء نے سنجیدہ نظر فاریہ پر ڈالی اور پھر اپنے وکیل کی سمت مڑا۔

"اس لڑکی کے لئے جو پیپر ورک درکار ہیں وہ کریں اور فوراً اس کی بھی بیل کرائیں ۔"اس کے حکم کی دیر تھی وکیل سر ہلا کر تیزی سے حکم بجا لاتے ہوئے تھانے دار کی سمت بڑھ گیا تھا ۔۔فاریہ نے ممنونانہ چہرے سے اس مرد کو دیکھا تھا۔ جو حکم دے کر پاس کھڑے شانی کو پھر سے نظر انداز کرتا ہٹ دھرمی سے باہر کی سمت چل پڑا تھا۔۔۔

لیڈی کانسٹیبل اب فاریہ کو لیئے تھانے دار کے سامنے بیٹھے وکیل کی طرف لے جا رہی تھی ۔۔جو اسی کے متعلق بات چیت کر رہا تھا ۔۔اب لیڈی کانسٹیبل کے انداز میں احترام سا تھا ۔ فاریہ نے شدت سے اس احترام کو محسوس کرتے ہوئے گردن موڑ کر باہر نکلتے اس انسان کی آخری جھلک دیکھی تھی ۔۔جس کے پیچھے اسکی منتیں کرتا شانی بھی غائب ہوا تھا۔۔۔فاریہ کی آنکھوں میں اب اگر چہ آنسوں تھے تو شکر گزاری کے تھے ۔۔وہ اس کے لئے کس طرح مسیحائی کر کے گیا تھا وہ بیان سے پرے تھا ۔۔اسے تو لگ رہا تھا وہ ایک دم تنہا ہے وہاں ۔۔اندھیروں میں گھری کسی معجزے کی منتظر ۔۔۔

کیا معجزات اس طرح بھی ہوتے ہیں ۔۔کوئی آیا اور اتنی بڑی نیکی، اتنا بڑا احسان کر کے چلا بھی گیا تھا ۔۔اس نے تو فاریہ کی زندگی کا اتنا عظیم پیچیدہ اور بھاری بوجھ لمحوں میں سرکا دیا تھا ۔ کیا وہ کبھی اس شخص کا احسان اتار پائے گی؟ اس کے ناتواں کندھے میر ذکاء کے احسان تلے دب گئے تھے۔۔۔اور میر ذکاء ایسا لاپرواہ تھا کہ احساس کر کے بھول بھی گیا تھا اس نے کسی لاچار اور بے بس کی پریشانی جھٹکے میں حل کر دی ہے ۔

....

"ذکی میری بات تو سنو !!ذکاء پلیززز"!تھانے کی حدود سے نکلتے ہوئے جیسے ہی وہ اپنی گاڑی کی سمت جا رہا تھا شانی بے تابی سے اس کے پیچھے آیا تھا۔۔ایک جھٹکے سے اس کی بازو کھینچ کر اس کا رخ اپنی جانب موڑا۔۔

ذکاء نے سلگتی نظروں سے اسے گھورا۔۔

"میری بات سنو ذکاء۔۔اندر ان پولیس والوں نے جو بھی تمہیں کہا وہ سچ نہیں تھا۔۔"

"اچھا۔تو کیا وہ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔تم اس گھٹیا جگہ سے نہیں اریسٹ ہوئے۔۔تم وہاں اس اندر بیٹھی ہوئی لڑکی کے ساتھ وہاں موجود نہیں تھے۔۔تم ریڈ میں نہیں پکڑے گئے۔۔۔" ذکاء کا بس نہیں چل رہا تھا وہ شانی کا منہ توڑ دے اس حرکت پر۔۔۔وہ دبے دبے لہجے میں بھڑکا تھا۔۔اگر رات کے اس نکلتے اندھیرے میں وہاں ارد گرد چند لوگ بھی موجود نہ ہوتے تو وہ یقیناً شانی کو اس بے ہودہ حرکت پر تھپڑ مار چکا ہوتا۔۔مگر وہ میر خاندان کی عزت مزید اچھالنے کے حق میں نہیں تھا۔۔

"نہیں۔۔نہیں ایسا نہیں ہے۔"شانی بری طرح جھنجھلا کر چینخا۔۔۔

”آواز دھیمی رکھو ۔۔پہلے ہی میر خاندان کی عزت تھانے میں روند چکے ہو تم۔۔۔ہمارے خاندان میں آج تک کسی نے تھانے کی شکل نہیں دیکھی اور اس طرح کے الزام پر تو ناممکن ہے شانی ۔۔۔ “!ذکاء نے بڑے ہی کڑے تیوروں سے انگلی اٹھائے متنبہ کیا تھا۔

شانی نے روہانسا ہو کر اس کو دیکھا۔۔

”مگر نہیں ۔۔تم نے یہ بھی کر دکھایا ۔۔۔دادو تمہاری پر سٹیج رپورٹ دیکھنا چاہتے تھے لیکن تم نے تو پولیس رپورٹ دکھانے کی تیاری کر رکھی تھی۔۔۔شرم کرو شانی ۔۔اگر دادو کو بھنک پڑی کہ تم کس طرح کے واہیات الزام میں تھانے پہنچے ہو تو کیا بیتے گی ان پر۔۔ہمارے خاندان کی ساکھ پر۔۔لڑکی کے ساتھ پکڑے گئے ہو تم ۔۔ وہ بھی انتہائی شرمناک الزام میں ۔۔ڈوب مرو جا کر کہیں ۔“ ! وہ طیش آور نگاہوں سے اسے دیکھ تنفر سے مڑا تھا۔

”ذکاء یہ پورا سچ نہیں ہے جو انھوں نے تمہیں دکھایا ہے ۔۔وہ بس ایک پہلو ہے۔۔۔میں وہاں تھا ضرور ۔۔مگر میں وہاں دوست سے ملنے گیا تھا ۔۔وہ مجھے وہاں پر نوٹس لا کر دینے والا تھا ۔۔میں تو بس وہی لینے گیا تھا کہ اچانک یہ لڑکی مجھ سے آ ٹکرائی اور اسی دوران

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ان سب نے ایک غلط فہمی کی بناء پر ہمیں پکڑ لیا۔۔میں تو جانتا تک نہیں اس لڑکی کو۔۔ اور کیا تمہیں لگتا ہے میں ایسی چیپ حرکت کر سکتا ہوں۔۔۔؟"

شانی نے پشیمان ہو کر اسے یقین دلانے کی کوشش کی تھی ۔ ذکاء کا انداز ایسا تھا جیسے اسے ردی بھر بھی اس کی بات پر اعتبار نہ ہو۔۔۔

"یہ سب اب نا تم ۔۔دادو کو جا کر بتانا "!اس نے قطعیت سے سر جھٹک ترش لہجے میں کہتے ہوئے انگلی اس کی چھاتی پر چھبوئی تھی ۔۔شانی کے چہرے پر سراسیمگی پھیلی ۔۔

"ایک منٹ تم کیا کرنے والے ہو؟"شانی نے بے اختیار مڑتے ذکاء کا کالر دبوچ کر اسے روک لیا تھا ۔۔اس نے ضبط سے مڑ کر شانی کی مشکوک آنکھوں میں اپنی بے لچک سرخ آنکھیں گاڑیں۔۔۔

"وہی جو تم سمجھ رہے ہو ۔۔میں ابھی جا کر دادو کو سب کچھ بتاتے والا ہوں ۔۔انھیں بھی تو معلوم ہو تم کیا کرتے ہوئے پکڑے گئے ہو۔۔"ذکاء نے بنا کسی رعایت کے اس سے بے دھڑک انداز میں کہتے ہوئے اپنا کالر ایک جھٹکے سے چھڑایا تھا ۔۔۔ شانی بونچھکا رہ گیا ۔۔۔ ذکاء پلٹ کر گاڑی کی سمت چل پڑا تھا ۔ وہ تلملا کر اس کے پیچھے گیا ۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”ذکاء تم اچھی طرح سے جانتے ہو۔میں ایسا نہیں کر سکتا ۔۔یہ الزام ہے مجھ پر ۔۔پھر تم ایسا کیسے کر سکتے ہو ۔۔“شانی نے ایک دم اس کے سامنے آ کر اس کا راستہ کاٹا تھا ۔

”میں وہی کر رہا ہوں جو مجھے کرنا چاہیے ۔۔تم اب وہ کرنا جو تم کر سکتے ہو۔“ ذکاء کے ارادے پیچھے ہٹنے والے نہیں لگ رہے تھے ۔ شانی کا خون کھولا۔ ۔۔

”ذکاء تم ایسا ہرگز نہیں کرو گے ۔۔گھر میں کسی کو اس متعلق کچھ پتا نہیں ہونا چاہیے ۔۔انھیں دکھ ہو گا ۔“ شانی نے عاجز ہو کر سمجھایا تھا ۔

”یہ پہلے سوچنا چاہیے تھا ۔“ ذکاء نے انتہائی غصیلے لہجے میں اسے جتایا تھا ۔۔

”ذکی میرا کوئی قصور نہیں ہے یار۔۔ سمجھو میری بات ۔۔۔۔یہ سب محض اتفاق تھا۔۔۔ غلط فہمی تھی۔ سراب تھا۔۔“

شانی کو غصہ آنے لگا تھا۔۔۔وہ سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھا ۔۔

”میں نے تمھیں اس لیئے نہیں بلایا تھا کہ تم میرا تماشا لگاؤ گھر جا کر“!

"تو سیدھا سیدھا دادو کو بلا لیتے ۔۔وہی ٹھیک رہتا۔۔وہ یہاں آتے ۔۔ تمہیں یہاں دیکھتے اور پتا چل جاتا اُنھیں بھی تمہاری حرکتوں کے متعلق ۔۔اور یہ بھی کہ کس طرح ان کی سالوں سے بنائی عزت وَ مرتبہ تباہ کر چکے ہو۔۔" ذکاء کے چبھتے لفظ شانی کا پارہ چڑھا گئے تھے ۔۔لیکن اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھتا استہزائیہ ہنسا تھا ۔۔ذکاء کے چہرے پر غصے کے عالم میں بھی الجھن تیری۔

"ہنس کیوں رہے ہو..؟"اس کی ہنسی۔۔۔ وہ بھی اس کشیدگی بھرے گمبھیر صورتحال میں بہت عجیب لگی تھی ۔شانی نے ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھا ۔۔

"میں اس لیئے ہنس رہا ہوں کہ جیسا میں نے سوچا تھا،اس وقت بالکل ویسا ہی ہو رہا ہے ۔۔"

"کیا سوچا تھا تم نے؟"ذکاء نے ہمہ تن گوش ہوتے سینے پر ہاتھ باندھے منتظر نگاہوں سے اسے دیکھا ۔

"یہی کہ پہلے تم یہاں وہاں کی باتیں کرو گے ۔مجھے ڈانٹوں گے جھڑکو گے۔۔مجھے خاندان کی عزت کا کوئی خیال نہیں ، تمہیں بہت زیادہ خیال ہے یہ جتاؤ گے اور پھر فائنلی ذاتی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

موضوع پر آ جاؤ گے اور میری ذات کی دھجیاں بکھیر دو گے۔۔"شانی کی تیز نظر اس کے چہرے پر جمی تھی۔ ذکاء نے اطمینان سے سینے پر باندھے ہاتھ کھول کو پشت پر باندھے۔

"اس میں ذاتی کیا ہے۔؟"وہ نا سمجھی سے مستفر ہوا۔۔

"یہ ذاتی نہیں ہے۔ کہ میرے بارے میں بچپن سے جانتے ہوئے بھی تم میری بات کا یقین نہیں کر رہے۔۔یہ کتنی بے وقوفی کی بات ہے ذکاء کہ میں تمہارا کزن ہوں۔۔ہم بچپن سے ساتھ ہیں۔ میری ہر اچھی بری عادت سے تم واقف ہو۔۔اور تم پھر بھی میری صفائیوں کے باوجود گھر والوں سے اس بات کا ذکر کر تماشا لگانا چاہتے ہو۔۔"

وہ تیز و تندی سے بھڑکا تھا۔

"تھانے سے چھڑانے آیا ہوں میں تمہیں۔ کوئی چھوٹی موٹی بات نہیں ہے یہ اور گھر والوں کو اس کے متعلق پتا ہونا چاہیے۔۔ان سے یہ بات چھپانا زیادہ بے وقوفی کی بات ہوگی۔۔تم اس وقت ایگوئسٹک ہو رہے ہو۔۔اور یہ میرا رائٹ بنتا ہے شانی کہ میں انھیں اس متعلق آگاہ کروں۔۔"ذکاء نے لب بھینچ کر مستحکم انداز میں باور کرایا تھا۔۔

"رائٹ نہیں ذکی۔۔ ! سٹیسفیکشن کہو۔۔"شانی نے اس کی بات کاٹی تھی۔۔

"کیا مطلب"!!اس کے خطرناک چھتوں اٹھے ۔۔

"تم صرف گھر والوں کے منہ سے میری برائیاں سننا چاہتے ہو۔۔تاکہ وہ مجھے کہیں کہ میں میر ولا کا کتنا بیکار اور نالائق لڑکا ہوں ۔۔میری اس بے معرفی کو زیرِ بحث لاکر گھر میں ہنگامے کھڑے ہوں ،میری غافلیوں پر قصیدے پڑھیں جائیں اور تم کھڑے ہو کر مزے لو۔۔یو لائک اٹ ذکاء ۔تمہیں خوشی ہوتی ہے سب کے منہ سے میری ناکاریاں سن کر ۔۔تمہیں بس وہ پرسنل سٹیسفیکشن چاہیئے ۔۔سالوں پہلے اس غصے اور اس ٹسک کی جس کا بدلہ تم آج تک مجھ سے نہیں لے پائے ۔۔"شانی پھٹ ہی پڑا تھا ۔۔اس کے پھینکے گئے تیر سیدھا اس کی انا پر لگے تھے اور ذکاء کے تیور لمحوں میں بدلے تھے ۔

"کیا کہنا چاہتے ہو۔۔؟؟"وہ غراتے ہوئے دو قدم آگے آیا تھا ۔۔اس کی آنکھوں میں آنکھیں رکھ وہ تپتے صحرا پر جا کھڑا ہوا تھا ۔

"کالج میں تمہاری جونئیر ثانیہ تمہیں پسند تھی لیکن وہ میرے پیچھے پڑی رہتی تھی ۔۔جبکہ میں اس میں بالکل دلچسپی نہیں رکھتا تھا ۔۔اس نے تمہیں ریجکٹ کر دیا تھا میرے لئے

۔۔تم اس بات کا بدلہ لینا چاہتے تھے مجھ سے اور اب تمہیں کسی طرح وہ موقع مل گیا ۔۔اسی کا بدلہ لے رہے ہو نا۔۔۔؟"

"کیا بکواس کر رہے ہو؟"ذکاء نے غصے سے بھڑکتے ہوئے اس کا کالر دونوں مٹھیوں میں دبوچ لیا۔۔۔

"سچ بول رہا ہوں"..شانی نے تحمل سے اسے دیکھا تھا۔ ذکاء نے آنکھیں میچ کر اشتعال دبایا۔۔دل کا طوفان اٹھ کر تباہی مچاتا اس سے پہلے ہی اس نے اپنے نفس پر قابو پا لیا تھا ۔۔رنج سے سر جھٹک کر خود ہی اس کے کالر سے ہاتھ کھینچ لیئے تھے۔۔پھر ایک ملامت آمیز نگاہ اس پر ڈالی۔۔

"تم بھائی ہو میرے شانی۔۔۔ہاں یہ سچ ہے کہ تمہاری لاپرواہیوں اور اپنی ضد کو اونچا رکھنے کی عادت سے سب کو پریشان کرنے پر مجھے اعتراض ہے۔۔لیکن اس بات کا مطلب تم نے سراسر غلط لے لیا ہے۔۔اور فار یور کائنڈ انفارمیشن ۔۔ثانیہ کے مجھے ریجکٹ کرنے کی وجہ تم نہیں تھے۔۔وہ جانتی تھی تم اسے پسند نہیں کرتے ۔۔وہ صرف اس لیے مجھے ریجکٹ کر کے گئی تھی کیونکہ میں غصے کا تیز تھا۔۔اور اسے غصیلے مرد پسند نہیں تھے۔اور

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

میں تمہیں یہ بتانا چاہتا ہوں میں اس لڑکی کے پیچھے اتنا پاگل بھی نہیں تھا کہ کہ اس کے لیئے تم سے بیر لگا لوں گا۔۔۔تم پر ایسی ہزاروں لڑکیاں قربان کر سکتا ہوں میں۔۔۔میں غصے کا تیز صحیح دل کا میلا انسان نہیں ہوں۔۔۔ اسٹریٹ فارورڈ ہوں۔۔۔پریکٹیکل شخص ہوں اور پریکٹیکل لائف کو زیادہ اہمیت دیتا ہوں۔۔میری زندگی میں اس طرح کے چھوٹے موٹے پرسنل اور ایموشنل ایشوز کی کوئی ویلیو نہیں ہے اور نہ ہی اسپیس۔۔۔ کجا کہ سالوں پرانی کسی وقتی ایٹریکشن پر میں دل میں بغض لے کر بیٹھ جاؤں ۔۔۔ اس ٹائپ کا بندہ نہیں ۔۔۔ اور یہ بات تم بھی اچھی طرح سے جانتے ہو ۔۔کیونکہ اگر ایسا ہوتا میں، تو تم ہر بار مدد کے لئے مجھے نہیں بلاتے ۔۔تم میرے مقابلے کسی اور پر ٹرسٹ کرنے کو ویلیو دیتے۔۔"

ذکاء نے پہلی بار شانی کو کسی بات کی صفائی پیش کی تھی۔۔وہ بھی نرمی سے ۔۔ سنجیدگی سے اور بردباری سے ۔۔ شانی کو اپنے جملوں پر افسوس اور پچھتاوا ہوا۔۔۔ذکاء کا حرف بہ حرف صداقت پر مبنی تھا۔۔۔وہ اتنی لمبی گفتگو کبھی نہیں کرتا تھا ۔ اسے فرق بھی نہیں پڑتا تھا

کوئی کچھ بھی سمجھے اسے ۔مگر اس بات پر اسے لگا تھا اسے صفائی دینی چاہئے ۔۔۔اور وہ دے بھی چکا تھا ۔۔شانی کا سر ندامت سے جھک گیا ۔۔

"اگلی بار خیال رکھنا اور ایسی جگہوں پر بنا تحقیق کے جانے سے گریز کرنا ۔۔کس دوست سے ملنے گئے تھے ۔۔؟" وہ ہدایت دیتا بھائیوں والے رعب سے استفسار کرنے لگا ۔۔

"میرا کلاس فیلو ۔۔مشتاق ۔۔تم جانتے ہو اسے".. اس نے دھیمے لہجے میں بتایا ۔۔

"آئندہ اس سے مت ملنا ۔۔"! وہ انگلی اٹھائے متنبہ کرتا پلٹا ۔۔۔

"یہ ہی ہے نا وہ لڑکا جسے ریڈ میں پکڑا گیا ہے نا۔۔" تھانے کے باہر لگے چائے کے اسٹال پر ایک وہیں کے محلے کا لڑکا کھڑا تھا۔۔جس نے شانی کی سمت اشارہ کر کے چائے والے سے جانکاری طلب کی تھی۔۔اس کی آواز پر ان دونوں نے اسکی سمت دیکھا تھا ۔۔

"پتا نہیں بھائی" چائے والے نابالغ بچے نے لاعلمی کا اظہار کیا اور اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔ شاید وہ اسی لڑکے کے لئے چائے بنا رہا تھا ۔۔

"یہی ہوگا۔۔ ایسے امیر زادوں کا تو یہی کام ہے ۔۔عیاشیاں کرتے نظر آتے ہیں آئے دن"۔لڑکا دیکھ چکا تھا وہ دونوں اس کی سمت متوجہ ہوئے ہیں ۔ پھر بھی اُنھیں تپانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔شانی کڑے تیوروں سے اس کی سمت لپکنے کو تھا کہ ذکاء نے بروقت اسے پکڑ کو روکا تھا۔۔

"چھوڑو بکنے دو ۔۔گھر چلو تم"!ذکاء نے اس لڑکے کو ضبط سے گھورتے ہوئے شانی کو واپس موڑا تھا۔۔

"ارے دوسرے کو تو دیکھو۔۔یہ بھی بگلا بھگت ہے بدمعاش۔۔اس طرح کے لوگوں کے لئے تو کیا سفید کیا سیاہ ۔۔۔ سارا پیسہ حرام کاریوں پر ہی اچھالتے ہیں ۔۔منہ مومنا کرتوت کافراں ۔۔"اس نے کمینگی جھلکتے چہرے سے جان بوجھ کر اب ذکاء پر نشانہ باندھے اسے چھیڑا تھا۔۔شانی کے ضبط کا پیمانہ پھر چھلکا تھا۔ ذکاء کی گرفت سے نکل کر آستین چڑھاتے ہوئے اس کے کس بل نکالنے کو لپکا تھا۔ مگر ذکاء نے پھر اسے قابو کیا۔۔

”کیا کہہ رہا ہوں میں تمہیں ۔۔دھیان مت دو اس کی باتوں پر ۔۔چلو یہاں سے۔۔۔ گاڑی میں بیٹھو“!اس نے پھر شانی کو نظروں کے سخت اشارے سے تنبیہہ کی تھی۔۔وہ سر جھٹک کر ذکاء کی بات مان پھر سے اس کے ساتھ چل پڑا۔۔

چائے والے بچے نے اس کی بے جا کی چھیڑ کھانیوں سے ذچ ہو کر اس کی چائے کپ میں انڈیل اسے پکڑائی ۔۔جانے کیوں بے جا ان سے پنگا لے کر مصیبت کو گلے ڈال رہا تھا ۔۔۔ کچھ لوگوں کو دوسروں کے اعمال کا حساب رکھنے میں بڑا ہی سکون ملتا ہے ۔وہ ان میں سے ہی تھا۔ جان بوجھ کر ان پر جملے کستا وہ شاید فساد چاہ رہا تھا۔۔

”ان بدذاتوں کا تو پورا خاندان ہی ایسا ہو گا ۔۔بد چلن ۔۔۔۔۔“خباثت سے سر جھٹک کر اس نے آخر میں موٹی سی گالی بکی تھی۔۔۔شانی کو روکتا ذکاء ایک دم چُھوٹ کر آندھی کی طرح اس تک پہنچا اور ایک زوردار پنچ پوری قوت سے اس کے جبڑے پر جڑ دیا تھا۔۔وہ اس بے توقع گھونسے پر بوکھلا کر چائے سمیت مٹی کے ڈھیر پر گرا تھا۔۔درد سے کرلاتے ہوئے اپنے ٹوٹے جبڑے پر اس کی کراہیں نکلیں تھی۔۔میر ذکاء شاہ ویر کا ایک ہی وار

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اسے دھول چٹا گیا تھا ۔۔چائے والا بچہ منہ کھولے ہکا بکا کھڑا کبھی زمین پر گرے اس لڑکے کو تو کبھی شدید غصے کے عالم میں غضب ناکی سے کھڑے ذکاء کو دیکھ رہا تھا ۔۔

چند قدم پیچھے کھڑے شانی نے لب بھینچ کر خفیف سی گردن ہلائی اور ہاتھ سینے پر باندھ لیئے ۔ ۔ اگر یہی کرنا تھا تو اسے ہی کرنے دیتا ۔۔وقت پر ہی شانی اسے سبق سکھا چکا تھا۔۔اتنا بولتا ہی نہیں وہ ۔۔مگر کچھ لوگوں کو ویسے بھی عزت راس نہیں آتی ۔۔زمین پر پڑے درد سے تڑپتے اس بدبخت کو دیکھ شانی نے مسکراہٹ دبائی تھی۔۔اس نے خود اپنی بدبختی کو خوشی خوشی آواز دی تھی ۔۔اندھیرے کے باعث اس کی حالت کا تو اندازہ نہیں تھا کہ کتنا نقصان اٹھایا ہے اس نے چہرے کا ۔۔مگر اس کی کراہیں درد کی داستان سنا رہی تھیں۔ ۔

"اس پر بات کی برداشت کیا۔۔مجھ پر کی یہ بھی برداشت کیا۔ لیکن خاندان پر بات نہیں ۔۔انا پر وار کروگے تو میری ڈکشنری میں اس کی کوئی معافی نہیں ۔۔اور ہاں مجھے بدمعاش کہا تھا نا تو میں بدمعاشی میں وہاں سے شروع ہوا تھا جہاں پہ تو نے اختتام کیا ہوگا ۔۔اگلی بار کسی بگلے بھگت سے پنگا مت لینا ورنہ رعایت نہیں ملے گی۔۔" ذکاء نے زمین پر مچلتے

اس لڑکے کو خونخوار لہجے میں وارننگ دی تھی اور پھر قمیص کی پوکٹ سے بٹوہ نکال کر چند نوٹ چائے والے بچے کے اسٹال پر رکھے تھے ۔

"یہ تمہارے ٹوٹے کپ کی بھرپائی ۔۔اور اس کے بھی ٹوٹے جبڑے کا علاج کرا دینا ۔۔"استہزائیہ سر جھٹک کر اس نے بچے کو ہدایت کی اور بٹوہ واپس پوکٹ میں ڈالتے ہوئے شانی کے پاس آیا تھا ۔۔

"چلو"!سنجیدگی سے اسے کہہ کر وہ گاڑی کی سمت بڑھنے کو تھا کہ شانی نے شکوہ کیا۔

"مجھے پھر کیوں روک رہے تھے اس پر ہاتھ صاف کرنے کو۔۔جب خود بھی یہی کرنا تھا۔"

وہ ناراضگی جتاتے ہوئے سوال گو تھا ۔۔گاڑی کا ڈور کھولتے ذکاء نے سرسری سا پلٹ کر اسے دیکھا ۔۔

"اس کی بس طبیعت صاف کرنے کی ضرورت تھی ۔ہاتھ صاف کرنے کی نہیں ۔۔وہ میں نے کر دی ہے اب سمجھ جائے گا ۔" ذکاء نے بے نیازی سے کندھے اچکا کر اچٹتی نظر اس پر ڈالی اور گاڑی کا دروازہ کھولا جب اسے فاریہ تھانے سے نکلتی نظر آئی تھی ۔۔وہ

لاشعوری طور پہ ٹھہرا۔۔ وہ آنکھوں کی نمی جھٹکتی ہوئی تنہا سر جھکائے چلتی باہر آ رہی تھی ۔۔ذکاء نے ڈور واپس دے مارا اور کلائی موڑ کر ٹائم دیکھا ۔۔رات کافی گہری ہو چکی تھی ۔ ذکاء نے لب کچلتے کچھ سوچا اور پھر بے اختیار اس کی سمت چل پڑا ۔۔گاڑی میں بیٹھتا شانی اسے پھر سے ہٹ کر جاتے دیکھ چونکا تھا ۔۔پھر اس نے ذکاء کو تھانے سے نکلتی لڑکی کی سمت جاتے دیکھا تھا ۔۔۔وہ لڑکی سست قدم اُٹھاتے ہوئے شکستہ حال سی چلتی کسی ویران کھنڈراتی عمارت کا ایسا بوسیدہ حصہ لگ رہی تھی ۔۔ جس میں برسوں سے بہار کی کوئی ہوا کا جھونکا بھی نہ گزرا ہو ۔۔

"ایکسکیوزمی مس"!ذکاء کی پکار پر وہ سٹپٹا کر پلٹی ۔۔سراسیمگی سے آنکھیں واں کرکے اسے دیکھا ۔۔

"آپ کے گھر سے کوئی لینے نہیں آ رہا تو چلیں ہم آپ کو آپ کے گھر چھوڑ دیتے ہیں ۔۔اتنی رات گئے آپ کا اکیلے جانا ٹھیک نہیں ہے ۔۔"اس نے خاصی سنجیدگی اور متانت سے کہا تھا ۔۔فاریہ نے خاموشی سے اس اجنبی کو دیکھا ۔۔وہ سہمی ہوئی لڑکی لگ رہی تھی ۔۔

"دیکھیئے گھبرائیے مت ۔۔۔ہم شریف لوگ ہیں ۔۔آپکو بحفاظت چھوڑ دیں گے ۔۔لیکن آپ کو اس علاقے میں چھوڑ کر جانا ہماری انا اور تربیت کے خلاف ہوگا۔۔" اس نے جملے پر زور بڑھا کر اسے تسلی بخشی تھی ۔۔فاریہ نے پرسوچ انداز میں اسے اور پھر اس سے کچھ فاصلے پر اس کی شاندار کار دیکھی تھی ۔۔اتنی قیمتی کار پر بیٹھنے کی سوچ ہی اسے خائف کر گئی تھی۔۔شانی ہنوز ڈور کھولے کھڑا ان ہی کی جانب تک رہا تھا ۔۔فاریہ نے لب کچلا ۔۔۔اسے کیا کہنا چاہیئے ؟

"چلیں بہت رات ہوگئی ہے سوچیں مت ۔۔آیئے"!وہ نرمی سے سرسری لہجہ اپنا کر بولتے ہوئے بنا اس کے جواب کا انتظار کر تیزی سے پلٹ بھی گیا تھا ۔۔فاریہ نے ہونق نظروں سے اس شخص کو دیکھا ۔۔جس نے اجازت یا مرضی نہیں پوچھی تھی۔۔اپنی کہہ کر جا چکا تھا ۔۔اور اسے انکار کرنا واقعی میں مشکل تھا یا بس فاریہ کو مشکل لگ رہا تھا ۔۔

"کیا ہوا؟"اس کے واپس کار کے پاس پہنچتے ہی شانی نے بے زاری سے پوچھا تھا ۔۔

”مجھے پہلے میر ولا ڈراپ کرو۔۔میری تین گھنٹے بعد فلائٹ ہے ۔۔مجھے تیاری کرنی ہے اور پھر اس لڑکی سے ایڈریس لو اور اسے بحفاظت گھر چھوڑ آؤ ۔۔“!ذکاء نے شانی کی بات کے جواب میں اسے نیا کام سونپا تھا ۔۔وہ جھٹکا کھا گیا ۔۔

”کیا مطلب ہے اس بات کا؟“شانی کے چہرے پر عود کر احتجاج سوار ہوا تھا ۔۔

”میں کیوں چھوڑ آؤں ۔۔تم نے خدمت خلق میں حصہ لیا ہے تم جاؤ“!وہ ہتھے سے اکڑتا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا ۔۔کیونکہ ذکاء پہلے ہی پیسنجر سیٹ سنبھال چکا تھا ۔۔اس نے ٹھہر کر شانی کے برہم تاثرات کا جائزہ لیا ۔۔

”مجھے لیٹ ہو جائیگی شانی ۔۔مجھے تیاری کرنی ہے اور ایک فائل ورک بھی ہے جو کرتے ہوئے تمہاری ارجنٹ کال پر ادھورا چھوڑ آیا تھا ۔۔مجھے اسے فائنل کر کے ساتھ لے کر جانا ہے اور میرا وقت پہلے ہی ان تھانے کے چکروں میں برباد ہو چکا ہے ۔“اس نے ناراضی سے سمجھایا تھا ۔۔شانی کو اس کا سمجھانا طنز لگا۔۔

”ہاں تو اب احسان تو نہ جتاؤ آئے ہی ہو تو ۔۔ اب کیا ہر بار یہی سناتے رہو گے ۔“اس نے خفا آواز میں کہتے اگنیشن میں چابی گھسیڑی تھی۔

”میں جتا نہیں ۔ بتا رہا ہوں ۔۔“اس نے لب بھینچ کر تحمل سے کہا۔۔

”تمہارے فیس کے ری ایکشنز ایسے ہوتے ہیں کہ جتانا بتانا ایک سا لگتا ہے نا۔۔اسی لئے سمجھنا مشکل ہوتا ہے کس وقت کیا کہہ رہے ہو“.اس نے منہ بنا کر جھنجھلاتے ہوئے سر جھٹکا۔۔شانی کے بے جا کے چڑچڑے پن کو دیکھ ذکاء کے ضبط کا پیالہ چھلکا۔ ابھی وہ کچھ کہنے ہی لگا تھا کہ کار کے پاس فاریہ آن پہنچی تھی۔۔

وہ دونوں ہی متوجہ ہوئے۔۔

”بیٹھیئے“!ذکاء نے پچھلی نشست کی جانب اشارہ کیا۔۔وہ تو اسے شکریہ ادا کرنے آئی تھی مگر اس کے حکمیہ انداز پر متذبذب کا شکار ہوئی۔۔ وہ کیسے ان کے ساتھ جا سکتی تھی۔۔وہ بھی اس غریب محلے میں ان کی شاندار کار لے کر۔۔عجب طرح کی جھجک سے اس نے سوچا وہ شکریہ ادا کر کے انکار کر معزرت کر لے گی۔۔۔مگر زبان سے کچھ ادا ہو پاتا۔۔یہ بھی تو مشکل مرحلہ تھا۔۔۔اس کے تو منہ سے کچھ نکل تک نہ پا رہا تھا۔۔ وہ عجیب بوکھلائی کیفیت لیئے کسی مناسب جملے کی تک و دو میں گرفتار تھی کہ شانی کا ضبط جواب دے گیا۔۔

"اب بیٹھ بھی جایئے پلیززززز۔۔۔! ہمیں کوئی شوق نہیں ہے یہاں رات بسر کرنے کا۔۔ آپ کا کوئی گھر ہے یا نہیں لیکن ہمارا گھر ہے ۔۔مجھے پہلے ہی اس ناگہانی نے پریشان کر کے رکھ دیا ہے ۔۔بیٹھے بٹھائے عجیب مصیبت گلے پڑ گئی ۔ جانا ہی نہیں چاہیئے تھا مجھے۔۔آج کا دن ہی خراب تھا۔۔"شانی کی ساری فرسٹریشن اس بےچاری پر نکلنے لگی ۔ ذکاء نے گھور کر شانی کی زبان سے نکلتے شعلوں پر پانی پھیر کر پھر اسے دیکھا ۔۔

"بیٹھ جایئے ۔۔یہ آپ کو چھوڑ دے گا۔۔"ذکاء کی نرمی پر اسے کچھ ڈھارس بندھی تھی ۔۔ انکار کر کے اس بگڑتے شخص کا پارہ مزید نہ چڑھانے کا سوچ وہ ایک چور نظر سے شانی کا سرخ چہرہ دیکھ خاموشی سے مرے مرے ہاتھ سے پچھلا ڈور کھولنے لگی تو کچھ جھجک اور کچھ عجیب سے خوف کے باعث اس سے دروازہ تک نہ کھل سکا۔۔خفت و شرمندگی سے اس نے اُنھیں دیکھا ۔

"لو محترمہ سے دروازہ بھی نہیں کھل رہا"..

شانی نے اس کی سستی پر سر گھما کر اسٹیرنگ پر گرا لیا۔۔جبکہ ذکاء نے گاڑی سے واپس باہر نکل کر اس کے لئے دروازہ کھولا تھا ۔۔فاریہ نے ممنون نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

اسے عزت دینا آتا تھا ۔۔وہ دھیرے سے اندر بیٹھی تو ذکاء نے ڈور بند کیا اور پھر واپس اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا ۔۔شانی نے خفیف سا سر جھٹک چڑ کر گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی۔۔۔فاریہ نے چلتی گاڑی میں سوار اس ائیر کنڈیشن کار کی اندرونی فضا میں بے اختیار گہری آہ بھری۔۔۔بھاری دل سے اس نے گاڑی کو دیکھا تھا ۔۔عجب سی کیفیت ہو چلی تھی ۔۔پہلی بار اس نے گاڑی میں سفر کیا تھا ۔وہ بھی دو دو اجنبیوں کے ساتھ ۔۔اور یہ ایک انوکھا سفر تھا اب جس سے واپسی ممکن نہیں تھی ۔۔

....

بے چینی سے برآمدے میں ٹہلتے ہوئے اس نے گھڑی پر وقت دیکھا تھا ۔۔رات کا ایک بج چکا تھا ۔۔سب ہی قریباً کمروں میں سونے گئے ہوئے تھے ۔۔اب اندر کی دنیا سو رہی تھی یا جاگ۔۔۔ اسے خبر نہیں تھی ۔۔مگر وہ جاگ رہی تھی ۔۔وہ ہر بار جاگتی تھی ۔۔جب جب ذکاء میر ولا سے باہر ہوتا تھا ۔۔وہ اس کا انتظار کرتی تھی۔۔۔اور آج تو اسے معمول سے زیادہ ہی دیر ہو گئی تھی ۔۔یہ بات اسے پریشان کر رہی تھی۔۔ایک بار سوچا اسے کال کرلے ۔۔مگر پھر اس کے غصے میں آنے کا سوچ کر ارادہ ملتوی کر دیا ۔۔پھر

سوچا منجھلی ممانی کو جا کر بتا آئے ۔۔یہ خیال بھی موزوں نہ لگا تو رد کر دیا ۔۔ابھی وہ کچھ سوچ ہی رہی تھی کہ گھر کے گیٹ پر اسے گاڑی کے رکنے کی آواز سنائی دی تھی ۔۔اور وہ یہ آواز پہچانتی تھی ۔۔ذکاء کی آہٹ بھی جو محسوس کر لیتی تھی۔۔وہ اس کی چیزوں کا ہلکا سا ارتعاش کیسے نہ پہچانے ۔۔۔

وہ آ گیا تھا۔

وہ جھٹ سے پلٹ کر کچن میں گھسی تھی۔۔تاکہ اس کے تیار ہونے تک وہ کھانا گرم کر لے ۔۔۔

تیزی سے اس کے لئے کھانا نکالتے ہوئے وہ اپنی رفتار سے دو گناہ زیادہ تیز رفتاری سے ہاتھ چلا رہی تھی ۔۔بار بار پیچھے مڑ کر دروازے کی سمت دیکھتی وہ اس کی جھلک کی منتظر بھی تھی ۔۔۔بے قرار دل کو تب قرار ملا تھا جب ذکاء تیزی سے اندر داخل ہوا تھا ۔۔اس نے سکون کا سانس بھرا ۔۔اب جا کر اس کی فکر ختم ہوئی تھی ۔۔۔ اتنی دیر تک جب کوئی باہر رہتا تھا تو اسے عجیب ہی وسوسے اور خدشات سولی پر لٹکائے رکھتے تھے ۔۔ میر

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ذکاء کو اندر آتے ہوئے سیدھا لمبے لمبے ڈگ بھر کر اوپر جاتے دیکھ اس نے گہری آہ بھری اور پھر وہ مطمئن ہوتی اپنے کام میں ہیجان لگا گئی تھی ۔۔۔

زینے چڑھتے ذکاء نے کچن سے آتی کھٹ پٹ کی آواز پر لمحہ بھر کو رک کر دیکھا تھا۔۔باورچی خانہ کی کھڑکی سے اسے وہ نظر آئی تھی ۔۔وہ خفیف سا سر جھٹک اوپر چلا گیا۔۔

چند سکینڈ بعد وہ ٹرے میں کھانا سجائے اس کے کمرے میں مدھم سی دستک دیئے کھڑی تھی ۔۔اندر سے کوئی جواب نہ پاکر اس نے ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا ۔۔اسے حیرت ہوئی تھی اس کا دروازہ لاک نہیں تھا ۔۔اپنی حیرت پر قابو پاتے اندر آئی تو کمرہ خالی تھا لیکن باتھروم سے پانی گرنے کی آواز آ رہی تھی ۔ وہ شاور لے رہا تھا ۔۔اس نے خاموشی اور اطمینان سے اندر آ بیڈ پر ٹرے رکھی اور پھر ایک نظر باتھ روم کے بند دروازے کو دیکھ پھر سے ناقدانہ جائزہ ور نگاہوں سے ٹرے کو دیکھا ۔۔ہر لوازمات لطافت اور نفاست سے سجا ہوا تھا ۔ وہ سر ہلا کر مطمئن ہوتی کمرے سے چلی گئی ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

جلدی سے شاور لے کر تولیے سے بال رگڑتا ہوا وہ مگن سا باہر آیا تو بیڈ پر سجا خوان دیکھ اس نے خاموشی سے رخ موڑ لیا۔۔ آئینے کے سامنے جا کر پرفیوم چھڑکا ۔۔بال رگڑ کر خشک کئے اور پھر کنگا لگا کر اس فائل کی سمت آیا جس کا کام جوں کا توں ادھورا چھوڑ کر تھانے روانہ ہوا تھا۔لیپ ٹاپ اور فائل اٹھا کر وہ بیڈ کی سمت آیا ۔۔۔اس کی فلائٹ میں ابھی ٹائم تھا۔تب تک کے لئے وہ فائل کو فائنل کرنا چاہتا تھا ۔۔ہاتھ میں تھامی دونو چیزیں بستر پر رکھ کر اس نے پر تھکان سانس فضا میں خارج کی اور ٹرے ویسے ہی اٹھا کر روم سے نکل آیا تھا ۔۔۔۔رات کے سناٹے میں چلتے ہوئے آ کر اس نے ویسے ہی ٹیبل پر ٹرے رکھ دی تھی۔۔وہ جانتا تھا نایاب کچھ دیر بعد برتن اٹھانے آئے گی ۔۔تو سمیٹ دے گی۔۔۔ اس کا کھانے کا موڈ نہیں تھا ۔۔ اور ایسا ہی ہوا ۔۔اسکے جانے کے دس منٹ بعد ہی وہ آئی تھی ۔۔ذکاء کھانا کھانے کے بعد کمرے سے نکل کر خالی برتن ٹیبل پر رکھ کر جاتا تھا تاکہ نایاب کو دوبارہ رات کے پہر اس کے کمرے میں نہ آنا پڑے ۔۔وہ اس بات کی سخت ممانعت کرتا تھا ۔۔کہ لڑکی ذات اس کے کمرے میں اس کی موجودگی میں نہ آئے ۔۔اگر اس کے کمرے میں نایاب کو بھی کسی کام سے بھیجا جاتا تھا تو وہ کوشش

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کرتا تھا کمرے میں نہ رکے اور بعض دفعہ تو وہ اسے واپس بھجوا دیا کرتا تھا ۔۔ملازمہ تک کو اس کے کمرے میں آنے کی اجازت نہیں تھی۔۔فائقہ ممانی اس کے جانے کے بعد اس کے روم کی صفائی کراتی تھیں ۔۔

نایاب نے ٹیبل کے قریب رک کر اچنبھے سے جوں کا توں سجا خوان دیکھا تھا ۔

"انھوں نے کھانا کیوں نہیں کھایا ۔۔کہیں طبیعت تو نہیں خراب ". وہ ایک دم ہی تشویش میں مبتلا ہو گئ ۔۔پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ اس کے کمرے سے ٹرے ایسے ہی واپس آ گئی تھی ۔۔اس نے انگلی دانتوں میں دبائے الجھی نظروں سے از سرے نو ٹرے کو دیکھا تو اسے فکر ہوئی ۔۔اور پھر ایک دم ہی پلٹ کر اوپر گئ تھی ۔۔اس کا رخ ایک کمرے کی سمت تھا ۔۔سامنے ذکاء کا کمرہ تھا جس کا دروازہ بند تھا ۔۔۔مگر اس کا رخ اس کے ساتھ کچھ فاصلے پر واقع کمرے کی جانب تھا۔۔

"زوار"!وہ دستک دے کر فوراً اندر چلی آئی ۔۔پورے کمرے میں تیزی سے نگاہ دوڑائی تو باتھ روم کے بند دروازے پر نظر پڑی ۔۔اندر سے گرتا پانی اس بات کا گواہ تھا کہ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

موصوف نہانے میں مصروف ہیں ۔۔وہ سر پر ہاتھ مار کر اس بند دروازے کے سامنے آئی ۔۔تو نظر باتھ روم کے باہر گرے پانی پر پڑی ۔۔

"زوار یہ کیا کر رہے ہو تم؟" وہ ایک دم تپ اٹھی ۔۔پائدان تو گیلا ہو ہی گیا تھا ۔۔اس کے علاوہ بھی پانی کافی دور تک نقشہ بنائے جا رہا تھا ۔۔نایاب کو غصہ آیا ۔۔۔

اپنی ضروری بات کو بالائے طاق رکھتی وہ کمر پر کینہ پرور انداز میں ہاتھ ٹکائے کھڑی ہو گئی تھی ۔

"ہیییں کیا مطلب ۔۔نہا رہا ہوں ۔۔اور تم اس وقت میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو..؟"اندر سے ہی اس کی حیرت انگیز آواز اُبھری تھی ۔۔پانی کی آواز بند ہوئی ۔۔

"یہ ایسے نہاتے ہیں ۔۔سارا پانی باہر آ رہا ہے ۔۔"

"میں تو ایسے ہی نہاتا ہوں".اس نے ڈھٹائی سے جواب دیا تھا ۔

"حد ہوتی ہے۔۔یہ تبھی تو روز صوبی (کہتی ہیں زوای بھائی کے باتھ روم کا پائدان گیلا ہوتا ہے ۔ گیلری میں سکھانا پڑتا ہے ۔۔۔ وہ تو اب پتا چلا ہے مجھے ۔ تمھیں نہانے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تک کا سینس نہیں ہے ۔ اب یہ صفائی کون کرے گا باہر سے ۔۔"وہ بے نقد سنانے بیٹھ گئی ۔۔اس کی تادیب پر وہ جھنجھلایا۔۔

"تم اس وقت مجھے ڈانٹنے آئی تھی ۔۔"ایک دم دروازہ کھول کو وہ تنگ کر کھڑا ہوا تھا ۔چونکہ شرٹ باہر بیڈ پر پڑی تھی ۔۔ تبھی جینز پہنے کندھوں پر تولیہ ڈالے کسی حد تک خود کو چھپائے وہ گھور رہا تھا اسے ۔۔

"نہیں میں تو یہ کہنے آئی تھی کہ ذکاء آئے ہیں ابھی ۔۔اور انھوں نے کھانا نہیں کھایا۔۔واپس باہر رکھ کر چلے گئے ہیں ۔۔تم جا کر پوچھو نا ۔۔ ان کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔"وہ جھلا کر سر جھٹک مدعے پر آئی تھی ۔۔زوار کو جھٹکا لگا ۔۔

"تو انھیں بھوک نہیں ہو گی ۔۔اس میں پریشانی کی کیا بات ہے ۔۔"

"یہ پریشانی کی بات نہیں ہے کیا۔۔انھوں نے آج دن میں بھی کچھ نہیں کھایا تھا اور پھر ڈنر کے وقت بھی چلے گئے تھے ۔۔ابھی دیا تو کھایا نہیں ۔۔"وہ سچ میں پریشان ہو رہی تھی۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”کوئی بات نہیں نایاب ۔۔ہو جاتا ہے کبھی کبھی۔۔دل نہیں بھی کرتا بندے کا۔۔اس نے باہر سے کچھ کھا لیا ہو گا۔“ زوار نے ہلکے پھلکے انداز میں اسے حوصلہ دیا تھا۔۔اسے اتنی سی بات پر اس کے بے چین ہونے پر ہنسی بھی خوب آ رہی تھی۔

”نہیں زوی تم پھر بھی پوچھ لو نا۔اگر طبیعت ٹھیک نہیں ہے تو میں چائے کے ساتھ ٹیبلیٹ دے دیتی ہوں۔۔وہ لے جاؤ ان کے کمرے میں ۔۔میں ممانی جان سے کہہ دیتی مگر وہ سو رہی ہونگی ۔۔ڈسٹرب ہو جائیں گی ۔۔تم ایک بار چلے جاؤ نا ان کے پاس پوچھنے ۔۔“وہ اصرار کر رہی تھی۔۔

”تم چلی جاؤ نا اس سے پوچھنے ۔۔“زوار نے سینے پر ہاتھ باندھے تیکھے چتون اُٹھائے کہا۔۔

”نہیں ۔۔میں نہیں ۔۔مجھے نہیں جانا۔۔پتا نہیں کیا سوچے ۔۔اور وہ میرا اپنے کمرے میں جانا پسند بھی نہیں کرتے ۔۔تم جاؤ نا پوچھ آؤ۔تم تو بھائی ہو اس وقت جا سکتے ہو“.وہ قطعی انداز میں تردید کرتی پوری کوشش کر رہی تھی اسے قائل کرنے کی ۔۔اسکا چہرہ بہت اضطراری کیفیت میں ڈوبا ہوا تھا۔۔زوار کو ہنسی آ گئی ۔۔

”نایاب کیا ہو گیا ہے تمہیں ۔۔۔کیوں اتنا پریشان ہو رہی ہو تم؟“وہ حیران تھا۔

”زوار کچھ دیر بعد ان کی فلائٹ ہے ۔۔اگر خدانخواستہ ان کی طبیعت خراب ہے تو زیادہ بگڑ نہ جائے نا کہیں پلین میں۔۔۔تین سے چار گھنٹے کا سفر ہے ۔ کیسے مینیج ہو گا ۔۔تمہیں ایک دفعہ پوچھ کر آنے میں کیا مسئلہ ہے ۔۔؟“وہ عاجز ہو گئی تھی۔۔اس کی سوچ اس وقت جتنی سنجیدگی سے چل رہی تھی زوار اتنا ہی غیر سنجیدہ تھا۔۔۔

”اچھا ٹھیک ہے جاتا ہوں شرٹ تو پہن لوں نا۔ کہ ایسے ہی چلا جاؤں منہ اٹھا کر ۔۔پتا ہے نا اس جلاد کا۔۔فوراً ڈانٹنا شروع ہو جائے گا کہ لڑکیوں والے گھر میں ایسے کیوں گھوم رہا ہوں ۔۔تمہارا تو کچھ نہیں جانا میری لگ جانی ہے۔۔“وہ تقریباً ہول کھاتے ہوئے جواز بُنتا بیڈ کی سمت لپکا تھا کہ زمین پر پڑے پانی سے بری طرح پھسلا تھا۔۔

”زوی“!!نایاب نے چلا کر اسے بازو سے پکڑ کر گرنے سے بچا لیا۔ لیکن دروازے سے اندر آتے ذکاء کی نگاہوں سے یہ منظر نہ بچ سکا تھا۔۔شرٹ لیس زوار کے کندھے سے تولیہ گرا ہوا تھا اور وہ نایاب کے قریب کھڑا تھا ۔۔نایاب نے اس کی بازو پکڑ رکھی تھی ۔۔ذکاء کی آنکھوں میں کچھ جل کر بجھا تھا ۔۔رات کے اس پہر اسے نایاب کے اس کمرے میں

ہونے اور زوار کے اس حالت میں ہونے کی قطعاً امید نہیں تھی ۔۔۔جانے کیوں اسے کچھ برا لگا تھا بہت برا۔۔۔۔

"خیال سے ابھی گرتے اتنا برا تم" ...نایاب نے اسے تیز لہجے میں ڈانٹا تھا۔۔

"ہاں مگر تم نے پکڑ تو لیا نا تھینکس"!زوار نے سر جھٹک کر ہنستے ہوئے پلٹ کر دیکھا تو دہلیز پہ ساکت کھڑے ذکاء پر نظر پڑی ۔۔

"بھائی آپ ؟؟"زوار کو حیرانی ہوئی اس کی بات پر نایاب نے بھی اس سمت دیکھا تو کچھ شرمندہ سی ہو کر زوار سے فاصلے پر ہوئی تھی ۔۔ذکاء کی زیرک نگاہ نے یہ منظر محسوس کیا تھا ۔۔نایاب اور زوار نے سنجیدگی سے ایک دوسرے کو دیکھا ۔۔

"وہ سوری۔۔۔میں اپنا چارجر لینے آیا تھا ۔۔"برملا اس نے آنے کی وجہ بتائی تھی۔۔

"جی سائیڈ ٹیبل پر رکھا ہے۔۔تھینک یو"!زوار نے شام میں اس سے چارجر لیا تھا تو لوٹانا بھول گیا تھا ۔۔یہ تو ذکاء نے پیکنگ کو نئے سرے سے چیک کر لیا تھا۔۔ورنہ اس کا چارجر

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

یہی چھوٹ جاتا ۔۔وہ خاموشی سے نظروں کا زاویہ بدل کر اندر آیا اور تیزی سے چار جر اٹھا کر نکلنے کو تھا کہ نایاب کے اشارے پر زوار نے یک دم اسے پکار لیا ۔۔

”بھائی آپ نے کھانا کیوں نہیں کھایا ۔۔طبیعت تو ٹھیک ہے نا..؟ آپکی فلائٹ ہے کچھ دیر بعد تو نایاب فکر مند ہو رہی تھی آپ کے لئے ۔۔“آخری جملہ زوار نے نایاب کو چڑانے کے لئے شوخی سے ساتھ لگا لیا تھا ۔۔نایاب کی آنکھیں پوری کی پوری پھیل گئیں ۔۔ذکاء جاتے جاتے نایاب کے نام پر ٹھٹک کر رک گیا تھا ۔۔نایاب کا اس کے رکتے ہی دل ڈرا۔۔ پیچ و تاب کھا کر ساتھ کھڑے زوار کو دیکھا ۔۔جو اب دانت نکال رہا تھا ۔۔

”مجھے بھوک نہیں ہے۔۔اور طبیعت ٹھیک ہے ۔۔ دوسری بات کسی کو میری فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔میں خود اپنی فکر کر سکتا ہوں ۔۔“ وہ بنا مڑے سرد مہری سے کہتا کمرے کی دہلیز پار کر گیا تھا ۔۔زوار کو اس کا لہجہ عجیب لگا تھا ۔۔جبکہ نایاب کو اس کے لہجے کی چبھن پہلے کی نسبت آج بہت زیادہ کھلی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس نے نا سمجھی سے زوار کو دیکھا۔ جو خود بھی الجھا کھڑا تھا ۔

....

رات کے سنسان اندھیرے کو چیرتے ہوئے ذکاء کی گاڑی کو سڑکوں پر دوڑاتے ہوئے وہ فاریہ کو لیئے محو سفر تھا ۔۔۔ذکاء کو گھر چھوڑنے کے بعد اس نے فاریہ سے اس کا ایڈریس معلوم کیا تھا اور پھر جلد از جلد اسے لیئے اس سفر پر نکل پڑا تھا جو اس کی زندگی کا سنگین سفر بننے جا رہا تھا ۔۔گود میں خالی ہتھیلیوں کو رکھ کر بے مقصد دیکھتی فاریہ کی سوچ جانے کہاں کہاں کی سیر کر رہی تھی ۔ رات کے دو بج چکے تھے اور وہ گھر سے باہر تھی ۔۔جانے اب گھر پہنچ کر وہ کیسے سنبھالتی معاملہ اسے کچھ اندازہ نہیں تھا۔۔ مگر اتنا ضرور پتا تھا کہ گھر میں موجود وہ دو افراد تو بالکل بھی اس کے ساتھ آج رعایت نہیں کرنے والے تھے۔۔۔جانے کیا کچھ سننا پڑتا اسے ۔ اور وہ کہتی کیا انھیں ۔۔کیا وجہ بتاتی اپنے لیٹ ہونے کی ۔۔وہ جھوٹ بھی نہیں بولنا چاہتی تھی اور سچ اس قدر ہولناک تھا کہ آگے کی سوچ سے ہی اس کا دل کسی شکنجے میں سکڑا جا رہا تھا ۔۔ جھوٹ ہی بولنا پڑنا تھا شاید اسے ۔۔سچ پر کون اعتبار کرتا ۔ مگر وہ جھوٹ بھی کیا بولے گی ۔۔عام طور پہ استعمال ہوئے عزر تو دو تین گھنٹے کی دیری پر ہی ختم ہوجاتے ہیں ۔۔ مگر سات گھنٹے ۔۔۔؟

سات گھنٹوں کا وہ کیا ٹھوس بہانہ بنائے گی۔۔سوچ سوچ کر اس کے دماغ کی نس پھٹنے لگی تھی ۔۔مگر کوئی چارہ نظر نہیں آ رہا تھا ۔۔۔چہرہ تو کب سے سفید پڑا ہوا تھا ۔۔جیسے خون کی شدید کمی ہو اسے۔۔اس کے ہونٹ بھی خوف کے مارے خشک ہو کر پاپڑی بنے ہوئے تھے ۔۔عجیب سا دل بیٹھا ہوا تھا۔۔تھانے کی دیواروں سے ٹپکتی وحشت پہلے ہی اس کا خون جلا چکی تھی۔۔اور اب تشویش نے رہا سہا خون بھی نچوڑ لیا تھا ۔۔

"اب بتائیں اس گلی میں ٹرن کروں ؟"اچانک دھیمی رفتار کر کے شانی نے محلے کے باہر لگے بلبوں کی محدود سی روشنی میں جھانک کر پیچھے بیٹھی اس لڑکی سے تصدیقی انداز میں پوچھا تھا ۔۔وہ ایک دم گھبرا کر اپنی سوچوں سے باہر نکلی اور خشک لبوں پہ زبان پھیرتے ہوئے گڑبڑا کر باہر جھانکا تھا ۔۔یہ اسی کا محلہ تھا ۔۔اسے کچھ ڈھارس بندھی تھی ۔۔مگر اتنی بھی نہیں کہ مطمئن ہو جاتی ۔۔ابھی تو اسے گھر میں منتظر سوتیلی ماں اور بھائی کی جنگ کا بھی سامنا کرنا تھا۔۔۔ جس کے لئے اس نے ایک گہری آہ بھر کر خود کو ذہنی طور پر تیار کیا تھا اور پھر اس شخص سے مخاطب ہوئی ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"آپ مجھے یہی پر اتار دیں ۔۔اندر میں خود چلی جاؤں گی ۔ دراصل آگے گلیاں چھوٹی ہیں اور راستہ بھی ٹھیک نہیں ہے ۔کچھ کدھائی کا کام چل رہا ہے ۔۔آپ کو پریشانی ہو گی ۔۔آپ چلے جائیں ۔۔"اس نے جھجکتے ہوئے تفصیلی جواب دیا تھا ۔۔وہ سچ میں نہیں چاہتی تھی یہ شاندار گاڑی محلے میں جائے اور کوئی رات کے اس پہر اسے گاڑی سے اترتا ہوا دیکھے ۔ اس معاملے میں وہ بہت احتیاط کرنے والی لڑکی تھی ۔۔لوگ تو بہتان باندھنے میں ذرا دیر نہیں کرتے ۔۔اور ویسے بھی لڑکیوں کی ذرا سی خطائیں ان کی زندگی بھر کا روگ بنا دی جاتی ہیں ۔۔اسی لئے ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا چاہیے ۔۔یہ دنیا بڑی ظالم ہے ۔ رعایت نہیں دیتی ۔

"ارے ! تمہیں یہی اتار کر چلا جاؤں ؟ رات کا وقت ہے ۔۔۔پورا علاقہ تنہا ہے ۔۔نہ بندہ نہ بندے کی ذات ۔۔ میں ایسے کیسے اتار دوں ۔۔۔ یہ مجھے اچھا نہیں لگ رہا ہے اور اگر ذکاء کو پتا چلا کہ میں نے تمہیں آدھے راستے میں اتارا تو وہ میری عزت کرنے میں ایک سکینڈ نہیں لگائے گا ۔ ۔ اسی لئے آپ بتائیں کہاں جانا ہے میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں گھر

کے سامنے ہی اتاروں گا آپ کو۔۔اس وقت آپ ہو نہ ہو میری ذمے داری ہیں۔۔۔اور اس وقت اللہ نہ کرے کوئی بھی حادثہ پیش آ سکتا ہے ۔"

وہ کوفت سے کہتا ہوا بس اس لڑکی کو اس کے گھر چھوڑ کر وہاں سے نکل جانے کے لئے بے تاب سا لگ رہا تھا ۔۔فاریہ نے اس کے چہرے پر پنپتی بے زاری فوراً بھانپ لی تھی ۔۔اسے برا لگا اس لڑکے کے لیے ۔۔وہ بھی بلا وجہ ہی مشکل کا شکار تھا ۔۔

"نہیں اللہ نہ کرے کوئی حادثہ اب ہو ہمارے ساتھ ۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔یہ میرا محلہ ہے۔۔سب جانتے ہیں مجھے ۔۔میرا بچپن گزرا ہے یہاں ۔۔مجھے کوئی کچھ نہیں کہے گا ۔۔آپ جائیں ۔۔میں محفوظ ہوں یہاں ۔۔۔میں خود چلی جاؤں گی ۔۔"فاریہ نے لجاتے ہوئے دھیمی آواز میں اسے وہاں سے کسی طرح ٹالنے کے لئے کہا تھا۔۔

"نہیں پھر بھی۔۔چلیں میں چھوڑ دیتا ہوں گھر کے سامنے"!شانی نے سنجیدہ آواز میں کہہ کر پھر سے انجن اسٹارٹ کیا تھا جو وہ باتوں کے دوران بند کر چکا تھا ۔۔انجن کی آواز نے ساکت فضا میں انتشار مچایا تھا اور ہیڈ لائٹس کی تیز روشنی نے سامنے کے گھروں پر سنہری روشنی کی چادر چڑھا دی تھی۔۔۔فاریہ اس کی تیزی پر بوکھلا گئی ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نہیں میں کہہ رہی ہوں نا میں چلی جاؤں گی ۔۔۔ آپ تکلف نہ کریں۔۔اندر کا ویسے ہی راستہ خراب ہے ۔۔آپکو گاڑی چلانے میں دقت ہوگی۔۔میں پیدل ہی اندر چلی جاتی ہوں آپ مجھے یہی پر اتار دیں۔۔لاک کھولیں"! وہ ایک دم ہی کچھ جھنجھلا کر کہتی یوں رخ دروازے کی سمت کر کے بیٹھ گئی تھی جیسے ابھی وہ دروازہ کھول دے گا اور وہ اچھل کر باہر کود جائے گی ۔۔

شانی نے حیرانی سے اسے گردن موڑ کر دیکھا تھا ۔۔ اچانک اس کے انداز ؤ اطوار میں ضد اتری تھی۔۔اس نے لاک کھولا تو فاریہ فوراً اپنا تھیلا پکڑتی باہر نکل کر کھڑی ہو گئی تھی۔۔

"شکریہ بہت بہت۔۔اب آپ بھی جائیں ۔۔"فاریہ نے ممنونیت سے کہہ کر الوداعی انداز میں سر ہلایا اور پلٹی۔۔

"رکو ذرا"!..شانی نے کچھ سوچا اور لب کچل کر تیزی سے باہر نکلا۔۔۔ وہ ٹھٹک کر رکی ۔۔

"چلو پیدل ہی اندر چل کر چھوڑ آتا ہوں ۔۔راستہ خراب ہے۔۔گاڑی اندر نہیں جا سکتی میں تو جا سکتا ہوں نا۔۔اور پھر پتا نہیں تمہارے گھر اندر کتنی دور ہو ۔۔ میرا دل نہیں مان رہا تمہیں اس طرح بے سہارا چھوڑ کر جانے کو۔" وہ تیزی سے کہہ کر جیکٹ سیٹ سے

اٹھا کر پہنتا چابی کھینچ کر گاڑی لاک کر رہا تھا ۔۔فاریہ نے روہانسی ہو کر اسے دیکھا ۔۔وہ یہی تو چاہتی نہیں تھی اسے گھر تک لے جائے ۔۔ مگر یہ شخص اف۔۔۔۔!

"نہیں ۔۔ نہیں۔۔ آپ تکلف نہ کریں ۔۔ویسے ہی میری وجہ سے بہت مشکل اٹھا چکے ہیں آپ ۔۔" فاریہ جھٹ بول کر اسے انکار کرنے لگی ۔۔ مگر تب تک وہ چل کر اس تک پہنچتا وہ راستہ سمیٹ چکا تھا تو فاریہ نے بڑی مشکلوں سے بنایا تھا ۔۔

"کوئی بات نہیں جہاں اتنی مشکل اٹھا چکا ہوں وہاں تھوڑی اور بھی اٹھا سکتا ہوں ۔۔ چلو"!

وہ گمبھیر انداز میں بولتا ہوا اس کی سرعت سے گزر گیا ۔۔فاریہ اس کے مستحکم انداز کو منہ کھولے دیکھتی رہ گئی ۔۔ اس کا ٹھوس لہجہ ایسی طاقت رکھتا تھا کہ فاریہ کے منہ سے آواز نہ نکلی ۔۔بس قدم بے ساختہ اس کی تقلید کرتے گئے۔۔وہ اس سے دو قدم آگے اس اندھیرے میں ڈوبے محلے کی گلیوں میں چلتا جا رہا تھا ۔۔دونوں ہاتھوں کو بڑھتی ٹھنڈ کے باعث جیکٹ کی جیبوں میں ٹھونسے شانی چاند سے سیدھا اترے اس نور کی روشنی میں چل رہا تھا ۔جس کی کچھ روشنی ارد گرد جگمگھٹوں کی صورت زمین کی چھاتی پر کھڑے مکانوں کی منڈیروں سے جھانکتی ہوئی بڑی فرحت بخش محسوس ہو رہی تھی ۔۔ شانی کا موڈ

قدرے پہلے کی نسبت بہتر ہوا تھا۔۔فاریہ اس سے دو قدم پیچھے چلتی ہوئی اس کے اُٹھتے قدموں کو تک رہی تھی ۔۔گلیوں کی اونچی نیچی کچی زمین اور کچھ فرش دھوئے گھروں کے دروازوں سے نکلے پانی کی وجہ سے کیچڑ بھی جما ہوا تھا۔۔ کہیں کہیں تو نالیاں بھی نظر آ رہی تھیں ۔۔ کبھی تنگ تو کبھی بہت وسیع گلیوں کو بنا چہرے پر کوئی شکن لائے وہ پار کر رہا تھا ۔۔ فاریہ کے دل کو کچھ بہت بری طرح لگا۔۔

اس کے اسنیکرز پر کیچڑ لگ چکا تھا ۔۔

"بس ٹھیک ہے اب میں چلی جاؤں گی آگے خود ہی "..اس نے ایک دم ہی عقب سے اسے پکار لیا ۔۔وہ چونک کر پلٹا۔۔

"تمہارا گھر ابھی مزید دور ہے کیا ۔؟"شانی نے جیسے اس کی بات پر دھیان نہیں دیا تھا ۔۔

"نہیں بس یہ گلی ٹرن کروں گی تو سامنے ہی گھر ہے میرا۔" فاریہ نے نا سمجھی سے بتایا۔۔جو کہ اس کی سب سے بڑی غلطی تھی شاید۔۔

”تو پھر میں گھر تک ہی چھوڑ دیتا ہوں۔۔جب یہاں تک آیا ہوں تو ایک گلی مزید ٹرن کر سکتا ہوں ۔“ شانی نے سر جھٹک کر کہا اور چل پڑا ۔۔فاریہ نے متذبذب چہرے سے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔وہ کیسے اسے کہے وہ اسے گھر تک ہی تو نہیں لے جانا چاہتی ۔۔اس کے گھر والوں کو بھنک لگ گئی یا انھوں نے اسے اتنی رات گئے اس کے ساتھ دیکھ لیا تو ہنگامہ مچ جائے گا ۔۔مگر مرے مرے قدم اٹھاتی جب اپنے گھر تک پہنچی تو سانس رک گیا تھا ۔۔اس کے گھر کا دروازے کھلا ہوا تھا ۔۔اس کی رفتار سست پڑی ۔۔ شش و پنج میں مبتلا ہو وہ بھاگ کر شانی کی سرعت سے نکلی اور گھر کے دروازے تک پہنچی ۔۔اپنی دھن میں مگن چلتے شانی نے سٹپٹا کر اسے سامنے موجود مکان کے دروازے پر رکتے دیکھا تھا ۔۔ بڑی ہی کوئی گمبھیر سی صورتحال محسوس ہو رہی تھی ۔۔ شانی کو بھی کچھ کھٹکا تو بے اختیار قدموں کی رفتار بڑھا کر اس کے دروازے پر پہنچا تھا اور پھر وہیں تھم گیا تھا ۔۔اندر کا منظر ناقابلِ یقین حد تک سنگینی میں ڈھلا ہوا تھا ۔۔اس کے گھر کے صحن میں اس کی سوتیلی ماں اور بھائی کھڑا تھا ۔۔جن کے چہرے کے تاثرات بڑے ہی نفرت انگیز اور خوفناک منظر پیش کر رہے تھے ۔۔ان کے سامنے فاریہ کھڑی تھی۔۔اس کے چہرے کے

تاثرات تو شانی نہیں دیکھ پایا تھا۔۔مگر اس کا ساکن سراپا ساری کہانی بیان کر گیا تھا ۔۔اس کا ڈرا سہما وجود بت کی صورت ان کے سامنے کھڑا تھا۔۔شانی کو اس سنگین نوعیت سے بھری فضا میں کچھ گڑبڑی کا احساس شدت سے ہوا تھا۔۔اور اپنی غلطی کا بھی۔۔ فاریہ تو پھٹی پھٹی آنکھوں سے اس سامنے اٹھتے اس طوفان کو دیکھ رہی تھی۔۔جو کب سے اس پر گزرنے کو تیار کھڑا تھا۔۔

"اماں وہ دراصل میں"....فاریہ نے منمناتے ہوئے ابھی منہ کھولا ہی تھا کہ وہ عورت چیل کی طرح اس پر جھپٹی تھی۔۔۔

"بے حیا، بے شرم، بے غیرت۔۔۔"! یکے دیگرے بعد کئی زناٹے دار تھپڑ اس کی نازک گال پر نشان چھوڑتے گئے تھے۔۔اس کے ہاتھ سے اس کا تھیلا چھوٹ کر فرش پر گرا۔۔اور وہ لڑکھڑاتے ہوئے پیچھے کی طرف گر کر زمین بوس ہوئی تھی۔۔اس کی دردناک چیخ نے سکوت میں ڈوبے مکان میں گونج کر شانی کو بے حواس کر دیا تھا۔۔وہ ہکا بکا کھڑا یہ ظالمانہ سلوک دیکھ رہا تھا۔۔جہاں اس عورت نے چھوٹتے ہی اس نازک

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

لڑکی کو بھنجھوڑ ڈالا تھا۔۔۔اس کی آنکھیں بے یقینی کی حد تک پھیلی سامنے افتادہ وُ خیزہ رونما ہوا منظر دیکھ رہی تھیں اور دماغ صاف سلیٹ تھا۔۔۔

"مجھے پتا تھا تو ایک دن یہ دن دکھائے گی۔۔۔کر آئی منہ کالا ۔۔ اب یہاں کیا لینے آئی ہے ۔۔۔"عورت کسی طرح قابو میں نہیں آ رہی تھی ۔۔زمین پر گری فاریہ زارو زار رو رہی تھی ۔۔اس کی آہوں اور ہچکیوں کو نظر انداز کرتی وہ عورت اسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر مکوں اور تھپڑوں سے ادھ موا کر رہی تھی۔۔وہ اپنی ناکردہ گناہ کی معافیاں مانگتی جا رہی تھی۔۔وہ ہمیشہ ایسا ہی کرتی تھی۔۔وہ مظلوم بنتی تھی اور اس پر ظلم کیا جاتا تھا ۔ اس کی کمزوری اس عورت کو مزید شہ دے رہی تھی۔۔اس پر اپنی طاقت کا استعمال کرنے کی۔۔جب شانی نے فاریہ کے پھٹ چکے ہونٹ اور منہ سے خون نکلتا دیکھا تو اس کی شل ہوئی تمام حسیات اچانک جاگ اٹھی ۔۔۔

وہ برق رفتاری سے ایک دم آگے بڑھ آیا اور زمین پر گری فاریہ پر جھکی اس عورت کو پیچھے دھکیلا اور فاریہ کو فرش سے اٹھاتے ہوئے اس کے ہچکیوں زدہ وجود کو اپنے حصار میں لیا تھا ۔۔

”یہ کیا کر رہی ہیں آپ ۔۔کیا طریقہ ہے یہ پوچھ تاچھ کا۔۔ ایسے کوئی اپنی جوان بیٹی کو مارتا ہے بھلا۔۔۔آپ کو جاننا ہے تو آرام سے بٹھا کر پوچھیں کہ ایٹلسٹ ہوا کیا تھا۔۔ “ شانی نے غصے سے چلا کر کہتے ہوئے اس خاتون کے کانوں کی گھنٹیاں بجا ڈالی تھیں ۔۔

اس عورت نے آنکھیں پھاڑ کر اس لڑکے کو دیکھا تھا ۔۔جس کی رعب دار شخصیت اور امیرانہ طور طریقہ اس کے دماغ کو مرعوب کر گیا تھا ۔۔ فاریہ نے سسکتے ہوئے شانی کو تر بتر چہرہ اٹھا کر دیکھا تھا ۔۔وہ گوری رنگت کا لڑکا ضبط کی شدت کے باعث سرخ ہو رہا تھا ۔۔

”اے تو کون ہے بھئی ہمارے گھر کے معاملات میں بولنے والا۔۔ہمت کیسے ہوئی تیری ہاں“!

ماں کی بولتی لمحہ بھر کو بند ہوتی دیکھ پیچھے کھڑا بلو تڑی دکھاتا آگے آیا تھا۔۔

”اماں یہی ہے نا اس کا عاشق۔۔۔جس کے ساتھ گلچھڑے اڑانے گئی ہوئی تھی یہ ۔۔روز ہی ملتی ہوگی اس سے ۔۔ مگر آج کچھ زیادہ دیر ہو گئی تو چھوڑنے چلا آیا ۔۔۔اب دیکھو ۔۔یہ کچھ ہونے لگا ہے ہمارے گھر میں۔۔۔یہ تو ہے ہی بدکردار ۔۔۔“!

وہ منہ سے غلاظت اگلتا فاریہ کی طرف لپکا تھا کہ شانی کی ایک خونخوار نگاہ پر وہ خوف زدہ ہو وہیں رک سا گیا۔۔ شانی کی سرخ انگارہ آنکھوں میں جھانکتے ہوئے اس کا سانس رکا تھا۔

"اپنی تربیت کا پتا دینے کی ضرورت نہیں ہے۔تم کس معیار کے لڑکے ہو یہ مُجھے پتا چل چکا ہے۔۔میں بھی تمہیں اس بات کا بڑا اچھے سے جواب دینا جانتا ہوں۔۔ مگر مجھے میری تربیت اپنے خود کے معیار سے گرنے کی اجازت نہیں دیتی۔۔بہتر ہو گا بولتی بند رکھو"!شانی نے آنکھوں کے کڑے تیوروں سے اسے تنبیہہ کی تھی۔وہ اس کے رعب و دبدبے سے گھبرا کر پیچھے ہٹا مگر زبان کی تابڑ توڑ افشانیاں عروج پر تھیں۔۔

"اماں دیکھ رہی ہے کس بدماش کو اٹھا کر گھر لے آئی ہے۔۔بلاو ذرا سب کو۔یہ غنڈی گردی ہمارے محلے میں نہیں چلنے والی۔۔یہ شریفوں کا محلہ ہے۔"بلو ایک دم ہی جوش میں آتا چلا چلا کر محلے کو اکٹھا کر رہا تھا۔۔شانی نے بھنویں سکوڑ کر نا سمجھی سے اسے گھر کے باہر بھاگ کر نکلتے اور پھر ہنگامی حالات پیدا کرتے دیکھا تھا۔۔فاریہ کے چہرے پر قطروں کی صورت خوف اترا۔۔

"آپ جائیے یہاں سے ۔۔ آپ پلیز چلے جائیں ۔۔آپ کا یہاں رہنا ٹھیک نہیں ہے ۔۔"وہ خوفزدہ سی اس کی سمت مڑ کر شانی کو جھنجھوڑتے ہوئے کہہ رہی تھی ۔۔شانی نے گھر کے باہر مکانوں سے نکلتے لوگوں کا ہجوم لگتا دیکھا تھا ۔۔محلہ ایک دم ہی جیسے نیند سے بیدار ہوا ان کے گھر کے دروازے پر انگشت بدنداں سا جمع ہو چکا تھا ۔۔

"یہ سب کیا کر رہے ہیں یہ لوگ.؟؟"شانی نے فاریہ کی بات نہیں سنی تھی۔۔وہ تو بس اس تماشے کو ہونق شکل لئے دیکھ رہا تھا ۔۔جو اچانک ہی رونما ہوتا سمجھ سے باہر تھا ۔

"آپ پلیززز جائیں یہاں سے ۔ میں کہہ رہی ہوں نا آپ"...فاریہ کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا ۔۔اسے یہ مجمع کسی مساعد حالات کا عندیہ نہیں لگ رہا تھا ۔۔نتائج بڑے بھیانک ہونے والے تھے۔۔۔ اس کی بوکھلاہٹ پر شانی نے اس لڑکی کو دیکھا ۔۔

"لیکن میں اس طرح کیسے ۔۔"وہ اس سے پہلے کچھ کہہ پاتا۔۔باہر معلوم نہیں کیا مشورات ہوئے تھے کہ محلے کے کچھ جوان لڑکے ایک جھٹکے سے اندر گھسے اور ایک دم شانی کو پکڑ کر گھر کے باہر کھینچ کر لے گئے ۔۔شانی اتنا بوکھلا گیا تھا کہ کب ڈری سہمی فاریہ کا ہاتھ اس کے ہاتھ سے چھوٹا وہ جان نہ سکا ۔۔فاریہ کا دل دھک سے رہ گیا ۔۔۔اس کے دل کو

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

یک دم خدشات نے آن گھیرا۔۔جو ہونے والا تھا وہ بہت غلط تھا۔۔اس کی سوتیلی ماں اسے بھی کھینچ کر باہر لے گئی۔۔جہاں ان کے گھر کے احاطے میں پورا محلہ کھڑا تھا۔۔ہر کوئی ان دونوں کو شک کی نظر سے دیکھتا منہ پر ہاتھ رکھے کھڑا تھا۔۔چہ مگوئیاں شروع تھیں۔۔ہر کوئی اس لڑکے کو ان کے گھر سے نکلتے دیکھ متعجب کھڑا تھا۔۔۔ اس نے پورے محلے کے مرد خواتین اور بوڑھوں کو دیکھا تو وحشت سے آنکھیں میچ لیں۔۔وہاں ہر کوئی اسے بچپن سے جانتا تھا۔۔مگر اس وقت آنکھوں میں نفرت اور شک لیئے اسے دیکھ رہے تھے۔۔یہ بے اعتباری بھری نگاہیں فاریہ کے دماغ کی رگیں سکوڑ گئیں۔۔۔

"میں نہیں جانتا اس لڑکی کو۔۔میں تو اسے گھر چھوڑنے آیا تھا بس"..بہت سے شور شرابے اور تیز آوازوں میں اسے شانی کی آواز سنائی دی تو پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔ سامنے ہی سب محلے کے مرد اسے گھیرے کھڑے پوچھ تاچھ کر رہے تھے۔۔۔

فاریہ کے لیے یہ دل لرزا دینے والا منظر تھا۔۔کہ شانی پر الزامات لگائے جا رہے تھے۔۔اسے فاریہ کا یار کہا جا رہا تھا۔۔اس پر بہتان بندھ رہے تھے۔۔فاریہ کانپتے ہوئے منہ پر دوپٹے کا پلو دبائے تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔دیکھتے ہی دیکھتے محلے کے ثالث بزرگ

بھی چلے آئے تھے۔۔۔عجیب ہی ہنگامی صورتحال پیدا ہو چکی تھی ۔۔فاریہ کی ٹانگوں سے جان نکلی جا رہی تھی۔۔۔اس کا دھڑ بس زمین بوس ہونے لگا تھا ۔۔ ایک جوشیلے نوجوان نے شانی کا کالر دبوچ رکھا تھا ۔۔اور وہ جھنجھلاتے ہوئے سب کو سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا ۔۔سارے مرد آپس میں گومگو ہوتے تو کبھی شانی پر جملے کستے۔۔۔فاریہ کا کردار جو پہلے صرف گھر میں اچھالا جاتا تھا اب پورے محلے میں اچھل چکا تھا۔جانے کیا کچھ کہتی خواتین اسے کاٹ دار جملوں سے تار تار کر رہی تھیں ۔۔اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا ۔۔اس کا دماغ سائیں سائیں کرنے لگا تھا ۔۔کانوں کی لوئیں اس قدر تپ اٹھی تھیں کہ اسے لگا اب وہ کبھی کسی کے سامنے نظر نہیں اٹھا پائے گی ۔۔۔وہ پورے محلے میں بدنام ہو چکی تھی ۔اس نے وہ وہ گالیاں سن لیں تھی اپنے کردار پر کہ جو آج تک اس نے کبھی نہ سنی تھی ۔۔

"یہ سچ کہہ رہا ہے ۔۔ہم ایک دوسرے کو آج سے پہلے نہیں جانتے تھے ۔۔نہ کبھی ملے تھے۔۔"فاریہ نے جب شانی کو سب سے الجھتے اور اکیلے مقابلہ کرتے ہوئے اپنا کردار کا

بچاؤ کرتے دیکھا تو وہ بھی حلق پھاڑ چینخی تھی۔۔سب نے رک کر اسے دیکھا۔۔وہ اذیت کی آخری حد تک پہنچ چکی تھی۔۔۔سارا شور شرابا ایک دم تھم گیا۔۔

"چھوڑیں سب اسے۔۔۔یہ تو بہت اچھے انسان ہیں۔۔مجھے بس گھر چھوڑنے آئے تھے اور آپ سب۔۔جانے کیا کچھ کہے جا رہے ہیں۔۔کچھ تو شرم کریں۔" فاریہ میں جانے سے اتنی ہمت کہاں سے آئی تھی۔۔سب محلے والے سن کھڑے ہو گئے تھے۔۔شانی نے چہرہ موڑ کر اسے دیکھا تھا۔ اس نے آگے آ کر ان لڑکوں کے درمیان سے شانی کو کھینچا تھا۔۔

"لو عاشقی تو دیکھو۔۔رات گئے لڑکے کے ساتھ پکڑی گئی ہے۔۔اور اب معصوم بننے کا ڈراما کر رہی ہے۔۔۔دیکھ لو سب"..اس خاتون نے حقارت سے چباتے ہوئے سارے محلے کو متوجہ کیا تھا۔

"یہ معصوم لگتی تھی نا تم سب کو۔۔ اور سارا محلہ کہتا تھا رخسار تو بچی پر سختیاں کرتی ہے۔۔ظلم کرتی ہے۔۔اب دیکھ لو اس کے چال چلن۔۔۔یہ شروع سے ہی حرافہ لڑکی ہے۔۔آئے دن لڑکوں کے ساتھ گھومتی تھی۔۔ تبھی میں اس پر سختی کرتی تھی۔۔اب تو خود دیکھ لیا ہے تم سب نے۔۔مل گیا ثبوت۔۔اب بھی کہو میں غلط ہوں۔۔"وہ چینخ چینخ کر

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

فاریہ کے کردار پر انگلی اٹھاتے ہوئے خود کو بری الزمہ قرار دے رہی تھی ۔۔سب نے فاریہ اور شانی کو ساتھ کھڑے دیکھ ناگواری سے سر جھٹکا تھا ۔۔شانی نے بونچھکا ہو کر اس خاتون کی گوہر افشانی ملاحظہ کی تھی ۔سارے لوگوں کی متفق نگاہیں اس عورت پر جمی ہوئی تھیں۔۔جو سب کی ہمدردیاں حاصل کرنے کے لئے اب چہرے پر پلو رکھے جھوٹے آنسوں بہاتی واویلہ کر رہی تھی ۔

"میں نے تو آج تک اس کے باپ سے بھی اس کی کرتوتوں کو چھپا کر رکھا ہوا تھا ۔۔۔ ہر بار کہتی ہوں لڑکی ذات ہے ۔۔آج کل کے لڑکوں کی چکنی چپڑی باتوں سے بہک جاتی ہو گی۔۔تھوڑی سختی کروں گی تو کیا پتا کوئی سدھار آ جائے ۔۔مگر اس کی حرکتیں ٹھیک نہیں ہوئیں ۔۔ارے اس کی ان ہی حرکتوں کی وجہ سے تو اس کا باپ ملک سے باہر منہ چھپائے بیٹھا ہے۔۔وہ تو سخت ناراض ہے اس سے ۔۔بات تک کرنا پسند نہیں کرتا اس سے ۔۔یہ تو میں ہوں جو اسے پھر بھی اس کی خیر خیریت دیتی رہتی ہوں ۔۔ورنہ اسے تو ذرا پروا نہیں اس بدچلن کی۔۔۔"

وہ عورت فاریہ کو طعنے کوسنے دے رہی تھی ۔۔فاریہ نے بھرائی آنکھوں سے چہرہ موڑ سکتے سے اس عورت کو دیکھا تھا ۔۔جو کتنی صفائی سے جھوٹ بول کر اس کا پاک بے داغ کردار سب میں میلا کرنے میں کامیاب ہو رہی تھی۔۔اور سب ہی تضحیک آمیز نگاہ سے اسے دیکھ تاسف سے سر جھٹک اس عورت کو دلاسے دے رہے تھے۔۔۔

شانی نے جبڑا بھینچ کر اس عورت کے ڈرامے کو گراں نظروں سے دیکھا تھا ۔۔کتنی آسانی سے جھوٹ کو چلا چلا کر بولتی وہ سچ دبانے کی کوشش کر رہے تھی ۔۔

اور جہاں جھوٹ کو اونچے لہجوں میں لپیٹ کر بولا جائے وہاں سچ دفن ہو جایا کرتے ہیں ۔۔

"اماں یہ آپ کیا بولے جا رہی ہیں ۔۔آپ کیوں تماشا کر رہی ہیں ؟"فاریہ کے حلق سے گھٹی ہوئی آواز نکلی تھی۔۔اس کے چہرے پر سکتہ تھا ۔۔۔بے یقینی تھی۔۔ہڑبڑاہٹ تھی۔۔

"میں تو تیرا اصلی رنگ ہی دکھا رہی ہوں سب کو۔۔۔یہی ہے نا تیری اصلیت ۔اب مظلومیت کے ڈھکوسلے چھوڑ کر سیدھی طرح بتا دے اس لڑکے سے تیرا کیا تعلق ہے اور اسے تو اتنی رات گئے یہاں کیوں لے آئی تھی۔۔"عورت نے آنکھیں دکھاتے ہوئے جارحانہ انداز میں مزید واویلہ کیا تھا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”میں انھیں نہیں جانتی ۔۔میرا کوئی تعلق نہیں ہے ان سے ۔۔یہ مُجھے ایک مشکل سے نکال کر بس یہاں چھوڑنے آئے تھے ۔۔ان سے صرف میرا انسانیت کا رشتہ ہے۔۔اس انسانیت کا جو یہاں کسی میں نظر نہیں آ رہی ہے ۔۔“فاریہ نے اذیت سے چینخ چینخ کر اپنے کردار کی گواہی دی تھی ۔۔مگر سب کی آنکھیں بے اعتباری کی بھینٹ چڑھی ہوئی تھیں ۔۔اور وہ بدکرداری کی بھینٹ چڑھنے والی تھی ۔۔

”اوئے لڑکے تو بتا کیا کرنے آیا تھا یہاں ۔۔ہمارے شریف محلے میں یہ اوچھے اور بے حیا کام نہیں چلتے ۔“ ایک جوشیلا لڑکا پھر تیوراتا ہوا آگے آیا تھا ۔۔جس کے منہ پر شانی نے بے قابو ہو کر مکا جڑ دیا تھا ۔۔اس کی برداشت ختم ہو گئی تھی ۔کب سے ان دونوں کا تماشا لگ رہا تھا ۔۔وہ کیسے سہتا اب۔۔لڑکے کے منہ کے بل گرتے ہی اس کے چند مزید ساتھی شانی کی سمت کڑے تیوروں سے لپکے تھے۔۔فاریہ نے دہل کر لبوں پہ ہاتھ رکھ کر ایک چینخ ماری تھی ۔۔مگر تبھی۔۔۔

”ایک منٹ رکو“!محلے کے ثالث بزرگ جو اب تک خاموشی سے کھڑے ماجرا دیکھ رہے تھے ۔۔انھوں نے یک دم بلند آواز سے روکا تھا۔وہ لڑکے احترام دکھاتے پیچھے ہٹ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

گئے۔۔۔شانی نے سنجیدگی سے بھنویں سکوڑ کر اس بزرگ شخص کو دیکھا۔۔وہ شاید محلے کے قاضی صاحب تھے۔۔جو ثالثی اختیارات بھی رکھتے تھے۔۔

محلے کے ایک آدمی نے ایک کرسی اٹھا کر ان کے پاس رکھی تھی۔۔جس پر وہ بزرگ کچھ سوچتے ہوئے بیٹھ بھی گئے تھے۔۔

"کیا نام ہے تمہارا بیٹے؟"انھوں نے سر تا پا شانی کو بغور جانچتی نگاہوں سے دیکھ سوال کیا۔۔شانی کی پیشانی پر بل گہرے ہوئے۔۔

"میر ذیشان شامیر"!اس نے نروٹھے پن سے تعارف کرایا تھا۔۔سب نے اس بگڑے تاثرات لیئے کھڑے لڑکے کو دیکھا۔۔وہ کسی اعلیٰ تعلیم یافتہ خاندان سے لگتا تھا۔۔

"دیکھو بیٹے۔۔ہمارا محلہ ایک عزت دار محلہ ہے۔۔"

"جی وہ تو نظر آ ہی رہا ہے کہ کتنے عزت دار لوگ یہاں پر پائے جاتے ہیں۔۔سارا کا سارا محلہ بدمعاشوں سے بھرا ہوا ہے۔سچ جھوٹ جانے بغیر بنا جانچ پڑتال کے ہی الزامات

لگا کر اچھے خاصے فیملی کے لوگوں کی عزت کی دھجیاں اڑا دی جاتی ہیں اس عزت دار محلے میں۔۔۔"

شانی کے الفاظ خاصے طنزیہ مگر لہجہ تہذیب سے بھرا ہوا تھا۔۔

اس کے نخوت سے سر جھٹکنے پر محلے کے جوشیلے نوجوان پھر سے آگے لپکنے کو تھے کہ بزرگ کی نظروں سے ڈر کر پھر پیچھے جا کھڑے ہوئے تھے۔۔

"لیکن اگر کوئی رات گئے ہمارے محلے کی بچی کے ساتھ اس کے گھر میں ملتا ہے یا آتا ہے تو اس کا مطلب سب یہی لیں گے کہ ان دونوں کا کوئی مضبوط تعلق ہے۔۔اور پھر غصہ تو کسی پر بھی حاوی ہو جاتا ہے اور جہاں معاملہ عزت کا ہو وہاں رعایت بہت کم ملتی ہے۔۔"انھوں نے دھیمے لہجے میں سمجھایا تھا۔۔شانی نے استہزاء سے سر جھٹکا۔

"عزت۔۔یہ عزت کا معاملہ ہے۔۔جسے سرِ عام ڈسکس کیا جا رہا ہے۔۔پورا محلہ تماشائیوں کی طرح کھڑا ہے۔۔ایک باکردار اور نیک لڑکی پر اس کی ماں تہمت لگا رہی ہے۔۔اس کی سیلف ریسپیکٹ اور ڈگنیٹی کو سب کے درمیان ایک مزیدار سا قصہ بنا کر پیش کیا جا رہا ہے اور بات ہو رہی ہے یہاں نامِ نہاد عزت کی۔۔۔"

شانی کی اشتعال انگیز آواز پر سب کو سانپ سونگھ گیا تھا ۔۔خاتون نے فاریہ کو چیل کی نگاہ سے گھورا ۔۔بلو کا الگ حلق خشک ہوا۔۔یہ لڑکا کسی کمزور لڑی کا موتی رو نہیں لگ رہا تھا ۔۔فاریہ نے ٹھٹک کر اسے دیکھا تھا ۔۔جو اکیلا اس کی طرف کھڑا تھا اور سارا محلہ اس کے خلاف ۔۔وہکیعں یہ سب کررہا تھا اسکے لئے ۔۔ازے تو اپنی جان کی امان پاتے ہی چلے جانا چاہیے تھا یہاں سے ۔۔مگر وہ کھڑا تھا ۔۔وہ فاریہ کے لئے کھڑا تھا ۔۔

"کیا کوئی بھی یہاں یہ جاننے کی کوشش کر رہا ہے کہ میں اور یہ لڑکی ایک دوسرے کو جانتے بھی ہیں یا نہیں ۔۔سب کو بس پارسائی کا جامہ پہن کر ایک مظلوم اور نیک لڑکی پر بہتان باندھنے ہیں ۔۔کیسے لوگ ہیں یار آپ لوگ ۔۔میرا تو آج تک اس قدر ridiculous mentality والے لوگوں سے واسطہ نہیں پڑا۔۔عجیب بے تکی بات پر تماشا لگا لیا ہے ان خاتون اور اس جاہل لڑکے نے اور پورا کا پورا محلہ اٹھ آیا ہے گھروں سے ، اس طرح کے تماشوں کو ترسے ہوئے لوگ بھنک لگتے ہی بھنبھناتے ہوئے پہنچ گئے کسی کے زخموں پر بیٹھنے ۔۔۔حد ہے واہیاتی کی۔۔"شانی کی آواز میں زلزلے اٹھ کھڑے ہوئے تھے ۔۔

”اتنی ہی اس لڑکی کی عزت کی پرواہ تھی تو نہ آتے نہ اس کے ساتھ یہاں ۔۔ بھئی ہم بھی بہن بیٹیوں والے ہیں ۔۔ایسے بے غیرتوں کو یہاں برداشت نہیں کریں گے ۔۔“

ایک آدمی تلملاتا ہوا سامنے آیا تھا ۔۔

”ہاں بھئی رخسانہ بی !تم سے یہ لڑکی نہیں کنٹرول ہو رہی تو اسے لو اور نکلو اس محلے سے ۔۔ بھئی اس کا اثر تو ہماری بچیوں پر بھی برا پڑے گا۔۔اس یہ لڑکی اس محلے میں نہیں رہ سکتی ۔۔“یہ فاریہ کی پڑوسن آنٹی تھیں۔۔اس کی ہمدرد دوست صدف کی ماں ۔۔۔ جس کے منہ سے آج تک فاریہ نے پھول جھڑتے دیکھے تھے اور اب آگ اگلتی یہ زبان اس کے قدموں تلے سے زمین کھینچ گئی تھی ۔۔فاریہ نے صدمے میں گھرے ان کو دیکھا ۔۔

”آنٹی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں ۔۔ آپ تو اچھی طرح سے جانتی ہیں مجھے ۔۔میں ایسی نہیں ہوں جیسا مجھے بیاں کیا جا رہا ہے ۔۔ آپ تو ہمیشہ مجھے کہتی تھی کہ آپ میرے ساتھ ہیں ۔۔میں اماں کے ظلموں سے نہ ڈروں اور لڑوں۔۔ آپ نے ہمیشہ مجھے سہارا دیا ہے تو پھر اب آپ کیوں ان کی باتوں میں آ رہی ہیں ۔۔“

فاریہ روتے ہوئے ان کے سامنے گئی تھی۔۔انھوں نے نفرت سے اسے پیچھے دھکا مار دیا ۔۔وہ مٹی پر گرتی گر شانی بروقت اسے تھامنا نہیں تو۔۔۔

"اماں یہ کیا..؟" صدف کی آواز پر سب نے اسے دیکھا تھا۔۔وہ ابھی گھر سے نکلی تھی اور فاریہ کے ساتھ ہوتا سلوک دیکھ اس کی آنکھوں میں آنسوں آئے تھے ۔۔ماں کے ناروا رویے پر اس نے آگے بڑھ کر فاریہ کو پکڑنا چاہا تھا۔ مگر اس عورت نے اسے پکڑ کر واپس کھینچ لیا ۔۔

"خبردار صدف جو تم نے اب اس سے کوئی رابطہ رکھا یا ملنے کی کوشش کی۔۔اس طرح کی لڑکی سے اب ہمیں کوئی تعلق نہیں رکھنا۔۔"!اس نے اپنی بیٹی کو جھنجھوڑ کر سمجھایا اور پھر فاریہ کو دیکھ کر انگشت شہادت اٹھائی ۔۔

"میری صدف سے دور رہنا۔۔اس کے آس پاس بھی اب نظر نہ آنا"!وہ دھمکاتی ہوئی بیٹی کو کھینچ واپس گھر میں گھر گئی تھی۔۔دھڑام سے دروازہ بند ہوا تو فاریہ کو لگا اس کے لئے سارے دروازے بند ہو گئے ہیں ۔۔وہ ایک ایسی راہ میں کھڑی تھی جہاں نہ واپسی کی راہ تھی ۔۔نہ اگلی راہوں کا کچھ علم تھا۔

"ہاں بھئی وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں ۔۔اب یہ لڑکی یہاں نہیں رہ سکتی ۔اس کے پیچھے تو اب آئے دن لڑکے آئیں گے ۔۔جانے روز کس کس کو لے کر آئے ۔۔ہم ایسے لوگوں کو محلے داری میں رہنے نہیں دے سکتے ۔۔باقر صاحب آپ ہی کوئی مناسب فیصلہ کریں۔۔"!

ایک اور خاتون نے حقارت سے چباتے ہوئے پہلے سے پھیلی آگ میں ایک تنکے کا اضافہ کیا تھا۔۔

"میں بھی اب اس لڑکی کو اپنے گھر میں نہیں رکھ سکتی بھئی۔۔اس کے باپ کو بتاؤں گی اس کی کرتوت تو وہ بھی یہی کہے گا ۔میں اب اسکی وجہ سے بدنامی کا ٹھیکرا اپنے سر پر نہیں اٹھا سکتی ۔۔۔میری بلا سے جائے بھاڑ میں یا کسی طوائف خانے میں چلی جائے مجھے اب اس گھٹیا لڑکی کو اپنے گھر میں نہیں رکھنا۔۔"!رخسانہ خاتون نے بھی موقعے پر چوکا مارا تھا ۔۔اس کی من کی پوری ہو ہی رہی تھی تو کیوں نہ بہتی گنگا میں ہاتھ دھوتی ۔۔یہ گھر تو ویسے بھی فاریہ کے نام تھا ۔۔اچھا تھا بدنام ہو کر نکالی جاتی تو اس کا باپ بھی غصے سے اسے جائیداد سے بے دخل کرتا۔۔اور پھر یہ گھر نام لگ جاتا اس کے ۔وہ تو شروع سے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہی کسی موقعے کی تلاش میں رہتی تھی۔۔آج مل گیا تھا تو فوراً سے اس نے اپنا پہلا وار کر دیا تھا۔۔

”نہیں۔۔پلیززززز۔۔۔میں کہاں جاؤں گی ۔۔۔ اماں یہ سب الزام ہے جو آپ نے مجھ پر لگایا ہے ۔ خدا کے لئے مُجھے اس طرح رسوا نہ کریں۔۔۔میں آپ کی سگی بیٹی نہ سہی مگر بیٹی جیسی ہوں۔۔آپ جانتی ہیں مجھے اچھی طرح سے ۔۔میں ایسی نہیں ہوں ۔۔پھر کیوں یہ سب کر رہی ہیں ۔“وہ ہاتھ جوڑ کر اس عورت کے قدموں میں گری تھی۔۔اس کی گڑگڑاہٹ سنتی وہ بے حس عورت تنفر سے چہرہ موڑ گئی۔۔۔شانی کو اس لڑکی پر ترس آیا تھا ۔۔کیا دنیا میں اب بھی اتنے ظالم اور بے حس لوگ ہیں ؟ اور یہ لڑکی اسے کس بات کی سزا دی جا رہی تھی ۔۔

”بس کر دو تم ۔۔کیوں سب کے پیروں میں گر گر کر خود کو اتنا مظلوم بنا رہی ہو ۔یہاں سب کے دل مرے ہوئے ہیں ۔۔کسی کو تمہارا احساس نہیں ہونے والا ۔۔“شانی کو اب فاریہ کی بے بسی غصہ دلا رہی تھی۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"تمہیں اس کی اتنی فکر ہے تو تم لے جاؤ اسے اپنے ساتھ ۔۔؟"بلو نے طنزاً اُکسایا تھا ۔۔شانی نے غصے سے اسے پچکے ہوئے منہ والے پتلے لڑکے کو گھورا تھا۔۔جو اس کے ایک مکے سے لڑھک سکتا تھا۔۔مگر وہ یہاں تماشا لگانے نہیں آیا تھا۔۔وہ تو یہاں بس انسانی ہمدردی کے لئے اس لڑکی کو چھوڑنے آیا تھا اور۔۔۔

"ہاں ہاں ۔اتنی ہی فکر ہے اس کی تو لے جاؤ اسے ۔۔رنگ رلیاں منانے کے وقت تو بہت اچھی لگ رہی ہوگی تمہیں ۔۔اب کیا ہوا ہے۔۔"ایک اور خاتون کی زہریلی زبان کھلی تھی۔۔

"میں تو کہتا ہوں پکڑ کر نکاح کراؤ دونوں کا اور چلتا کرو یہاں سے ۔۔ خس کم جہاں پاک"!..ایک لڑکے نے تو حد ہی کردی تھی ۔۔ان دونوں نے جھٹکا کھا کر اسے دیکھا تھا ۔۔

"کیا بکواس ہے یہ۔۔میں اس لڑکی کو نہیں جانتا ۔۔"شانی کی آواز لڑکھڑائی تھی اس بار۔۔ اس کے اندر کسی انہونی کا احساس شدت سے جاگا تھا۔۔

”لو اس کے ساتھ رات کے اندھیرے میں پکڑی گئ ہے اور یہ کہہ رہے ہیں ۔۔جانتے نہیں ۔۔خیر ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ۔۔سب نے دیکھ ہی لی ہے اصلیت تو۔۔۔اب بھلے انکار کرو یا اعتراف کس کو ماننا ہے یہاں “!اس خاتون نے نخوت سے منہ پھیر لیا تھا ۔۔

”یہی تو مسئلہ ہے یہاں کسی کو کچھ ماننا ہی نہیں ہے۔ میں بس اسے چھوڑنے آیا تھا یہاں ۔۔میں اسے چھوڑ چکا ہوں۔۔اب آگے یہ جانے اور آپ لوگ ۔۔میں جا رہا ہوں “.شانی غصے سے کہتے ہوئے مشتعالی قدم اٹھا کر چل پڑا تھا ۔۔یہاں رکا رہتا تو پھر کوئی مصیبت گلے پڑ جاتی ۔۔جیسے یہ لڑکی تھی۔۔نیکی کرنے نکلا تھا اور یہ سب اسے گلے کی پھانس بنانے پر تلے ہوئے تھے۔۔جتنا جلدی ہو سکے اسے اب یہاں سے نکلا ہی بہتر لگ رہا تھا ۔۔فاریہ نے خالہ خالی نظروں سے اسے جاتے دیکھا۔دل کسی نے شکنجے میں جکڑا تھا ۔۔جیسے کوئی مضبوط سہارا اس سے دور چلا جا رہا ہو۔۔

”رکو۔۔ اب لڑکی کو بدنام کر کے خود بھاگ رہے ہو ۔۔۔ اس سے تو اب نکاح کرنا ہی پڑے گا ۔۔عیاشیاں کرتے ہو نا تو خمیازہ بھی بھگتو اب “.ایک لڑکے نے اسے پیچھے سے پکڑ کر روکا تھا ۔۔وہ غصے سے گھوما ۔۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔۔ اس لڑکی کے ساتھ میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔۔"

شانی نے غصے سے نتھنے پھلائے اپنا آپ چھڑایا تھا۔۔

"تو ہم کرا دیتے ہیں نکاح ۔۔بن جائے جا تعلق بھی".خاموش تماشائیوں میں کھڑے ایک مرد نے آگے ہو کر بھڑکتے ہوئے اس پر دھاک بٹھانا چاہی تھی۔

"دیکھو بیٹا۔۔اس لڑکی کی عزت تمہاری وجہ سے مشکوک ہو گئی ہے۔۔اسے نہ اب اس کی ماں رکھنے کو تیار ہے اور نہ محلے والے۔۔اگر تم نکاح کر لیتے ہو تو یہ نیکی اور ثواب کا کام ہے کسی بے سہارا کس سہارا بننا۔۔"

بزرگ نے اب کے متحمل مزاجی سے ٹھہر کر اسے سمجھایا تھا۔۔شانی کے اوسان خطا ہو گئے۔۔

"پاگل تو نہیں ہیں آپ سب۔۔میں اس لڑکی سے آج ہی ملا تھا اور وہ بھی حادثاتی طور پہ۔۔ہم ایک مسئلے میں پھنس گئے تھے۔۔جس سے بڑی مشکلوں سے چھوٹ کر ہم یہاں پہنچے تھے۔۔میں تو بس عورت ذات کی عزت و ہمدردی میں اسے یہاں چھوڑنے آگیا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

۔۔"شانی چلا چلا کر اپنی بات ان کو سمجھانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔۔مگر محلے میں کوئی بھی اس کی سننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔سب ادھر ادھر سے غیرت کو نشانہ بنائے اس کے گرد جمگھٹا لگا چکے تھے۔۔۔شانی کو پہلی بار اب ان کے ارادے سنگین لگے تھے۔۔اس نے بوکھلا کر فاریہ کو دیکھا۔۔جس کے چہرے پر بھی سائے لہرا رہے تھے ۔۔ایک عجیب سا خوف دل میں سر اٹھانے لگا تھا ۔۔اس کے حوصلے پست ہونے لگے تھے ۔۔اور حوصلے تو اب شانی کے بھی ڈگمگائے تھے ۔۔۔ اس کے چودہ طبق تو ان سب کی خطرناک ہٹ دھرمی ہی روشن کر گئی تھی۔۔دماغ ایک دم سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفلوج کر بیٹھا۔۔

"قاضی صاحب نکاح کرانے کی تیاری پکڑیں ان کی ۔ہمارے محلے کی لڑکی کے ساتھ یہ دھوکا دھڑی کر کے اس طرح تو نہیں بھاگ سکتا ۔۔"ایک اور مرد اٹھا تھا ۔۔کرسی پر براجمان بزرگ سے کہتے ہوئے اس نے شانی کو حقارت سے دیکھا تھا ۔۔وہ منہ کھولے ان کو تکنے لگا ۔۔۔جو بلاوجہ ان دونوں کو ایک ساتھ نتھی کرنا چاہ رہے تھے۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”دیکھیئے آپ یوں اس طرح زبردستی نہیں کر سکتے ۔۔میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے ۔۔میں۔۔۔ہاتھ مت لگائیں مجھے“..!شانی گھبرا کر لڑکھڑاتا ہوا پیچھے ہٹا تھا ۔۔۔ وہ لوگ اس کی سمت بڑھ رہے تھے۔۔۔

”چل شرافت سے نکاح میں بیٹھ جا ۔۔ورنہ ہمیں مجبوراً تجھے نکاح کے لئے راضی کرنا پڑے گا ۔“ انھوں نے واضح دھمکی دی تھی ۔۔شانی کے اعصاب چٹخنے لگے۔۔

”میں کہہ رہا ہوں نا۔۔سنو تم ہی کچھ بتاؤ انھیں ۔۔“وہ ان کے درمیان سے نکل کر فاریہ کی سمت آیا تھا ۔۔

”بتاو انھیں سچ کیا ہے۔۔“اس نے فاریہ کے سامنے رک کر اسے التجا کی تھی ۔۔وہ بوکھلایا ہوا تھا ۔۔اس کا سر چکرا رہا تھا ۔۔

”آپ لوگ کیوں نہیں سمجھ رہے ۔۔ہم ایک دوسرے کو نہیں جانتے ۔۔۔ ہمارا کوئی افیئر نہیں چل رہا ۔۔یہ تو بہت اچھے انسان ہیں جنہوں نے میری مدد کی ہے۔۔اور مجھے باحفاظت یہاں چھوڑنے آئے ہیں ۔۔“فاریہ نے سب کو قائل کرنے کی اپنی سی کوشش کی تھی ۔۔مگر اس کی کمزور صدا کوئی سننے والا نہیں تھا۔۔

"ہاں دیکھا ۔۔میں بس اسے یہاں چھوڑنے آیا تھا ۔۔اب کوئی مجھے فضول کے جھنجھٹ میں نہ گھسیٹے ورنہ میں۔۔۔" وہ فاریہ کی گواہی پر کچھ بے فکری محسوس کرتا ہوا واپس مڑا اور سب کو اعتماد میں لیا تھا ۔۔

"ورنہ کیا ہے..یہ جھوٹ اب نہیں چلے گا ۔۔"

"ارے میں تو کہتی ہوں وقت کیوں ضائع کر رہے ہو۔۔۔پکڑو دونوں کو اور نکاح پڑھوا دو۔۔"رخسانہ خاتون کے لئے یہ اور بھی مفادات سے بھرا موقع تھا۔۔وہ کیسے گنواتی ۔۔فاریہ سے جان چھوٹ رہی تھی ۔۔۔جیسے بھی سہی ۔۔

"ہاں یہ میری بہن کے ساتھ غلط کر کے اسے بدنام کر کے بھاگ رہا ہے ".بلو کی کمینی خصلت نے بھی بروقت انگڑائی لی تھی ۔۔

شانی نے ششدر نظروں سے اسے دیکھا ۔۔اسے کوئی چارہ نظر نہیں آ رہا تھا ۔۔

"کیا بک رہے ہو۔۔۔تمہاری بہن کی عزت تم نے خود اچھالی ہے محلے میں۔ اور قصور سارا میرے خاتے میں ڈال رہے ہو۔۔اگر اتنی ہی پروا تھی اس کی تو گھر سے باہر کیوں تماشا

لگایا تھا۔ ۔ایک بار تحمل سے بات تو سن لیتے کہ ہم دونوں کس مصیبت میں پھنس گئے تھے ۔۔"تیوراتے ہوئے شانی کا بس نہیں چل رہا تھا اس بلو کی گردن مروڑ ڈالے ۔۔

"دیکھو بھئی ۔۔اب تو جو ہوا سو ہوا۔۔مگر تم بنا اس سے نکاح کیئے واپس نہیں جا سکتے یہاں سے ۔۔اور اگر تم نے ایسا کیا تو یہاں سے سیدھا جیل جاؤ گے۔۔"

محلے کے مردوں نے یک زبان ہو کر اسے دھمکایا تھا ۔۔"ہاں کرو بھئی پولیس کو کال اور بتاؤ اس کے متعلق ساری بات "!ایک نے تو باقاعدہ فون نکال بھی لیا تھا ۔۔شانی کا دماغ بھک سے اڑا ۔۔آنکھیں وحشت سے پھٹ پڑیں ۔۔فاریہ کا دل بھی دوبارہ پولیس کے نام سے کانپا تھا ۔۔اگر پولیس آتی تو وہ بات بھی کھلتی ۔۔یوں فاریہ کی مزید بدنامی ہوتی ۔۔محلے میں سب کو پتا چلتا وہ کس الزام کے تحت پولیس اسٹیشن گئی تھی۔۔یہ بات کبھی کھلنی نہیں چاہئیے تھی۔۔فاریہ نے لرزتے ہوئے ہاتھ منہ پر دبا لیئے تھے۔۔ اس کی کپکپاہٹ اس قدر واضح تھی کہ دیکھنے والا پریشان ہو جاتا ۔۔مگر کسی کے پاس اسے دیکھنے کو وقت نہیں تھا ۔۔اور اس وقت تو کم از کم نہیں تھا ۔

”دیکھیئے آپ پولیس کو نہیں بلا سکتے ۔۔میری بات کا یقین کریں ۔۔ہم دونوں اجنبی ہیں ۔۔“شانی نے زندگی میں پہلی بار ایسی صورتحال دیکھی تھی ۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا اسے کیسے یہ سب سنبھالنا ہے۔۔وہ ہمت چھوڑ رہا تھا ۔۔وہ کسی کو سمجھا نہیں پا رہا تھا ۔۔سب اس کے گرد جمع تھے۔۔پولیس کو بلانے کی بات کر رہے تھے۔۔کوئی سن نہیں رہا تھا ۔۔پورا محلہ ایک طرف ہو گیا تھا ۔۔اور اکثریت نے ہمیشہ اقلیت کو دبایا ہے ۔۔ وہ دونوں انھیں اپنی بات سمجھانے میں سرگراں تھے۔۔وضاحتیں کر رہے تھے ۔مگر سب بے سود تھا۔۔اور پھر وہ دونوں ہار گئے تھے۔۔خاموشی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔بے بسی سے ۔۔قاضی صاحب نے اسے اس کے گواہوں کو بلانے کے لئے کہا تھا۔۔شانی نے ایک گہری آہ بھری۔۔وہ دوبارہ تھانے نہیں جا سکتا تھا ۔۔ذکاء کی پھر نہیں سن سکتا تھا ۔۔میر خاندان کی عزت پھر پامال نہیں ہونے دے سکتا تھا ۔۔اس کا ذہن بند تھا۔۔کچھ سجھائی نہیں دے رہا تھا ۔۔اب تو ذکاء بھی واپس نہیں آنے والا تھا اسے بچانے ۔۔اس کا پورا وجود برف کی لپیٹ میں آ رہا تھا ۔۔اس کی دنیا برف بنتی جا رہی تھی ۔۔وہ کیا کرے ؟ اس کے قدموں تلے سے زمین کوئی دھیرے دھیرے سے کھینچ رہا تھا ۔۔ اس کی ٹانگوں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سے جان نکلی رہی تھی ۔ اس کے دل کی دھڑکن جیسے رک رہی تھی۔۔۔یا تو نکاح یا پھر سے تھانے جانا پڑتا۔۔اور اب ذکاء نہیں آنے والا تھا۔۔وہ گھر سے کسی کو نہیں بلا سکتا تھا ۔۔اس کا دل سکڑ رہا تھا۔۔دماغ بھاری ہو رہا تھا۔۔

وہ نکاح کر لے اچانک سے ۔۔کیسے۔۔۔اور کیوں؟

اس کا تو کوئی قصور نہیں تھا۔۔

اور اب نکاح کے علاوہ کوئی چارہ نہیں بچا تھا۔اسے فی الحال اس مصیبت کا حل نکاح ہی لگ رہا تھا۔۔فاریہ الگ چپ ہو گئی تھی۔۔وہ بولتی بھی تو کون سنتا۔۔اس نے بھی شاید ان کے فیصلے پر ۔۔وہ کمزور تھی۔۔اور کمزور پڑ گئی تھی ۔وہ مضبوط تھا۔مگر مجبور ہو گیا تھا۔۔اور پھر اس نے ایک شخص کو کال کی تھی ۔جو اگلے پندرہ منٹ میں اس کے گواہ کے طور پہ وہاں آیا تھا۔۔اور پھر اس سے اگلے پندرہ منٹوں میں وہ دو اجنبی بنا کسی منشاء کے نکاح میں باندھ دیئے گئے تھے۔۔نکاح ؟

کیا کسی کا نکاح ایسے بھی ہوتا ہے ۔۔۔ سب کچھ بہت افراتفری میں ہوا تھا۔۔دونوں کی زندگی نے اچانک ہی پلٹا کھایا تھا۔۔اور ان کی پوری زندگی کا فیصلہ انھوں نے نہیں محلے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

والوں نے کر دیا تھا۔۔اور پولیس کے چکروں میں واپس پڑنے کے خوف نے دونوں کے سروں پر تسلط جما انھیں اس تعلق سے جوڑ دیا تھا۔۔جس میں دونوں ہی خوش نہیں تھے۔۔۔جسے مجبوری کا تعلق کہتے ہیں۔۔

....

جانے شبِ ماہ کا کونسا پہر جاگا۔۔۔آسمانوں کی عمق پر پہرا دے رہا چاند دھیما پڑنے لگا تھا۔۔سرد رات کے پھیلتے سائے میں برف سی ٹھٹھرتی ہوائیں اور ہرسُو چھایا ہیبت ناک سناٹا ۔۔چاروں سمت لہراتی گہری خاموشی دبیز دھند میں ملفوف گہری رات تلے ایسے ہول ناک دیکھائی دے رہی تھی کہ متوسط گنجان علاقے کی ویرانیوں میں دل دہلانے والی سرد لہر خون میں دوڑ رگ و ریشہ میں سنسنی اور وحشت بھر جاتی۔۔۔۔اونچے نیچے طویل قطار میں نظر آتے بجلی کے کئی سارے کھمبے اور ان کے سروں پر مدھم روشنی اگلتے کوفت محسوس کراتے پیلے سنہرے بلب۔۔۔ایک کے بعد ایک ویران مگر تنگ گلی اور ان گلیوں میں سمایا گھپ اندھیرا منہ کو آرہا تھا یہی اندھیرا بوسیدہ زمانے کا احساس جگا رہا تھا۔کچھ چھوٹی بڑی قفل لگی چند دکانیں اپنے اپنے مخصوص وقت پر بند کی جا چکی تھیں ۔ مگر ان

کے بند شٹر گیٹ جو ویرانیت کی حد تک اس مفلس بستی میں پراگندہ نظر آتے تھے۔۔۔خستہ ٹوٹے پھوٹے مکانات جنکے بوسیدہ درو دیوار سے عسرت برس رہی ہے۔۔۔۔دور سے ابھرتی پر سرار قدموں کی دبی دبی بازگشت...... لمحے لمحے دور کہیں سے پاس تک سنائی دیتی کتوں کے بھونکنے کی ناگوار آوازیں۔۔۔ جو کبھی تو بند ہو جاتی اور پھر اچانک قریب سے سنائی دیتی، سنسان علاقے کی کچی سڑک۔۔۔۔اور اس سڑک کے کنارے چلتے دو شکست و مات کھائے وجود ۔۔۔۔سارا منظر انتہائی حقیقی اور نہایت دہشت زدہ کرنے والا تھا۔۔۔مگر کوئی مصیبت کا مارا۔۔ تقدیر کا ہارا نا ہوتا تو اس وحشت زدہ بستی کے درمیان ہول کھانے کو مجبور ہو جاتا۔۔ اس سوگوار اور بھیانک رات کے اندھیروں میں چلتے دو تنہا ہیولوں کو کیا ہی علم تھا کہ آج کی صبح وہ مقام مقصود کی تلاش میں نکلیں گے تو منزلیں اپنا راستہ ہی بدل جائیں گے ۔۔۔شانی بے یارو مددگار شکستہ حال پژمردہ قدموں سے اس ظالم محلے کے ان بے رحم لوگوں کے درمیان سے نکل آیا تھا ۔بدلی ہوئی زندگی ۔۔۔بدلی قسمت کے ساتھ....وہ چل رہا تھا ۔۔خاموش لب بھینچے ایک دم ناتواں بے سکنہ !!!

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اور اس کے پیچھے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اس سے کچھ فاصلے پر چلتی حالاتوں کی دھتکاری صدمے سے نڈھال فاریہ تھی ۔۔۔دل جان پر ڈھیروں ذلت و رسوائی کا بوجھ لیے اس سے بھی سبک رفتار سے چل رہی تھی۔ بے وجہ ،بے مقصد ۔۔۔

زبان تالو سے چپکی ہوئی تھی، گنگ تھی۔۔ دل و دماغ صاف سلیٹ ، ماؤف ۔۔۔دھیمی بوجھل رفتار سے بے وجہ ہی قدم اٹھا رہی تھی۔۔۔جانا کہاں تھا۔ علم نہیں ۔۔۔راستہ کونسا چننا تھا۔معلوم نہیں۔۔۔۔زندگانی، نصیب ، راہیں، سب دغا باز نکلے تھے ۔۔۔اسکی زندگی میں اپنا کچھ بھی نہیں تھا۔ نہ راستہ، نہ منزل اور نہ کوئی مقصد ،اور اب تو شاید ٹھکانا بھی نہیں تھا۔۔اب اس کے آگے کوئی امید بھی باقی نہیں رہی تھی ۔جو کچھ تھا وہ بھی آج اس زلت و رسوائی نے چھین لیا تھا۔۔ کچھ نہیں بچا تھا۔۔ عزت و احترام تو اس کی اپنے سوتیلوں کی نگاہ میں پہلی بھی نہ تھا،، پر آج سب محلے والوں کی نظروں میں نفرت اور حقارت دیکھ کر وہ ہار گئی تھی۔۔۔کیا اب سب ہمیشہ اسے اسی نگاہ سے دیکھیں گے؟۔۔اس کی مقدر نے اسکی زندگی کے ساتھ یہ کیسا کھیل کھیلا کہ ایک دن کے چند گھنٹوں کے سفر نے ایک انجان مسافر کے سپردِ کر دیا۔زندگی ہی بدل ڈالی اس کی ۔۔۔

اس کے ذہن پر پھن پھیلائے یہی چند ہیبت ناک خیالات پل پل رگوں کو ڈس رہے تھے۔۔ اسی کے ساتھ ایسا کیوں ہوتا تھا۔ مشکلات اسی کے منتظر کیوں رہتی تھیں۔۔۔تکلیف اسی کے لئے کیوں تھیں۔یہ کیا اور کیوں ہو رہا تھا۔۔۔وہ ہمیشہ یہ سوچتی تھی۔۔مگر آج یہ سوچنے کے لئے نہیں تھا۔آج اس کا دل بس ایک ہی لفظ گردان رہا تھا۔۔۔ اب آگے کیا ہونا تھا۔۔۔؟؟

شانی وہیں پہ آن رکا جہاں وہ کار کو چھوڑ گیا تھا۔ پتھریلے تاثرات لیے شل دماغ اور اڑی ہوئی رنگت کے ساتھ۔۔۔۔خون تو سفید پڑ گیا تھا۔جب نکاح نامہ کے صفحہ پر اپنے نام کا پہلا حرف لکھا تھا۔ ذہن میں اس وقت بے تحاشا خوف ۔۔۔پچھتاوے بے بسی انتشار مچا رہی تھی۔۔پر اب ، اب تو دل و دماغ ایک دم خالی تھے نا کچھ سوچنے کی صلاحیت بچی تھی نا سمجھنے کی قوت۔۔۔اپنی صفائی تک پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئ تھی تو وہ لوگ مہلت کیا دیتے ۔۔۔۔

شانی کار کے بونٹ پر ہاتھ جمائے کتنی ہی دیر جبڑا کسے چپ چاپ کھڑا رہا۔۔ایک دم خاموش ۔۔۔بے بس ناچارگی سے تھوڑی گردن سے جا لگی۔۔۔اس کا سر درد کی شدت

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سے دکھنے لگا تھا ۔۔ کنپٹیاں سلگ سلگ کر جل رہی تھیں اور اس تکلیف کے احساس نے جیسے اچانک اسے ہوش دلایا تھا۔۔۔۔۔۔ پھٹی پھٹی آنکھوں سے ارد گرد دیکھا۔ نظروں کے سامنے ہر سمت اس نا معلوم جگہ کے بے رونق سے مقام نظر آئے۔۔وقت کیا ہو گیا تھا وہ نہیں جانتا تھا۔۔۔ پر اسے گھر سے نکلے

گھنٹوں بیت چکے تھے گھر والے پریشان ہو نگیں ۔ فون کرتے رہے ہو نگیں ۔۔۔گھر گیا بھی تو کیا کہے گا ؟کیا بتائے گا کہ اس پر کیا آفت آن پڑی تھی جو نکاح تک نوبت آ پہنچی تھی ۔۔ کیا سب اعتبار کریں گے ۔۔؟؟ اور دادو وہ تو ۔۔؟؟؟ ان کا رد عمل سوچ کر ہی پریشانی کا شکار ہو گیا۔اتنے دیر گھر سے باہر رہنے کا کیا جواب دے گا۔اس پر ایک نئ مصیبت کے ساتھ سامنا تو اور بھی مشکل تھا۔۔۔وہ حد سے زیادہ اکتاہٹ میں مبتلا ہونے لگا تھا۔اس نے ہڑبڑی میں فون جینز کی جیب سے نکالنا چاہا پھر ٹھٹک کر رکا۔۔۔

وہ کسے فون کرے گا۔۔ذکاء تو اب تک فلائٹ پکڑ بھی چکا ہو گا شاید۔۔۔وہ یہاں رکتا تو ضرور کوئی حل نکال لیتا۔۔اور اب شانی کو اس کی واپسی تک انتظار کرنا تھا ۔۔جو بہت مشکل ہو رہا تھا ۔۔اس نے مضطرب کیفیت میں کنپٹیوں کو مسلا ۔۔حالت پہلے ہی ساتھ

نہیں تھے اور اب تو ایک نئ پریشانی نے آن گھیرا ۔ عجیب سی بے چینی دل میں سمائی چہرے پر الجھنوں کے ان گنت جال بچھے ۔۔۔ طبیعت میں اضطرار گھلنے لگا جس میں تشویش کی تاثیر زیادہ تھی ۔رات کے اس اندھیرے نے اس کی آنکھوں میں بے بسی کی نمی گھولی۔۔شانی کے زہن پر ایک ساتھ اچانک جیسے بہت سی سوچوں کی یلغاروں نے غلبہ پایا۔۔درد نے ہتھوڑے برسائے تھے۔۔ کان سائیں سائیں کرنے لگے ۔۔ذلت و خواری کا غم تھا یا غصّے کی انتہا پر اس کا دماغ پھٹنے لگا تھا ۔۔۔غضب سے پلٹا اور اپنے پیچھے دھول پر نظروں کو جما کر چپ چاپ کھڑی لڑکی کو دیکھا تو دماغ کی پھٹتی شریانیں کھولنے لگی۔ غصے کی شدت سے زور دار آواز کے ساتھ کار کی چھت پر ہتھڑا مارا ۔۔۔ وہ سہم گئ۔۔

"کیا قصور تھا میرا ہاں ۔۔۔۔ !!!کیا قصور تھا ؟ تم سے ہمدردی کی اس غلطی کی سزا دی گئ ہے"

آواز تھی یا دھاڑ مگر اس خاموش فضا میں شانی کی آواز دور تک گونجی۔ وہ دل برداشتہ ہو چلایا تھا۔۔۔۔ منجمد کھڑی فاریہ کا سکتہ ٹوٹا ۔۔ صدمے سے ایک پل کو اچھل کر خالی خالی آنکھوں سے کچھ قدموں کے فاصلے پر کھڑے اس شخص پر نظر اٹھائی۔۔ بد حواس سی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کیفیت۔۔۔۔وہ غائب دماغی کے عالم میں اس انجان نگہبان کو دیکھے گئی جو اب تک اس کے ساتھ تھا اتنی بدنامی اور زلت سہنے کے بعد بھی اس کے سامنے تھا۔۔۔اس کی کرب زدہ پتھر بنی آنکھیں ساکت ہوئیں۔۔۔۔

”ایسا بھی کہیں ہوتا ہے کیا۔۔۔جو آج یہاں ہوا ہے ۔۔۔ہمارے ساتھ۔۔۔میرے ساتھ، ڈرا دھماکا کر، الٹے سیدھے الزام لگا کر ایسے ہی بنا سچ جانے ہی باندھ دیا تمہیں کسی کے ساتھ بھی ۔۔“

وہ غصیلے تاثرات لیے طنز و حقارت سے ایک بار پھر بھڑکا اور وہ کچھ قدموں کا فاصلہ مٹایا جو اب تک درمیان میں حائل تھا۔۔۔۔ عتاب میں جلتے اس شخص کا غصّہ دیکھ فاریہ نے سہم کر آنکھیں میچ لیں۔

”نہیں اللہ نہ کرے کوئی حادثہ اب ہو ہمارے ساتھ ۔۔آپ فکر نہ کریں۔۔یہ میرا محلہ ہے۔۔سب جانتے ہیں مجھے ۔۔میرا بچپن گزرا ہے یہاں ۔۔مجھے کوئی کچھ نہیں کہے گا ۔۔آپ جائیں ۔۔میں محفوظ ہوں یہاں ۔۔۔میں خود چلی جاؤں گی ۔۔ایسا ہی کچھ کہا تھا نا تم نے؟؟؟“اس نے لب بھینچ کر جبڑا کسے طنز کے تیر برسائے تھے ۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"دیکھو یہ تھے تمہارے وہ جاہل محلے والے ۔۔جو تمہیں جانتے تھے جن میں تمہارا بچپن گزرا تھا۔جہاں تم محفوظ تھی ۔۔ اور کیا کہا تھا تم نے اللہ نہ کرے اب کوئی حادثہ ہو۔۔اس سے بڑا اور حادثہ کیا ہو گا ۔۔تم حادثاتی طور پہ شامل کر دی گئ ہو میری زندگی میں ۔۔۔ان پاگلوں نے پکڑ کر نکاح کرا دیا ہے ۔۔"وہ ضبط کھو رہا تھا ۔۔سارا نزول اس پر گرا رہا تھا ۔۔اس نے پشیمان ہو سر اٹھایا ۔۔وہ کلستے ہوئے پیشانی مسل رہا تھا ۔۔اس کا اضطراب واضح بیان کر رہا تھا ۔۔وہ کتنی بڑی پریشان سے نپٹنے کی کوشش کر رہا ہے ۔

"کیا خطا کی میں نے ہاں۔۔ تمہیں ہمدردی کی بنیاد پر یہاں تک چھوڑنے آگیا ۔۔یہ جرم تھا۔اس کی سزا ملی مجھے۔۔۔۔۔"

وہ بولا اور اچانک زور دار طریقے سے کار پر لات ماری وہ اچھل پڑی۔ زرد و فق چہرا اب ڈر و خوف کی زد میں آگیا۔اس ویران فضا میں بلند ہوتی اس کی آواز دور تک گونجی۔وہ طیش آور ہو کر چلایا تھا ۔چہرے پر ہلکورے بھرتی زلت و خواری کی علامتیں اس کی بے بسی کی گواہ تھیں ۔۔۔گھبراہٹ کے آثار آنکھوں میں کرب بن کر اترے شانی یک دم اس کے عین سامنے آیا تھا اس بے وقعت سی لڑکی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا

ہوا تھا۔۔فاریہ کا دل بند ہونے لگا۔۔گلے میں دم ٹوٹنے لگا۔۔شانی نے لب بھینچے بہت کچھ ضبط کیا چہرے پر سرخی کے آثار چھلک پڑے۔۔۔

"تم جانتی نہیں ہو یہ جو کچھ ہوا ہے نا یہ سہی نہیں ہوا۔میرے گھر والوں کو اس بات کا پتا چلا تو پتا نہیں کیا ہوگا۔۔۔میں اپنے گھر میں تیسرے نمبر کا بیٹا ہوں۔۔مجھ سے بڑے دو بیٹھے ہیں۔۔دادو کو بتاتا بھی ہوں تو پتا نہیں وہ سمجھیں گے میری بات یا نہیں۔۔سب کہیں گے ذمان اور ذکاء سے پہلے میں نے شادی کر لی۔۔وجہ میں بتا نہیں سکتا آج ہمارے ساتھ کیا کچھ ہوا ہے۔۔۔میری سمجھ بوجھ سب ختم ہو رہی ہے۔۔۔ابھی نہ میری پڑھائی مکمل ہوئی ہے نہ اپنے پیروں پر کھڑا ہوا ہوں۔۔۔مجھے تو ابھی وہم و گمان بھی نہیں تھا شادی کا۔۔لے دے کے کرا دیا زبردستی نکاح۔۔۔"مصیبت زدگی کے عالم میں شانی نے چکراتا سر ہاتھوں میں تھاما۔۔۔اور فاریہ کے دل میں اس کی ہر اک بات سے درد سا اٹھ رہا تھا۔۔؟ اس کے ساتھ کتنی زیادتی ہوگئی تھی۔

"اور میرے دادو۔۔۔وہ تو۔۔۔"

وہ رکا، پھر سنبھلا۔۔۔۔

”دادو مجھے جان سے نہیں مارے گے۔۔۔گھر سے بھی نہیں نکالے گے۔۔۔نہیں معلوم کیا کرے گے میرے ساتھ۔۔۔۔“

شانی کا لہجہ بکھر گیا تھا۔۔وہ رو دینے کے قریب تھا خشک ہوتے حلق میں کچھ اٹکا تھا۔۔ بےبسی سی بےبسی تھی۔فاریہ کا دل تکلیف سے دوچار ہونے لگا۔اس نے آنکھیں جھکیں اور قدامت سے زمین پر گاڑ دیں۔۔۔خاموش آنسو رواں ہوگئے۔۔۔۔

کچھ پل خاموشی سے سرک گئے۔۔۔

شانی کو اسکی ایسی خاموشی کھل گئی تھی۔ پر اس کے بس میں کیا تھا کچھ بھی نہیں۔۔۔ سختی سے مٹھیاں مسلیں ،لہجہ ترش ہوا۔۔۔۔

”اب تم ایسے خاموش کیوں ہو۔۔۔۔ میں تم سے بات کررہا ہوں۔۔۔۔ کچھ تو بولو۔۔کچھ علم بھی ہے تمہیں کیا کر دیا گیا ہے ہمارے ساتھ۔۔نکاح ہو گیا ہے ہمارا۔۔کیا کریں اب۔۔؟کہاں لے جاؤں میں تمہیں۔۔۔“

شانی نے بنا کسی لحاظ کے تندی سے اسکے سامنے ہاتھ لہرایا۔۔۔مگر اس بے آسرا و بے سہارا نسوانی سراپے پر وحشتوں کا لرزاں طاری رہا۔۔۔وہ تو اف تک نہ کر پا رہی تھی ۔۔۔۔

"تمہاری اس خاموشی سے سب کچھ بدل نہیں جائے گا۔۔نکاح کرا دیا گیا ہے ہمارا۔۔اس کا مطلب سمجھتی بھی ہو۔۔۔۔"

آپے سے باہر ہو وہ اچانک جبڑا کسے غرایا۔۔ تلخ آواز خاموش رات کے فضا میں پھر مرتعش ہوئی تھی ۔دور کہیں پھر سے کتوں کے بھونکنے کی آواز سنائی دینے لگی تھی۔۔۔

"تم کون ہو ؟کہاں سے ہو ؟ تمہاری اصل پہچان میں نہیں جانتا ۔ میں کون ہوں کہاں سے ہوں تم نہیں جانتی۔۔ہمارے لئے فیملی بیک گراؤنڈ بہت اہمیت رکھتا ہے۔اور معاف کرنا جس طرح کے بیک گراؤنڈ سے تم منسلک ہو اسے دقیانوسی مینٹلیٹی بیک گراؤنڈ کے نام سے جانا جائے تو زیادہ اچھا ہے ۔۔ارے حیرت کی بات تو یہ ہے کہ میں تو تمہارا نام تک نہیں جانتا اور ان کم ظرف لوگوں نے پکڑ کر نکاح کروا دیا۔۔" اس کا بس نہیں چل رہا تھا جس محلے میں کھڑا ہے اسی میں آگ لگا دے ۔

"حیرت ہو رہی ہے مجھے کہ اس گھٹیا سوچ کے لوگ آج کے زمانے میں بھی ہیں۔۔۔وہ کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھے ۔ "وہ کچھ وقت کے لئے رکا کمر پر ہاتھ دھرے مڑا۔۔ مٹھی مسلی اور پھر اسی تیزی سے واپس پلٹا۔۔۔

"یہ پولیس وولیس کا مسئلہ نہ ہوتا نا تو ان کو دیکھتا میں۔۔میں صرف دوبارہ تھانے کے چکروں میں پڑ کر اپنے خاندان کی بدنامی نہیں چاہتا تھا۔۔۔پہلے ہی جانے کس پھوٹی قسمت کی وجہ سے تھانے پہنچ گئے ایک غلط فہمی کے بیس پر۔۔دوبارہ اگر تمہارے محلے والوں کی غلط بیانی پر تھانے جاتا تو کسے مدد کو بلاتا ۔۔اور کتنی شرمناک بات ہوتی کہ میں رات گئے تمہارے گھر سے سب کو ملا ۔۔اب یہ حقیقت تو بس تمہاری ماں اور بھائی ہی جانتے تھے نا کہ میں کیوں گیا تھا ۔۔مگر انھوں نے جانے کونسی دشمنی نکالی ہے ہم سے کہ"... اس نے ہتھیلی پہ مکا مارا۔۔

I'm fed up with this !۔ "I'm so frustrated! This is ridiculous

I'm at my wit's end!"

غصے کی شدید لہریں اٹھ اٹھ کر اس خوبرو کے چہرے کو متاثر کر رہی تھی۔فاریہ کو اپنا آپ مجرم لگا۔کچھ نہ کر کے بھی وہ قصور وار تھی۔۔۔وہ ایک نیک شخص تھا۔ اچھے گھرانے میں میں پلا بڑھا تھا۔۔اونچی اور اچھی تربیت کا لڑکا۔۔ایسے میں اس زیادتی پر اس کا آپے سے باہر ہونا حق بجانب تھا۔۔ اس کا چیخنا چلانا جائز تھا۔۔۔

"میں نے غلطی کی ۔۔۔اپنی زندگی کی بہت بڑی غلطی کی ہے یہاں آکر ۔۔کاش کے ۔۔۔۔۔" وہ جیسے ناچاری سے کہتے ہوئے جملہ پی گیا۔۔کچھ اگر اور مگر کے ساتھ کاش بھی بڑے بے رحم ہوتے ہیں ۔۔اور پچھتاوے سے سنے بھی ۔۔پھر اچانک اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا تھا۔۔

"ایک منٹ تم !" شانی نے اب کچھ سمجھتے ہوئے اس کے چہرے کے سامنے انگلی اٹھائی جیسے کسی ادھوری بات کی تصدیق چاہ رہا ہو۔۔۔پر انداز مشکوک تھا۔۔۔

"تم جانتی تھی نا ایسا کچھ ہونے والا ہے ۔تمہارا وہ مجھے بار بار کا انکار کرنا۔۔۔تم مُجھے لے جانا نہیں چاہتی تھی ساتھ۔۔ وہ یہی وجہ تھی۔۔۔کہ تمہارے محلے والے ایسے تھے اور وہ تمہاری ماں اور بھائی ۔۔ان کی تم سے اتنی نفرت کی کیا وجہ تھی۔۔۔؟"

وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔۔فاریہ نے مٹھیوں کو بے دردی سے بھینچا۔۔ لب تو سرے سے ہی پیشانیوں اور شرمندگی کے باہم پیوست تھے۔۔۔پھر اس نے کہنے کو ہمت بٹوری تھی۔۔

"وہ میرے سگے ماں بھائی نہیں ہیں ۔۔وہ میری اسٹیپ مدر ہیں ۔۔میری ماں کی ڈیتھ کے کچھ سالوں بعد بابا نے دوسری شادی کی تھی ان سے ۔۔ان کی بھی دوسری شادی تھی بابا سے ۔۔اور ان کی پہلی شادی میں سے ہی ان کا یہ بیٹا ہے ۔۔"

فاریہ نے ڈبڈبائی آنکھوں میں شرمندگی بھر کر اسے صاف گوئی سے جواب دیا تھا ۔۔

"لو ۔۔اور سن لو کہانی کا نیا ٹوئسٹ ۔۔۔"

وہ استہزاء سے سر جھٹک تالی بجا کر کھڑا ہو گیا ۔۔مضحکہ خیز بے بسی تھی۔۔

"مجھے شک ہی تھا کہ وہ عورت تمہاری سگی ماں تو نہیں ہو سکتی ۔۔اس کا رویہ ہی بتانے کو کافی تھا ۔۔ قصور تمہارا نہیں ہے ۔۔۔بے وقوف تو میں تھا ۔۔۔"

وہ ہنسا تھا خود پر اور شدت سے اپنی انجانے میں کی گئی غلطی کا احساس ہوا ۔۔

فاریہ کے خشک حلق میں کانٹے پیوست ہوئے آنسوں جاری ہوگئے ۔۔ پاؤں جیسے اسی کچی زمین کی خاک پر جم گئے ۔۔وہ لڑکا بے چارہ پھنس گیا تھا ۔۔

وہ متذبذب کا شکار ہو ایک طرف ایک تھڑے پر جا کر سر تھام بیٹھ گیا ۔۔۔

اور فاریہ مجرموں کی طرح ایک طرف بس کھڑی رہ گئی ۔۔

اسی تھڑے کے پیچھے ایک بوسیدہ سی دکان تھی ۔

خستہ ٹوٹے پھوٹے مکانات ۔۔۔دور دور تک دکھائی دیتے خاموش گھروں کے بند دروازوں پر جیسے ویرانیت کا کہرا چھایا ہوا تھا ۔۔۔کسی مکان کی لکڑی کی ٹوٹی کھڑکی سے بس نام کی دھیمی روشنی جھلک دکھلا رہی تھی ۔۔

شانی کی نظر اس روشنی میں اڑتے ذرات پر جم گئی ۔

”چلو“!!طویل خاموشی کے بعد وہ اچانک اٹھا اور گاڑی کی سمت بڑھ گیا ۔۔فاریہ نے چونک کر سر اٹھایا۔کیا وہ کوئی فیصلہ کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا ۔۔

”کہاں؟؟“بے اختیار فاریہ کے منہ سے پھسلا ۔

"گھر تو ابھی نہیں جا سکتا۔۔تمہارا ہی کچھ انتظام کرنا ہے۔۔اور ابھی اس رشتے کے متعلق مزید کچھ سوچنے کی سکت نہیں ہے مجھ میں۔۔مجھے بس ریلیکس ہونا ہے اور پھر سوچنا ہے ہمیں آگے کیا کرنا ہے۔" وہ تیزی سے دروازہ کھول کر اندر بیٹھا تھا۔۔اس کی دوٹوک گمبھیر آواز سن فاریہ ناسمجھی سے چل کر گاڑی تک آئی۔۔

"میرا انتظام مطلب ؟" اس کے چہرے پر ایک بار پھر خوف سمٹ آیا تھا۔۔

"ہاں۔۔واپس اس محلے میں تم نہیں جا سکتی، تمہیں یہاں چھوڑ کر میں نہیں سکتا۔اپنے گھر فی الحال ہم دونوں نہیں جا سکتے۔۔تو کچھ سوچتے ہیں آگے۔۔۔بیٹھو تو اندر۔۔"!شانی نے ایک دم سنجیدگی سے کہتے ہوئے اس کے لئے آگے ہو دروازہ کھولا۔۔تو فاریہ بنا کسی حیل و حجت کے بیٹھ گئی۔۔ویسے بھی اب اس کے پاس تو کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔۔جو تھا وہی شخص تھا۔۔جو کہ اب اس کا نلخ تھا۔۔

"کیا تمہارے حلقہ احباب میں کوئی ایسا گھر ہے جہاں تم فی الحال کچھ دن سٹے کر سکو۔"

گاڑی کو اس کے محلے سے ہمیشہ کیلئے نکالتے ہوئے اس نے مین سڑک پر پہنچتے ہی گردن اس کی سمت موڑی تھی۔وہ انگلی دانتوں میں دابے بیٹھی باہر دیکھ رہی تھی۔۔ہلکے سے نفی میں گردن ہلا دی۔۔

"مطلب کوئی بھی نہیں ہے۔۔کوئی رشتے دار وغیرہ "!اسے حیرت ہوئی تھی۔۔

"نہیں۔۔ میرے ننھیال میں بھی میری ماں اکیلی اکلوتی بیٹی تھی۔اور ان کی حیات میں ہی نانو نانی چل بسے تھے۔۔ ماموں،خالہ کوئی نہیں ہے اور بابا کے دور پرے کے جو رشتے دار ہیں جنہیں میں جانتی ہوں وہ اس شہر میں نہیں ہوتے۔۔ہمارا کسی کے یہاں آنا جانا بھی نہیں تھا۔۔تو۔۔۔"آگے اس نے بے کلی سے کندھے اچکا دیئے تھے۔۔شانی ہونٹوں کو اوہ کی صورت میں سکوڑ کر کچھ سوچ میں پڑ گیا۔۔

"کوئی ایسی دوست سہیلی بھی نہیں ہے جس کے گھر تم رہ لو؟"چند ثانیے بعد پھر شانی سوالیہ انداز میں اس کو متوجہ کر گیا تھا۔۔فاریہ نے گہری آہ بھری۔۔

"صدف سے ہی تھی میری دوستی۔۔اور اس کی ماں نے وہاں کیا سلوک کیا ہے میرے ساتھ پورے محلے کے سامنے،یہ آپ جانتے ہیں۔۔وہ اب کبھی مجھے صدف سے ملنے

نہیں دیں گی ۔"اس کی آواز میں نمی گھلی تھی۔۔ شانی نے غیر محسوس کن طریقے سے بوجھل سانس فضا کے سپرد کی۔

"تو مطلب اس وقت تمہارے پاس رہنے کے لئے کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔۔"

"جی بالکل ۔۔ایسا ہی ہے۔۔۔"اس نے دھیرے سے کہتے ہوئے سر اثبات میں ہلا کر اپنے ہاتھوں پر نظر جما لی۔۔گاڑی میں ایک بار پھر سناٹا چھا گیا ۔۔بس انجن کی آواز خالی سڑکوں پر گونجتی تیزی سے سفر کرتی جا رہی تھی ۔۔

"تو پھر میں تمہیں اس وقت کہاں لے جاؤں ؟"اس نے پریشانی سے خودکلامی کی تھی ۔۔ مگر فاریہ کے فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہونے سے یہ خودکلامی واضح سنائی دی تھی۔۔۔اسے اس کی پریشانی پر ملال ہوا۔۔

"آپ مجھے یہی کہیں اتار دیں۔۔اور اپنے گھر چلے جائیں ۔۔میں اپنا انتظام خود کر لوں گی۔۔"اس نے شانی کی پریشانی کا ایک موزوں حل نکالا تھا ۔۔شانی نے لب بھینچ کر ناراضی سے اسے دیکھا ۔۔

"ایسا کم ظرف نہیں ہوں ۔۔ کہ اب صرف خود کو اس مشکل سے نکالنے کے لئے تمہیں بیچ راہ میں چھوڑ دوں ۔۔ نکاح میں آ گئی ہو میرے۔۔ ذمے داری بن چکی ہوں۔۔اسے نبھاؤں گا بھی۔۔اور جب تک تمہارے رہنے کا کوئی اچھا انتظام نہیں کر لیتا تب تک تو نہ تمہیں کسی کے آسرے پر چھوڑوں گا اور نہ بے آسرا۔۔۔ ہاں زندگی میں آگے ہمیں کیا کرنا ہے اس کے متعلق نہیں سوچا ابھی ۔۔ مگر مجھے پتا ہے اس کا بھی ہم سوچ ہی لیں گے ۔۔بس کسی طرح یہ ظالم رات کٹ جائے ۔۔" شانی نے سنجیدگی اور متانت سے کہہ کر رات کا اندھیرا پھیلائے آسمان کی سمت چہرہ اٹھایا تھا ۔۔فاریہ نے اسے دیکھا۔۔جانے کیوں وہ شخص اسے اپنا سا لگنے لگا تھا ۔۔جانے انجانے میں اس سے بہت سی امیدیں وابستہ ہوئی تھیں ۔۔اسے کفالت میں لیئے سفر کرتے اس لڑکے کو دیکھ پہلی بار زندگی میں اسے کسی مضبوط سائبان کا احساس ہوا تھا۔۔

رات کے اندھیرے میں ڈوبی سڑک پر دوڑتی گاڑی میں بیٹھے دو وجود کہنے کو اجنبی تھے۔۔مگر کون کہہ سکتا تھا وہ کچھ پل قبل کتنے مضبوط رشتے کی ڈور میں بندھ گئے ہیں ۔۔

....

ذکاء کچھ دیر قبل ہی نکلا تھا میر ولا سے ۔۔رات کے تین بجے تھے ۔۔ اس کی فلائٹ ایک گھنٹے بعد تھی۔۔اور اس کی وجہ سے نایاب بھی ساری رات کی جاگی ہوئی تھی کہ کہیں اسے کوئی شے اچانک ضرورت پڑتی تو وہ پریشان نہ ہو جائے ۔۔اس لئے وہ جاگتی رہی تھی ۔۔ اور ہال میں ہی موجود بھی۔۔۔ شال کو اپنے گرد پھیلائے بیٹھی وہ سرد رات میں بنا اپنی پرواہ کے محض اس کی فکر میں اس ٹھنڈ میں باہر رہی تھی۔۔۔ وہ اسی لیئے وہاں پہلے سے موجود رہنا چاہتی تھی کہ رات کے پہر وہ کسی کا دروازہ تو کھٹکھٹاتا ہی نہیں ۔۔خود ہی اپنی مدد آپ کے تحت باہر آتا تو نایاب اس کی مدد کر دیتی ۔۔مگر وہ جب باہر آیا تو کچھ پریشان تھا ۔۔اور بڑی عجلت میں بھی۔۔اپنا سوٹ کیس گھسیٹ کر آتے ہوئے اس کی نظر فون کی جلتی اسکرین پر تھی۔۔جس پر تیزی سے مسیج ٹائپ کرتے ہوئے وہ کچھ غیر آرام دہ لگ رہا تھا اور متفکر سا سیدھا باہر کی سمت بڑھ رہا تھا ۔ سکڑ کر بیٹھی صوفے کی ہتھی پر سر گرائے نیم غنودگی میں اتری نایاب نے قدموں کی چاپ پر پٹ سے آنکھیں کھول دی تھیں ۔۔وہ کچھ دیر کے لئے واقعی میں سو گئی تھی۔۔۔سر اٹھا کر دیکھا تو وہ تیزی سے چلتا اسی سمت آ رہا تھا ۔۔

وہ ایک دم سے پسارے پاؤں صوفے سے اتار کر کھڑی ہوئی ۔۔اپنے گرد شال کچھ اور طریقے سے لپیٹ کر اس کی منتظر ہوئی۔۔وہ فون پر مسیج سینڈ کر ہٹا ہی تھا کہ ایک کال آئی تھی اسے۔۔وہ رک کر سوٹ کیس چھوڑ ذرا سائیڈ پر گیا۔۔

"جی میں نے ہی بک کی تھی ۔۔ مگر ابھی مجھے پہلے ائیرپورٹ نہیں ایک اور جگہ جانا ہے ۔۔اس کے بعد ائیر پورٹ نکلنا ہے۔۔اور جلدی کرنا ہے کیونکہ میرے پاس ٹائم نہیں ہے ۔۔مجھے پہلے کسی سے ملنے جانا ہے ۔۔"دوسری جانب فون پر کون تھا وہ نہیں جانتی تھی ۔مگر ذکاء کس سے ملنے کی بات کر رہا تھا ۔۔وہ بھی اتنی رات گئے ۔۔یہ بات قابلِ غور تھی ۔اسے تو سیدھا ائیرپورٹ ہی جانا چاہیے تھا ۔۔نایاب کا ماتھا ٹھنکا تھا ۔۔دل میں کچھ اداسیوں کی گرہیں پڑیں ۔۔ کہیں وہ اس سے ملنے تو ۔۔۔۔؟ آگے اس نے جھرجھری لے کر سر جھٹک دیا تھا ۔۔وہ بہت زیادہ دل پر لینے لگی تھی باتیں ۔۔اگر جا بھی رہا تھا تو کیا فرق پڑتا تھا ۔ وہ چاہتا تھا اسے۔۔۔اور نایاب کو وہ لڑکی بڑی قسمت کی دھنی لگتی تھی ۔۔جس کی محبت میں ذکاء جیسا پریکٹیکل انسان ڈوبا ہوا تھا ۔۔نایاب کے لئے تو وہ خوش نصیب لڑکی ہی تھی۔۔جسے ذکاء جیسے بے نیاز کی توجہ اتنی وافر مقدار میں ملتی تھی۔۔۔

وہ بات کر کے فون کاٹ کر پھر سے سوٹ کیس کھینچتا ہوا آیا تو اسے راستے میں کھڑا دیکھ ٹھہرا۔۔اس دوران اس کی ایک بار بھی توجہ اس پر نہیں گئی تھی۔۔جو اس کی توجہ کے لئے وہاں اتنی دیر سے منتظر تھی۔۔۔

"تم سوئی نہیں ابھی تک؟؟"

اس نے بھنویں بھیچ کر چوڑی کلائی موڑ کر گھڑی میں وقت دیکھا تھا۔۔تین بج رہے تھے ۔۔ذکاء کو حیرت ہوئی تھی۔۔

"جی وہ"...وہ جھجکتے ہوئے رکی۔۔کیا اس کا یہ کہنا ٹھیک ہوگا کہ وہ اس کے لئے جاگ رہی تھی۔۔نہیں بالکل نہیں۔۔

"وہ مجھے نیند نہیں آرہی تھی تو یہاں ٹہلنے آگئی تھی۔۔"اس نے برملا جواب گھڑا تھا ۔۔ذکاء کی پیشانی کے بل ذرا کم ہوئے۔۔

"خیریت تو ہے۔۔؟"وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا۔۔یہ انداز اسے بھایا تھا۔۔نایاب کو اس کی یہ سرسری سی فکر بھی جب محسوس ہوئی تو اسے لگا اس کا دل مہک اٹھا ہے۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”جی بس یونہی ۔۔“نایاب کو سمجھ نہ آیا وہ چہرے کے نکھرتے رنگ کیسے چھپائے۔۔۔

”ہوں۔۔۔ !ٹائم سے سو جایا کرو ۔۔اس طرح دیر تک جاگنا اچھی بات نہیں ۔۔“ وہ سرد تاثرات سے ہدایت کرتا باہر کی سمت چل پڑا تھا ۔۔شاید اس کے فون پر پھر کسی کی کال آ رہی تھی ۔۔فون کان سے لگاتے ہوئے وہ میر ولا کا خارجی دروازہ عبور کر گیا تھا ۔۔نایاب کا دل پھر سے اداس ہو گیا ۔۔جو کِھلتا ہی بس مختصر عرصے کے لیئے تھا ۔۔۔ وہ اس کے قدموں کے نشان دیکھتی رہی ۔۔وہ چلا گیا تھا ۔۔ وہ مایوسی سے سر جھٹک کر تہجد پڑھنے کے لئے پلٹ گئی ۔۔ آج تو اسے ویسے بھی ذکاء کی سلامتی کے لیے دعائیں مانگنی تھیں ۔۔وہ اکثر اوقات سفروں میں رہتا تھا ۔۔اس نے وضو کر کے تہجّد پڑھی تو دعاؤں میں بس ذکاء کے لئے ہی مانگا تھا ۔۔اس کی خوشیاں ۔۔اس کی سلامتی اس کی کامیابی ۔۔نیز ہر وہ شے جس کی خواہش ایک خوشحال طرزِ زندگی کے لئے کی جا سکتی ہو ۔۔۔اور جب اپنے لیئے مانگنے کی باری آئی تو بس ہاتھوں کو تکتی رہی ۔

اپنے لیئے کیا مانگے ۔۔؟؟ اس نے سوچا ۔

شاید ہمت اور حوصلہ ۔۔۔صبر اور استقامت ۔۔

دل سے جواب آیا تھا۔۔

کل دوپہر اس کے لئے بڑے ماموں کے دوست بمعہ فیملی تشریف لا رہے تھے ۔۔ سننے میں آیا تھا لڑکا باہر سے آ گیا ہے ۔۔۔ماموں کی بہت عرصے سے جان پہچان تھی ان سے ۔۔سب کو ان کا گھرانہ پسند تھا۔۔عموماً میر ولا میں ان کی تعریف ہوُا کرتی تھی ۔کسی کو کوئی اعتراض نہیں تھا ۔۔ ان کے گھر میں اس کا رشتہ جوڑنے پر جیسے سب تیار بیٹھے تھے ۔۔جان پہچان اچھی خاصی تھی تو جانچ پڑتال کی بھی ضرورت نہیں تھی ۔۔اکثر ان کے دوست کا میر ولا میں آنا جانا لگا رہتا تھا ۔۔ہاں بیٹا کل پہلی بار آ رہا تھا نایاب کو دیکھنے۔۔براہ راست ملاقات کے بعد ضابطہ طور پہ سب طے ہونا تھا ۔۔اور نایاب کا دل کسی ان چاہے بوجھ تلے دفن تھا۔۔

وہ راضی ہو کر بھی خود کو راضی نہیں کر پا رہی تھی ۔۔

"اللہ آپ دلوں کے حال جانتے ہے ۔۔مجھے نہیں پتا میرے ساتھ کیا ہونا ہے مگر آپکو سب علم ہے۔۔آپ تو غیب کا علم رکھتے ہیں۔۔بس جو میرے حق میں بہتر ہو وہ کرنا

۔میں آپکی رضا میں راضی ہو جاؤں گی ۔۔اور مجھے اتنا صبر دینا کہ میں اس پر قائم بھی رہ سکوں ۔۔۔اور مجھے پتا ہے آپ میرے ساتھ کچھ برا نہیں کریں گے۔۔"

اس نے سر سجدے میں رکھ دیا اور بجھے دل کی تمام روداد کہہ سنائی ۔۔اور جب سر سجدے سے اٹھا تو دل و دماغ سکون میں آ چکے تھے ۔۔ جیسے قلبی ٹھہراؤ حاصل ہو گیا تھا۔۔

سجدے میں سکون ہی ایسا رکھا ہے اللہ نے جو کرتا ہے پا لیتا ہے ۔۔سجدے تسخیر کر لیتے ہیں ۔۔

فجر میں ابھی کافی وقت تھا۔۔اس نے سوچا تب تک چائے ہی بنا کر پی لی جائے ۔۔ویسے بھی تمام رات سے ٹھنڈ میں ٹھٹھر رہی تھی۔۔گیزر آن نہیں تھا تو وضو بھی ٹھنڈے پانی سے کرنا پڑا تھا ۔۔اب تو کانپتے ہاتھوں میں سکت بھی نہیں تھی کہ مزید کانپنے کا تردد سہیں۔۔۔وہ بجھی ہوئی جائے کو یونہی چھوڑ کر نیچے چلی آئی تھی ۔۔پورا میر ولا سکوت میں ڈوبا ہوا تھا ۔۔نایاب نے غیر ارادہ ہی خارجی دروازے کو دیکھا۔۔جہاں سے ذکاء کو نکلے ہوئے بھی کافی وقت بیت چکا تھا ۔۔

پھر میکانکی سے رخ موڑ کر کچن میں گھس گئی۔۔

....

اس نے گیٹ کی دیوار پھلانگی اور سراسیمگی سے سناٹے میں ڈوبی صبح کی جانب سفر کرتی رات میں ارد گرد جھانک کر دیکھا تھا۔۔کوئی بھی نہیں تھا۔۔سب اپنے کمروں میں سونے گھسے ہوئے تھے۔۔اس کے لئے یہی اچھا موقع تھا۔۔

گیٹ کا دروازہ کھول کر اس نے باہر مضطرب کھڑی فاریہ کو آہستہ سے اندر آنے کا اشارہ کیا تھا۔۔فاریہ نے خاموشی سے اندر قدم رکھا تو شانی نے اسی طرح بے حد احتیاط سے دروازہ واپس بند کیا تھا۔۔پھر مڑ کر سراہتی نگاہوں سے اس شاندار گھر کو دیکھتی فاریہ سے مخاطب ہوا۔

"دیکھو۔۔بالکل شور مت کرنا۔۔کوئی اٹھ گیا اور تمہیں دیکھ لیا تو میری خیر نہیں۔۔میں مجبوری میں تمہیں یہاں لایا ہوں۔۔کیونکہ اس وقت میں تمہیں کہیں چھوڑ نہیں سکتا تھا ۔۔ آگے کا کل دیکھیں گے اور اب چلو!"

شانی نے دبی آواز میں سرگوشی کی تھی۔۔جس پر فاریہ کا دھیان تھا یا نہیں مگر اس کی ستائشی نگاہیں اس اتنے بڑے اور خوبصورت گھر پر جمی ہوئی تھیں ۔۔ اس نے شاید ہی کبھی ایسا گھر دیکھا ہو ۔۔ سراسیمہ آنکھوں میں بے یقینی لیئے اس نے شانی کو دیکھا۔۔۔جس کا یہ گھر تھا۔۔وہ دبے دبے قدم اُٹھاتا اسے بھی اسی طرح پیچھے آنے کا اشارہ کرتا گھر کی پچھلی سمت جا رہا تھا ۔۔ جبکہ دروازہ سامنے ہی موجود تھا۔۔فاریہ خاموشی سے اس کے پیچھے گئی۔۔وہ اسے پچھلے دروازے سے اندر لے جانے کا قصد کیئے چوری چھپے چل رہا تھا ۔۔فاریہ کو حیرت بھی ہو رہی تھی اور ہنسی بھی آ رہی تھی ۔۔وہ اس کی بہادری اتنی دیر سے دیکھتی آ رہی تھی ۔۔مگر خوفزدگی اب دیکھ رہی تھی۔۔وہ سچ میں اپنے گھر والوں اور خصوصاً دادا سے بہت ڈرتا تھا۔۔اس اتنی دیر میں دادا کا ذکر وہ ستر بار کر چکا تھا اس سے ۔۔فاریہ کبھی اس شخص کو ضرور دیکھنا چاہتی تھی جس کا اتنا خوف اس کے نلکے میں تھا ۔۔

"رک کیوں گئی۔۔آؤ نا جلدی ۔۔" فاریہ کو ایک جگہ گم کھڑے دیکھ اس نے سرگوشی سے اسے پکارا تھا۔۔۔وہ سٹپٹائی ۔۔شانی اس سے کچھ فاصلے پر ایک جالی دار دروازہ کھولے کھڑا

تھا۔۔جہاں سے روشنی باہر کو ابل رہی تھی۔۔۔وہ شاید کچن ہی تھا۔۔جہاں یہ دوسرا دروازہ کھلتا تھا۔۔فاریہ کو سامنے ہی برتنوں کے کیبنٹ اور ساتھ ہی بڑا سا فریج رکھا نظر آیا تھا ۔۔۔

وہ تیزی سے چل کر اس تک پہنچ گئی ۔۔۔

"چلو اندر"!شانی نے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا اور چھپ چھپاتے ہوئے خود بھی محتاط انداز میں اندر گیا تھا۔۔مگر جیسے ہی وہ کچن کے وسط میں پہنچے تو چائے ابالتی نایاب آہٹ پر ڈر کر پلٹی تو آنکھیں پھٹ پڑیں تھیں۔۔۔سامنے کا منظر ناقابل یقین تھا۔۔

"شانی تم؟؟"نایاب نے رات کے اس پہر شانی کو پیچھے کے راستے سے اندر آتے دیکھا تو حیرتوں کے سمندر میں ڈوب گئی ۔۔ڈر کر سہما شانی بوکھلاتے ہوئے مڑا تو فاریہ پیچھے کہیں نہیں تھی ۔۔شاید وہ پہلے ہی چولہے کے پاس کھڑی اس لڑکی کی پشت دیکھ کر فریج کی آڑ میں چھپ گئی تھی ۔۔شانی نے دل پر ہاتھ رکھ کر گہرا سانس بحال کیا تھا ۔۔شکر ہے اس لڑکی نے بروقت دماغ چلا لیا تھا ۔۔ورنہ وہ تو آج لٹک ہی جاتا ۔۔اسے فریج کے پیچھے سے فاریہ کا آنچل نظر آیا تھا ۔۔

"نظر آ رہی ہو۔۔"!اس نے تپ کر فاریہ کو مخاطب کیا۔۔وہ جھٹکے سے کچھ اور پیچھے دبکی۔۔

"کیا ؟؟"نایاب نا سمجھی سے منہ کھولے آگے آئی ۔شانی گھبرا کر اس کی سمت ہوا۔۔

"نظر آ رہی ہو ؟ مطلب ؟ "

"مطلب کہ تم مجھے نظر آ رہی ہو اس وقت ۔۔تو یہ کہ کیوں نظر آ رہی ہو؟"اس نے تیزی سے گڑبڑا کر بات بنائی تھی ۔نایاب نے آنکھیں سکوڑ کر اس کی اداکاریاں ملاحظہ کیں۔

"میں تو جس لئے بھی نظر آ رہی ہوں۔۔مگر تم کیوں نظر آ رہے ہو اس وقت یہاں ۔۔؟ اس طرح چوری چھپے کہیں جا رہے تھے یا کہیں سے آ رہے تھے ؟"نایاب نے متشبہ انداز میں تفتیش کی تھی۔شانی کے حلق میں کچھ پھنسا ۔۔اب کیا بہانہ لگائے ۔۔

"تمہیں کیا لگ رہا ہے ؟ "اس نے ڈر سے ناخن چبا کر الٹا دریافت کیا ۔۔

”تم کہیں سے آ رہے ہو۔۔“اس نے فوراً بھانپ لیا تھا ۔۔شانی نے اعصاب ڈھیلے چھوڑ دیئے ۔۔

”ہاں میں آ ہی رہا تھا ۔۔“!اعتراف کرنے کے علاوہ اب کوئی چارہ بھی نہ تھا ۔۔

”شانی تم کہاں گئے تھے اس وقت ؟“نایاب کا لہجہ کچھ اور بھی مشکوک ہوا تھا ۔۔

”میں تو جب تین بجے سے گیا تھا آیا ہی اب ہوں “.وہ جھنجھلا گیا ۔۔نایاب کی آنکھیں پھیل گئیں ۔۔

”مطلب تم دوپہر کے گئے اب واپس آ رہے ہو۔۔شانی ساری رات تم باہر گزار آئے ہو ۔دادو کو پتا چلا تو.. ؟ “وہ تادیب سے جھڑکتی ہوئی اسے کہہ رہی تھی۔۔

”تو تم نہیں بتانا نا۔۔“وہ منمنایا۔۔

”تھے کہاں تم؟؟“نایاب نے آبرو تان کر پوچھا ۔

”میں وہ زوی کو بتا کر تو گیا تھا دوست کی طرف جا رہا ہوں ۔۔نوٹس لینے۔۔“

”تو نوٹس کہاں ہیں ۔۔؟“نایاب نے تیکھے چتون اُٹھائے بغلوں میں ہاتھ دابے کڑے تیوروں سے اس کے خالی ہاتھ دیکھے تھے ۔۔شانی ہڑبڑا گیا ۔

”وہ تو دوست کے پاس ہی رہ گئے ۔۔“اس نے جھوٹ گھڑا۔۔

”تو تمہیں ایک نوٹس لینے میں اتنا وقت لگ گیا ؟“نایاب کی آنکھیں تنی ہوئی تھیں ۔۔فاریہ نے جھانک کر اس لڑکی کو دیکھا تھا ۔۔بڑی بڑی آنکھوں کو مزید پھیلا کر کھڑی وہ خوبصورت اور دل چھو لینے کی حد تک معصوم لڑکی بہت پیاری سی تھی۔۔۔ کالے اور بھورے امتزاج کے سوٹ میں کھڑی اپنا وجود سردی کی شدت سے شال سے ڈھانپے کھڑی نایاب اس وقت تادیب سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔جس کے سامنے کھڑا شانی گھبراہٹ سے وضاحتیں کر رہا تھا ۔۔

”نہیں اتنا وقت تو اس لئے لگا تھا کہ اس نے مجھے کہا وہ مجھے کچھ پوائنٹس کی تیاری کروا دیتا ہے تو میں بھی رک گیا ۔۔اور پھر پڑھتے ہوئے کب وقت گزر گیا پتا نہیں چل سکا اور تم بھی بڑی عجیب ہو۔۔ساری ساری رات کیوں گھومتی رہتی ہو گھر میں بدروحوں کی طرح“!

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

شانی نے جھلاتے ہوئے بے بسی کا فشار اس پر نکالا ۔۔اور ساتھ ہی اس کے لتے بھی لیئے تھے۔۔ اس وقت نایاب کا سامنے آ جانا اسے صحیح معنوں میں جھنجھلاہٹ کا شکار کر رہا تھا ۔۔

"کیا کہا تم نے مجھے ۔۔میں بدروحوں کی طرح گھومتی ہوں ۔۔تو گھر میں ہی گھومتی ہوں۔۔تمہارے طرح باہر سے تو نہیں آتی گھوم کے ساری ساری رات".. اس نے شانی کی بات پر جل کر طعنہ کسا تھا ۔۔

"ساری رات کہاں گزری ہے ابھی ۔۔ ؟"اس نے اپنا دفاع کرتے ہوئے باہر کے اندھیرے پر نظر ثانی کی اور پھر بے چینی سے چہرہ موڑ فریج کی سمت دیکھا تھا ۔۔جس کی آڑ میں فاریہ ہنوز چھپی ہوئی ان کی باتیں سن مسکرا رہی تھی ۔۔

اسے نایاب کا کردار بہت اچھا لگا تھا ۔۔۔ بلاشبہ وہ بہت پیاری لڑکی تھی۔۔

"گزر گئی ہے۔۔ تھوڑی دیر میں فجر ہونے والی ہے۔۔"نایاب نے چلا کر اس کی غلط فہمی دور کی تھی ۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”ہاں لیکن ابھی ہوئی نہیں ہے ۔۔اور اس وقت پھر بھی کوئی نہیں جاگتا اذان سے پہلے ۔۔یہ تو تم ہی ہو جس کو رات دن سکون نہیں“..شانی کو تپ چڑھ رہی تھی۔۔اس وقت نایاب سے کیوں ٹاکرا ہوا تھا اور نایاب جاگ ہی کیوں رہی تھی۔۔اچھا بھلا فاریہ کو لے کر اوپر چلا جاتا سیدھا۔۔مگر!...

”جن کو نماز پڑھنی ہو نا خضوع و خشوع کے ساتھ, وہ جاگتے ہیں ۔۔لیکن تمہیں کیا پتا۔۔تم نماز تھوڑی پڑھتے ہو۔۔“.نایاب نے تاک کر اس کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا ۔۔شانی تلملا ہی تو اٹھا تھا ۔نماز کے پابندی میں اگر کوئی ڈنڈی مارتا تھا تو وہ شانی ہی تھا۔۔جس کی وجہ سے وہ اکثر سب سے بے نقد سنا بھی کرتا تھا ۔۔مگر اس وقت بحث کرکے اپنی بے عزتی وہ مزید نہیں کرا سکتا تھا ۔۔۔اس انجان لڑکی کے سامنے تو نایاب نے اس کے اگلے پچھلے گناہ گنوا دیئے تھے۔۔ذکاء ٹھیک تھا جس کے سامنے نایاب کی زبان تالو سے چپک جاتی تھی ۔۔وہ محض بے بسی سے سوچ ہی سکا ۔

”اچھا ٹھیک ہے ۔۔جاؤ چائے بناؤ ۔۔اور دو کپ بنانا۔۔“اس نے حلکم مچاتے ہوئے نایاب کو واپس چولہے کی سمت دھکیلا تھا ۔۔تاکہ پیچھے سے فاریہ کو نکال کر اندر لے جا سکے ۔۔

”اچھا ٹھیک ہے میں دودھ تو نکال لوں“!وہ بھی منہ بسور کر سر جھٹکتی نارمل ہوئی اور فریج کی سمت بڑھی ۔۔شانی کے اوسان خطا ہو گئے ۔۔

”تم چھوڑو میں نکال دیتا ہوں۔۔تم جاؤ چائے دیکھو !وہ ابل رہی ہے۔۔“نایاب کو بروقت بیچ راہ میں روکتے ہوئے اس نے چولہے پر ابھرتی چائے کی پتیلی کی سمت توجہ دلائی اور تیزی سے خود فریج کی سمت آیا تھا ۔۔جسے کھول کر اس نے ایک چور نظر فاریہ پر ڈال دودھ کی پتیلی نکالی اور جلدی سے نایاب کو تھمائی ۔۔ساتھ ہی فاریہ کو وہاں سے نکل کر اندر جانے کا اشارہ کر دیا تھا ۔۔

”یہ لو۔۔اچھے سے بناؤ ۔۔میں جاتا ہوں ۔۔“نایاب کو ساتھ لے جا کر چولہے کے پاس روکتے ہوئے وہ کچھ اس انداز میں کھڑا ہوا تھا کہ پیچھے سے گزرتی فاریہ پر نایاب کا دھیان نہ جائے ۔۔اور فاریہ تیزی سے گزر کر اندر چلی گئی تھی ۔۔شانی کی بات سنتی نایاب نے کسی احساس سے چہرہ موڑ کر پیچھے دیکھا تھا۔۔اسے کسی کا گزر کا اندر جانا محسوس ہوا تھا۔۔۔

”کیا ہوا“!شانی نے اس کو پیچھے جھانکتا دیکھ کر چور لہجے میں آہستہ سے پوچھا تھا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نہیں کچھ نہیں ۔۔"نایاب نے اسے واہمہ سمجھ کر سر جھٹک دیا تھا۔۔اس نے اطمینان سے آہ بھری ۔۔۔

....

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اسے اندر لے آیا تھا۔۔صد شکر ہے کہ کسی نے نہیں دیکھا تھا ۔۔اور نایاب سے بھی بچ نکلے تھے۔۔

"یہ دیکھو۔۔یہ ہے میرا پیارا سا روم ۔۔سویٹ روووووم۔۔۔"!اس کے اندر آنے کے بعد دروازہ اچھی طرح سے بند کرتے ہوئے وہ کہتا ہوا آگے آیا ہی تھا کہ پورے کمرے میں پھیلاوا اور جگہ جگہ اشیاء بکھری دیکھ جملہ منہ میں ہی گونجتا رہ گیا۔ سارے کمرے میں اس کے کچھ دھلے اور کچھ میلے کپڑے جگہ جگہ فرش اور بستر پر پھیلے ہوئے تھے ۔اس کے جوتے اور جرابیں الگ بکھری اپنے ہونے کا احساس دلا رہی تھیں۔ بستر کے نیچے پڑا اس کا سامان بھی کافی حد تک باہر جھانک رہا تھا۔۔سائیڈ ٹیبل کے کھلے دراز اور سنگھار میز کی اتھل پتھل چیزیں دیکھ کر اس نے شرمندگی سے فاریہ کو دیکھا ۔۔جو پورے کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔۔اس کمرے کا جو کمرہ کم اور کباڑ خانہ زیادہ لگ رہا تھا ۔ یہ ساری وہ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تباہی تھی جو موصوف خود ہی فارم ڈھونڈنے کے چکروں میں مچا کر گئے تھے ۔ اور اب بری طرح خجل بھی ہو گئے تھے ۔۔

"آئم سوری۔۔وہ یہ دراصل"..اس نے تیزی سے آگے بڑھ کر چیزوں کو ترتیب دینا شروع کر دیا تھا ۔۔فاریہ کو اس کی خجالت سے سرخ ہوتی رنگت اور ندامت سے جھکا سر دیکھ اچھا لگا تھا ۔۔

"کوئی بات نہیں ۔۔میرے خیال سے لڑکوں کا کمرہ ہمیشہ ایسا ہی رہتا ہے ۔۔"فاریہ سے اس کی خفت دیکھی نہ گئی تو سادگی سے کہہ کر دلاسا دیا ۔۔

"ارے نہیں ۔۔ہمارے گھر کے کمرے اس طرح کبھی نہیں پھیلتے۔۔یہ تو میں نکلنے سے پہلے اپنا فارم ڈھونڈ رہا تھا ۔۔جس کی وجہ سے یہ ہو گیا ۔۔مگر کوئی بات نہیں ۔۔تم یہاں آرام سے بیٹھو۔۔میں سمیٹ دیتا ہوں ابھی چٹکیوں میں ۔۔"اس نے کچھ شرمندگی زائل ہونے پر جلدی سے بستر سے کپڑے کھینچ کر بازوؤں کے حلقے میں بھرے اور اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔وہ مسکرا دی۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ارے ایسے کیسے ممکن ہے کہ میں آرام سے بیٹھ جاؤں اور آپ کام کریں۔۔میں آپ کی مدد کر دیتی ہوں۔۔"فاریہ کو اچھا نہیں لگا تھا۔ اپنی خدمات پیش کرنا چاہی تو اس نے ہاتھ پیچھے کر لیئے۔۔

"اور مجھے تم سے کام کرا کر اچھا نہیں لگے گا۔۔ویسے بھی ہمارے گھر کا اصول ہے جو چیزیں پھیلاتا ہے وہی سمیٹتا بھی ہے۔۔۔ یہ سلیقہ ہمارے گھر کے ہر لڑکے میں ہیں ۔۔دادو کو سخت ناپسند ہیں جھوٹی شان و شوکت کے بل اور زعم پر گھر کی عورتوں پر بوجھ ڈالنے والے مرد۔۔۔ وہ کہتے ہیں گھر کے کاموں میں عورتوں کا ہاتھ بٹانا مومن مردوں کی نشانی ہے ۔۔وہ شروع سے کہتے ہیں گھر کے کاموں میں عورت کا ساتھ دینا چاہیے ۔۔وہی مرد اصل مرد کہلاتے ہیں جو ہر موڑ پر عورتوں کے ساتھ اچھے سے اور صلہ رحمی سے پیش آتے ہیں ۔۔"

وہ نان اسٹاپ بولتے ہوئے ساتھ ساتھ پورا کمرہ بھی بڑی مہارت اور سلیقے سے سمیٹ رہا تھا۔۔ فاریہ کا دل اب شدت سے چاہا تھا اس کے دادا جیسی نیک اور پیاری ہستی کو اپنی

آنکھوں سے دیکھے ۔۔کس قدر عظیم الشان شخصیت ہوگی ان کی۔۔جنھوں نے اتنی پیاری تربیت کر رکھی تھی سب کی۔۔۔کیا ہی ہوتا گر وہ بھی کسی ایسے ہی گھر کا حصہ ہوتی ۔۔

حصہ ؟؟

وہ چونکی۔۔حصہ تو وہ بن چکی تھی۔۔بنا دی گئی تھی۔۔وہ اس کے نکاح میں تھی۔۔کیا وہ اب ان ہی گھر کے افراد کے ساتھ رہ سکے گی ۔۔؟

اس کے دل نے سوال کیا تھا ۔۔

"تمہارا نام کیا ہے؟ "جب وہ پورا کمرہ سمیٹ چکا تھا تو کمرے کے وسط میں کھڑی اس لڑکی کو مخاطب کیا ۔۔اس نے سٹپٹا کے اسے دیکھا تو ذرا چونکی ۔۔پورے کمرے کا نقشہ ہی بدل چکا تھا ۔۔لمحوں میں وہ کمرہ لطافت اور نفاست کی جاگیر بنا چمک رہا تھا ۔۔اور اب فاریہ نے دیکھا تھا وہ کمرہ کھلا سا تھا اور ضرورت کی ہر شے موجود تھی اس میں ۔۔قیمتی سازوں سامان سے لدا ہُوا کمرہ بہت اچھے سے سیٹ تھا۔۔۔اور فاریہ کے لئے تو کسی جنت سے کم نہیں تھا ۔۔ اس گھر اور پھر اس کمرے نے حقیقتاً اس کی نظروں کو خیرہ کیا تھا ۔۔

آسائشات تھیں۔ سہولتیں تھیں ۔۔۔ اور سب سے زیادہ ایک اچھے دل کا لڑکا تھا۔۔جو اب اس کا تھا۔۔

کیا واقعی میں اس کا؟

"میرا نام فاریہ ہے"!اس نے کمرے اور اس لڑکے کے کردار کی خوبصورتی میں کھوئے ہوئے اپنا نام بتایا تھا۔۔ذلت و رسوائی کے بدلے میں ایک انمول نگینہ ہاتھ آیا تھا۔

"اوکے نائس نیم فاریہ جی۔۔ !مطلب کیا ہے اس کا..؟"اس نے اپنی بے ترتیب کتابوں کو درست کرتے ہوئے دوستانہ ماحول پیدا کرنا چاہا تھا۔۔تاکہ اس کی جھجک کچھ زائل ہو سکے ۔۔وہ دیکھ رہا تھا اس کے کمرے میں وہ کچھ غیر آرام دہ کھڑی ہے۔۔

"خوشحال خاتون"!اس نے ہلکے پھلکے انداز میں بتایا تھا۔۔

"پر تم تو ذرا خوشحال نہیں لگتی۔۔۔"

ذیشان نے اس کے اداس چہرے کو بغور دیکھا تھا۔۔مار کے باعث اس کی گال سرخ اور سوجے ہوئے تھے۔۔پھٹے ہونٹ پر بھی خون جما ہوا تھا اور ہونٹوں کے گرد بھی خون کے

دھبے تھے۔۔ایک طرف سے بائیں آنکھ کے پاس ہلکا سا نیل بھی محسوس ہو رہا تھا۔۔۔یہ چوٹیں تو ظاہری تھیں ۔۔جو نظر آ رہی تھیں ۔۔مگر اس کے نازک سراپے پر کتنی مار دھاڑ کے نشان تھے اس کا اندازہ بھی تھا شانی کو۔۔اس کا دل بے اختیار ترحم میں اترا۔۔

"جتنی محرومیوں کو میں نے دیکھا ہے کوئی بھی دیکھے گا تو خوشحال نہیں رہے گا۔۔اور ویسے بھی نام کا مطلب ہے یہ تو۔۔ضروری نہیں آپ اپنے نام سے میل کھائیں۔۔"اس نے پژمردگی سے کہتے ہوئے بستر پر بیٹھ کر اسے دیکھا تھا۔۔

"ہاں ہو سکتا ہے ۔۔میرا نام ذیشان ہے ۔۔جس کے معنی ہیں ۔۔عظمت والا، شان و شوکت والا ،بلند مرتبے والا ۔۔اور بھئی میں تو ایسا ہی ہوں"..اس نے اترا کر بڑے زعم سے کہا تھا۔۔فاریہ کے لبوں پہ مدھم سی مسکراہٹ رینگ گئی۔۔

"جی بالکل۔۔آپ بالکل اپنے نام کی طرح ہی ہیں ۔۔آپ میں اپنے نام کی ہر خوبی ہے بلاشبہ".فاریہ نے دل سے اس کی تعریف کی تھی۔وہ جھینپ گیا۔۔

"ہاں یہ تو ہے ۔۔خیر تم نا ایک کام کرو ۔۔وہ سامنے واش روم ہے ۔تم فریش ہو جاؤ ۔میں اوئنٹمنٹ لے آتا ہوں وہ چوٹوں پر لگا لو ۔۔اور میں کچھ کھانے کو بھی لے آتا

ہوں ۔۔ تمہیں بھوک تو لگی ہو گی نا۔۔؟ "وہ بے تکلفی سے کہتے ہوئے تقریباً کام ختم کر ہاتھ جھاڑ چکا تھا ۔۔پورا کمرہ لشکارے مار رہا تھا ۔۔اس نے طائرانہ نظر دوڑائی اور خوش ہو کر خود کو شاباشی دی ۔۔شانی کو اپنی کارکردگی پر اٹھلاتے دیکھ فاریہ نے پھر سے ہنسی دبائی اور اٹھ کر واش روم کی سمت چلی گئی ۔۔نئے طرز کا بے حد اسٹائلش واش روم میں قدم رکھتے ہی اس کی آنکھیں ایک بار پھر سے پھیلی تھیں ۔۔وہ اپنی اعصاب پر سوار ان آسائشوں کا سحر ختم کرنے کی کوشش کرتی واش بیسن کی سمت آئی اور نل کھولا ۔۔شفاف پانی کی دھار نکلتے ہی اس نے ہاتھ دھوئے اور جیسے ہی منہ پر چھینٹے مارے تو ایک دم ہی جیسے چوٹوں سے جلن کی ٹھیسیں اٹھ کھڑی ہوئی ۔۔اس نے سسکی لبوں میں دبائی تھی۔۔پورا چہرہ نیم گرم پانی کے بہاؤ کے ساتھ جیسے جلنے لگا تھا۔ بڑی مشکل سے اس نے شانی کا رکھا ہی فیس واش اٹھا کر منہ پر اگڑا اور درد دبا کر پھر سے پانی چہرے پر بہایا تھا۔۔آئینہ دیکھا تو اپنا سوجا ہوا منہ دیکھ کر اسے ایک دم بہت سا رونا آیا تھا ۔۔۔ دکھ و درد سے اس نے لب دانتوں تلے دبایا اور بیسن پر ہاتھ ٹکا دبی دبی سسکیوں سے رونے لگی ۔۔۔ اتنی دیر سے اسے تنہائی میسر نہیں آئی تھی اب جو آئی تو دل کا درد اور آنکھوں کا

پانی ایک ساتھ بہنے لگا تھا۔۔ اسے باپ بہت یاد آ رہا تھا۔۔انھیں تو خبر تک نہیں ہو گی اس کے پر کیا کچھ گزر چکا ہے ۔۔وہ آپ بیتی کسے سنائے۔۔۔وہ خوب جی بھر کر رو لینا چاہتی تھی ۔۔بہت عرصے سے جمع گرد و غبار تھا جو اب چھٹنے لگا تھا۔۔

....

شانی کمرہ لاک کر کے باہر آیا تھا۔۔چابی پوکٹ میں ڈال کر اس کا رخ کچن کی سمت تھا۔۔

نماز کے بعد اب ہلکی پھلکی سحر پھوٹنے کا آغاز ہو چکا تھا۔۔اندھیرا چھٹنے لگا تھا۔۔نایاب دادو کو دوا دے کر ان کے لئے سبز چائے بنانے آئی تھی ۔۔جب شانی کو پھر سے کچن میں آتے دیکھا۔۔

”تمہاری چائے کب سے ڈال کر رکھی ہوئی تھی میں نے۔۔آئے ہی نہیں پھر لینے ۔۔اب تو ساری ٹھنڈی بھی ہو گئی ہو گی ۔۔“ وہ نماز کافی وقت سے پڑھ کر فارغ تھی۔۔لیکن پھر بھی نماز کی چادر اس کے چہرے کے گرد حالے کی صورت لپٹی ہوئی تھی ۔۔

”ہاں سوری بھول گیا تھا۔۔“اس نے جواب دے کر فریج کھولا تھا۔۔نایاب نے خفگی سے اسے گھورا۔۔ساری رات باہر رہ کر آیا تھا اور کسی کو پتا بھی نہیں تھا۔۔دادو کو پتا چلا تو انھیں کتنا برا لگتا اور شانی کو الگ سننی پڑتی۔۔

”نایاب کچھ کھانے کو ہیں ؟“

فریج میں کچھ مناسب نہ ملا تو مڑ کر پوچھا۔

”ابھی تھوڑی دیر میں ناشتہ بنانے لگی ہوں سب کا۔۔پھر آ کر کھا لینا۔“اس نے دادو کی چائے کپ میں ڈالتے ہوئے کہا۔۔

”نہیں۔۔اتنی دیر کون انتظار کرے گا۔۔پلیززز تم کچھ بنا دو نا“!..وہ اصرار کرتے ہوئے منمنایا۔۔وہ تیز نظروں سے گھوری۔۔

”میں نے کہا تھا بھوکے پیاسے پوری رات باہر گزارو۔ اور تمہارا دوست کیا اتنا کم ظرف تھا کہ کھانے تک کو کچھ نہیں دیا تمہیں۔۔ہے کون یہ تمہارا کنجوس دوست؟“نایاب کو پھر سے تاؤ آ گیا تھا۔۔شانی نے روہانسا ہو کر اسے دیکھا۔۔

”تم اب بس اعلان کرا دو اس بات کا۔۔ بنا کر دے رہی ہو یا نہیں ۔۔ “اس نے چڑ کر پوچھا ۔۔

”بنا دیتی ہوں ۔۔۔ جاؤ یہ دادو کو دے آؤ اور ذرا حاضری بھی لگوا آؤ ۔۔پوچھ رہے تھے تمہارا ۔۔“اس نے کپ اس کی سمت بڑھایا ۔ شانی کے اوسان خطا ہوئے ۔۔

”تم نے کچھ بتایا تو نہیں؟ “اس کے چہرے پر خوف در آیا تھا ۔۔

”کچھ نہیں بتایا میں نے ۔۔جاؤ خود ہی بتا آؤ جو بتانا ہے ۔کوئی بہانا ہی گھڑ و گے ۔۔عادت ہے تمہاری ۔بنا آؤ پھر سے انھیں بے وقوف“..وہ طنزیہ انداز میں بولتی ہوئی فریج کی سمت گئی۔ شانی نے منہ بسورا ۔۔

”کیا کھاؤ گے ۔۔“اس نے گھور کر پوچھا ۔۔

”پراٹھا اور آملیٹ بنا دو اور دو کپ چائے“!اس نے دادو کا کپ اُٹھاتے ہوئے بتایا تو نایاب کو جھٹکا لگا ۔۔

”دو کپ کیوں ؟“معقول سوال تھا۔۔وہ گڑبڑا گیا ۔

"وہ میں دو کپ پیؤں گا۔۔کل سے چائے نہیں پی نا تو صدمہ لگ گیا ہے ۔۔ "بمشکل اس نے بات سنبھالی تھی ۔۔ اور پھر تیزی سے کپ اٹھا باہر نکل گیا تھا۔۔ ۔

"تمہاری وجہ سے نا کسی دن ہمیں صدمہ لگ جائے گا ۔۔"نایاب نے سر جھٹک دیا.

اس نے دادو کے کمرے کے سامنے پہنچ کر گہرا سانس لیا تھا ۔۔ان کے کمرے کا دروازہ بھی رعب و جلال چھلکاتا تھا۔۔۔بند دروازے کے باہر بھی ان کی دحشت چھائی رہتی تھی۔۔شانی نے دل میں جل تو جلال تو کا ورد کیا اور دستک دے کر دروازہ کھولا ۔۔سامنے ہی آرام دہ کرسی پر وہ اسے کتاب میں مگن نظر آئے ۔ وہ کپ احتیاط سے لیئے اندر چلا آیا ۔ ۔ دادو نے عینک کے اوپر سے اسے دیکھا ۔۔شانی کے چہرے پر خوف سوار تھا ۔۔۔

"خیریت برخوردار ۔۔۔آج کیسے صبح صبح وقت مل گیا میرے کمرے میں آنے کا؟"انھوں نے کتاب بند کر کے تپائی پر رکھ دی ۔۔جب کہ طنزیہ انداز بھر پور تھا۔۔

"کیسی بات کر رہے ہیں دادو۔۔میں تو کل بھی آیا تھا آپ کے کمرے میں ۔۔وہ تو آپ کمرے میں تھے نہیں تو ملاقات نہیں ہو سکی ۔۔"اس نے کپ اس کے سامنے چھوٹی ٹیبل پر رکھ دیا۔ انھوں نے سر ہلایا ۔۔

”ہاں تم تب ہی آتے ہو جب میں نہیں ہوتا۔۔“انھوں نے سر جھٹک کر کپ اٹھا لیا..

شانی نے ان کے خفا چہرے کو دیکھا۔۔جانے اور کب تک انھوں نے اس سے ناراض رہنے کی ٹھان رکھی تھی ۔۔اس کے آرمی جوائن نہ کرنے والی بات کو بھی اب تو کافی وقت گزر چکا تھا۔۔مگر ان کی ناراضگی برقرار تھی۔۔شانی کو افسوس ہوتا تھا۔۔

”رات میں کب آئے تھے دوست کی طرف سے۔۔؟“انھوں نے گھونٹ بھر کر پوچھا تو شانی کے دماغ میں شارٹ سرکٹ ہوئے۔۔اسے فوراً اس سوال کی امید نہیں تھی ۔۔اب جواب بنا پانا دوبھر ہوا تھا۔وہ تو جوابات کی تیاری کر کے بھی نہیں آیا تھا۔۔ورنہ ہمیشہ دادو کے سامنے حاضری پر وہ ہوم ورک کر کے جاتا تھا۔

”جی جلدی ہی آ گیا تھا۔۔؟“اس نے جھوٹ بولا تھا۔۔جو بولتے ہوئے بھی اسے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

”پھر بھی کب تک؟“دادو نے کریدا۔۔شانی کی مشکل بڑھی۔۔

"جی یہی کوئی دس گیارہ بجے شاید"!اس نے دماغ پر زور دیتے ہوئے یاد کرنے کی اداکاری کی ۔

"گیارہ بجے تک تو میں باہر لان میں ہی ٹہل رہا تھا۔۔"انھوں نے بھنویں اچکائیں ۔۔شانی کے حلق میں کچھ اٹک گیا۔۔

"دادو آپ بھی کمال کرتے ہیں ۔۔یہ بھی کوئی وقت ہوتا ہے ٹہلنے کا ۔۔آپ اتنی سردی میں باہر نہ ٹہلا کریں۔۔بیمار پڑ گئے تو".شانی نے ہڑبڑا کر فکر مند ہو ان کا ہیجان بھٹکایا تھا ۔۔

"مدعے سے مت ہٹو"!انھیں غصہ آیا۔۔

"میں کہاں ہٹ رہا ہوں۔۔بتایا تو ہے ۔۔ہو سکتا ہے آپ کے جانے کے بعد کوئی گیارہ دس یا پندرہ منٹ اوپر ہو گئیں ۔۔مگر وقت لگ بھگ یہی تھا۔۔"اس نے لفظوں میں زور بڑھایا تھا ۔۔

"کس دوست کے پاس تھے ۔ ؟"انھوں نے پھر پوچھا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”وہ مشتاق ہے نا اس کے پاس ۔۔خیر میں چلتا ہوں ۔۔“اس نے جلدی سے بتا کر جانے کے پر تولے تھے۔۔مبادہ کوئی اور سوال نہ پوچھ لیں وہ ۔۔ورنہ جھوٹ پر جھوٹ بول کر تو اس کے جہنم کے چانسز بڑھ ہی جانے تھے۔۔اس کو کمرے سے بھاگتے دیکھ دادو اس کی پشت نا سمجھی سے تکتے رہ گئے ۔۔

....

”یہ لو کھاؤ“!وہ دھلے ہوئے تازہ دم چہرے کے ساتھ بستر پر پاؤں پسار کر بیٹھی ہوئی تھی ۔۔جب اس نے ناشتہ لا کر اس کے سامنے رکھا تھا۔۔ٹرے میں سجا خوش ذائقہ ناشتہ دیکھ فاریہ کی بھوک چمک گئی تھی۔۔اسے تو اتنا بھرپور ناشتہ بھی پہلی بار نصیب ہوا تھا۔۔ورنہ گھر میں تو چائے اور پاپے بھی مل جاتے تھے تو اس کے لیے بڑی نعمت تھی ۔۔۔ مگر آج یہاں اس ناشتے میں موجود لوازمات دیکھ کر اس کے حلق میں آنسوؤں کا پھندا اٹک گیا تھا ۔۔

"کیا ہوا ناشتہ پسند نہیں آیا۔۔؟"شانی نے اس کے جھکے چہرے کے اتار چڑھاؤ بھانپتے ہوئے کچھ شرمندگی سے پوچھا تھا۔۔اسے پوچھ کر جانا چاہیے تھا اسے جو کھانا تھا۔۔فاریہ نے نم آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔۔

"آئم سوری۔۔تم بتا دیتی تو میں وہی بنوا لاتا۔۔مجھے پتا نہیں تھا تم کیا کھاتی ہو۔۔اس لیئے آملیٹ ،پراٹھا۔ بریڈ جیم ،فریش جوس ،چائے،اسنیکس اور فروٹس جو ملا اٹھا لایا۔۔"شانی نے اس کی آنکھوں کی نمی دیکھ کر ندامت سے کہتے ہوئے اس کا رحجان بڑھایا تھا۔۔

"اس میں دیکھو پی نٹ بٹر بھی ہے۔۔میں تو شوق سے کھاتا ہوں۔۔اور یہ اچھا بھی بہت ہوتا ہے۔۔تم کھاؤ گی تو تمہیں بھی پسند آئے گا۔۔اور کچھ اور بھی کھانا ہے تو بتا دو۔۔میں لا دیتا ہوں"..وہ چاہتا تھا فاریہ بس روئے نا۔۔

"نہیں۔۔اتنا کچھ لا دیا ہے آپ نے اور کس چیز کی خواہش کروں۔۔اور ویسے بھی جو کچھ آپ نے لا کر دیا ہے وہ تو کبھی نصیب نہیں ہوا تھا مجھے۔۔بچپن میں جب ماں زندہ تھیں تو اس طرح کی چیزوں سے گھر بھرا رہتا تھا۔۔مگر جب سے ان کا انتقال ہوا اور بابا باہر

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

چلے گئے ۔۔اس کے بعد تو ان چیزوں کے نام تک یاد نہیں رہے کبھی ۔آج جب دیکھا تو بچپن اور ماں باپ کا پیار یاد آ گیا ۔۔تھینک یو ۔۔آپ نے میرے لئے اتنا کیا".

اس نے آرزدہ آواز میں کہا ۔شانی نے دیکھا تھا وہ آنسوں پینے کی کوشش کر رہی تھی ۔۔

شانی کے دل کو کچھ ہوا۔۔

"کوئی بات نہیں ۔۔اب تو مل گیا نا۔۔کھاؤ۔۔ اور بھی کچھ چاہیئے ہو تو بے جھجک بتانا ۔۔اسے اپنا ہی گھر سمجھو ۔۔"!اس نے نرمی سے کہتے ہوئے اسے شروع کرنے کا اشارہ کیا تو وہ پُرنم آنکھوں سے مسکرائی اور ناشتہ کرنے لگی ۔۔

"یہ آوئنٹمنٹ ہے ۔۔کھانے کے بعد لگا لینا اور پھر آرام کر لو۔ تھوڑی دیر سو جانا ۔۔تم بہتر فیل کرو گی۔۔اور درد کی ٹیبلیٹ بھی ہے ۔۔وہ بھی کھا لینا".وہ دوا اس کے پاس رکھتے ہوئے بولا اور مڑا ۔

"آپ نہیں کھائیں گے ؟"فاریہ کو اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ کھا رہی ہے اور شانی نہیں ۔۔اس نے صرف چائے لی تھی ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نہیں تم کھاؤ۔۔میں بس ابھی چائے پیوں گا اور پھر سب کے ساتھ نیچے ناشتہ کروں گا ۔۔دادو غصہ کرتے ہیں اگر ناشتے میں کوئی مسنگ ہو تو۔ ۔۔ لنچ اور ڈنر میں اکثر ٹائمنگ ڈسٹرب ہوتی ہے سب کی۔۔تو دادو کا فرمان ہے ناشتہ سب ایک ساتھ بیٹھ کر کریں۔۔صرف اسی وقت سب مل کر بیٹھ سکتے ہیں ۔۔میں نے کل بھی سب کے ساتھ مل کر ناشتہ نہیں کیا تھا ۔۔آج بھی غائب ہوا تو دادو کی بندوق اپنی ٹائم لوڈ رہتی ہے ۔۔تم بیوہ ہو گئی تو مسئلہ بڑھ جائے گا"شروع میں سنجیدگی سے کہتے ہوئے آخر تک اس نے مذاقاً فاریہ کا دل ہلکا کرنے کو شریر انداز بنایا تھا ۔۔۔ وہ ہنس پڑی ۔۔وہ بھی ہنس رہا تھا ۔۔کچھ ہی دیر میں خاصی اچھی بے تکلفی ہو گئی تھی دونوں میں۔۔۔فاریہ نے ایک دم رک کر اسے دیکھا تھا ۔۔اسے اچھا لگ رہا تھا ۔ وہ باتوں باتوں میں اپنے اور اس کے تعلق کی بات کر رہا تھا ۔۔۔ ناشتہ تو مزے دار تھا۔ مگر فاریہ کو شانی کے باتوں کے دوران اور بھی مزیدار لگا تھا ۔۔اتنے دنوں بعد اس نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا تھا ۔

شانی اپنا کپ لے کر صوفے پر جا بیٹھا اور لیپ ٹاپ کھول لیا ۔۔وہ اب سنجیدگی سے کچھ دیکھ رہا تھا ۔۔

....

"نایاب "!زرناب پھپھو بیٹی کو پکارتی ہوئی اندر داخل ہوئی تھیں ۔۔

"جی ماما"!وہ بالوں کو کنگے سے سنوارتے ہوئے پلٹی ۔۔

"بیٹا یہ لباس تمہاری بڑی ممانی نے بھجوایا ہے۔۔وہ چاہتی ہیں تم مہمانوں کے سامنے یہ پہن کر جاؤ۔۔اسپیشل خرید کر ٹیلر سے بنوایا تھا انھوں نے ۔۔"وہ اس کا لباس لا کر بستر پر رکھتی بڑی خوشی سے بتا رہی تھیں ۔۔نایاب نے خاموشی سے کوئی تاثر دیئے بنا اس لباس کو دیکھا۔

لیوینڈر کلر کی جارجٹ کی لونگ فراک تھی ۔۔جس پر سلور لیس سے کام ہوا تھا ۔۔ساتھ فٹ ٹراؤزر اور ہم رنگ دوپٹہ ۔۔وہ سادہ سی فراک بھی دل موہ رہی تھی ۔۔

"تم پر تو بہت اچھی لگے گی ۔۔"وہ بیٹی کا سادہ سا روپ نہارتے ہوئے پاس چلی آئیں ۔۔نایاب نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ ان کو دیکھا تھا ۔۔زرناب پھپھو بڑی محبت سے اس کے چہرے کی اداسی دیکھ رہی تھیں ۔۔

"نایاب تم خوش تو ہو نا ؟" جانے کیوں اس کے اندر ہول سے اُٹھتے تھے ۔۔ کہیں کوئی ناانصافی نہ ہو جائے اس کے ساتھ ۔۔

"آپ خوش ہیں ؟" اس نے جانے کس زاویے سے پوچھا تھا ۔ زرناب پھپھو کچھ سنبھلیں ۔۔

"ہاں بہت "!رخ موڑ کر انھوں نے نظریں چرا لیں تھیں ۔ وہ چاہتی تھیں ان کی اکلوتی بیٹی کہیں باہر یا دور نہ جائے ۔۔اسی گھر میں سمٹ جائیں ۔۔گھر میں تو ذمان کے بعد ابھی سارے ہی لڑکے بیٹھے تھے۔۔اور ان کا من تھا وہ بڑے شامیر ماموں سے کہہ کر شانی کے لیے بات کریں۔۔۔ذمان کے بعد اب انھوں نے شانی کا ہی سوچنا تھا ۔۔دونوں بیٹے سمٹ جاتے۔۔۔مگر کہہ نہیں پاتی تھیں اور شامیر ماموں کو شانی سے زیادہ اپنے دوست کے بیٹے کی فکر تھی۔۔۔یہ رشتہ بھی ان کے ہی تعاون سے ہو رہا تھا ۔۔گوکہ منجھلے ماموں کا میر ذکاء بھی تو شادی کے لائق ہو گیا تھا ۔۔مگر ان کا بھی ابھی کوئی دھیان نہیں تھا ۔۔اور وہ خود سے کیسے کہتی بھائیوں کو کہ اس کی نایاب کو اپنے بیٹوں کے لئے مانگ کر اسی گھر میں تحفظ دے دیں۔۔یہ جھجک انھیں نایاب کے لئے کوئی اسٹینڈ لینے سے روکے ہوئے تھی۔۔اور خود سے اپنی بیٹی کی بات کرتا کوئی اچھا لگتا ہے بھلا ۔۔بیٹیوں کے لئے رشتے

لڑکے والوں کی طرف سے آئیں تو عزت سے کیئے جاتے ہیں ۔۔خود سے کیسے ذکر کرتیں ۔۔

"تو میں بھی خوش ہوں ماما ۔۔"نایاب نے اس کا ہاتھ پکڑ کر تشفی کی تھی۔۔

"ہاں تمہارا خوش ہونا زیادہ ضروری ہے ".انھوں نے نایاب کی گال چھوئی اور کمرے سے نکل آئیں ۔۔نایاب نے گہری آہ بھر کر فراک کو دیکھا تھا ۔۔

"ہممم بڑی ممانی کی چوئس تو بہت اچھی ہے"..اس نے ہینگر اٹھا کر فراک کو ساتھ لگا آئینے میں خود کو دیکھ کر سراہا تھا ۔

....

مہمانوں کی آمد کی تیاریاں بڑے ہی جوش و خروش سے کی جا رہی تھیں ۔۔ویسے تو رات کا ڈنر تھا مگر انھوں نے شام تک پہنچ جانے کا کہا تھا ۔۔ اس لیئے فائقہ ممانی شمیم ممانی کے ساتھ مل کر گھر کی ملازمہ کو لیئے پورے گھر کی تفصیلی صفائیوں میں مصروف تھیں۔۔ہر ہر کمرہ اچھے سے صاف ہو رہا تھا ۔۔بلکہ ہال اور لان وغیرہ بھی ۔۔ رانی (ملازمہ)کو کل

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہی جلدی میر ولا آنے کا کہہ دیا گیا تھا اور وہ وعدے کے مطابق آج صبح دس بجے سے نہ کہ حاضر تھی بلکہ بڑھ چڑھ کر ہر کام میں پھرتی بھی دکھائے جا رہی تھی ۔۔کچن میں سب کا ہاتھ بٹا کر پورا گھر صاف کر کے وہ اب کب سے بند پڑے شانی کے کمرے کی سمت آئی تھی ۔۔۔

دستک دے کر وہ دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگی۔۔مگر اندر سے کوئی جواب نہ آیا تو پھر سے دروازہ بجایا ۔۔اس پر اسے اندر سے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی ۔۔

نیند سے بوجھل آنکھوں کے ساتھ شانی ہڑبڑا کر صوفے سے اٹھا تھا ۔۔وہ کب کام کرتے ہوئے وہی سو گیا تھا اسے خبر نہ ہو سکی تھی ۔۔مگر اُٹھتے ساتھ اسے خود پر کمبل پھیلا ہوا ملا تھا ۔۔جو شاید فاریہ نے ہی اس پر ڈالا تھا۔۔فاریہ کا خیال آتے ہی اس نے گھبرا کے غائب دماغی سے کمرے میں نظر دوڑائی تو بستر کے ایک کنارے پر اسے فاریہ سمٹ کر سوئی ہوئی ملی تو اسے کچھ تسلی ہوئی۔ وہ سردی کی وجہ سے سکڑ کر سو رہی تھی ۔۔شانی فوراً اٹھا اور تاسف سے سر جھٹکا ۔۔اسے فاریہ کے لئے کمبل کا انتظام تو کرنا ہی چاہیے تھا ۔۔خود کی عقل پر چار حرف بھیج اس نے خود پر اوڑھایا گیا کمبل لیا اور جا کر اس پر بڑی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

احتیاط سے پھیلایا کہ اس کی نیند نہ ٹوٹے ۔۔ تبھی دروازہ پھر سے بجا تھا ۔۔شانی کو غصہ آیا ۔۔پتا نہیں کون تھا جسے صبر نہیں تھا۔۔یہ تو شکر تھا وہ بے چاری جاگی نہیں تھی۔۔دوا لے کر سوئی تو شاید گہری نیند میں تھی۔۔اس نے دانت چبا کر تیزی سے جا کر دروازے کا لاک کھولا اور پھر ذرا سا باہر جھانکا ۔ سامنے ہی رانی کھڑی تھی ۔۔ہاتھ میں جھاڑو اور پونچھے کی بالٹی کے ساتھ جھاڑن کو کندھے پر ڈالے وہ پوری تیاری سے آئی تھی کمرے کو صاف کرنے ۔۔ شانی گھبرا گیا ۔

"کیا ہوا رانی ؟ "اس نے جان بوجھ کر یوں پوچھا جیسے سچ میں وہ رانی کے ارادوں سے ناواقف ہو ۔

"شانی بھائی ۔۔آپ کی اماں نے کہا ہے باہر نکل آئے اب۔۔تا کہ اچھے سے کمرے کی صفائی ہو سکے ۔ آپ کا کمرہ دو دن سے صاف نہیں ہوا۔۔تو وہ مجھ پر غصہ کر رہی ہیں ۔۔"رانی نے اقراء ممانی کا پیغام میں و عن اسے دیا تھا ۔

"نہیں ۔۔تم رہنے دو ۔ میں نے خود صاف کر لیا ہے۔۔اور اس وقت میں بزی ہوں۔۔بلکہ اگلے چار دن تک بزی رہنے والا ہوں تو کمرہ صاف نہیں ہو سکتا ۔۔۔ تم جاؤ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

۔۔چار دن اس کمرے سے چھٹی ہے تمہاری ۔ ۔"اس نے جلدی سے اسے الٹے پاؤں واپس بھیجنا چاہا تھا ۔۔مگر رانی نے منہ پر ہاتھ رکھ کر حیرت سے اسے دیکھا تھا ۔۔پھر کمر پر ہاتھ دھرا۔۔

"آپ ہمیشہ ہی اتنے اتنے دن کمرہ صاف نہیں کراتے اور وہ مجھے کہتی ہیں کہ میں کام چوری کرتی ہوں ۔۔میں ایسے نہیں جا سکتی ۔۔سخت تاکید کی ہے انھوں نے آج تو کمرہ صاف کر کے ہی جاؤں میں ۔۔اب بتائیں میں کیا کروں؟"

وہ تو ٹلنے کا نام نہیں لے رہی تھی ۔۔شانی نے سر گرا لیا ۔یہ مصیبت بھی ابھی ہی آنی تھی۔۔

"تم ایک کام کرو "!!اس نے جلدی سے اپنا بٹوہ نکالا اور اس میں سے دو ہرے نوٹ اچک کر بٹوہ واپس ٹھونسا اور نوٹ اس کی سمت بڑھائے ۔۔

"یہ پیسے لو۔۔"!

”میں کچھ نہیں لا کر دینے والی آج آپ کو ۔پچھلی بار بھی جو کولڈ ڈرنک منگوائی تھی۔۔اور میں کام چھوڑ کر لینے گئی تھی۔۔اس کے طعنے روز سنتی ہوں آپ کی اماں سے ۔۔کہ کام چھوڑ کر میں کیسے گئی دکان پر ۔۔“اس نے جھٹ سر نفی میں ہلاتے ہوئے شد و مد سے اس کی بات کاٹ دی تھی ۔شانی کا خون کھولا ۔۔

”یہ کچھ لانے کے لئے نہیں دے رہا۔۔ تم رکھ لو ۔۔

اور کمرے کو کچھ دن تک بھول جاؤ ۔۔“

اس نے دانت چبا کر بڑی مشکل سے لہجہ شیریں بنایا تھا ۔۔رانی کی آنکھیں بے یقینی سے پھیل گئیں ۔۔”یہ میں رکھ لوں..لیکن یہ رشوت کس چیز کی دے رہے ہیں ؟“اس کے چہرے پر چمک آئی تھی۔۔

”یہ رشوت نہیں ہے ۔۔تمہارا انعام ہے۔۔کمرہ کچھ دن تک صاف نہ کرنے کا انعام ۔اور تمہارا بھائی دے رہا ہے رکھ لو۔۔۔بس کمرے کا نام نہ لینا کچھ دن “ .اس نے عاجزی سے کہا تھا ۔۔

”مثلاً کتنے دن؟ “اس کے ہاتھ سے پیسے خوشی خوشی پکڑتے ہوئے اس نے پوچھا تھا۔۔

”جب تک ذکاء نہیں آ جاتا تب تک “.ذکاء کے آنے تک وہ فاریہ کو یہی رکھنا چاہتا تھا ۔۔اس کے آنے کے بعد کوئی حل نکال کر وہ فاریہ کے لئے رہنے کا انتظام کر لیتا ۔۔ اسے ذکاء کی واپسی کا شدت سے انتظار تھا۔۔اس مسئلے میں اب وہی تھا جو اس کا ساتھ دے سکتا تھا۔۔

”مگر ان کے آنے سے کمرے کی صفائی کا کیا تعلق ہے۔؟“رانی نے ناسمجھی سے سر کھجایا تھا۔۔شانی کے دل میں ابال اٹھے۔۔

”ہاں تعلق ہے۔۔۔ تم مت زور دو اپنے دماغ پر اور جاؤ چار دن تک چھٹی کرو میرے کمرے سے۔۔“

اس نے کہتے ہوئے جان چھڑا دروازہ بند کرنا چاہا تو رانی نے تیزی سے روکا۔۔

”پر آپ کی اماں کو جا کر کیا کہوں؟“اسے ایک نئ پریشانی تھی۔

”میں باہر آتا ہوں خود ان سے بات کرلیتا ہوں ۔۔تم جاؤ اپنا باقی کام کرو“!اس نے کہہ کر دروازہ بند کر دیا تھا۔۔رانی کا منہ کھل گیا ۔۔پھر منہ بسور کر سامان اُٹھائے ہٹ آئی

۔۔۔

....

”شانی اب تو تمہارا ہر بار کا ڈراما بن گیا ہے ۔۔میرا کمرہ صاف نہ کرانا میرے ایکسپیرمنٹ کا سامان گم ہو جاتا ہے ۔۔ہفتوں تم کمرہ بند رکھتے ہو۔۔صفائی نہیں ہونے دیتے ۔۔“اقراء ممانی کا عتاب آج عروج کو پہنچا ہوا تھا ۔۔مہمانوں کے کھانے کے سامان کی لسٹ بناتے ہوئے انھوں نے ڈائننگ ٹیبل پر رکھی گاجروں میں سے ایک کو اٹھا کر دانتوں سے کترتے شانی سے چلاتے ہوئے کہا تھا ۔۔

”تو ماما اس سے کیا فرق پڑتا ہے ۔۔وہ آپ کی پیاری رانی ۔۔میری چیزیں سمیٹتی کم ہے اور پھینکتی زیادہ ہے ۔۔“

”ہائے ربا“!!کچن سے نئے برتنوں کو دھو کر باہر لاتی رانی نے شانی کے منہ سے یہ الفاظ سن دہائی دی تھی ۔۔یہ تو سراسر الزام ہی تھا ۔۔

"کب پھینکا میں نے کچھ شانی بھائی ۔۔"!وہ برتن لا کر ٹیبل پر اوندھے کر کے رکھتی ہوئی تنک کر پوچھ رہی تھی ۔شانی گھبرا کر مڑا۔۔اسے تو خبر ہی نہ تھی رانی اس کی گل افشانی سن لے گی۔۔

"ہاں تو ایسا ہوتا ہے۔۔اور ماما میں اپنا کمرہ خود صاف کر لیتا ہوں ۔۔ابھی بھی صاف ہی ہے۔۔تو کیا ضرورت ہے صفائی کی ۔ ویسے بھی اتنا کام ہے گھر میں۔ مہمان آ رہے ہیں ۔۔باقی کاموں پر دھیان دیں نا۔۔میرے کمرے کے پیچھے کیوں پڑ گئی ہیں ۔۔"وہ جھنجھلا کر ٹھنکا۔۔

"پڑوں گی میں پیچھے ۔۔اتنے دن کمرہ صاف نہ کرا کے نحوست پھیلا کر رکھتے ہو۔۔۔مہمان آ رہے ہیں گھر میں ۔۔شرافت سے جا کر کمرے کا لاک کھول دو ۔رانی نے صفائی کرنی ہے۔۔"

انھوں نے واضح دھمکایا تھا ۔

"تو مہمانوں کو نایاب دکھانی ہے یا میرا کمرہ؟"وہ گاجر ٹیبل پر پٹخ کر حتمی انداز میں کھڑا ہوا۔۔

”تم نے مار کھانی ہے یا کھولتے ہو کمرہ ؟“

ان کا تو اس سے بھی زیادہ حتمی انداز تھا۔شانی گڑبڑا گیا ۔۔

”ابھی نہیں کھول سکتا ۔۔چار دن کا انتظار کریں ۔۔جب تک میرا ایکسپیریمنٹ پورا ہو جائے گا پھر میں خود صاف کرا لوں گا ۔۔ “اس نے صاف گوئی سے جواب دے دیا تھا ۔

”شانی میں کہتی ہوں کمرہ کھول کر دو تاکہ آج اچھے سے صفائی ہو جائے “!اقراء ممانی نے لسٹ تیار کر لی تھی ۔۔ تیز نظروں سے اسے آخری بار تنبیہہ کی۔

”ماما آپ شروع سے اتنی ضدی ہیں یا میروں میں شادی کرنے کا اثر ہے ۔“ شانی اب عاجز آیا تھا ۔۔۔

”تمھیں پیدا کرنے کا اثر ہے۔۔اب جاؤ اور یہ سامان لے آؤ ۔“ انھوں نے تپ کر گھورا اور لسٹ اسے تھمائی ۔۔

”ارے ماما زوی یا بلال کو بھیج دو نا۔۔“اس نے حسبِ توقع سستی دکھائی۔۔

”وہ پڑھ رہے ہیں ۔۔تم نے تو پڑھنا نہیں ہے ۔۔سامان ہی لا دو“.وہ طعنہ دیتی لسٹ اسے تھما کچن میں گھس گئیں ۔۔شانی نے منہ بنا کر لسٹ پوکٹ میں ڈالی اور ایک متفکر سی نظر اوپر اپنے کمرے پر ڈال کر نکل گیا ۔۔ویسے بھی کمرہ تو لاک ہی تھا۔ اور اس نے جلد ہی واپس آ جانا تھا ۔۔ہر وقت پہرہ بھی نہیں دے سکتا تھا ۔۔مگر دھڑکا تو لگا ہی رہنا تھا ۔ ۔۔

....

”کہانی سنو ۔۔زبانی سنو

مجھے پیار ہوا تھا ،اقرار ہوا تھا ۔۔

دیوانہ ہوا،مستانہ ہوا۔۔

تیری چاہت میں کتنا فسانہ ہوا۔۔۔

تیرے آنے کی خوشبو ،تیرے جانے کا منظر ۔۔

تجھے ملنا پڑے گا ،اب زمانہ ہوا۔۔۔

صدائیں سنو،،ہاں جفائیں سنو۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

مجھے پیار ہوا تھا ،،اقرار ہوا تھا ۔

ہے تمنا تمہیں ، تمہیں دلہن بنائیں ۔۔

تیرے ہاتھوں پہ مہندی اپنے نام کی سجائیں ۔

تیری لے لیں بلائیں ۔ تیرے صدقے اتاریں۔۔

ہے تمنا ہمیں ، تمہیں اپنا بنائیں ۔۔

نہیں مشکل وفا ،ذرا دیکھو یہاں

تیری آنکھوں میں بستا ہے میرا جہاں ۔۔

کبھی سن تو ذرا،جو میں کہہ نہ سکا۔۔

میری دنیا تم ہی ہو تم ہی آسرا ۔۔۔"

میر بلا اپنے کمرے کی کھڑکی کے سامنے رکھی رائٹنگ ٹیبل کے اسٹول پر بیٹھا تھا۔۔

وہ گٹار بجاتا تھا اور جب اپنے انداز میں گنگناتا تو آواز فضاؤں میں رس گھولتی تھی۔گٹار کے سنہرے تاروں پر جب جب میر بلال کی انگلیاں بجتی تو صرف بجتی نہیں تھی،وہ تو موسموں کی نئ رتوں کو لبھا لاتی تھی۔۔۔اس کی آواز پر مثالیں تمام تھیں۔۔آج بھی روز کی طرح مؤثر، دل پزیر آواز نے تال کے ریشوں کو چھوا ہوا تھا۔ یہ شوق بھی اس کا طفولیت اور بالپن) بچپن (کے ساتھی کبھی نہیں تھے ، نا ہی یہ اس کا کبھی شوقین رہا تھا یہ تو جب لڑک پن کے دور سے تعلق ٹوٹا اور عین جوانی کے زمانے آئے ۔۔۔۔سیان پن میں قدم رکھا تو کنول کی ذات کا عاشق بن بیٹھا تھا۔ اسکی اداؤں کا اسیر ہو بیٹھا تھا کب ،کیسے ہوا، کیوں ہوا؟ نہیں جانتا تھا ۔۔وہ بس یہ جانتا تھا کہ ایک سادہ و نیک کردار کی لڑکی کو دیوانوں کی طرح چاہنے لگا ہے ۔۔اس کی سادگی پر مر مٹا تھا میر بلال۔۔اور کب اس بدلتے دل اور مزاج نے ہاتھوں میں گٹار تھما دیا اسے علم ہی نا ہو سکا۔۔۔وہ بس اب عموماً فارغ اوقات میں اپنی مخصوص نشت گاہ پر براجمان فضاؤں میں سرگمیں بکھیرنے بیٹھ جایا کرتا تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

بالکل سامنے ہی کنول کے کمرے کی کھڑکی تھی۔۔جو ہمیشہ بند ہی رہتی تھی ۔۔میر بلال کا دل ایک دم ہر شے سے اچاٹ ہوا اور گٹار کو ایک طرف زمین پر رکھ دیا۔۔

"میرے سامنے والی کھڑکی میں،اک چاند کا ٹکڑا رہتا ہے۔۔افسوس یہ ہے کہ وہ ہم سے، کچھ اکھڑا اکھڑا رہتا ہے ۔۔"

میر زوار اسے کھڑکی کے سامنے بے کیفی سے بیٹھا دیکھ شرارت سے گنگناتا ہوا اندر آیا تھا ۔۔بلال نے اسے دیکھ کر خفیف سا سر جھٹکا اور چہرہ بے کلی سے موڑ بیٹھا۔۔

"ارے کیوں دل چھوٹا کر کے بیٹھے ہو۔۔تھوڑی ہمت رکھو۔۔لڑکے ریجکٹ ہوتے رہتے ہیں ۔۔کونسا نئ بات ہے۔۔"زوار نے اسے تسلی کراتے ہوئے غلط جملے کا انتخاب کر لیا تھا ۔۔بلال نے جھٹکا کھا کر اسے دیکھا ۔۔تیز کینہ پرور نظر سے دانت پیس کر گھورا ۔۔

"اوہ سوری سوری۔۔مطلب کہ ہو جاتا ہے کبھی کبھار۔۔اس میں دکھی دیوداس بن کر بیٹھنے سے کیا ہوگا ۔۔پھر کوشش کرو۔۔اور میرا دعویٰ ہے ستر فیصد لڑکیاں دوسری بار لڑکے کے اظہار پر فلیٹ ہو ہی جاتی ہیں ۔۔"اس نے فوراً ہنستے ہوئے جملہ سدھارا تھا ۔۔

"بڑا غلط دعویٰ ہے پھر تمہارا۔۔۔کنول ان لڑکیوں میں سے نہیں ہے۔مجھے نہیں لگتا وہ کبھی مجھے سمجھے گی۔۔"وہ یاسیت سے کہتا ڈھلتی دوپہر کے رنگوں میں اُترتا بانکپن تکنے لگا۔۔

زوار نے اس کے قریب کرسی کھینچی اور بیٹھا۔۔

"اچھا سنو۔۔چاچی سے بات کر کے دیکھ لو۔۔کیا پتا جب گھر کے بڑے رشتہ مانگنے جائیں تو وہ مشرقی لڑکیوں کی طرح ہاں کر دے۔۔پھر تو ٹینشن ہی ختم نا۔۔۔"اس نے ایک اور مستفید مشورے سے نوازا تھا۔۔

"اور اگر انکار کر دیا تو معاملہ ہی ختم اور ساتھ میں چانس بھی۔۔"میر بلال کو بڑا خطرہ لاحق تھا۔

"تو پھر تمام عمر یہاں بیٹھ کر اس کی یاد میں غزلیں پڑھا کرنا۔۔"زوار کو تپ چڑھی۔۔

"نہیں اب ایسا بھی میں کرنے سے رہا۔۔شادی کروں گا تو کنول سے ورنہ۔۔۔"

"ورنہ پھر تمہارے پاس یہاں بیٹھ کر غزلیں پڑھنے کا ہی چانس بچے گا۔۔"زوار نے اس کے پُر عزم انداز کو پھر سے لپیٹ کر رکھ دیا تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”تم یہاں کیا جلتے پر تیل چھڑکنے آئے ہو۔۔؟“

اس نے برہمی سے زوار کو تکا۔۔

”نہیں تمہارے اندر حوصلوں کی شمع جلانے آیا ہوں۔۔بیٹا ٹھیک مشورہ دے رہا ہوں اپنے ماں باپ کو اعتماد میں لے لو اور سیدھا سامنے والے گھر گھر پہنچ جاؤ۔۔نہیں تو کنول کی ہاں کے انتظار میں سالوں بھی بیٹھا رہے گا نا تو نہیں ہو گا۔۔“اس نے اب سنجیدگی سے سمجھایا تھا۔۔

”پر ماما کی عادت کا پتا ہے تمہیں ۔۔وہ تو اپنے رشتے داروں میں کنول کے لئے رشتے ڈھونڈ رہی ہیں ۔۔اس دن بھی پاپا سے بات کررہی تھیں ۔۔“بلال کے انداز میں یک دم پریشانی گھلی تھی۔۔۔

”تو ڈھونڈ ہی رہی ہیں کونسا مل گیا ہے ۔۔تم موقع دیکھ کر بات کرلو ۔۔اور پھر ہم سب بچپن سے کنول کو جانتے ہیں ۔۔کسی کو اعتراض نہیں ہو گا ۔۔“

زوار نے ہلکے پھلکے مزاحیہ انداز میں سر جھٹک کر جیسے اسکی بات ہوا میں اچھالی تھی۔۔

”دیکھتا ہوں۔۔لیکن پہلے میں ایک بار پھر سے کنول سے بات کروں گا اور اس بار اس سے اس کے دل کا جواب سن کر پھر ہی کوئی قدم اٹھاؤں گا ۔۔مجھے لگتا ہے وہ بھی مجھے چاہتی ہے ۔۔بس دنیا والوں کے خوف سے کہہ نہیں پا رہی۔۔۔“

بلال نے کچھ سوچتے ہوئے کہا تھا ۔۔زوار نے سر ہلایا اور اس کا کندھا تھپک کر اٹھ آیا ۔۔۔

....

پورے میر ولا میں چہل پہل اور خاصی رونق لگی ہوئی تھی ۔۔ عصر کے بعد مہمانوں کی آمد کا کنفرم ہو گیا تھا ۔۔اور خواتین اس سے پہلے کچن میں گھسیں خوش ذائقہ لوازمات تیار کرنے میں کمر بستہ تھیں ۔۔۔ دادو نے لڑکوں کو بھی ساتھ مدد کے لئے لگایا ہوا تھا۔۔۔اور دادو کا حکم تھا تو کون کام سے کھسک سکتا تھا ۔۔

کیا بلال، کیا زوار، کیا شانی ۔سب ہی خوب کام میں مدد کرتے نظر آ رہے تھے ۔۔

بلکہ سلاد تو شانی اور زوار نے ہی بنایا تھا ۔۔زوار شانی سے ناراض تھا۔۔دونوں میں بات چیت نہیں ہو رہی تھی ۔۔مگر شانی خوب اسے منانے کی کوششیں جاری وَ ساری رکھے ہوئے تھا۔۔زوار روٹھنے میں تو عورتوں کو بھی مات دے جاتا تھا ۔۔ابھی بھی زوار مہر کے ساتھ بیٹھا مٹر چھیل رہا تھا ۔۔زرناب پھپھو کا ارادہ تھا کھانے میں مٹر پلاؤ کا اضافہ کر لیں ۔۔چاولوں میں بھی کچھ ہونا چاہیے تھا ۔۔

"زوی یار بات تو سنو "!شانی ابھی پھر ماں کے ساتھ اچھی خاصی بحث کر کے باہر آن اس کے سر پر کھڑا ہوا تھا ۔۔رانی کام ختم کر کے چلی گئی تھی اور اقراء ممانی نے پھر سے شانی کو کمرہ نہ کھول کر دینے پر اسے آڑھے ہاتھوں لے لیا تھا ۔۔وہ زچ ہو کر پہلے تو خوب آنا کانی کرتا رہا ۔۔پھر کان لپیٹے کچن سے نکل آیا ۔۔دادو برآمدے میں بیٹھے تھے۔۔بے جا کا شور سنتے تو معاملہ پوچھتے ۔۔اسی لئے کنی کترانا ہی درست تھا۔۔

"زوی تم سن کیوں نہیں رہے ۔۔"شانی نے روہانسی شکل بنائی تھی ۔۔

"تمہیں آخر کیا مسئلہ ہے مجھ سے ".زوار نے اپنے سر پر اس کی موجودگی سے چڑ کر ڈانٹا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اب دیر ہو گئی تھی تو میں کیا کرتا۔۔جان بوجھ کر تھوڑی کوئی لیٹ ہوتا ہے۔۔"وہ اپنا دفاع کر رہا تھا۔۔

"تو میں نے کیا کہا ہے تمہیں؟"زوار نے حیرانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مہر کو تائید میں لیا تھا۔۔مہر نے چہرہ اٹھا کر بھائی کو دیکھا۔۔

"زوی سن لو نا اس کی بات۔۔دیکھو تو پہلی بار اتنا معصوم لگ رہا ہے۔۔۔"مہر کو شانی کی روہانسی شکل پر ترس آیا تھا۔۔

"اس نے مجھے کہا تھا یہ شام تک آ جائے گا۔۔اور پھر فیملی ڈنر تک بھی نہیں پہنچا جناب ۔۔اس کے بعد پتا نہیں رات گئے کب انھیں یاد آیا کہ ان کا ایک عدد گھر بھی ہے تب جا کر موصوف نے واپسی کی راہ لی تھی۔۔اگر دیر کرنی ہی تھی تو بندہ آسرے میں نہ چھوڑ کر جائے۔اور پھر ایسے نواب ہیں کہ فون تک نہیں اُٹھاتے۔۔"زوار کا حساب ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔۔نہ شکوہ شکایات۔

"اچھا ٹھیک ہے ہو گئی غلطی۔۔"

”تم ہمیشہ یہی غلطی کرتے ہو اور پھر یہی کہتے بھی ہو۔“ زوار پھر اس کی بات کاٹ کر وہاں سے اٹھ کر چلا گیا تھا۔۔وہ ہونق کھڑا رہ گیا۔

”دیکھ رہی ہو تم مہر۔۔کتنے نخرے ہو گئے ہیں اس کے ۔“اس نے برا فروختہ ہو کر جاتے زوار کی پشت کو گھورا تھا۔۔

”اچھا بھلا مٹر چھلوا رہا تھا میرے ساتھ ۔۔بھگا دیا نا اسے ۔۔اب بیٹھو یہاں اور یہ مٹر چھلواؤ میرے ساتھ ۔۔“

مہر نے پیچ و تاب کھا کر بھائی کو گھورا اور پھر تڑی دکھاتے ہوئے غصہ کیا، مٹر چھیلنے پر تو ویسے بھی اس کی جان جاتی تھی اور پھر مٹروں سے کیڑا نکل آنے کا خوف تو ہر عذاب سے زیادہ ہوتا تھا۔۔۔ویسے بھی شانی کو اب کیا کرنا تھا۔۔خاموشی سے بہن کے ساتھ بیٹھ کر مٹر چھیلنے لگا۔۔

••••••••••••••

لیوینڈر کلر کی لونگ فراک میں نایاب کی گلابیاں کھلی رنگت مزید نکھر آئی تھی ۔۔۔لائٹ سی جیولری اور بہت ہلکی سی تیاری کے بعد وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی ۔۔ بالوں کو تیکھے سے اسٹائل میں سمیٹ کر اس نے سر پر دوپٹہ سیٹ کیا تھا ۔۔۔آئینے کے سامنے کھڑی ناقدانہ جائزہ لیتے ہوئے وہ دوپٹے کو سامنے درست کر رہی تھی جب کسی نے دستک دے کر اندر جھانکا تھا ۔

"نایاب مہمان آ گئے ہیں۔ " پیغام دینے والی زیب النساء تھی۔۔جو دے کر فوراً واپس پلٹ گئی تھی۔۔نایاب کے دل کو کسی اضطراب نے سمیٹا تھا۔۔اس نے سینک نکلتے وجود کو محض ایک پُر حوصلگی مسکراہٹ سے نارمل کیا اور باہر نکل آئی ۔۔۔سامنے ہال میں ہی مہمانوں کا گرمجوشی سے استقبال ہو رہا تھا ۔۔اسے فوراً وہاں جانا اچھا نہ لگا ۔۔کسی کی نظروں میں آنے سے پہلے تیزی سے کچن میں گھس آئی ۔

"اوں ہوں۔۔۔لڑکا تو بہت ہینڈسم ہے یار ۔۔اوردیکھو تو کیا ہیئر کٹ اور پرسنالٹی ہے ۔۔ اوپر سے باہر رہتا ہے ۔۔ لب و لہجہ بھی انگریزی لگتا ہے ۔۔اردو بھی ٹھیک طرح سے نہیں بولنا آ رہی ۔۔ تمہارے تو نصیب ہی جاگ اٹھے ہیں نایاب ۔۔" ذیبی اور مہر کچن کی

کھڑکی پر چپکی سامنے ہی نظر آتے ہال میں موجود افراد پر نگاہ جمائے اشتیاق سے کو منتری کر رہی تھیں۔۔ نایاب کے آتے ہی انہوں نے بے تابی اور شوخی سے چھیڑا تھا۔۔نایاب کی آنکھیں ان کی حرکت پر پھیل گئیں۔۔

"یہ تم دونوں کیا کر رہی ہو۔ پیچھے ہو جاؤ۔۔اگر کسی کی نظر پڑ گئی نا ادھر کہ تم دونوں کس طرح یہاں سے لٹک کر دیکھ رہی ہو تو شامت آ جائے گی تم دونوں کی۔"اس نے بے ساختہ آگے جا کر گھر والوں کے ڈر سے انھیں ڈپٹا تھا۔۔ مگر انھوں نے کیا خاک اثر لینا تھا۔۔اسے بھی کھینچ کر ساتھ کھڑا کر لیا۔۔

"وہ دیکھو۔۔تمہارا ہونے والا ہسبنڈ۔۔۔ابھی دیکھ لو، پتا ہے نا پھر میر خاندان کا۔۔یہاں لڑکیوں کو لڑکا دیکھنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ تم تو پھر بھی خوش قسمت ہو جو شادی سے پہلے لڑکا خود چلا آیا۔" ذیبی نے چہکتے ہوئے اسے سامنے سب سے جھک کر ملتے لڑکے کو دیکھنے کا اشارہ کیا تھا۔۔نایاب نے گھور کر ان کی حرکتیں ملاحظہ کریں۔

"اور دیکھو تو نایاب۔۔کتنا ڈیسنٹ سا ہے۔۔ ڈریسنگ سینس بھی کیا کمال کا ہے۔۔اور تو اور سب سے کیسے ادب سے مل رہا ہے۔۔سر جھکا جھکا کر۔۔ابھی سے اتنی عزت دے رہا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہے سب کو۔۔کہاں ملتے ہیں آج کل اتنے تابعدار لڑکے اور وہ بھی بیرون ملک میں رہنے والے ۔۔۔اس نے تو فوراً سب کے دل میں جگہ بنا لینی ہے ۔۔"مہر کی نظر سچ میں مارے تجسس اور شوق سے اس خاص مہمان پر ٹکی ہوئی تھی۔۔۔جو اب سب سے ملتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا تھا ۔۔نایاب نے غلطی سے بھی ایک نظر اس طرف نہ اٹھائی ۔۔

"چلو تم دونوں یہاں سے ۔۔کیا سوچیں گے سب۔اگر کسی کی نظر پڑی تو زیبی ۔۔ !مہر ! نیچے اترو کرسی سے ۔۔"نایاب نے کھڑکی کے فریم میں فٹ ان دونوں کے سراپوں کو سرزنشی انداز میں ٹھوکا لگاتے پیچھے دھکیلا تھا ۔۔زیبی ایڑھیاں اٹھا کر باہر جھانک رہی تھی ۔۔ مہر نے تو باقاعدہ کرسی رکھ کر اپنا انتظام کر رکھا تھا ۔۔جس پر گھٹنوں کے بل کھڑی وہ جھکتے ہوئے ہنوز باہر دیکھ رہی تھی ۔۔

"اوہو نایاب ۔۔رکو تو۔۔لڑکے کی شکل ٹھیک سے نظر نہیں آ رہی ۔۔ بس وہ دیکھ لیں۔۔"!مہر کو بڑا تجسّس تھا ۔۔ ان کی اشتیاق سے بھری نگاہوں میں ہال کا منظر قید تھا۔۔۔نایاب نے خفیف سا سر جھٹکا اور ان کو وہیں چھوڑ کر لوازمات کی سمت آئی ۔۔ہر سجے ڈونگے پر ایک نظر ڈال کر وہ بڑی سی ٹرے اُٹھائے مشروبات سجانے لگی ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نایاب بیٹا ہو گئی تیار ۔۔چلو اچھا ہے ۔۔"!شمیم ممانی بڑی تیزی سے اندر آئیں تو اسے پہلے سے وہاں دیکھ چونکی تھیں۔۔

"اور دیکھو تو شمیم ہماری نایاب ماشاءاللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے"!.یہ اقراء ممانی تھیں ۔۔نظر بھر کر اسے دیکھتے ہوئے محبت سے تعریف کرتی وہ مسکرا رہی تھیں ۔وہ شرما کر سر جھکا گئی ۔۔۔

"پر یہ فائقہ کافی ٹائم سے نظر نہیں آ رہی ۔۔کہاں ہے وہ..؟ "اقراء ممانی کو مہمانوں کے وقت پر منجھلی ممانی کی غیر موجودگی کا خیال آیا تو فوراً پوچھ لیا۔۔

"ماما ذکاء بھائی کی کال آئی ہوئی ہے نا۔۔تو ان سے بات کر رہی ہیں ۔۔"مہر کو اچانک یاد آیا تو مڑ کر اطلاع دی ۔۔جو دے کر غلطی کر بیٹھی ۔۔سب کی نظر کھڑکی پر لٹکی ان دونوں پر پڑی تو آنکھیں پھیلیں ۔

"اور یہ تم دونوں وہاں کیا کر رہی ہو۔۔؟"شمیم ممانی نے اپنی بیٹی کو غصے سے گھورا تھا ۔۔ذیب ان کی تیز غصیلی نظروں سے خوف کھاتی زبان دانتوں تلے دبا گئی ۔۔ایک غائبانہ گھوری مہر کو ماری جس کی آواز نے ان کی توجہ وصولی تھی ۔

”چچی ہم لڑکا دیکھ رہے ہیں ۔۔“مہر نے جرات مندانہ مظاہرہ کرتے ہوئے اعلان کیا تھا۔

”ہائے اللہ !دیکھو تو ان کی بے شرمی“!

اقراء ممانی نے دونوں کو دیکھ کر غصہ ضبط کیا تھا۔۔ان کا بی پی بہت جلدی بڑھ جاتا تھا ۔۔

”ہٹو وہاں سے ۔۔کیا بدتہذیبی ہے ۔۔ مہمان سامنے بیٹھے ہیں ۔۔اس طرف دھیان گیا تو کتنی بے سلیقگی لگے گی ۔انھوں نے تو بے عزت کرا کر ہی دم لینا ہے ۔“شمیم ممانی نے آؤ دیکھا نہ تاؤ ۔ایک ایک دھپ دونوں کی کمر پر جڑ دیا ۔۔ وہ بھی بنا کسی لحاظ کے ۔۔نایاب کو جھٹکا لگا ۔

”اوئی “!...وہ بلبلاتی ہوئی کمر سہلا کر فوراً کھڑکی سے ہٹ گئیں ۔۔ کسی کو توقع نہ تھی انھیں اچانک جلال آ جائے گا ۔۔

”ہائے ماما آپ تو بہت ظالم عورت ہیں“!ذیبی نے رونی صورت بنائے دہائی دی تھی ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ادھر آؤ دونوں یہ باؤل اٹھا کر سائیڈ پر رکھو۔۔"!اقراء ممانی نے غصے سے دیکھ آخر تنبیہی نگاہوں سے دونوں کو کام سونپا تھا۔۔وہ منہ بسور کر ناراضی سے آگے آئیں ۔۔

"حد ہے ! جوان ہو گئی ہیں ۔۔شادی کے لائق ہیں مگر مجال ہے جو ذرا کوئی عقل مندی یا سلیقہ ہو ان میں ۔۔ کوئی سنجیدگی نہیں ۔۔بس ہر وقت الہڑ پن ۔۔لاابالی عادات۔۔۔نایاب بھی تو تم لوگوں کی عمر کی ہے۔۔مگر کتنی مختلف ہے ۔۔۔ سنجیدگی ذمے داری ، سگھڑاپا سب کچھ کتنے اچھے طریقے سے سنبھال لیتی ہیں ۔۔۔ اللہ اس بچی کے نصیب اچھے کرے اور خوشیاں ملیں۔۔"!شمیم بیگم دبی دبی آواز میں انھیں سناتے ہوئے نایاب کے قصیدے پڑھتے ہوئے اس کے ساتھ مل کر ٹرے میں گلاس سجا رہی تھیں ۔۔نایاب نے ہمدردی سے ان دونوں کو دیکھا ۔۔وہ منہ پھلائے ڈشز کے بھرے ڈونگے سلیب سے اٹھا کر ٹیبل پر رکھ رہی تھیں ۔۔

"نایاب چلو ۔۔سب تمہارا پوچھ رہے ہیں ۔۔"زرناب پھپھو کچن میں آئیں اور بیٹی کو مسکرا کر مخاطب کیا۔۔وہ گھبرا سی گئی ۔۔ اگر صرف لڑکے کے گھر والے ہوتے تو کوئی بات نہیں تھی ۔۔مگر لڑکا خود تھا تو نایاب کو باہر جانا بہت عجیب سا لگ رہا تھا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ہاں چلو "! اقراء ممانی نے اس کا متذبذب چہرہ دیکھا تو تسلی سے آنکھوں کے اشارے سے ساتھ آنے کا کہتی ٹرے خود اٹھا چکی تھی ۔۔نایاب کو ڈھارس بندھی ۔۔ماں اور دونوں ممانیوں کے ہمراہ وہ جھکے سر سے ہال میں چلتی آئی تھی ۔۔ سب بے حد خوشگوار ماحول میں گفت و شنید میں مصروف تھے ۔۔اسے سب کی آوازیں سنائی دے رہی تھی ۔۔ مگر چہرہ اٹھا پانا دنیا کا مشکل ترین کام لگ رہا تھا ۔۔وہ جھجکتی سی دوپٹے کا کونہ انگلی میں لپیٹی ہوئی صوفوں پر براجمان افراد کے درمیان آن ٹھہری ۔۔۔ ممانیاں سب کو مشروب پیش کرنے لگیں۔

"ماشاء اللہ ۔۔"!تبھی کسی کی میٹھی سی آواز اس کی سماعتوں میں گھلی تھی ۔۔اس نے ذرا کا ذرا نظر اٹھا کر اس خاتون کو دیکھا ۔۔جو شاید لڑکے کی ماں کی حیثیت رکھتی تھیں ۔۔

"بھئی بچی تو بڑی پیاری ہے۔۔۔ " انھوں نے تہہ دل سے اس کی سادگی بھرے چہرے پر نگاہ جمائے تعریف کی تھی ۔۔

"ہاں بھئی ۔۔اسی لیئے تو پسند کر لیا تمہارے عاصم کے لئے ۔۔ " یہ آواز کسی ہشاش اور خوش اخلاق شخص کی تھی ۔۔اور نایاب اس آواز کو پہچانتی تھی ۔۔یہ لڑکے کے والد تھے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

۔۔اکثر شامیر ماموں کے ساتھ کاروباری سلسلے میں گھر آیا کرتے تھے ۔۔ جب کبھی کوئی بڑی خاتون مصروف ہوتی تو نایاب اکثر ان کی خاطر مدارت کر لیا کرتی تھی۔۔شاید تبھی انھیں نایاب پسند آ گئی تھی۔۔۔

"آؤ بیٹا بیٹھو نا". خاتون نے اپنے پاس اس کی جگہ بنائی تھی ۔وہ انکساری سے مسکراتے ہوئے ہولے ہولے قدم اٹھا کر سینٹرل ٹیبل کراس کرتی آگے آئی اور ان کے پاس بیٹھ گئی ۔۔

"بھئی شامیر ۔۔مجھے تو یہ بچی پہلے ہی بہت پسند تھی۔۔اور اب تو تمہاری بھابھی کو بھی پسند آ گئی ہے ۔۔ اب بات ہے عاصم کی ۔۔ یہ تھوڑا نئے خیالات کا لڑکا ہے ۔۔ پڑھائی کے لئے باہر بھیجا تھا اور ایجوکیشن کمپلیٹ ہوتے ہی وہاں جاب آفر ہو گئی تو وہیں سیٹل ہو گیا ۔۔اب تو ماشاءاللہ سے اپنا گھر اور کام وہی سیٹ کر چکا ہے۔۔۔اور رہے گا بھی وہی ۔۔اور اگر بات بنتی ہے تو نایاب بچی کو بھی ساتھ ہی جانا ہو گا ۔۔۔ اور مجھے لگتا ہے بات بن جائے گی کیوں عاصم "!اس شخص نے کہتے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھے لڑکے کو مخاطب کیا تھا ۔۔وہ سر جھکائے بیٹھا تھا ۔۔ سادگی سے مسکرا دیا ۔۔۔سب کی نظر اس لڑکے پر تھیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

۔جو دعا سلام کے بعد خاموش ہی تھا یا تو پھر اپنے فون پر مصروف ۔۔مگر تھا بڑا خوبصورت ۔۔جس پر نگاہ ٹک رہی تھی۔۔وہ کچھ بے آرام بھی تھا اور چہرے پر تو انتہا کی سنجیدگی کا بسیرا تھا۔۔۔

"بھائی صاحب آج کل کے بچوں کی ترجیحات تو آپ کو معلوم ہی ہوں گی۔۔اور پھر پسند کی شادی کا ٹرینڈ بھی کچھ ایسا ہی چل رہا ہے ۔۔شادی سے پہلے آپسی بات چیت ،یکدلی وَ ہم خیالی ضروری ہوتی ہے۔۔ہمارے دور میں تو سب بڑوں کی خواہش پر ہو جاتا تھا ۔۔مگر یہ دور کسی اور رخ پر چل پڑا ہے۔۔اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو کیا نایاب بیٹی اور عاصم اکیلے میں بات کر سکتے ہیں ۔۔اگر آپ کو اطمینان ہو اور برا نہ لگے تو۔۔اگر نہ بھی کریں گے تو مسئلہ نہیں ہے ۔۔عاصم کو ہماری پسند اچھی ہی لگے گی۔۔"اس خاتون نے بڑے ہی عاجزانہ انداز میں سلجھی ہوئی گفتگو کے دوران درخواست کی تھی ۔۔میر ولا کے بڑوں میں اس بات پر ذرا سی سوچ بچار کا دور آیا تھا ۔۔۔نایاب نے گود میں رکھے ہاتھوں کو پسینے سے تر ہوتا محسوس کیا۔۔۔اکیلے لڑکے سے بات ۔۔اف۔۔۔اب یہ بھی ہونا تھا کیا۔۔۔

اس نے گھبراہٹ سے لب کچلا ۔۔میر ولا میں یہ بات ترجیح سے پرے تھی۔۔لیکن اب بات پرائے گھر کی تھی تو تینوں ماموؤں کے لئے بڑی سخت مشکل کھڑی ہوئی تھی ۔۔انھوں نے سوالیہ نظروں سے گھر کے سربراہ کی سمت دیکھا۔۔دادو نے ہنکارا بھرا اور سر اثبات میں ہلا کر اجازت دے دی ۔۔۔ ان کی ہاں کی دیر تھی سب کو اطمینان ہو گیا تھا ۔۔

"جی جی۔۔ضرور۔۔ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔" بڑے ماموں نے مسکرا کر کہا ۔۔

"عاصم جاؤ ۔۔نایاب بیٹا"!خاتون نے بیٹے کو اور پھر اسے مخاطب کیا ۔۔وہ سر خم کرتے ہوئے اٹھے اور آگے پیچھے چلتے ہوئے صوفوں کے درمیان سے نکلے ۔۔

"نایاب عاصم کو ٹیرس پر لے جاؤ ۔۔وہاں سے پورا گارڈن نظر آتا ہے ۔۔اور ٹیرس میں بھی بہت سے پھول لگے ہیں نا ۔۔دونوں کا موڈ بھی اچھا ہو جائے گا ۔۔"شمیم ممانی نے الجھی ہوئی اٹھ کر جاتی نایاب کا جھجکنا گھبرانا محسوس کر جان بوجھ کر اسے سمجھایا تھا۔۔۔ وہ سر اثبات میں ہلا مسکرانے پر اکتفا کر ساتھ چلتے شخص کو ایک نظر دیکھتی چل پڑی تھی

۔۔عاصم نے ایک الوداعی نظر سب پر ڈالی اور مسکرانے کی کوشش کر نایاب کی ہمراہی میں گیا تھا ۔۔

دونوں خاموشی سے ٹیرس پر پہنچے تھے۔۔ نایاب کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا ۔۔پتا نہیں وہ کیا سوال کرے گا اور وہ جواب دے پائے گی بھی یا نہیں ۔۔اس میں تو اتنی خوداعتمادی نہیں تھی۔۔اور لڑکا بہت مغرور لگ رہا تھا ۔۔باہر کے ٹرینڈ سے اٹھ کر آیا تھا ۔۔وہاں کا ماحول تو بہت آزاد خیال ہوتا ہے۔۔۔اور نایاب تو اپنے اختیارات میں بھی آزاد نہ تھی ۔

"پتا نہیں اسے میں پسند آؤں گی یا نہیں".نایاب نے کچھ فاصلے پر نیچے گارڈن میں اتری شام کے نظارے دیکھتے اس لڑکے کو کن اکھیوں سے دیکھا تھا ۔۔وہ جانے کیا سوچتے ہوئے باہر دیکھ رہا تھا ۔۔طویل خاموشی کے بعد اس نے گلا صاف کیا اور پھر مڑ کر اسے دیکھا ۔۔نایاب کی ہتھیلیاں بھیگ گئیں ۔۔ ٹھٹکتے ہوئے نظروں کا زاویہ بدل لیا ۔۔

"سو آپ کا نام نایاب ہے؟ "وہ تو بولتا بھی بہت پُراعتمادی سے تھا۔۔نایاب کے اضطراب میں اضافہ ہوا ۔۔

”جج ۔۔جی “!مختصراً دھیما سا جواب آیا تھا ۔۔

”ہوں۔۔ !مس نایاب کیا کرتی ہیں آپ ؟“وہ پوری طرح سے اس کی سمت متوجہ ہو گیا تھا ۔

”جی میں نے ابھی ہی اے لیولز کے ایگزامز دیئے ہیں ۔۔“اس نے صاف گوئی سے بتایا تھا ۔۔

”تو مطلب ابھی تعلیم بھی اتنی نہیں ہے۔۔ آگے کیا کرنا چاہتی ہیں “.وہ سنجیدگی سے سوال پر سوال کرتا اسے گھبرانے پر مجبور کر رہا تھا ۔۔

”جی ابھی تو کچھ خاص سوچا نہیں ہے ۔ مگر ارادہ ہے کہ آگے بھی اپنی اسٹڈی جاری رکھوں ۔۔“اس نے غور سے اب اس لڑکے کے تاثرات بھانپے تھے ۔جو جانے کیوں اسے تنے ہوئے لگے تھے ۔۔ اس نے گہرہ آہ بھری ۔۔

”تو پھر آپ کیسے اتنی جلدی شادی کے لیے راضی ہو گئیں ۔۔کیا آپ کی کوئی چوئس نہیں ہے۔۔یا کوئی گول.. آپ آگے بس شادی اور بچے پیدا کرنے تک ہی محدود رہنا چاہتی ہیں

یا کچھ بننا ہے۔۔دیکھیں آج کل کے دور میں اتنی ایجوکیشن کے ساتھ تو باہر بھی کوئی اچھی جاب آفر نہیں کرتا۔۔ اور اگر میں آپ کو شادی کر کے باہر لے بھی جاتا ہوں اپنے ساتھ تو یقیناً شروع میں ہم دونوں کو بہت اسٹرگل کرنی ہوگی ۔۔وہاں کی زندگی بہت بھاگ دوڑ والی اور مصروف ترین ہیں ۔۔ہر کوئی کامیابی کے پیچھے بھاگتا ہے ۔۔ایک سے دوسرا بچہ ہو جائے تو ٹینشن بڑھ جاتی ہے۔۔ٹف روٹین کو لے کر دن رات ایک کر کے محنت کرنی پڑتی ہے ۔۔ وہاں ہر چیز کو پہلے سے پلان کر کے چلنا پڑتا ہے ۔۔بچہ ہونے سے پہلے اس کی پوری زندگی کے اخراجات کے منصوبے بن جاتے ہیں ۔۔وہاں سروائیو کرنے کے لئے آپ کو مشین بن کر پہلے کچھ سال تک کام کرنا پڑتا ہے اور اس کے لئے تعلیم مسٹ ہے۔۔اگر آپ کو باہر جاب نہیں بھی کرنی تو پھر بھی وہاں کے ماحول کے مطابق آپ کے پاس مزید گٹس اور تعلیم ہونی چاہیے۔۔۔جہاں آپ باہر نہیں تو کم از کم گھر کو ایک مینٹین اور تربیتی نظام دیں سکیں ۔۔میں اسٹریٹ فارورڈ انسان ہوں ۔اور پریکٹیکلی یہی ایڈوائز دوں گا کہ آپ اپنی تعلیم آگے بھی جاری رکھیں ۔۔باقی آپ بہت اچھی لڑکی لگ رہی ہیں ۔۔اور مجھے پسند بھی آئی ہیں ۔۔امید کرتا ہوں میں بھی پسند آ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

جاؤں آپ کو ۔۔۔ کافی وقت ہو گیا ہے چلتے ہیں واپس نیچے"!..اس کا لب و لہجہ اگرچہ انگریزی جھلکا رہا تھا ۔۔مگر اس کی اتنی صاف گوئی اور دوٹوکی نایاب کو بھلی نہیں لگی تھی۔۔ہاں ٹھیک ہے ابھی اس کے پاس اتنی اچھی تعلیم نہیں تھی۔۔مگر وہ یہ بات دوسرے طریقے سے بھی سمجھا سکتا تھا۔مگر اتنا سخت اور خشک انداز۔۔نایاب کو حیرت ہو رہی تھی۔۔پہلی ہی ملاقات میں وہ اتنا کچھ کہہ کر چلا گیا تھا۔۔اس کا جواب تک سننے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔اسے جانے کیوں ایسا لگا وہ لڑکا اس سے شادی کر کے کوئی عظیم احسان کر رہا ہے اس پر ۔۔۔وہ تو تیزی سے نیچے چلا گیا تھا ۔۔مگر نایاب کے قدموں میں سستی آ گئی تھی ۔۔

"کیا بات ہوئی ہاں"!وہ جیسے ہی واپس ہال میں پہنچی مہر اور ذیب نے اسے گھیرے میں لے لیا تھا۔۔وہ جو کچھ گم صُم سی چلتی آ رہی تھی ۔۔ان کے اچانک دھاوا بولنے پر سٹپٹا گئی ۔ پھر گڑبڑا کر ارد گرد دیکھا۔۔

اسے تو خبر ہی نہ ہو سکی تھی وہ کب وہاں آئی تھی ۔۔پھر اس نے غائب دماغی سے سب کی طرف دیکھا تھا ۔۔جہاں وہ لڑکا اپنے والدین کی سوالیہ نظروں کا مفہوم جان نایاب کی

پسندگی کے لئے سر اثبات میں ہلاتا بیٹھ گیا تھا۔۔ایک دم ہی اس کے والدین کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی ۔۔۔ خوشی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس کے اقرار پر سب مٹھائیوں سے منہ میٹھا کر رہے تھے۔۔ لڑکے کو مٹھائی کھلا رہے تھے۔۔ہر چہرے پر خوشیاں رقصاں تھی۔۔رضامندیاں تھیں۔۔اطمینان تھا ۔۔نایاب کو یہاں سے ان کی باتیں تو ٹھیک سے سنائی نہ دے رہی تھیں ۔۔مگر سب کی خوشی بتا رہی تھی ۔۔ شاید رشتہ پکا کر دیا گیا ہے ۔۔

نایاب نے پھٹی پھٹی غیر یقینی آنکھوں سے یہ منظر دیکھا تھا ۔۔ہاں ٹھیک ہے ۔۔یہ ہونا تھا ۔۔مگر کیا یہ زیادہ جلد بازی نہیں تھی۔۔۔

کچھ دن سوچ بچار کا وقت تو لینا ہی چاہیئے تھا۔۔اس کا دماغ ایک دم سن ہو گیا تھا ۔۔ مہر اور ذیب اسے شرارت سے کندھے مار کر جانے کیا کہہ رہی تھیں ۔۔اس کے کانوں تک کچھ نہیں پہنچ رہا تھا ۔۔وہ آنکھوں کی دھندلائے پردے کے پار سب کے خوشی اور سکون سے تمتماتے چہروں کو ڈگمگاتے حوصلوں سے دیکھتی ایک دم پلٹی اور لپک کر سیڑھیاں چڑھ گئی ۔۔اسے رونا آ رہا تھا ۔۔

کھانے کے بعد ایک بار پھر سے سب بڑوں کی محفل ہال میں لگ چکی تھی ۔۔نایاب جب سے کمرے میں بند ہوئی تھی وہ پھر کسی کو نظر نہیں آئی تھی ۔۔اور کسی کا دھیان بھی اب اتنا نہیں گیا تھا اس پر ۔۔بس زرناب پھپھو نے مہر اور ذیب سے سرسری سا پوچھا تھا ۔۔

"وہ بات پکی ہوتے ہی شرما کر اوپر بھاگ گئی تھی ۔۔"ایک کونے میں کھڑی وہ دونوں کھیر ڈال کر رغبت سے کھانے میں مصروف تھیں۔۔جواب دے کر پھر سے مگن ہو گئیں ۔۔زرناب پھپھو مطمئن تو نہ ہوئیں مگر خاموش ضرور ہو گئیں تھیں۔۔ ابھی مہمان تھے تو وہ وہاں سے ہٹ کر اس کے پاس نہیں جا سکتی تھیں ۔۔تبھی سیدھا مہمانوں کے درمیان آ بیٹھیں ۔۔

"اب آگے کے معاملات بھی ہمیں سمیٹ لینے چاہیئے شامیر ..میں جلد ہی عاصم کی شادی کر دینا چاہتا ہوں ۔۔میں سوچ رہا تھا پندرہ دن کے اندر ہی شادی کر دی جاتی ۔۔کہ عاصم کی واپسی کی ٹکٹس ہیں۔۔اسے اتنی چھٹیاں نہیں مل سکیں۔۔اور پھر اچھا ہی ہے ۔۔شادی بھی ہو جائے گی اور نکاح ہوتے ہی نایاب کے پیپرز بھی بننے دے دیئے جائیں گے

۔۔تاکہ وہ بھی جلد ہی عاصم کے پاس جا سکے ۔۔۔"شامیر ماموں کے دوست نے کچھ سنجیدگی اور کچھ عاجزی سے بات کی تھی۔۔ ان کی بات پر سب کچھ ٹھٹکے تھے۔۔

"ہاں پر اتنی جلدی ہم نے شادی کا سوچا نہیں تھا تو تیاریاں"!!!چھوٹے شاہ زیب ماموں نے نیم رضا مندی سے عذر پیش کیا تھا۔۔

"اس کی فکر آپ نہ کریں بھائی صاحب ۔۔تیاریاں تو ہو ہی جائیں گے ۔۔ہم بس یہ چاہ رہے تھے ابھی بس نکاح کر دیا جائے اور پیپیرز کی فارمیلٹی پوری ہو جائے ۔۔پھر ان شاءاللہ ساتھ ساتھ تیاریاں بھی جاری رکھیں گے ۔۔اور پندرہ دن کے وقفے سے رُخصتی کر لی جائے ۔۔ویسے بھی عاصم کے پاس پندرہ دن کا مزید وقت ہے ۔پھر وہ چلا جائے گا تو کیا پتا کب واپسی ہو۔۔اسی لئے ہم کچھ جلدی کرنا چاہتے ہیں ۔۔تاکہ اس کی دلہن اس کے ساتھ ہی بھیج دی جائے اور پھر الحمدللہ کچھ ایسا ویسا معاملہ بھی نہیں ہے۔۔آپ سب ہمارے گھر اور گھرانے سے اچھی طرح واقف ہیں ۔۔۔ ہمارا رہن سہن خاندان سب آپ کا دیکھا بھالا ہے۔۔۔ مزید کوئی جانچ پڑتال کی ضرورت ہو تو آپ بے شک کرا لیجئے ۔۔جتنا مطمئن آپ کا ہونا ضروری ہے اتنا تو کسی کا نہیں ہے ۔۔آپ کی بیٹی کا معاملہ ہے

اور پھر باہر اتنی دور بھیج رہے ہیں ۔۔آپ کا حق بنتا ہے ہر بات کو مدِ نظر رکھ کر فیصلہ کرنا ۔۔بس ہمیں تو اپنے عاصم کی بیوی اب گھر لانی ہے۔۔"اس کی ماں نے بڑے ہی سبھاؤ اور پُر اخلاص انداز میں بات کر مدعا بیان کیا تھا ۔۔میر ولا کے سب مکینوں نے متذبذب ہو کر ایک دوسرے کو دیکھا تھا ۔۔۔آخری فیصلہ تو دادو کا ہی ہونا تھا ۔۔لڑکے کے والدین منتظر بیٹھے ان کی صورت دیکھ رہے تھے ۔۔جس پر کچھ ایسے تاثرات تھے جن کو کوئی نام نہیں دیا جا سکتا تھا ۔۔وہ الجھے ہوئے بھی تھے اور کچھ بے اطمینان بھی۔۔

"تم کیا کہتی ہو زرناب..؟ "دادو نے سب کے سنجیدہ چہروں کو دیکھ کر بیٹی کا جھکا سر دیکھا تھا۔۔۔۔

"بابا۔۔میں کیا کہوں ۔۔نایاب مجھ سے زیادہ تو آپ لوگوں کی بچی ہے۔۔آپ جو بھی فیصلہ کرتے ہیں ۔۔میرے لئے باعث خوشی ہو گا ۔۔اور احترام کے قابل بھی ۔۔" انھوں نے سارے اختیار اور فیصلوں کا حق نایاب کی خوشیوں سمیت ان کی جھولی میں ڈال دیا تھا ۔۔۔دادو کے لئے یہ بہت بڑی ذمے داری تھی۔۔۔نایاب امانت تھی ان کے پاس اور وہ اس کی خوشحال زندگی کی ذمے داری اٹھا رہے تھے۔۔وہ ٹھیک فیصلہ کر کے اس کے حصے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

میں وہ ہر خوشی ڈالنا چاہتے تھے جن کی وہ حقدار تھی ۔۔ نایاب ان کی اکلوتی نواسی تھی۔۔بن باپ کے پلی بچی ۔۔ وہ انجانے میں بھی نہیں چاہتے تھے اس کی خوشیوں کے ساتھ کوئی سمجھوتہ یا زیادتی ہو۔ ۔

اور پھر شامیر ماموں کے وہ دیکھے بھالے لوگ تھے ۔۔کاروباری امور کے بعد ان میں اتنی گہری دوستی اور مراسم تھے۔۔۔ دیکھنے میں بھی اچھے لوگ لگتے تھے ۔۔دیری کی جاتی تو کہیں یہ رشتہ ہاتھ سے نکل نہ جائے ۔۔یہی سوچ کر انھوں نے ہفتے بعد کی تاریخ دے دی تھی ۔۔سادگی سے نکاح رکھ کر شادی کی تیاریوں کو پندرہ دن تک مکمل کر لینے کی تاکید کر وہ نایاب کی زندگی کا فیصلہ لمحوں میں کر کے اٹھ آئے تھے ۔۔۔

نایاب تک تو یہ خبر فوراً مہر اور ذیب نے پہنچا دی تھی ۔۔اس کا دل بھر آیا ۔۔ اتنی جلدی سب کچھ۔۔ ہفتے بعد نکاح اور پندرہ دن بعد رخصتی ۔۔ بس کیا اتنے ہی دن تھے اب اس کے اس گھر میں ۔ان لوگوں کے بیچ ۔۔کیا اس کے بعد وہ ہمیشہ کے لئے باہر چلی جائے گی ۔پھر تو اسے کوئی اپنا نظر نہیں آئے گا اور نہ وہ جس کی محبت اس کے روم روم میں

اتری ہوئی تھی ۔۔ ستم تو یہ تھا کہ اسے خبر تک نہ تھی ۔۔۔ اور فراق بس اس کے راستے میں کھڑا تھا ۔۔۔

بند دروازے سے سر ٹکائے وہ کتنی ہی دیر خاموشی سے سسکتی رہی ۔۔ مگر لبوں سے حرف تک نہ نکلا ۔۔ یہ اس کی تقدیر تھی ۔۔ کاتب نے ایسی ہی لکھی تھی ۔۔ اس میں کسی کا کیا قصور نکلتا تھا ۔۔ وہ اس سے لڑ نہیں سکتی تھی ۔۔ بس تسلیم سرِ خم کر سکتی تھی ۔۔

اور ہر بار دل کی خواہش کو مار کر سر خم کرنا آسان تو نہیں ہوتا ۔۔ روح کچلنی پڑتی ہے ۔ ارمانوں کا خون کرنا پڑتا ہے ۔۔ جزبوں کا ماتم منانا پڑتا ہے ۔۔ خوابوں کی قبر میں آنسوؤں کو دفنانا بھی پڑتا ہے ۔۔۔ اور وہ جانتی تھی وہ یہ کر لے گی ۔۔ کیونکہ اس کا صبر وہ رب العالمین سے مانگ چکی تھی ۔۔۔ بس ایک درد ناک کرب سے لپٹی آہ اور لمبی سانس لے کر اس نے خود کو مضبوط کر لیا تھا ۔۔ بس اب وہ ذکاء کے سامنے نہیں جائے گی تب تک جب تک وہ اس گھر سے رخصت نہیں ہو جاتی ۔۔ اور اس کے بعد شاید وہ اسے بھول بھی جاتی ۔۔ یہ ہی صحیح تھا ۔۔ اسے ذکاء کو اب نہیں دیکھنا تھا ۔۔ اور وہ اپنے اس فیصلے پر پابند ہو گئی تھی ۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

....

مہمانوں نے جاتے جاتے رات کے دس بجا دیئے تھے ۔۔ان کا تو شاید ارادہ نایاب کو ساتھ لے جانے کا ہی تھا۔۔ ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی کوشش کی جا رہی تھی ۔سارے معاملات طے کرنے کے بعد ہی اٹھ کر گئے تھے ۔۔اور ان کے درمیان بیٹھے شانی نے فوراً ہی اپنے کمرے کا رخ کیا تھا ۔۔سارا دن تو ایسی مصروفیت رہی تھی کہ وہ ایک دفعہ بھی کمرے کا چکر نہیں لگا پایا تھا ۔۔ اب چھوٹتے ہی وہ تھکن سے بے حال سا روم میں آیا تھا ۔۔نیم اندھیرے میں ڈوبے کمرے میں اسے فاریہ کا وجود بستر کے کنارے ٹکا نظر آیا تھا ۔۔وہ خاموشی سے چل کر صوفے پر جا بیٹھا اور سر پیچھے گرا کچھ سکون کا سانس بحال کیا تھا۔۔فاریہ اسے دیکھتے ہوئے سیدھی ہو بیٹھی ۔۔

"میں آپ کا ہی ویٹ کر رہی تھی ۔"فاریہ نے ہلکے سے مسکرا کر کہا تھا۔۔اس نے سر اٹھا کر تھکان زدہ چہرے سے اسے دیکھا۔۔

”ہاں یار۔۔ آج گھر میں کام بہت تھا۔۔مہمانوں نے آنا تھا۔۔اور پھر ایسے معاملات میں کام تو بڑھ ہی جاتا ہے۔۔خاطر تواضع بھی بڑی کرنی پڑتی ہے۔۔۔ ابھی کچھ دیر ہی ہوئی وہ گئے تو میں سیدھا اوپر آ گیا۔۔“

اس نے تفصیل سے اپنے دیر سے آنے کی وجہ بتائی تھی۔۔فاریہ نے اس کے چہرے پر نیند اور تھکاوٹ کے شکار سے اترا بوجھل پن دیکھ ہمدرد نگاہوں سے دیکھا۔۔

”کیوں مہمان آئے تھے۔۔؟“مہمانوں کا سن کر اسے اشتیاق ہوا تھا۔

”ہاں وہ نایاب ہے نا میری پھپھو زاد۔۔اس کا رشتہ پکا ہو گیا ہے۔۔ہفتے بعد نکاح ہے اور پھر پندرہ دنوں میں رخصتی۔۔“اس نے چونکتے ہوئے اسے اس خاص پیغام سے سبکدوش کیا تھا۔۔

”مبارک ہو۔ ویسے سب کچھ اتنا جلدی میں۔۔؟“فاریہ کو دل سے خوشی ہوئی تھی مگر کچھ حیرت بھی تھی۔۔

”ہاں میرے بابا کے پرانے دوست ہیں ۔۔ان کا بیٹا ہے۔۔اچھی خاصی جان پہچان ہے ۔۔تو اسی لیئے بس جلدی بازی کر رہے ہیں اور لڑکے کو بھی باہر جانا ہے واپس پندرہ دنوں بعد تو بس۔۔۔“شانی نے جھک کر جوتے اتارتے ہوئے سنجیدگی سے بتایا تھا ۔۔فاریہ نے سر ہلا کر بات سمجھنے کا تاثر دیا ۔

”مجھے نا آپ سے کچھ کہنا تھا..؟“پھر اچانک کچھ جھجکتے ہوئے بات کا آغاز کیا۔۔شانی نے ایک دم جھٹکے سے سر اٹھایا ۔۔

”ارے یار۔۔۔تمہیں تو ابھی کھانا بھی کھانا ہے ۔ صبح کا ناشتہ کر رکھا تھا تم نے۔۔کیا یار ۔۔میرے ذہن سے نکل گیا ۔۔رات کے دس بج رہے ہیں ۔۔سوری سوری ۔۔ میں ابھی کھانا لے آتا ہوں ۔۔“وہ تیزی سے چہرے کے بہت سے اتار چڑھاؤ کے ساتھ بول کر کف افسوس ملتے ہوئے پھر سے جوتا اڑس باہر بھاگا تھا ۔۔

”ارے سنیں تو مجھے کھانا نہیں چاہیئے تھا مجھے تو کچھ اور کہنا تھا “..وہ پیچھے سے دھیمی آواز میں پکارتی رہ گئی ۔۔مگر وہ جا چکا تھا ۔ فاریہ کو بھوک تو تھی مگر اسے شانی کے دوبارہ فکر

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

مند ہو کر جانے پر دکھ ہوا تھا ۔۔وہ اسے کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتی تھی ۔۔اور وہ تو تھکا ہوا اب آ کر کچھ آرام سے بیٹھا تھا ۔۔

وہ پھر سے بے چینی سے اس کا انتظار کرنے لگی ۔

دس منٹ بعد وہ دوبارہ اندر آیا تھا ۔۔اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی ۔جو بہت سی لوازمات سے لدی ہوئی تھی ۔

”سوری ہاں۔۔میرے ذہن سے نکل گیا تھا ۔۔اگلی بار میں دھیان رکھوں گا کہ وقت پر تمہیں کھانا لا دوں۔۔ “اس نے شرمندگی سے پھر ایک بار معذرت کی تھی۔۔فاریہ کا دل کٹا۔۔

”آپ ایسا تو نہ کہیں ۔۔کوئی بات نہیں اور ویسے بھی مجھے بھوک نہیں تھی اتنی“..فاریہ نے اس کے ہاتھ سے ٹرے پکڑتے ہوئے اس کا دل ہلکا کرنے کو کہا۔۔

”اتنی نہیں تھی ۔۔ تھی تو سہی نا۔۔اب تم بیٹھ کر آرام سے کھانا کھاؤ میں فریش ہو لیتا ہوں ۔۔“وہ نرمی سے کہتا مڑا تھا ۔۔اور پھر سیدھا باتھ روم کی لائٹ جلائی تو چمچماتا باتھ

روم دیکھ اس کی آنکھیں حیرانی سے پھیل گئی تھیں ۔۔مشینی انداز میں گھوم کر اسے دیکھا ۔۔وہ ہنوز ٹرے بستر پر رکھ کر ایسے ہی کھڑی تھی ۔

"یہ تم نے صاف کیا ہے..؟"اس نے بے یقینی سے دریافت کیا ۔۔

"جی وہ خراب لگ رہا تھا تو میں نے صاف کر دیا۔اور میرے کپڑے بھی گیلے ہو گئے۔۔"فاریہ شاید گیلے کپڑوں کی وجہ سے بیٹھ نہیں پا رہی تھی ۔۔ اور نہ کھانا کھا پا رہی تھی ۔

"ارے تو تمہیں کیا ضرورت تھی یہ کرنے کی۔" وہ اعتراض کرتا وہی سے واپس پلٹ آیا ۔۔

"فارغ بیٹھ کر بھی کیا کرتی ۔۔سارا دن بہت مشکل سے گزرا میرا اکیلے ۔۔پھر میں نے سوچا کچھ کام ہی کر لوں۔۔۔تو کمرے کی جتنی صفائی ہو سکتی تھی وہ کی اور باتھ روم صاف کر دیا ۔۔"اس نے کندھے اچکا کر بتایا تو اس نے خفیف سا سر جھٹک کر اسے ناراضی سے گھورا۔۔

”آپ بس اب میرے کپڑوں کا کچھ انتظام کر دیں پلیزز ۔۔یہ غلطی سے شاور کھل گیا تھا تو گیلے ہو گئے ۔۔“اس نے اپنے نم کپڑوں کی سمت اشارہ کیا ۔۔جو کافی حد تک گیلے تھے۔۔شانی کو شاک لگا ۔۔

”فاریہ تم اتنی ٹھنڈ میں گیلے کپڑے کر کے بیٹھی ہوئی ہو ۔ اور مجال ہے تم نے کچھ کمبل وغیرہ سے ڈھانپ رکھا ہو خود کو ۔ سویٹر تک نہیں پہنا ہوا۔۔کچھ تو خیال کرو۔۔۔بیمار پڑ جاتی تو ۔“شانی کا دھیان جیسے ہی اس کے کپڑوں پر گیا وہ فکرمندی سے اسے ڈانٹنے لگا تھا ۔۔فاریہ کو اس کی ڈانٹ بہت اچھی لگی ۔۔پہلی بار کسی کو اس طرح اپنے لیے پریشان ہوتا دیکھا تھا ۔۔دل میں جانے کیوں غرور سا پنپا تھا ۔

”اسی لئے آپ کا ویٹ کر رہی تھی۔۔اور گیلے کپڑوں میں کیسے گھس جاتی کمبل میں ۔۔پہلے ہی ایک کمبل ہے وہ بھی گیلا ہو جاتا تو پھر صرف مُجھے ہی نہیں آپ کو بھی ٹھنڈ میں سونا پڑتا ۔۔“اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تھا ۔۔اور اب شانی کو کمبل کا بھی خیال آیا تھا جو ایک تھا۔۔اس نے صبح سوچا تھا ایک اور کمبل نکال لائے گا ۔۔

"کمبل کا انتظام کرتا ہوں اور ہاں تمہارے کپڑوں کا بھی ۔۔ لیکن ائم سوری۔۔اس وقت تمہیں میرے ہی کپڑوں میں گزارا کرنا پڑے گا کیونکہ گھر کی تمام لڑکیاں اس وقت اپنے کمروں میں موجود ہیں تو میں ان کے کپڑے چرا کر نہیں لا سکتا ۔۔"اس نے مصلحت سے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے واضح کیا تھا ۔۔وہ بے اختیار ہنس پڑی ۔۔

"ہاں سچ میں بھئی۔۔اس وقت کون جائے اپنی گھر کی لڑکیوں کے کپڑے چرانے ۔۔ صبح لا دوں گا ۔۔ابھی تم نا میرے ہی پہن لو ۔"

وہ مسکرا کر ہلکے پھلکے انداز میں کہتا الماری کی سمت گیا تھا۔۔اور جیسے ہی الماری تیزی سے کھولیں اندر پڑا کپڑوں کا ڈھیر اس پر گرنے کو بے تاب تھا۔۔۔پورے کپڑوں کا سیلاب اس پر آن گرا۔۔

فاریہ کا منہ کھل گیا ۔۔ اور شانی صاحب کپڑوں میں دب کر فرش پر گرے ہوئے تھے ۔۔

"آپ ٹھیک تو ہیں ؟"فاریہ بھاگ کر اس کو اٹھانے آئی تھی ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ہاں ہاں ٹھیک ہوں۔۔وہ یہ کپڑے ۔ "..اس نے بوکھلا کر اس ڈھیر سے نکلتے ہوئے اسے دیکھا تھا ۔۔پچھلے کمرے نے کیا شرمندہ کیا تھا یہ خجالت تو اس سے بھی زیادہ خطرناک تھی ۔۔اس نے سبکی کے احساس سے اٹھتے ہوئے وہ ڈھیر پرے گرایا تھا۔۔ فاریہ کو سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا ردعمل دے۔۔۔ اسے شرمندہ دیکھ کر ندامت بھی ہو رہی تھی اور ہنسی بھی آ رہی تھی ۔۔

"وہ کافی دنوں سے میں نے صفائی نہیں ہونے دی نا روم کی ۔۔۔ اور کمرے میں کسی کو آنے بھی نہیں دیتا تو اسی لیئے الماری کا یہ حال ہو گیا ہے ۔۔میں اسے صبح ٹھیک کر دوں گا ڈونٹ وری۔۔تم ابھی یہ ۔۔۔"اس نے خجالت سے بات سنبھالی اور اس گٹھے کے درمیان سے ایک ہلکے بھورے رنگ کی شلوار قمیص کھینچ کر نکالی جو بڑا محنت طلب کام تھا ۔۔

"یہ لو یہ پہن لو۔۔۔ یہ تمہیں ٹھیک آئے گا ۔۔مجھے یہ ٹائٹ ہے نا بہت۔۔تو تمہیں فٹ آ جائے گا ۔" اس نے سوٹ اس کی سمت بڑھایا اور ساتھ میں دوستانہ انداز میں تجسس بھی بڑھایا تھا ۔۔فاریہ نے کیا نخرے کرنے تھے۔۔ مجبوری کا نام شکریہ ۔۔سوٹ پکڑ کر

فوراً باتھ روم میں بند ہوئی تھی۔۔۔اسے ویسے ہی ٹھنڈ لگ رہی تھی اور اب تو الجھن بھی ہونے لگی تھی۔۔۔وہ باہر ہی باتھ روم فری ہونے کا انتظار کرنے لگا۔۔تقریبا پانچ منٹ بعد فاریہ اس کے کپڑوں میں ملبوس باہر آئی تھی۔۔شانی نے پلٹ کر دیکھا تو ساکت رہ گیا۔۔کھلے بالوں میں مردانہ سوٹ پہنے وہ چھوئی موئی سی لڑکی اسے مبہوت کر دینے کے لئے کافی تھی۔۔ شانی یک ٹک اسے تکتا رہا۔۔فاریہ نے اسے یوں خود کو دیکھتا پا کر گڑبڑاتے ہوئے بھاپ چھوڑتے چہرے سے بمشکل خود کو سمیٹا تھا۔۔۔شانی کی نظریں اس پر بندھی ہوئی تھیں۔۔۔

وہ اسے بتا نہیں سکتا تھا عورت مرد کے کپڑوں بھی کافی پیاری اور کیوٹ لگتی ہیں۔۔فاریہ بھی اس لمحے اس کی تمام توجہ کھینچ چکی تھی۔۔وہ اتنی خوبصورت تو نہ تھی۔۔ پھر جانے کیوں شانی کو اس لمحے وہ دنیا کی سب سے زیادہ خوبصورت لڑکی لگی تھی۔۔۔اس کی رنگت گندمی مائل تھی۔باریک نقش و نگار پر کمر تک لہراتے بال اور خوبصورت پتلا دبلا سراپا ۔۔شانی نے پہلی بار اتنے وقت میں اسے غور سے دیکھا تھا۔۔۔

"جی وہ باتھ روم فری ہو گیا ہے اب آپ جا سکتے ہیں ۔۔"فاریہ کے حلق سے بڑی دقتوں سے جملہ ادا ہوا تھا ۔۔اس کی دھیمی پکار پر وہ ہڑبڑا کر حال کی دنیا میں لوٹا تھا ۔۔

"اوہ سوری۔۔ہاں ۔۔ تھینک یو"!!اپنی بے اختیاری پر شرمندہ ہو اسے سمجھ نہ آیا کیا جواب دے ۔۔اپنے ہوش سنبھالتے ہوئے شانی نے سر جھٹکا تھا اور اس کے وجود سے نظریں چرا باتھ روم میں بند ہو گیا تھا ۔۔۔اس کے کمرے سے غائب ہوتے ہی فاریہ نے تیزی سے بڑھتی دھڑکنوں پر ہاتھ رکھ انھیں اعتدال پر لانے کی کوشش کی تھی ۔۔شانی کی ایک نظر ہی اس کا تنفس بگاڑ گئی تھی ۔۔بند دروازے کو دیکھا تو لبوں پہ شرمگیں مسکراہٹ نے رنگ بکھیرا تھا۔فاریہ نے خود کو آئینے میں دیکھا ۔ اسے تو اپنا آپ مردانہ کپڑوں میں عجیب سا ہی لگا تھا ۔۔پھر وہ کیوں ایسے دیکھ رہا تھا ۔۔ جانے کیوں اس کا دل چاہا وہ جھوم اٹھے ۔۔مگر سر پر چپت مار کر خود کو سنبھالتی کھانے کی طرف چلی آئی ۔۔جسے دیکھ اس کی بھوک چمک اٹھی تھی ۔۔میر ولا میں عورتیں بلاشبہ بہت باذوق تھیں۔۔ ان کے ہاتھ کا ذائقہ بھوک بڑھا دیتا تھا ۔۔وہ بے تابی سے بیٹھ کر کھانا کھانے لگی۔۔اور ساتھ ہی شانی کی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

منتظر بھی تھی ۔۔پندرہ منٹ بعد وہ کپڑے تبدیل کر کے باہر نکلا تو فاریہ کو دیکھنے سے گریز کیا تھا ۔۔۔ وہ نہیں چاہتا تھا اس کی آنکھیں پھر بے اختیار ہوں ۔۔

"بات سنیں ایک بات پوچھوں آپ سے"۔وہ کھا کر کب سے فارغ تھی۔۔بستر پر بیٹھے ہوئے اداسی سے اسے پکارا ۔۔وہ آئینے کے سامنے کھڑا بال بنا رہا تھا ۔۔اس کی آواز سن پلٹا ۔۔

"پوچھو"!کنگا رکھ کر اس کے سامنے آیا۔

"مجھے اور کتنے دن یہاں چھپ کر رہنا پڑے گا ؟"فاریہ کو اس گھر میں چوروں کی طرح رہنا پسند نہیں آ رہا تھا ۔۔ وہ چاہتی تھی شانی اسے یا تو سب سے ملائے یا پھر اس کا انتظام کہیں اور کر آئے ۔۔اسے اس گھر کو دھوکے میں رکھنا برا لگ رہا تھا ۔۔اس گھر سے وہ جانے انجانے میں ہی سہی لیکن جڑ گئی تھی۔۔لاشعوری طور پر وہ شانی سے جڑے ہر رشتے کو اپنا سمجھنے لگی تھی ۔۔

"بس کچھ دن۔۔۔ذکاء دبئی گیا ہوا ہے۔۔اسے آنے میں تین چار دن لگ جائیں گے ۔۔وہ جیسے ہی واپس آتا ہے ہم اسے اپنا مسئلہ بتائیں گے ۔۔۔اور پھر وہی میری مدد بھی کرے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

گا ۔۔اس معاملے میں میں فی الحال کسی کو اعتماد میں نہیں لے سکتا ۔۔اور جس طرح کے حالات چل رہے ہیں تمہیں اکیلا کہیں چھوڑ بھی نہیں سکتا ۔۔اگر اس وقت تم کہیں محفوظ ہو تو وہ یہ گھر ہے۔۔۔اور پھر ذکاء کے آنے کے بعد ہم مل کر کوئی نہ کوئی حل نکال لیں گے ۔۔تمہارا کہیں محفوظ مقام مل جائے تو میں بھی مطمئن رہوں گا ۔۔ورنہ تو فکر ہی لگی رہے گی ۔۔بس کچھ دن ہیں ایڈجسٹ کر لو۔۔۔مجھے پتا ہے یہ مشکل ہے تمہارے لئے ۔۔اور اس طرح ایک کمرے میں بند چھپ کر رہنا تو ویسے ہی قید لگتا ہے ۔مگر میں بھی مجبور ہوں ۔۔"شانی نے لاچارگی سے تمام بات تمہید کی صورت اس کے سامنے رکھ دی تھی۔۔فاریہ نے خاموشی سے اسے سنا اور سر جھکا لیا ۔۔

"کیا ہوا ؟ تمہیں یہاں رہنا اچھا نہیں لگ رہا نا۔۔"شانی کو افسوس ہوا تھا ۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہے ۔۔بس چوری چھپے رہنا اچھا نہیں لگ رہا ۔۔" فاریہ نے صاف گوئی سے کہا۔۔

"ہاں میں سمجھ سکتا ہوں۔۔سب کو دھوکا دینے جیسی فیلنگ آ رہی ہے نا۔۔مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے ۔۔ خیر چار دن ہی ہیں ۔۔نکل جائیں گے۔۔پھر تو سب ٹھیک کر ہی دیں

گے ہم۔۔۔"شانی نے اس کو غم گساری سے کہتے ہوئے تسلی بخشی اور پھر مڑ کر کمبل اٹھا لایا تھا۔۔۔

"چلو اب آرام سے سو جاؤ۔۔ مجھے صبح جلدی اٹھنا ہے۔۔۔"!شانے نے صوفے پر ٹکتے ہوئے کمبل اوڑھا تھا۔۔وہ بستر پر بیٹھی اسے دیکھنے لگی۔۔

"آپ یہاں آ جائیں وہ صوفہ آپ کی ہائٹ کے لئے چھوٹا پڑتا ہے۔۔میں وہاں سو جاتی ہوں۔۔"فاریہ نے دیکھا تھا وہ پہلے بھی بہت مشکل سے سویا تھا وہاں۔۔

"نہیں ٹھیک ہے۔۔تم سو جاؤ وہاں آرام سے۔۔مجھے عادت ہے صوفے پر سونے کی۔۔۔اکثر پڑھتے پڑھتے یہی سو جاتا ہوں میں۔۔مجھے پرابلم نہیں ہے۔۔"شانی نے بے نیازی سے کہتے ہوئے کروٹ بدل لی تھی۔۔

"میں یہ برتن کچن میں رکھ آؤں۔۔؟ اب تو سب سو چکے ہونگیں نا۔۔اسی بہانے باہر کا چکر لگ جائے گا۔۔"اس نے کچھ دیر بعد پھر اسے مخاطب کیا تھا۔۔وہ واقعی میں کمرے میں کل سے بند اوبھ چکی تھی۔۔۔شانی نے ایک جھٹکے سے کمبل چہرے سے اتارا۔۔

”بالکل نہیں ۔۔میں رسک نہیں لے سکتا ۔۔میر ولا میں کسی کا بھروسہ نہیں ہے۔۔کوئی کبھی بھی جاگ کر باہر گھوم سکتا ہے ۔۔اگر تمہیں کسی نے دیکھ لیا تو آفت آ جائے گی۔۔تم یہی سائیڈ ٹیبل پر رکھ دو برتن ۔۔۔میں صبح لے جاؤں گا نیچے ۔۔۔“

شانی کی گھبراہٹ دیدنی تھی۔۔فاریہ نے مایوسی سے لب کچلا۔۔وہ تھکا ہوا تھا۔۔اسے سختی سے منع کر نیند کی آغوش میں اتر گیا ۔۔وہ کافی دیر یونہی میکانکی انداز میں بیٹھی اسے تکتی رہی ۔۔ پھر گہری آہ بھر کر اٹھی اور بتی گل کر دی ۔۔۔ نیند تو اتنی جلدی نہیں آنی تھی کہ دن کو دیر سے آنکھ کھلی تھی۔۔مگر نیند آنے تک اس کے پاس سوچنے کے لئے آئندہ زندگی اور غموں کا کثیر سرمایہ تھا۔۔

....

بلال اپنی کوچنگ کلاسز سے جیسے ہی میر ولا میں داخل ہوا تو سامنے ہی اسے کنول کی ماں کے ساتھ اپنی ماں بیٹھی نظر آئی تھیں ۔۔کنول کی فیملی میں سے بہت کم کوئی آتا تھا اب تو۔۔بلال کو دلی خوشی ہوئی تھی آج فرصت سے انھیں آیا دیکھ۔۔۔وہ سلام کرنے کو

سیدھا اسی طرف چلا آیا۔۔مگر سامنے اپنی ماں کے منہ سے ادا ہوتا جملہ سن وہ ٹھٹک گیا تھا۔۔۔قدم زمین نے جکڑ لیئے۔۔دماغ نے کچھ خطرے کا الارم دیا تھا۔۔

"دیکھ لو۔۔مجھے تو ٹھیک ٹھاک ہی لگ رہا ہے لڑکا۔۔۔اپنا گھر کاروبار ہے۔۔بیوی کو طلاق دے دی ہے۔۔دو بچے ہیں جو اسی کے پاس ہیں۔۔لیکن خیر ہے۔۔کنول سنبھال لے گی۔۔کنول کو بھی تو طلاق ہوئی ہے۔۔میں نے بات چلائی ہے۔۔انھیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے کنول کے طلاق یافتہ ہونے سے۔۔۔۔یہ بھی تو دیکھو اچھے خاصے امیر لوگ ہیں۔۔ انھیں بس بچوں کی پرورش کے لئے کوئی ایسی ہی پیاری اور نیک لڑکی چاہیے۔۔اور ہماری کنول ماشاءاللہ کتنی صابر بچی ہے۔۔۔لڑکا بھی اتنی عمر کا تھوڑی ہے۔۔اڑتیس سال بھی کوئی عمر ہوتی ہے۔مرد تو ویسے بھی بوڑھا نہیں ہوتا۔۔"شمیم ممانی سنجیدگی سے عام روائتی عورتوں کی طرح زمین آسمان کے قلابے ملاتی کنول کی ماں کو سمجھا رہی تھیں۔۔اور وہ کچھ نیم رضا مند سی کبیدہ خاطر پہلو بدلتے ہوئے شاید اس ناپسندیدہ موضوع سے کسی طرح جان چھڑانا چاہتی تھیں۔۔ان کی طبیعت میں کھلی بے چینی گواہ تھی اُنھیں شمیم ممانی کا کنول کے لئے ایسا رشتہ بتانا اچھا نہیں لگ رہا۔۔مگر وہ فوراً انکار کر کے کوئی

بدمزگی پیدا نہیں کرنا چاہتی تھیں ۔۔بلال کی آنکھیں ماں کی باتوں پر لمحوں میں سرخ انگارہ ہو گئیں ۔۔ضبط کی سرخی کے ساتھ وہ قدم رواں کرتا ان کے پاس چلا آیا ۔۔

"السلام و علیکم آنٹی !کیا بات کر رہی ہیں ماما ؟"بلال نے بیگ کندھے سے اتار کر صوفے پر ٹکتے ہوئے انھیں سلامتی بھیجتے ہوئے سخت سنجیدہ آواز میں ماں سے پوچھا تھا ۔۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔۔"!انھوں نے انکساری سے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

"ارے بلال۔۔میں تو کنول کے لئے رشتہ بتا رہی تھی۔۔بھئی ایک سال ہونے کو آیا ہے واپس گھر آ کر بیٹھی ہے ۔۔اب اس کے آگے کا سوچنا چاہیے ۔۔اور پھر اچھا رشتہ بھی آیا ہے تو انھیں دیکھ لینا چاہیے ۔۔نصیب سنور جائے گا کنول کا۔۔"شمیم ممانی بڑی دعوے دار بنی کہہ رہی تھیں۔۔۔کنول کی ماں نے ایک بار پھر کچھ نہ ناخوشی سے انھیں دیکھا ۔۔بلال کی مٹھیاں بھینچ گئیں ۔۔

"ایسا بھی کونسا اچھا رشتہ بتا دیا آپ نے ؟"

”ارے تم جانتے تو ہو اشتیاق کو۔۔۔تمہارے کشمیر والے انکل ۔۔ان کے پڑوس میں جو فیملی رہتی ہے نا۔۔ جن کے گھر تم بچپن میں کھیلنے بھی جاتے تھے ۔۔ان کے بڑے بیٹے کے لئے بول رہی ہوں تمہاری آنٹی کو۔۔۔ اس نے حال ہی میں اپنی بیوی کو طلاق دے کر میکے روانہ کر دیا ہے نا۔۔ اور اب اس کی ماں رشتے ڈھونڈ رہی ہے۔۔تمہارے اشتیاق انکل سے میرا نمبر لے کر اس عورت نے مجھے کہا تھا۔کہ کوئی رشتہ ہو تو بتاؤں۔۔۔اور پھر مجھے اپنی کنول کا خیال آیا ۔۔وہ بھی تو اپنی ہی بچی ہے۔۔گھر اجڑ گیا ہے معصوم کا۔۔۔ اگر کہیں اسکا گھر بنتا ہے تو نیکی کا کام ہی ہے۔۔“وہ تو تیار تھیں جیسے پوری طرح سے کنول کی ماں کو قائل کر کے بھیجنے کی۔۔۔بلال نے سر جھٹک کر ماں کو حیرت سے دیکھا۔۔اسے بالکل یقین نہیں آیا تھا وہ اس بدلحاظ فیملی کے لیے کنول کی ماں کو قائل کرنے کی کوشش کر سکتی ہیں ۔۔۔وہ گھرانہ جسے محلے میں کوئی منہ تک لگانا پسند نہیں کرتا۔۔جہاں سے آئے دن گھر کی بہوؤں پر تشدد اور مار دھاڑ کی آوازیں سنائی دیتی ہیں ۔۔۔اس کی ماں کیا واقعی میں ان کا ذکر کر رہی تھیں ۔۔اور کنول کا رشتہ وہاں کرانے پر رضامند تھی۔۔

"ماما وہ تو گھر کے عورتوں پر بہت تشدد کرتے ہیں ۔۔بیل بکریوں کی طرح سلوک کرتے ہیں ان کے ساتھ ۔ تبھی تو ایک ایک کر کے سارے بھائیوں سے ان کی بیویاں خلع لے کر چلی گئی ہیں ۔۔ذرا اشتیاق انکل سے پوری تفصیلات تو ٹھیک سے نکلوایئے ۔۔۔پھر کسی کی بیٹی کے لئے بتایئے ۔۔اور جس کا ذکر آپ کنول کے لئے کر رہی ہیں نا ۔۔اس کی بیوی نے بھی اس کی مار پیٹ سے تنگ آ کر اپنے لئے خود خلع کا اسٹینڈ لیا ہے۔۔۔اس بات کا کیس بھی پورے چھ ماہ تک چلا تھا ۔۔آپ کیسے کنول کے لئے کسی ایسے جاہل شخص کا رشتہ بتا رہے ہیں ۔۔"بلال کے صبر کا پیمانہ چھلک پڑا تھا ۔۔لحاظ اپنی جگہ مگر ماں کی یہ حرکت اسے بہت گراں گزری تھی۔۔۔وہ کوشش کر رہا تھا بدتمیزی سے گریز ہی کرے۔۔۔

"ارے جھوٹ بولتے ہیں سب۔۔وہ تو بڑے ہی نیک اور شریف بچے ہیں چاروں بھائی ۔۔"شمیم ممانی نے آنکھوں میں غصے سے آگ لیئے شائستہ لہجے میں بلال کی بات رد کی تھی۔۔درحقیقت انھیں اپنی بات میں بلال کی مداخلت بہت زیادہ ناگوار گزری تھی۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"جی اتنے نیک اور شریف ہیں چاروں بھائی کہ چاروں سے ہی ان کی بیویاں خلع لے کر جا چکی ہیں اور اب ان کی ماں جو سارا دن بہوؤں کو کولہوں کی بیل کی طرح کام میں جوتے رکھتی تھیں ۔۔گھر کی ذمے داری خود پر آئی تو فوراً نکل پڑیں بیٹوں کی دوسری شادیوں کے لئے بہوئیں ڈھونڈنے ۔۔آپ ذرا اس بات کی تصدیق اشتیاق انکل سے ہی کر لیتی تو آج کسی کی بیٹی کے لئے ایسے لوگوں کا رشتہ بتاتے ہوئے روح ضرور کانپتی آپ کی ۔۔حد ہے آپ کی بھی ایک بیٹی ہے اور اس کے باوجود آپ کیسے کسی کے ساتھ ایسا کر سکتی ہیں ۔۔"بلال کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے پڑا ٹیبل الٹ دے۔۔۔بیٹے کی غصیلی آواز پر شمیم ممانی نے تیز نگاہ سے اسے گھورا تھا۔۔بلال بولتا نہیں تھا ۔۔مگر غلط بات پر چپ بھی نہیں رہتا تھا ۔۔اور کنول تو پھر بھی اس کی محبت تھی۔۔اس کے لئے کیسے خاموشی سے سب برداشت کرتا۔۔۔

کنول کی ماں نے بے یقینی بھری نظروں سے شش و پنج میں پڑ انھیں دیکھا ۔۔شمیم ممانی گڑبڑا گئیں ۔۔

"نہیں ۔۔اسے کیا پتا۔۔یہ کونسا وہاں رہتا ہے ۔۔ہمیں تو سالوں گزر گئے ہیں اپنے آبائی گھر گئے۔۔۔اور لوگوں کی باتوں کا کیا۔۔جتنے منہ اتنی باتیں ۔۔ویسے وہ لوگ لگتے تو نہیں ایسے۔۔"شمیم ممانی کے لئے بات سنبھالنا مشکل ہو گیا تھا ۔ ان کی جانبداری کے طور پر بولیں ۔انھیں تو اتنی تفصیلات واقعی میں نہیں تھیں جتنی بلال نے انھیں بیٹھے بٹھائے دے دی تھی۔۔اب شرمندگی محسوس کرتے ہوئے وہ کنول کی ماں کو سمجھانے کی موہوم سی کوشش کر رہی تھیں ۔۔ بلال نے جو بات صاف کرنی تھی کنول کی ماں کو وہ کر چکا تھا اور وہ جانتا تھا وہ کبھی کنول کو ایک جہنم سے نکال کر دوسرے میں نہیں دھکیلیں گی۔۔۔کنول ان کی اکلوتی اور لاڈلی بیٹی تھی ۔۔اس کے لئے وہ کبھی کوئی فیصلہ جلد بازی میں نہیں لیتیں ۔۔

"معاف کرنا شمیم بہن۔۔پر مجھے اپنی کنول کوئی بھاری نہیں ہے ۔۔اس کا باپ بیٹھا ہے ابھی اس کے سر پر۔۔اسے جہاں اتنے سال پھولوں کی طرح رکھا آگے بھی رکھ سکتے ہیں ۔۔آئندہ اس لحاظ سے میری بیٹی کا نام مت لیجئے گا ۔۔۔ مجھے تو ذرا امید نہیں تھی آپ کنول کے لئے ایسا رشتہ بولیں گی۔۔ وہ آپ کی بیٹیوں جیسی ہے۔۔آپ کی اپنی بھی بیٹی

ہے ۔۔کچھ خدا کا خوف کریں۔۔"وہ بے حد برہمی سے انھیں کہتی ہوئی رنجیدہ ہو گئی تھیں
۔۔

"نہیں بہن ۔کیسی بات کر رہی ہیں ۔۔مجھے اتنی بات تو بتائی ہی نہیں گئی تھی ۔اور میں تو بس یونہی ذکر کر رہی تھی ۔کہ اگر پسند آتا تو بات بڑھا لی جاتی آگے ۔۔کوئی زبردستی تو نہیں تھی ۔۔اور کنول میری بیٹی جیسی نہیں بیٹی ہی سمجھیں ۔۔مجھے تو جیسے ذیب ہے ویسے ہی وہ بھی ہے ۔۔یہ تو بس کچھ غلط فہمی یا غفلت سمجھ لو کہ پوری بات نہیں نکال پائی ۔۔"

سرخ کنپٹیاں لیئے سیڑھیاں چڑھ کر جاتے بلال کی پشت کو دانت پیس خشونت سے گھورتے ہوئے انھوں نے بروقت ان سے معزرت کر لی تھی۔۔اگر ایسا تھا بھی تو بلال کو ان کے سامنے بات کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔بعد میں بتا دیتا اکیلے میں۔۔وہ کونسا ابھی فوراً کنول کا نکاح کر کے دینے والی تھیں ۔۔بلال پر بڑا ہی غصہ آیا تھا انھیں ۔۔کنول کی ماں رنجیدہ ہو گئی تھیں ۔۔اور وہاں سے دو ٹوک بات کر کے اٹھ گئی تھیں ۔۔ شمیم ممانی کتنی ہی دیر وہاں بیٹھی کف افسوس ملتی رہیں۔۔۔

....

"یہ لو شانی اپنی چائے لے جاؤ۔۔"نایاب نے شام کی چائے بنائی تھی۔۔۔سب کو ان کے کپ تھما کر وہ ابھی ہی کسی کام سے ہال میں آئے شانی سے مخاطب ہوئی تھی ۔۔وہ اپنا چارج اٹھا کر پلٹنے کو تھا کہ اس کی پکار پر یک دم رکا ۔۔نایاب کپ اس کی سمت بڑھائے کھڑی تھی ۔۔

"ایک کپ نہیں دو کپ چاہیے "..شانی کے منہ سے بے اختیار پھسلا تو ہال میں بیٹھے ہر وجود نے حیرت وٗ استعجاب سے اسے دیکھا تھا ۔۔

"دو کپ کیوں بھئی۔۔؟"یہ زمان تھا جو آج جلدی گھر لوٹ آیا تھا ۔۔اور آتے ہی اسے بریکنگ نیوز ملی تھی کہ شانی صاحب کچھ بدلے بدلے سے برتاؤ کر رہے ہیں ۔۔۔

"ہاں تم کب سے پینے لگ گئے اتنی چائے؟"ذیب کو بھی حیرت تھی۔۔سب کی حیران نظروں کو دیکھ کر اس نے فوراً لب دانتوں تلے دبا لیئے۔۔عود پر اپنی جلد بازی بھری غفلت پر تاؤ آیا ۔۔

"نن۔۔نہیں وہ۔۔آج دل کر رہا تھا زیادہ چائے پینے کا تو اس لیئے ۔۔"اس نے گڑبڑاتے ہوئے بات بنا تو دی تھی مگر نایاب نے گھور کر اسے دیکھا تھا ۔۔۔تین دن سے تو وہ اسے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہر شے دو دو کر کے ہی بنا کر دے رہی تھی ۔۔ مگر پوچھنے پر شانی صاحب ہمیشہ بات گھما رہے تھے۔۔۔اب کہ اس کی غلط بیانی پر اسے تپ چڑھی تھی ۔۔پر بولی کچھ نہیں ۔

"یہ آج کل کچھ زیادہ ہی نہیں تمہارا دل کر رہا ۔۔ہر چیز دو دو لینے پر۔۔؟"زوار کا انداز مشکوک تھا۔۔

"ہاں تو تمہیں کوئی مسئلہ ہے۔۔؟"شانی کی ساتھ وہ ویسے تو ناراض تھا۔ مگر اس کی باتوں پر پورا دھیان تھا ۔۔

"نہیں ۔۔یہ ایک دم سے ہر شے دو دو کا بھوت سوار ہوا ہے نا ۔.سوچا پوچھ لوں۔۔۔"زوار نے بے نیازی سے کندھے اچکا کر لاپرواہی کا تاثر دیا۔۔وہ اسے تپ کر گھورتا نایاب کے ہاتھ سے کپ لے کر فوراً اوپر بھاگ نکلا تھا ۔۔یہاں تو سب کے سوالات ہی شروع ہو چکے تھے ۔۔

"نایاب تمہیں یہ آج کل کچھ عجیب نہیں لگ رہا ۔۔ہر شے دو دو بار کھاتا ہے ۔کل بھی دو چائے کے کپ تائی امی سے لے کر جا رہا تھا ۔۔آج صبح بھی دو فریش جوس کے گلاس بھر کر کمرے میں لے گیا تھا ۔۔کھانا بھی دو دو بار کھاتا ہے۔۔سب کے ساتھ نیچے بھی اور

پھر کمرے میں بھی لے کر جاتا ہے ۔۔اور کل تو مہر اس کے کمرے کے پاس کیا گئی یہ موصوف ایسے گھبرا کر گولی کی طرح شوٹ ہو اس کے سر پر پہنچا کہ کیا ہی کہنے ۔۔مجھے تو کچھ گڑبڑی لگ رہی ہے۔۔ایک بار زرا اس کی کمپنی چیک کر لو ۔۔اور کمرہ بھی۔۔کچھ جھول وول ہے ۔۔"زوار رازداری سے کہتا ہوا نایاب کے کان میں گھسا تھا ۔۔اس نے کچن میں جاتے جاتے رک کر اسے سنا۔۔

"اوہو۔۔کیا مطلب ۔۔پڑھائی کرتا ہے رات دیر تک, تیاری کر رہا ہے ۔۔ سپلی کے بعد دل لگا کر پڑھ رہا ہے تو بھوک پیاس زیادہ لگتی ہوگی ۔۔تم تو بس ہر بات میں جواز نکالنے بیٹھ جاتے ہو ۔۔"نایاب نے اس کی سنجیدگی کو چٹکیوں میں اڑایا تھا ۔۔وہ پہلے ہی تین دن بعد کے اپنے نکاح پر عجیب سی کیفیت کا شکار تھی اور اوپر سے یہ بے تکی باتیں اس کو جھنجھلا کر رکھ گئی تھیں۔۔زوار کو دھچکا لگا۔۔۔

"نہیں ۔۔مجھے سچ میں شک ہو رہا ہے نایاب !کچھ گڑبڑی ہے ۔۔ یہ اچانک بہت بدل گیا ہے ۔۔سارا دن کمرے میں گھسا رہتا ہے اور باہر بھی جائے تو کمرہ لاک کر کے جاتا ہے

۔۔ کسی کو کمرے کے باہر بھی بھٹکنے نہیں دیتا ۔۔۔ کچھ ہے جو یہ چھپا رہا ہے ۔۔"زوار کو پکا یقین تھا ۔۔نایاب نے سر جھٹک کر اسے دیکھا ۔۔

"زوی۔۔۔وہ ہمیشہ ہی ایسا کرتا ہے ۔روم میں ایکسپیرمنٹ کرتا رہتا ہے وہ۔۔اور اتنے دن کمرہ بھی بند ہی رکھتا ہے ۔۔کر رہا ہو گا پھر سے کوئی تجربہ ۔۔تم کیوں فضول میں اس کے پیچھے پڑ رہے ہو۔۔۔اور پھر تیاری بھی کر رہا ہے وہ۔۔تو نہیں چاہتا ہو گا کوئی اسے ڈسٹرب کرے۔۔"

نایاب نے اس کی بات کی تردید کی تھی ۔۔

"مجھے تو لگتا ہے یہ کچھ اور چاہتا ہے ۔۔آخر ایسا بھی کیا تجربہ کہ جس کو اتنا چھپا کر کر رہا ہے اور کھانے کی چیزیں بھی دو دو استعمال کر رہا ہے ۔۔"زوار ماننے کو تیار قطعاً نہیں تھا ۔

"زوی تمہارے پاس نہ بہت وقت ہے ۔۔میرے پاس نہیں ہے۔۔تم ایک کام کرو جا کر پتا لگا آؤ شانی کے مزاج کی تبدیلیاں ۔۔اور مجھے بہت کام ہے۔۔"وہ ناراض ہوتی جان چھڑا چل پڑی تھی۔۔

”وہ تو میں پتا لگا ہی لوں گا۔ ۔ ٹینشن ناٹ ۔۔اور دیکھنا پھر اس بار اس کے تجربے کا رزلٹ جب سامنے آئے گا نا سب کے۔۔تو منہ کھلے رہ جائیں گے ۔۔“وہ شانی کے بدلاؤ کی وجہ جاننے کا پکا ارادہ باندھے گویا چیلنج کرتا پلٹ گیا تھا۔۔۔

....

آج شانی صبح ناشتے کے بعد سے ہی کمرے میں موجود سپلی کی تیاریوں میں مصروف تھا۔۔ سر پر ایک کے بعد دوسری ٹینشن سے حالت ہی بے زار تھی۔۔۔کمرے کے ایک کونے پر سٹڈی ٹیبل اور اس کے سامنے دھری کرسی پر بیٹھا وہ پورے دھیان سے پڑھائی میں مگن تھا۔۔۔فاریہ گم صم سی بیڈ کے ایک کونے میں لگی ہوئی تھی کہ وہ غلطی سے بھی ڈسٹرب نہ ہو اس کی موجودگی سے۔۔۔۔شانی کو پڑھتے دیکھ اس کے دل میں ہوک اٹھی تھی ۔۔اس کا تو میٹرک بھی بیچ میں ہی اٹکا رہ گیا تھا۔۔ماں کے انتقال پر جو صدمہ لگا تھا تو پورے تین سال تک وہ سنبھل نہیں پائی تھی۔۔۔پڑھائی تو چھوٹی ہی زندگی کے معنی بھی بدل کر رہ گئے تھے ۔۔پورے تین سال ضائع ہو گئے تھے اور اب جب کچھ ہمت کر کے زندگی کی سمت واپس آ پڑھائی جاری کرنے کا سوچا تھا تو مسائل ہی ختم نہیں ہونے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

میں آ رہے تھے ۔ یکے دیگرے بعد مشکلات کا سامنا ہو رہا تھا۔۔دل پر عجیب ہی بوجھ ٹھہرا تھا ۔۔آنے والے کل کو لے کر سوچوں کی ڈوریاں جانے کہاں کہاں الجھی تھی۔۔۔زندگی کی ستم ظریفی اور اچانک سے پلٹا کھانا ، اب تو اپنا آپ ہی اسے تھکا رہا تھا۔وہ یہاں اس جگہ غیر ضروری سی تھی ۔اسے اپنا آپ بیکار سا محسوس ہوتا تھا۔کسی پر بھی ایک بوجھ بن کر رہنا ایک خودار انسان کے لیے بے انتہا مشکل ہوتا تھا۔۔اور یہاں فاریہ کے لئے بھی کچھ ایسے ہی حالات تھے۔۔۔مانا کہ جس شخص کے پلے وہ پڑی تھی وہ بہت اچھا اور مختلف تھا۔۔کسی بات کا طعنہ یا جتانا نہیں کرتا تھا ۔۔مگر وہ جانتی تھی وہ ایک ایسی جگہ پر اس لڑکے کو ملی تھی یا کوئی بھی ملے تو بد کردار ہی سمجھیں جاتی ہے ۔۔وہ تو ابھی شانی کے سامنے اس الزام سے بھی بری نہیں ہوئی تھی۔۔پتا نہیں وہ بھی اس کے متعلق کیا سوچتا ہو گا ۔۔دل میں بات تو ہو گی ہی۔۔ہاں کہتا نہیں تھا ۔۔

بیڈ کی سطح کو یونہی کھرچتی وہ بجھی بجھی سی جانے کہاں گم تھی۔۔۔شانی اچانک اکڑی کمر کے درد کو دور کرنے کے لیے انگڑائی لیتا سیدھا ہوا تو نظر اس پر پڑی ۔۔اسے پریشان دیکھ کر لہجے میں الجھن سمائی ۔۔۔گلا کھنکار کر اسے متوجہ کیا۔۔۔وہ جوں کی توں بیٹھی رہی

۔وہ پریشان ہے یہ لا علمی کی بات نہیں تھی مگر وہ کھوئی کھوئی سی کیفیت میں مبتلا اسے اچنبھے میں ڈال گئی تھی۔

”کیا بات ہے۔۔۔ٹھیک ہو ۔۔طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ؟“ اسے یوں پریشان دیکھا تو پوچھ لیا۔۔۔۔

وہ چونکی۔۔۔۔

”جی ؟“شانی کی سنجیدہ آواز پر وہ جیسے حال میں لوٹتی سیدھی ہو بیٹھی۔۔اس کی جی سوالیہ تھی۔۔

”میں نے پوچھا ..پریشان لگ رہی ہو۔سب ٹھیک ہے نا۔۔۔۔۔“شانی کے لہجے میں ہمدردی اور فکر ساتھ بولی تھی۔۔

”جی میں ٹھیک ہوں. بس “آگے وہ دانستہ پھیکا سا مسکرا کر خاموش ہو گئی۔۔۔

”بس۔۔۔؟ “ وہ سوالیہ بھنویں اچکائے پوچھ رہا تھا ۔۔۔ترچھا انداز فاریہ کو شرمندہ کر گیا ۔۔

"کیا کچھ چاہیے ".شانی نے نرمی سے دریافت کیا۔وہ اور پریشان ہو اٹھی ۔۔

"نہیں نہیں ۔..کچھ نہیں چاہئے ، آپ پریشان نہ ہوں ۔"وہ جلدی سے سر نفی میں ہلاتی یونہی قمیص کا دامن درست کرنے لگی ۔۔شانی کی نظر مردانہ سوٹ کے دامن کی شکنوں پر جم گئیں ۔

اسے افسوس ہوا۔۔۔آج وہ پورا دن فری نہیں رہا تھا تو اس کے لئے سامان نہیں لا سکا تھا۔۔۔ورنہ اس نے سوچ رکھا تھا فری ہو کر اس کی ضرورت کی چیزیں خرید لائے گا ۔۔۔

"آئم سوری ۔۔ تمہیں دو دن سے میرے سوٹ میں رہنا پڑ رہا ہے ۔۔یہ بہت انکمفرٹیبل ہو گا نا۔۔آئی نو۔۔۔بس تم صبح تک مینیج کر لو ۔۔میں کل ہی جا کر تمہاری ضرورت کی چیزیں لا دوں گا۔۔ تم نا مجھے لسٹ بنا دینا ۔۔"

اپنے لیے اس نیک دل شخص کو اتنی فکر مندی اور مشکلات اٹھاتے دیکھ وہ واقعی میں اپنے آپ میں شرمندگی محسوس کرتی تھی ۔ وہ بے چارا تو بلا وجہ ہی گھن چکر بن گیا تھا۔۔۔تمام گھر والوں کا ان نازک حالات میں سامنا کرنا ، اس کا بھی خیال رکھنا ،اس پر متضاد پھر ایسے ہی موقع پر سیلی کا سر پر ہونا ان سب کاموں کو وقت پر انجام دینا کوئی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

آسان کام تو نہ تھا۔وہ دل سے ممنون ہوتی تھی اس کی ہمت پر ۔ اس کے احساس پر ۔اور ایسے احسان پر جو اس پر انجانے میں وہ کر رہا تھا ۔ اس کے علاوہ اسے افسوس بھی ہوتا تھا اس کے حالات پر۔۔

"تم بور ہو رہی ہو شاید ۔۔۔ایک کام کرو نا تم یہ میرا لیپ ٹاپ لو اور اس پر پروگرام ، کوئی ٹاک شو وغیرہ دیکھ لو ۔۔یا تمہیں جو بھی پسند ہو مووی ڈرامہ وہ دیکھ لو"..شانی سٹڈی ٹیبل سے لیپ ٹاپ اٹھا لایا اور اس کے سامنے بیڈ پر رکھ دیا۔۔۔فاریہ نے نرمی سے اسے دیکھا تھا ۔کتنا سادہ سا شخص لگتا تھا وہ کبھی کبھی۔۔۔اور بے حد معصوم بھی۔۔۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔ارے ذہن بٹ جائے گا۔۔بوریت بھی دور ہو جائے گی".

اس کے ایسے دیکھنے پر وہ مسکرایا تھا ۔لیکن اس نے اپنی طرف سے کم و پیش یہی اندازہ لگایا تھا کے شاید وہ ایک کمرے میں بند رہنے کی وجہ سے اچاٹ دل ہورہی ہے۔۔۔فاریہ نے متعجب ہو کر اسے پھر سامنے رکھے اس لیپ ٹاپ کو دیکھا۔۔۔چہرے پر خفت سی لہرائی اسے وہ چلانے ہی کہاں آتا تھا۔۔۔اس کے پاس تو فون تک نہیں تھا تو یہ مواصلاتی آلات استعمال کرنا تو دور کی بات تھی۔۔۔اس کی سوالیہ نظروں پر اثباتاً گردن ہلا دی وہ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

مسکراتا پلٹ گیا۔۔پھر الماری کی سمت آیا۔۔پڑھائی کرتے ہوئے کچھ بے زار سا ہوا تھا تو بریک لے کر سوچا الماری ہی سیٹ کر لے۔۔ویسے بھی فاریہ کے سامنے اس الماری سے ابلتے کپڑوں کے طوفان نے بڑا شرمندہ کرایا تھا۔۔

اس نے جیسے ہی الماری کے پٹ کھولے تو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔ حیرانیوں کی لہریں تھی جنہوں نے فوراً شانی کے چہرے کو چھوا تھا۔۔کبرڈ کی ہر ایک چیز کپڑے یہاں تک کہ جوتے بھی نفاست اور بے حد ترتیب سے سیٹ تھے۔۔ اور اسے پتا تھا یہ بھی فاریہ نے ہی سر انجام دیا ہوگا۔۔وہ آہستگی سے واپس مڑا ارسانیت سے پوچھا۔۔

"یہ تم نے کیا۔۔۔؟؟" لیپ ٹاپ کی اس سیاہ پڑی سکرین کو ابھی تک تکتی وہ متوجہ ہوئی۔۔۔۔

"جی"! یک لفظی جواب دے کر وہ ہمہ تن گوش تھی۔۔۔

"کب کیا؟"وہ بنا پٹ بند کیئے اداسی سے چل کر اس کے پاس آیا۔۔

”جب آپ کھانا کھانے نیچے گئے تھے تب جلدی سے سمیٹ دی۔۔“اس نے عام سے لہجے میں بتایا۔۔

”مت کیا کرو یار۔۔مجھے اچھا نہیں لگتا۔۔تم نا اس طرح مجھے سست بنا دو گی۔۔پھر مجھے اپنے کام تم سے کرانے کی عادت پڑ جائے گی ۔۔اور عادت پڑ جانا بڑا خراب ہوتا ہے۔۔ “وہ بے تکلفی سے کہتے ہوئے اس کے پاس کچھ فاصلہ پکڑ کر بیٹھا تھا۔۔فاریہ نے کن اکھیوں سے وہ فاصلہ دیکھا۔۔یہ گریز اسے اچھا لگا تھا۔۔

”جب تک یہاں ہوں تب تک بگڑنے دیں عادت ۔۔پھر دوبارہ سے سدھار لیجئے گا خود کو۔۔“اس نے دوستانہ انداز میں تجویز دی تھی ۔۔وہ قہقہہ مار کر ہنس پڑا ۔۔فاریہ کے لئے یہ بڑا دلکش نظارہ تھا۔۔

”شانی نہیں سدھرتا اتنی جلدی لڑکی“!وہ آہ بھر کر اٹھا اور جا کر پٹ بند کر دیئے ۔۔اب تو اسے خود پر رشک آ رہا تھا۔۔

”ایک بات بتاؤ ۔۔تم وہاں اس جگہ کیا کرنے گئی تھی جہاں ہم پہلی بار ملے تھے؟“وہ سامنے صوفے پر جا بیٹھا اور یونہی بات بڑھانے کو پوچھ بیٹھا ۔۔فاریہ نے ٹھٹک کر اسے

دیکھا ۔۔مطلب اس کے دل میں بات تھی۔۔جو زبان پر آئی تھی ۔۔مگر فاریہ کو برا نہیں لگا تھا اس کا پوچھنا ۔۔وہ خود بھی اسے وضاحت دینا چاہتی تھی ۔۔

"مجھے وہاں اس جگہ سے پچھلی گلی میں جو آفس ہیں ۔۔ادھر کسی نے جاب کے لئے بتایا تھا ۔۔میں وہاں جاب کا پتا کرنے گئی اور غلطی سے وہاں پہنچ گئی تھی ۔۔میں ویسی لڑکی نہیں ہوں ۔۔جیسا مجھے سمجھا گیا"۔اس نے سر جھکائے پہلی بار مضبوط اور پُراعتماد انداز میں بات کی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔تم ایسی نہیں ہو۔۔مگر لوگوں کی باتوں پر دھیان دینے والی ضرور ہو۔۔۔کوئی کچھ بھی ایسا کہے جو آپ کو تکلیف پہنچائے تو یہ غلط ہے ۔۔لیکن اگر کسی کے کہنے پر تم دل چھوٹا کرتی ہو تو یہ اس سے بھی زیادہ غلط ہے ۔۔۔لوگوں کی زبانیں پکڑنے سے کچھ نہیں ہوتا۔۔بس خود کو مطمئن اور پرسکون رکھنا اہم ہوتا ہے ۔۔اور جو یہ کر جاتے ہیں نا نفسیات کے مطابق وہ دنیا میں آدھی سے زیادہ مشکلات کو اکیلے سہنے کی طاقت دوسروں سے زیادہ رکھتے ہیں ۔۔۔تمہیں پتا ہے نا ہمارے نبیوں پر کتنے الزامات لگے تھے ۔۔لوگوں نے تو ان پر بھی باتیں بنائی تھیں ۔۔جو لوگ نبیوں کو تکلیف دینے سے باز نہ آئے وہ ہم

جیسے خاکسار کے لئے کیونکر رعایت کریں گے۔۔تب بھی وہی لوگ تھے ۔آج بھی وہی لوگ ہیں ۔۔یہ لوگ ہی ہیں جو اس دور اور اس دور میں سچے لوگوں پر الزام تراشیاں کرتے ہیں ۔۔اور حقیقت تو یہ ہے غلط ہمیشہ سچا ہی ٹھہرایا جاتا ہے ۔۔منافق اور جھوٹے تو بڑے آرام سے نکل آتے ہیں ۔۔غلط کے خلاف اٹھنا اور لڑنا ہمارا کام ہے۔۔۔ اور ہم یہ کام کرتے رہیں گے ۔۔ اسی لئے اب پھر کبھی اس واقعے کو مت سوچنا۔۔۔اور کیا پتا اس میں اللہ کی کیا مصلحت تھی۔۔"

وہ اسے رسان سے سمجھاتے ہوئے اٹھا اور اچانک سے اس کے پاس آ بیٹھا ۔۔فاریہ نے چونک کر اسے دیکھا۔۔وہ لیپ ٹاپ کو اپنی سمت کر کے اسے آن کر رہا تھا۔۔۔ فاریہ نے تحیر سے اسے دیکھا۔۔کیا اسے پتا چل گیا تھا اسے لیپ ٹاپ چلانا نہیں آتا ۔کیا بن بن کہے سمجھ جاتا تھا ۔۔

وہ جلتی اسکرین کی روشنی پر کچھ سرچنگ کر رہا تھا ۔۔فاریہ نے بڑے قریب سے اسے دیکھا ۔۔اتنا قریب سے کہ اس کی آنکھوں کا ہلکا بھورا رنگ بھی اسے واضح نظر آ رہا تھا ۔۔بے ساختہ ہی اس کے دل کی دھڑکنیں بڑھ گئیں ۔۔۔اور جب یوں اچانک دل

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

دھڑکنے لگے ۔۔ ذرا سی نزدیکی جان پر بن جائے اور مسلسل دیکھا تک نہ جائے تو اسے کیا کہنا چاہیئے ۔۔شانی کے کلون کی خوشبو فاریہ کے حواس پر سوار ہوئی تھی ۔۔اسے اپنی سانس کا تسلسل باندھے رکھنے میں بڑی دشواری پیش آئی تھی ۔۔

"یہ لو ۔۔یہ کارٹون مووی ہے ۔۔بہت فنی اور فینسٹی والی۔۔تم اسے دیکھو گی تو موڈ اچھا ہو جائے گا ۔۔"وہ لیپ ٹاپ کا رخ اس کی سمت کرتا اس کے پاس سے اٹھا تو فاریہ کی سانس میں سانس آئی تھی۔۔

جانے کیوں اسے اپنے جذبات سمجھ نہیں آ رہے تھے ۔۔کہیں یہ شخص اسے ہپناٹائز تو نہیں کرتا ۔

وہ اٹھ کر واپس پڑھنے بیٹھ گیا تھا ۔۔مووی چل رہی تھی ۔۔مگر لاکھ کوششوں کے بعد بھی اس کا دھیان اس پر نہیں لگ سکا تھا۔۔

••••••••••••••

نایاب کے سسرال سے اس کے نکاح کا جوڑا آیا تھا۔۔ساتھ جیولری ،جوتے اور بھی بہت سا سامان تھا۔۔دو دن پہلے ہی انھوں نے سب کچھ خرید کر بھجوا دیا تھا۔۔ سب لان میں بیٹھے بڑی خوشی سے اس کی چیزیں کھول کر دیکھ رہے تھے۔۔

"نایاب تمہیں سب پسند آیا۔۔؟ ویسے میں نے تو کہلوا بھیجا تھا اگر تمہیں کچھ پسند نہ آیا تو ہم تمہیں تمہاری پسند کی چیزیں دلوا دیں گے۔۔پھر تم یہ بری میں رکھ لینا۔۔۔تمہاری ساس کو تو کوئی اعتراض نہیں تھا۔۔۔کہہ رہی تھیں بس تمہیں خوشی ملنی چاہیئے۔" اقراء ممانی کے چہرے سے خوشی پھوٹ رہی تھی ۔۔نایاب نے ایک نظر وہاں ہر شے پر ڈالی ۔۔سب بہت اعلٰی اور نفیس قسم کا تھا۔۔اور ویسے بھی اس کی اپنی کیا پسند ہونی تھی۔۔جب شخص ہی اپنی من مرضی کا نہیں مل رہا تھا تو ان اشیاء کی کیا حیثیت تھی۔۔

"جی ممانی جان سب بہت اچھا ہے".اس نے مسکرانے کی ادنٰی سی کوشش کر کے سر ہلا دیا تھا۔۔

"تو اٹھا کر کمرے میں لے جاؤ۔۔ان شاءاللہ پرسوں یہ سب پہننا ہے تم نے۔۔ یہاں تو یہ دونوں دیکھ دیکھ کر ہی خراب کر رہی ہیں چیزیں۔۔" فائقہ ممانی نے سنجیدہ سی نظر اس

پر ڈالی اور ذیب مہر کا حوالہ دے کر وہ سب وہاں سے کٹوانا چاہا تھا ۔۔ان کا تو دل ہی جل رہا تھا ۔۔اور اوپر سے ذکاء کو بھی آج چھٹا دن ہو گیا تھا۔۔ مگر موصوف تو وہاں جا کر ایسے مصروف ہوئے تھے کہ شروع کے دو دن ہی ٹھیک سے بات کر سکے تھے۔۔اب تو کل تک نہیں لگ رہی تھی۔ فائقہ ممانی کے غصے اور ناراضگی کا گراف بڑھتا جا رہا تھا ۔۔ اوپر نے نایاب کا نکاح ان کے اعصاب چٹخائے جا رہا تھا ۔۔

من پسند لڑکی ہاتھ سے نکل رہی ہو تو کون ہر معاملات میں پر سکون بیٹھ سکتا ہے ۔۔۔انھوں نے نایاب اور اس کے نکاح کے متعلق کوئی کسی سے زیادہ بات نہ کی تھی۔۔وہ تو مہمانوں میں بھی کم ہی بیٹھی تھیں اور پھر بہانہ لگا کر اٹھ آئی تھیں۔۔۔اب بھی وہ وہاں بیٹھی سبزی کاٹنے میں مصروف ہونے کا تاثر دے رہی تھیں ۔۔سب گھر والوں کو ان کی خاموشی کا اندازہ ہو رہا تھا ۔۔مگر اس خاموشی کی وجہ صرف ذکاء جانتا تھا۔جو ابھی میر ولا میں نہیں تھا ۔۔ فائقہ ممانی کا دل بار بار ان چیزوں کو دیکھ کر سیاہ پڑ رہا تھا ۔۔نایاب نے احتیاط سے سارا سامان اور باکسز ایک دوسرے پر اکھٹے کیئے۔۔ذیب اور مہر

آدھا سامان اٹھا کر اس کے کمرے میں رکھنے چلی گئی تھیں ۔۔اور جیسے ہی بچے ہوئے سامان کو نایاب نے ہاتھ ڈالا تو ۔۔۔

"السلام وعلیکم ۔۔"!دروازے کی سمت سے ایک روح کر جھنجھوڑ دینے والی سنجیدہ سرد آواز ابھری تھی۔۔اور یہ آواز تو نایاب کی روح میں اتری ہوئی تھی۔۔۔

"وعلیکم السلام ذکاء "!ساری خواتین خوشی سے اپنی نشست سے اٹھیں اور جا کر اسے دعائیں دیں۔۔فائقہ ممانی نے دیکھ کر چہرہ موڑ لیا۔۔ذکاء نے مسکرا کر سب کا وافر پیار بٹورا اور ایک نظر ماں کے خفا چہرے کو دیکھا۔۔وہ فون پر بھی تین بار اس سے بحث کر چکی تھیں ۔۔نایاب وہی جم کر بیٹھی رہ گئی ۔۔اسے سمجھ نہ آیا وہی بیٹھی رہے یا اٹھ کر چلی جائے ۔۔ذکاء کو نہ دیکھنے کا قصد جیسے مشکل میں پڑا تھا۔۔

"کیسی ہیں ماما؟ "وہ خود چل کر سامنے آیا تھا۔۔نایاب نے اپنی پشت پر اس کے جوتوں میں مقید قدم رکتے دیکھے تھے۔۔۔اس نے آنکھیں میچ کر خود کو سنبھالا تھا۔۔

"ٹھیک ہوں ۔۔تم کیسے ہو؟ "فائقہ ممانی چھ دن بعد گھر لوٹے بیٹے کا جگہ سے اٹھ کر استقبال تو نہ کیا ہاں گھر والوں کی نظر میں آرام سے فارمیلٹی ضرور نبھائی تھی۔۔۔

”جی ٹھیک ہوں۔۔۔ سوری میں دو دن کے بعد ایسا بزی ہوا تھا کہ پھر آپ سے بات نہیں کر سکا۔ پھر سوچا ایک ساتھ ہی مسلسل کام ختم کر کے واپس آ جاؤں ۔۔“وہ لب بھینچ کر سر ہلاتے ہوئے کہہ کر ریسٹ واچ کھولنے لگا ۔۔ ٹیبل کر پاس بیٹھی نایاب نے ذرا کا ذرا چہرہ اُٹھایا تھا ۔۔

بلیک ڈریس پینٹ میں ملبوس کوٹ کہنی پر لٹکائے اس کی وجیہہ شخصیت کا چارم دل میں کھب گیا تھا ۔۔نایاب نے سر جھٹکا اور سامان کے باکسز اُٹھائے تیزی سے نکل جانا چاہا ۔

”مبارک ہو نایاب ۔۔خوشی ہوئی تمہارے نکاح کا سن کر“!اس نے جاتی ہوئی نایاب کے قدم زنجیر کیئے تھے۔۔۔ماں نے شکوے سے نظر اٹھائی ۔۔جبکہ اس کی بے نیاز آواز نے نایاب کے قدموں سے جان کھینچ لی تھی۔۔۔کیا کوئی اس سے زیادہ ستم گر تھا۔۔ آنکھیں میچ کر بنا پلٹے اس نے حلق میں اٹکے آنسوؤں کو پیا تھا۔

”شکریہ“..پھر دھیرے سے کہہ کر آگے بڑھ گئی تھی ۔۔نہ پلٹی اور نہ پیچھے پلٹنے کو کچھ بچا تھا۔

"سنو میں روم میں جا رہا ہوں پلیززز چائے بنا دو ایک کپ"!اس نے پھر پیچھے سے اسے پکارا تھا۔۔نایاب کے لئے یہ سب سے مشکل مرحلہ ثابت ہوا۔۔ وہ سیڑھیاں چڑھتی رہی۔۔

"اب وہ کچھ دن کی مہمان ہے تو اسے کام سے چھٹی کرا دی ہے سب نے۔۔تم اب اس کے ہاتھ کا ذائقہ بھول جاؤ"!فائقہ ممانی سبزی اٹھا کر صوفے سے کھڑیں ہوئیں اور ہال میں موجود لوگوں کی وجہ سے دھیمی آواز میں جتاتے ہوئے کچن کا رخ کر گئیں۔۔ذکاء نے لب بھینچ کر پر تکان آہ میر ولا کی فضا میں تحلیل کی۔۔۔

پتا نہیں اب یہ ناراضگی کتنے دن مزید سہنی پڑنی تھی۔۔وہ خاموشی سے سر جھٹک کمرے میں چلا گیا تھا۔۔۔جب نایاب نے اس گھر سے جانا تھا اب تب ہی کچھ حالات اس کے موافق آنے تھے۔۔اس کے ہوتے تو ناممکن تھا۔۔اس نے تو زوار کے لئے بھی کہا تھا ۔مگر انھیں تو اسی کے پلے باندھنا تھا اسے۔۔ اور زوار کا جانے کیا حال ہو گا۔۔اس نے کیا واقعی میں اب تک اپنے لئے بات نہیں کی تھی۔ذکاء حیراں تھا۔۔زوار نے کیسے نایاب کے کسی اور سے نکاح کو اتنی آسانی سے قبول کر لیا تھا۔

"مجھے زوار سے یا زوار کے لئے سب سے بات کرنی چاہیے ۔" کمرے میں جاتے ہوئے اس نے گمبھیر انداز میں سوچا تھا۔۔۔

"کیا کرنے لگی ہو نایاب ؟" فائقہ ممانی سالن بھون رہی تھیں ۔۔جب نایاب کو دُودھ نکال کر لاتے دیکھا سختی سے پوچھ لیا۔۔

"جی ممانی جان وہ ذکاء کے لئے چائے بنانے لگی تھی ۔۔انھوں نے چائے کا کہا تھا نا ۔۔"اس نے سادگی سے بتایا ۔۔ان کا چہرہ تن گیا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔تم جاؤ پہلے اپنا سامان سمیٹو اور پھر دیکھو پارلر سے بکنگ ملی ہے یا نہیں ذیب کو ۔۔۔ کل مہندی لگوانے بھی جانا ہے تم نے ۔۔"انھوں نے اس کے ہاتھ سے پتیلی کھینچ لی ۔۔وہ کچھ متذبذب کا شکار ہوئی ۔۔

"جاؤ جلدی ۔اپنے کام سمیٹو ۔۔باقیوں کو چھوڑ دو ۔یہاں کسی کو کسی کی کیا پرواہ ۔۔ بس اپنا الو سیدھا رہے۔۔"ذکاء کچن کے دروازے پر ماں کو ہی چائے کا کہنے آ رہا تھا ۔۔فائقہ ممانی نے اسے دیکھ کر نظر انداز کر دیا اور طنزیہ لہجے میں تاک کر نشانہ بھی سادھا تھا۔۔نایاب اس صورتحال پر ذکاء کو دروازے پر کھڑا پاکر شرمندہ سی ہو گئی ۔۔ جبکہ ذکاء

نے آنکھیں بے زاری سے چڑھا کر ان کا کڑوا طنزیہ لہجہ بھی شہد جان کر پی لیا تھا۔۔وہ آج تک سمجھ نہیں پایا تھا۔۔سب اسے غصیلا اور جذباتی کہتے تھے۔۔برداشت کی کمی کے باعث وہ شروع سے ہی ہر جگہ مرکزِ موضوع رہا تھا۔۔مگر سب سے زیادہ لوگوں کے رویوں کو اسے ہی برداشت کرنا پڑتا تھا۔۔کیا یہ زیادتی نہ تھی۔

"نایاب تم جاؤ۔۔جو ماما نے کہا ہے وہ کرو۔۔ویسے بھی تمہاری وجہ سے مجھے کافی کچھ سننے کو ملتا رہتا ہے۔۔"وہ ضبط کی لالی چہرے پر لیئے تیزی سے اندر داخل ہوا اور لب بھینچ کر سیدھا فریج کی سمت چل دیا۔۔نایاب نے ناسمجھی سے اس کی بات سن فائقہ ممانی کو دیکھا تھا۔۔اس کی بات نایاب کے سر پر سے گزر گئی لیکن فائقہ ممانی کے سر پر بجی تھی۔۔۔اب نایاب کے سامنے اس بات کا ذکر کر کے کیا ثابت کرنا چاہتا تھا وہ۔۔ان کا تو مزید پارہ چڑھا۔۔

"لو اب سارا غصہ بن باپ کے بچی پر اتارو اپنا تم۔۔۔ مجھ سے بات کرو نا تو پتا چلے کہ میری ہی اولاد ہو۔۔"انھوں آنکھیں ماتھے پر رکھ کر بیٹے کو گھورا تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اب تک تو آپ کی خواہشات ادھوری ہیں، پتا چل جانا چاہیے تھا کہ آپ کی ہی اولاد ہوں ۔۔" اس نے معنی خیزی سے کہتے ہوئے تپ کر بنا مڑے دوبدو جواب دیا تھا ۔۔

نایاب ایک دم ان ماں بیٹے کے درمیان پھنس سی گئی ۔۔وہاں کیا گفتگو ہو رہی تھی وہ تو سمجھ سے پرے تھی ۔۔

"مجھ سے بحث مت کرو ذکی "!وہ ذچ ہو کر رخ موڑ سالن میں چمچ چلانے لگیں ۔۔

"آپ ہی بار بار موقعے ڈھونڈتی ہیں ۔۔آتے ساتھ نہ ملی نہ سیدھے منہ بات کی اور شروع ہو گئی ہیں ۔۔بیٹا جب اتنے دن باہر رہ کر گھر آتا ہے تو ماؤں کے وارے نیارے ہو جاتے ہیں ۔۔یہاں تو دنیا سے ہی مختلف ماں بیٹھی ہوئی ہیں ۔۔"وہ خفگی سے جتاتے ہوئے چوٹ کر رہا تھا ۔۔نایاب ان کے درمیان چڑھی جنگ پر اکورڈ محسوس کرتی کچن سے باہر نکل گئی تھی ۔۔۔

اسے پیچھے بھی دونوں کی باتیں سنائی دیتی رہی تھیں ۔۔مگر اب موضوع مختلف تھا ۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"پتا نہیں ممانی جان کس بات پر اتنی خفا رہتی ہیں ۔۔"وہ سوچتے ہوئے کمرے میں بند ہو گئی تھی ۔۔

....

ہفتے کے چھ دن گزرے تو ساتواں دن بھی سر پر پہنچا۔آج اتوار کا دن تھا اور ہر چھٹی کے دن کی خلاف آج سویرا جلدی ہی ہو گیا تھا۔۔رات میں نایاب کے نکاح کی رسم تھی۔۔صبح جیسے ہی چڑیوں کی چہکار نے ہوا میں گیت بکھیرے میر ولا میں چہل پہل معمول سے ہٹ کر شروع ہو گئی تھی۔۔۔بڑی ممانی جان کچن میں گھسی ناشتہ بنانے میں مصروف تھیں۔۔باقی خواتین بھی ناشتے اور رات کے فنکشن کی تیاریوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھیں۔۔۔بڑی ممانی جان کے ساتھ ان کی مدد کرنے کو کھانے بنانے کی شوقین نایاب ہمیشہ ہی حاضر و ناظر تھی۔۔۔

لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی وہ آج کے دن خود کو مصروف رکھنے کے لئے سب کے ساتھ کام میں لگی ہوئی تھی ۔۔ دل تھا کہ عجیب سے بوجھ تلے دبا ہوا تھا۔۔۔وہ خود کو اس احساس سے دور رکھنا چاہتی تھی ۔۔جس کے لئے ضروری تھا خود کو مصروف کر لیا

جائے ۔۔۔اوپر سے وہ جنتی پرسکون نظر آ رہی تھی ۔اندر اتنے ہی طوفان اور خلفشار برپا تھے ۔۔

"نایاب میں تمہیں کل کہتی رہی مہندی لگوانے چلی جاؤ ۔۔مگر نہیں تم نے ایک کان سے سنا اور دوسرے سے نکال دیا ۔۔اب ناشتہ کرو اور جاؤ جلدی سے پارلر ۔۔مہندی لگوا کر ساتھ ہی تیار بھی ہو جانا۔۔سات بجے تک سب مہمانوں کو وقت دیا ہے ۔"شمیم ممانی نے اندر آتے ہوئے اس کے ہاتھ سے آملیٹ کا آمیزہ پکڑا اور اسے باہر بھیجا۔۔وہ یاسیت سے انھیں دیکھتی باہر نکل آئی ۔۔

گھر کی دیوار سے لٹکی گھڑی ساڑھے دس کا وقت دکھا رہی تھی۔۔۔ جب مرتضی مظفر صاحب کو چائے کی طلب لاؤنج میں کھینچ لائی تھی ۔۔وہ نہانے کے بعد تازہ دم ہو کر ٹی وی لاونج میں اپنی مخصوص آرام دہ کرسی پر آ بیٹھے تھے ۔ آج کی اخبار جھٹک کر چہرے کے سامنے کی اور نئ و پرانی خبروں پر نظر ثانی کرنے لگے۔

گھر کی جوان مخلوق میں سے نایاب ،شانی اور بلال ہی تھے جو پہلے اٹھ جایا کرتے تھے۔باقی سب تو اب بھی اپنے اپنے خواب گاہوں میں نیندوں کی وادیوں میں گم تھے۔عام دنوں

میں کچن میں نایاب آتے ہی سب سے پہلے دادو کی ادرک والی چائے چڑھا دیا کرتی تھی اور آج بھی اس نے ایسا ہی کرنا تھا۔مگر آج سب خواتین نے زبردستی اسے کچن سے نکال دیا تھا۔۔اس گھر کے کچھ اصول و معمول تھے جس کو نایاب بڑی ہی دل جمعی اور فرض سمجھ کر نبھاتی تھی ۔کوئی بھی کام کبھی بھول کے بھی نہیں بھولتی تھی۔۔ اس کا روز کا معمول تھا دادو کے آنے کے بعد وہ نہار منہ دیسی دوا پیتے تھے۔ اس کے بعد گڑھ کی ڈلی کھاتے اور پھر ادرک والی چائے پیتے اور نایاب ہر ایک کی مرضی اور منشاء کے مطابق کام کیا کرتی تھی ۔ہر ایک کا خیال رکھا کرتی تھی ۔

ایسی ہی تھی وہ اسکے اپنوں کی پسند کا خیال رکھنا نایاب کی زمے داری کم شوق زیادہ تھا۔۔ اس کی عادت تھی۔۔۔ اور اب اس کے جانے کا سوچ کر ہی ہر دل اداس اور غمگین تھا۔۔۔ پہلا فرد تھا جو میر ولا سے جانے والا تھا ۔۔

"السلام علیکم دادو"!

میر بلال جو کب سے گارڈن میں چہل قدمی کرتے اب ہال میں داخل ہو رہا تھا ۔ دادو کو سامنے اہنماک سے اخبار میں مگن دیکھا تو سعادت مندی سے اپنی جانب متوجہ کیا۔

"وعلیکم السلام !.. کیا حال ہے برخوردار؟"

انہوں نے چونک کر نظروں کو اٹھایا اور خوش دِلی سے مسکرائے۔اپنے اس پوتے کی تربیت، خلوص، اور فرمابرداری پر وہ دل سے خوش تھے۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے اس کے دعا دی تھی۔ سر پر ہاتھ پھیرا۔۔ بلال نے روز مرہ کی طرح ڈھیروں دعائیں لیں۔ اور ناشتے کے ٹیبل کی طرف اُٹھتے قدم رکے۔کچن کی دہلیز پار کرتی نایاب کو دیکھا تو اسی طرف چلا آیا۔۔

"گڈ مارننگ"وہ سادگی سے محض مسکرایا اور ٹرے میں رکھا چائے کا مگ اٹھا لیا۔۔وہ اپنے لئے چائے لے جا رہی تھی۔۔اس کے کپ اٹھانے پر خفگی سے گھورا۔

"تم نے ممانی جان سے اس دن بہت روڈلی بےہیو کیا تھا۔۔یہ کتنا غلط تھا۔"نایاب نے دھیرے سے اسے سرزنش کی تھی۔۔

وہ کپ لبوں سے لگاتے ہوئے بے فکری کا تاثر دے کندھے اچکا جیسے اس کی بات نظر انداز کر گیا۔۔نایاب کو برا لگا۔۔

"لو اب ۔۔جواب بھی نہیں دیتے"۔وہ ناراضی سے کہہ کر وہاں سے جانے لگی تھی ۔۔

"تو کیا کرتا ۔وہ کتنی غلط حرکت کر رہی تھیں۔۔ کوئی ایسا کیسے کر سکتا ہے جانتے بوجھتے ہوئے ۔۔"بلال کو اس کا ناراض ہو کر جانا دل گرفتہ کر گیا ۔۔اور ایسی ہی دل گرفتگی اس وقت نایاب کے چہرے کا بھی حصہ تھی ۔۔

"انھیں اتنی تفصیلات کا علم نہیں تھا اور پھر انھوں نے فوراً معزرت بھی تو کر لی تھی نا"۔

نایاب نے ان کا دفاع کیا۔۔۔ شمیم ممانی نے اس کے بعد بلال کو نہیں چھیڑا تھا ۔ نہ ہی اس سے بات کر رہی تھیں ۔۔وہ خفا تھیں اس سے ۔۔

"ہاں تو پہلے ساری تفصیلات لینی چاہیے تھی نا۔۔کیوں کی یہ بے وقوفی کہ بعد میں معزرت کرنی پڑی ۔۔"وہ سراسر سارا قصور ہنوز ان ہی کے خاتے میں ڈالے جا رہا تھا ۔۔

"تو تمہیں کوئی حق نہیں پہنچتا تھا ان سے ایسے بات کرنا ۔۔بڑوں کا معاملہ تھا تمہیں درمیان میں بولنا ہی نہیں چاہئیے تھا۔۔اور آنٹی بھی تو کوئی بے عقل خاتون نہیں تھیں کہ ان کے کہنے پر فوراً سے کنول کا نکاح کر دیتیں۔۔کچھ سوچ سمجھ لیتے تم بھی۔۔"وہ تادیب سے سمجھا رہی تھی ۔۔

اس ہی مختصر سی گفتگو کے دوران اچانک دونوں نے باہر پورچ سے اندر کی طرف قدم اٹھاتے آتے شانی کو دیکھا ۔ اس کے ہاتھوں میں کچھ سمجھ نا آنے والی چیزیں دبی تھیں۔ جنہیں قدرے سنبھالتے اور سب کی نظر سے بچاتے ہوئے لے جا رہا تھا ۔۔اس کے ہاتھوں میں مقید وہ سیاہ شاہر میں جو تھا ۔۔ سمجھ نہ آیا۔۔۔دونوں کی آنکھوں میں تشویش لہرائی نایاب نے فکر مندی مگر آنکھ کے اشارے سے بلال سے جاننے کی کوشش کی۔۔۔ پر اس کی جانب سے بھی لا علمی کا اظہار ہوا تھا۔۔۔بلال نے چائے کا سپ بھرتے ہوئے کندھے اچکا دیئے تھے ۔۔

"یہ کچرے کے سیاہ شاپر میں کیا لے گیا ہے اوپر۔۔وہ بھی صبح صبح ۔۔"نایاب نے لب کچلتے ہوئے سوچا تو زوار کی باتوں نے ذہن میں گردش کی تھی ۔۔وہ کہیں ٹھیک ہی تو نہیں کہہ رہا تھا ۔۔ضرور کچھ مسئلہ ہے شانی کے ساتھ ۔

اس نے سوچتے ہوئے ٹرے ٹیبل پر رکھی اور یونہی الجھی ہوئی اپنے کمرے کا رخ کر گئی تھی ۔۔

....

”تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔؟“ذکاء اور شانی اس وقت گھر کی چھت پر کھڑے تھے۔۔شانی نے جیسے ہی اسے تمام معاملات بتائے۔ فاریہ کو کمرے میں پورے گھر والوں سے چھپا کر رکھنے والی بات پتا چلی تو ذکاء کا غصہ سوا ہوا تھا۔۔۔شانی اس کے چلانے پر اچھلا۔۔

”تم جانتے بھی ہو تم نے کتنی بڑی غلطی کی ہے۔۔۔ اگر گھر میں کسی کو پتا چلا تو غلط نہ ہو کر بھی غلط ٹھہرائے جاؤ گے۔۔دماغ کا استعمال کیوں نہیں کرتے تم کبھی“.. اس نے جھنجھلا کر اس کی کنپٹی پر انگلیاں دبا زبردست سا ٹھوکا دیا تھا۔۔وہ روہانسا ہو گیا۔۔

”تو اور کیا کرتا میں۔۔کہاں لے جاتا اسے۔۔اور اس کے پاس بھی رہنے کا کوئی ٹھکانا نہیں تھا۔۔راستے میں چھوڑ کر آ جاتا کیا کہیں۔ تم تو ارجنٹ بیسز میں گواہ بن نکاح کرا کے چل دیئے دبئی۔۔پیچھے پھنس تو میں گیا تھا نا۔۔ اور پھر تم نے کچھ بتایا بھی نہیں تھا آگے اس صورتحال میں مجھے کیا کرنا ہے۔۔۔“ شانی اضطراری کیفیت میں کھڑا ہوا دبی آواز میں چلا رہا تھا۔۔

"کہا بھی تھا میں نے تمہیں ۔۔ان محلے والوں سے بات کرو ۔۔کوئی ضمانت دو۔۔۔ اور مجھے وہاں سے لے چلو ۔۔لیکن نہیں ۔۔تم نے بھی جا کر بس ان کی بات سنی اور کرانے کھڑے ہو گئے میرا نکاح ۔۔کچھ تم ہی سوچ سمجھ لیتے" ..

شانی نے سارا ملبہ اس پر گرایا تھا ۔۔

"اس وقت وہاں جو حالات تھے نا شانی ۔۔اس میں کوئی بھی ہماری گواہی سننے کو تیار نہیں تھا ۔۔ وہ سچویشن ہی ایسی تھی ۔۔اور اگر میں تمہیں وہاں سے لے بھی آتا تو ایک بار بھی سوچا تھا تم نے اس لڑکی کا کیا ہوتا ۔۔۔اس وقت وہ اکیلی تھی ۔۔سارا محلہ اس کے خلاف کھڑا تھا ۔۔اس کے پاس کوئی تحفظ نہیں تھا ۔۔کیسے میں صرف تمہیں بچا کر نکالتا وہاں سے ۔۔اور پھر پتا نہیں وہ سب مل کر اس کے ساتھ پیچھے کیا سلوک کرتے ۔۔اسی لئے مجھے جو ٹھیک لگا وہ میں نے کرا دیا ۔۔ اور جو ہوا ہے نا وہ بہت اچھا ہوا ہے شانی ۔۔وہ لڑکی بہت اچھی ہے ۔میں نے ابھی پورے دس منٹ تک اس سے بات کی ہے۔۔وہ شکر ادا کرتے نہیں تھک رہی۔۔اتنی صبر والی نیک لڑکی ہے۔۔آئی تھنک وہ تمہارے لئے ہی بنی تھی اور تم دونوں کو ایسے ہی ملنا تھا ۔۔اب میری بات مانو ۔۔ !چلو میرے ساتھ اور سب گھر

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

والوں کو بتا دو اس واقعے کے متعلق ۔۔یقین کرو شانی سب کو فخر ہو گا تم پر ۔۔دادو ہمیشہ کہتے ہیں نا مظلوموں اور بے کسوں کا سہارا بنو !اور تم نے تو ایک بے سہارا لڑکی کی کفالت کی ذمے داری لی ہے۔۔دادو کا تم پر جو غصہ ہے وہ تمہارے اس ایثار و سخاوت سے ختم ہو جائے گا ۔۔"

ذکاء نے معاملہ فہمی سے اسے سمجھایا تھا ۔۔شانی نے ہکا بکا ہو کر اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے جھٹکا ۔۔

"ذکی تم پاگل ہو گئے ہو۔۔ارے ایسے کیسے جا کر میں اس لڑکی کو لے کر سب کے سامنے کھڑا ہو جاؤں ۔۔یہ نا ممکن ہے ۔۔میں ایسا نہیں کر سکتا ۔۔اور مجھے کیا پتا فاریہ کے ارادوں کا۔۔ہم نے ابھی تک اس متعلق نہ کوئی بات کی ہے اور نہ کچھ سوچا ہے ۔۔۔ ہمیں معلوم نہیں ساتھ رہنا بھی ہے یا نہیں ۔۔زبردستی اور مجبوری میں ہوا نکاح ہے یہ۔۔ہم ایک دوسرے پر کیسے مسلط ہو سکتے ہیں ۔۔اس کے بھی کچھ ارمان ہونگیں ۔۔اپنے فیوچر کو لے کر بہت کچھ توقعات ہوں گی ۔۔میں کیسے بنا اسکی کسی رائے کے یہ قدم اٹھاؤں ۔۔؟"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”تو کیا مطلب ہے۔۔بنا کسی کو بتائے جیسے چھپ کے یہ نکاح ہوا ویسے ہی ختم کرنے کے ارادوں میں ہو۔۔تم دونوں الگ ہونا چاہتے ہو۔۔؟“ ذکاء کا دھچکا لگا تھا۔۔وہ دونوں نکاح کو کیا سمجھ رہے تھے ۔۔گلے مصیبت پڑی تو نکاح کر لیا پھر مصیبت ٹلی تو ختم کر دیا۔۔

”پتا نہیں ایسا ابھی ہم نے کچھ نہیں سوچا۔۔ مگر ہم ایسا سوچتے بھی ہیں تو یہ ہم دونوں کے لئے بہت اچھا فیصلہ بھی ثابت ہو سکتا ہے ۔۔میں کیوں اس لڑکی کی مرضی کے بغیر اس تعلق کو جوڑے رکھوں ۔۔جب کہ میں خود بھی اس نکاح کے لئے اول تو راضی نہیں تھا ۔۔دوم اس نے بھی اس وقت صرف اس مشکل سے نکلنے کے لئے ہی نکاح قبول کیا تھا ۔۔اس وقت ان حالات میں ہم دونوں کے لئے ہی یہ مجبوری تھی رضامندی نہیں ۔ “
شانی بپھڑ اٹھا تھا ۔۔ذکاء جو کہنا چاہتا تھا وہ بخوبی سمجھ آ رہا تھا ۔۔ مگر شانی یہ کرنا نہیں چاہتا تھا ۔۔وہ کیسے اس مجبوری کو رضامندی بنا لے۔۔۔

”شانی رضامندی نہ ہو تو نکاح بھی نہیں ہوتے ۔۔سچ تو یہ ہی ہے نا کہ نکاح ہوا ہے ۔اور نکاح کوئی گڈے گڈیوں کا کھیل نہیں ہے۔۔ ایک بار ہو جاتا ہے، سو ہو جاتا ہے ۔۔اور

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

یار نکاح طلاق اور رجوع تو ایسے ہیں جو مذاق میں بھی کیئے جائیں تو حقیقت ہوتے ہیں ۔۔تم کیوں نہیں سمجھ رہے شانی ۔۔"

"میں سمجھ رہا ہوں ذکی پر میں کیا جانوں وہ میرے ساتھ خوش رہ بھی سکتی ہے یا نہیں ۔۔اور رہنا چاہتی ہے یا نہیں ۔۔میں اس پر کسی قسم کا دباؤ نہیں ڈالنا چاہتا اس نکاح کو لے کر ۔۔ میں اس کی مرضی کے بنا اسے گھر والوں کے سامنے نہیں لا سکتا اس طرح ۔۔"شانی کا انداز بے حد سنجیدگی لیئے ہوئے تھا۔۔

"تو اس کا مطلب تم دونوں نے ساتھ نہیں رہنا؟"ذکاء نے حتمی انداز میں دریافت کیا ۔۔شانی نے پہلو بدلا۔۔

"اس بارے میں ابھی سوچا نہیں ہے۔۔مگر سوچا بھی تو شاید نتیجہ یہی نکلے ۔۔ اس حادثاتی نکاح کو ہم کب تک چلا سکتے آخر ۔۔ اور کیونکر بھلا ہم ایک دوسرے کے سروں پر بوجھ بنائے اس تعلق کا۔۔۔ ہاں ہو سکتا ہے آگے کچھ سوچا جا سکے۔۔مگر ابھی ہم اس بارے میں بات نہیں کر رہے ۔۔"شانی نے صاف گوئی سے جواب دیا تھا ۔۔

”تو کب سوچو گے۔۔ ؟جب سب کے سامنے اپنے آپ سچ آ جائے گا ۔۔“ذکاء نے طنزاً کہا تھا ۔

”پتا نہیں کب سوچیں گے ۔۔کل ،پرسو یا شاید اگلے ہفتے ۔۔“شانی نے دھیرے سے بات ٹالتے ہوئے منڈیر پر کمر ٹکائی تھی۔۔

”شانی اتنے دن اس لڑکی کو گھر میں چھپا کر رکھنا ٹھیک نہیں ہے ۔۔“ذکاء نے درشتی سے کہا۔

”تو اسی لئے کہہ رہا ہوں نا ۔۔جیسے ہی نایاب کے نکاح کا ایونٹ ختم ہوتا ہے۔۔ہم اسکے کہیں رہنے کا انتظام کرتے ہیں ۔۔یا تو اس کے باپ سے رابطہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ۔۔کہیں نہ کہیں سے تو اس کے باپ کا نمبر ہمیں ملے گا نا۔۔اسے ساری بات بتائیں گے اور اس کی بیٹی اس کے حوالے کر دیں گے۔۔مسئلہ ہی سولو نہ پھر تو۔۔“

شانی نے بے قراری سے لب کچل کر ترکیب لگائی ۔

"اور تمہیں لگتا ہے ایسے مسئلہ حل ہو جائے گا۔۔جو نکاح ہوا ہے تم دونوں کا اس کا کیا بنے گا؟"

ذکاء نے تیکھے لہجے میں جتا کر پوچھا۔۔

"کہا نا اس متعلق ابھی کچھ سوچا نہیں ۔۔لیکن سوچ لیں گے۔۔ بس یہ گھر کا ایونٹ تو آج ہو جائے کسی طرح سے ۔۔پھر ہم کل سے اس کے باپ سے رابطہ کرنے کی کوشش کریں گے۔۔ایک دو دن میں اس کے کہیں رہنے کا بندوبست بھی کر لیں گے ۔۔تمہذرے تو بہت سورسز ہیں۔۔"شانی اس وقت ذکاء کی کوئی بات نہیں سمجھ رہا تھا ۔۔۔اس نے خاموشی اختیار کر لی۔۔ویسے بھی ان دونوں کی باہمی مرضی تھی ۔اب وہ اس رشتے کو رکھے یا ختم کریں ۔۔۔

"چلو جیسا تمہیں ٹھیک لگے ۔۔میں چلتا ہوں ۔۔"وہ اس موضوع سے انحراف کرتا اپنا فون منڈیر سے اٹھا کر بے نیازی سے آبرو جھٹک کر پلٹا ۔۔

"کہاں جا رہے ہو تم۔۔رات میں ایونٹ ہے گھر میں سو کام پڑے ہیں ۔۔"شانی کو ہمیشہ کی طرح اس کا گھر کے کاموں سے ہاتھ جھاڑ کر جانا تاؤ دلا گیا تھا ۔۔وہ جاتے جاتے لاپرواہی سے گھوما ۔

"مجھے آفس کے کام سے جانا ہے ایک دو جگہ ۔۔۔اور بھی ایک ضروری کام ہے ۔میں تو نہیں رک سکتا ۔۔اور تم لوگ ہو نا گھر کے کام کرنے لئے ۔۔میرا ہونا ضروری نہیں ۔۔"وہ سرد مہری سے کہتا سیڑھیاں اتر گیا تھا ۔۔

"ہاں ہاں۔۔تمہیں تو گھر کے کاموں سے جان چھڑانی آتی ہے بس۔۔۔ابھی چچی سے جا کر شکایت لگاتا ہوں اسکی۔۔"وہ دل میں جلے دل کے پھپھولے پھوڑتا ہٹ گیا تھا ۔۔ذکاء کی گھر میں صفر دلچسپی پر سب ہی اکتائے رہتے تھے ۔۔

....

پورے دو گھنٹے ایک ہی نشست پر مجسمہ بنی بیٹھی نایاب کی کمر اکڑ چکی تھی۔۔مگر مہندی ایکسپرٹ کی کارگری ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی ۔۔چونکہ ذیب اور مہر ساتھ ہی آئی تھیں ۔۔تو انھوں نے خاص طور پر بول بول کر البم سے بالکل باریک اور انتہا کی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

حسین مہندی کا انتخاب کیا تھا۔۔نایاب بے زاری سے بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جس پر مہندی کی نوک گھسیٹتے ہوئے وہ لڑکی بے حد نفیس اور خوبصورت نقش و نگار چھوڑتی جا رہی تھی۔۔

اور نایاب بہت اکتاہٹ کا شکار ہو چلی تھی۔۔

یہ بھی اچھا تھا وہ پہلے تیار ہوئی تھی اور اب آخر میں مہندی لگوا رہی تھی۔۔ورنہ تو اس کی کمر کا کیا ہی بنتا۔۔ سفید گولڈن اور ریڈ اسٹون والے کامدار گھرارے میں نکاح کی دلہن بنی وہ دلدادہ پرستان کی پری لگ رہی تھی ۔۔روپ ایسا نکھر کر آیا تھا کہ دیکھنے والے کی نظر کسی اور جگہ دیکھ لینے سے قاصر تھی۔۔۔خوبصورت سے میک اپ اور اسٹائلش سے جوڑے پر ٹنگا بھاری دوپٹہ اور چہرے پر نکلی دو باریک لٹو کو کرل کرکے چھوڑ اس کے دو آتشہ روپ کو چاند لگا دیئے گئے تھے ۔۔پارلر والی نے تو کمال مہارت سے اس کا روپ بدل کر رکھ دیا تھا۔۔اور باقی مہارت مہندی والی حسین بیل بوٹوں کو بناتے ہوئے دکھا رہی تھی ۔۔ایک گھنٹہ میک اپ ایکسپرٹ اور دو گھنٹے تو مہندی والی نے ہی لگا دیئے تھے۔۔۔

مہر اور ذیب بھی کب سے تیار تھیں۔۔گھر سے زرناب پھپھو کی تین بار کال آ چکی تھی۔۔مگر نایاب کو مزید آدھا پونہ گھنٹہ درکار تھا۔۔۔

"آپ پلیززز تھوڑا جلدی کر لیں۔۔گھر سے فون آ رہے ہیں ۔۔ مہمانوں سے پہلے گھر واپس پہنچنا ہے ۔۔" مہر لہنگا سنبھالتے ہوئے ویٹنگ ایریا سے اٹھ کر ان کے پاس آئی تھی ۔۔

"یس میم ۔۔مگر ٹائم تو لگے گا تھوڑا سا " ..مہندی والی نے عاجزی سے کہا تھا ۔۔مزید ٹائم کا سن کر نایاب نے پریشان کن نگاہ سے مہر کو دیکھا ۔۔اس کا تو من چاہ رہا تھا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر کہیں دور بھاگ جائے ۔

"بس ٹھیک ہے آپ چھوڑ دیں۔۔اتنا کافی ہے"..نایاب نے اچانک جھلا کر کہا تو اس لڑکی کے ساتھ مہر کو بھی جھٹکا لگا ۔۔اس کا ایک ہاتھ مکمل تھا جبکہ دوسرے پر ابھی محض کلائی تک پہنچی تھی وہ لڑکی ۔۔ہاتھ تو سونا ہی پڑا تھا ۔۔

"نایاب پاگل ہو گئی ہو ۔۔ایسے کیسے چھوڑ دے۔۔تم اس کی بات پر دھیان مت دو۔۔یہ تو ایسے ہی بولتی رہتی ہے ۔۔"ذیب بھی اٹھ آئی تھی ۔برہمی سے گھور کر نایاب کو دیکھ لڑکی سے مخاطب ہوئی ۔۔

"اور سنو دولہے کا نام عاصم ہے ۔۔لازمی لکھنا "!ذیب نے ایک بار پھر لڑکی کو تاکید کی تھی۔۔

"مگر میم انہوں نے نام لکھنے سے سختی سے منع کر دیا ہے۔۔"لڑکی نے منہ بسور کر بتایا ۔۔

"کیوں نایاب؟"ان دونوں کو حیرت کا جھٹکا پھر سے لگا تھا ۔۔

"بس مجھے پسند نہیں نام لکھوانا ۔۔اور سب کو پتا ہے میرے دولہے کا کیا نام ہے, ہاتھ میں کھدوانا ضروری نہیں ۔۔"نایاب نے قطعیت سے کہا اور سر جھکا لیا۔۔وہ دونوں کب سے دیکھ رہی تھیں ۔۔وہ بہت عاجز آئی ہوئی ہے ہر چیز سے ۔۔اس نے تو اتنا ہیوی میک اپ لینے پر بھی بڑا شور ڈالا تھا ۔۔مگر ذیب نے زبردستی کرا ہی دیا تھا ۔۔جس کے باعث بھی اس کا موڈ خراب تھا اور اب یہ نام نہ لکھوانے والی ضد الگ تھی ۔۔

"چلو کوئی نہیں ۔۔ٹھیک ہے۔۔نہ لکھواؤ۔۔ویسے بھی نام نہ لکھوانے سے کونسا دولہا بدل جائے گا۔۔"مہر نے میکانکی سے شانے اچکا رخ موڑ لیا تھا ۔۔نایاب نے اسکے بات پر دہل کر اسے دیکھا تھا ۔۔دل میں جانے کیوں ابھار سا اٹھا تھا ۔۔دولہا کیسے بدل سکتا ہے ۔۔مہر بھی نا ہمیشہ اوٹ پٹانگ ہی بولتی تھی ۔۔۔اسے رج کے کوفت ہوئی تھی ۔

فون پھر سے آ رہا تھا ۔۔مہر نے سنا اور پھر اس کی سمت آئی ۔۔

"نایاب ماما کہہ رہی ہیں ۔۔ہم دونوں کیب کرا کے واپس چلے جائیں ۔۔گھر میں بہت کام ہے۔۔اور تمہیں لینے کو شانی زوار میں سے کسی کو بھیج دیں گی۔۔تم فری ہوکر انھیں کال کر لینا ۔۔ہم نکلتے ہیں ۔۔ تمہیں ابھی کافی وقت لگ جائے گا ۔۔"

"اچھا ٹھیک ہے ۔۔جاؤ تم لوگ ۔۔"اس نے سنجیدگی سے کہا اور وہ اس کے ساتھ پیار سے لگتی وہاں سے نکل آئی تھیں ۔۔

"آپ بس اب جلدی جلدی سے ہاتھ چلائیں ۔۔میں بہت تھک چکی ہوں ۔" ان کے جاتے ہی نایاب نے لڑکی سے کہا تھا ۔۔۔ انداز جان چھڑانے کا سا تھا۔۔

....

چھ بج چکے تھے ۔۔اور مہمانوں کو سات بجے کی آمد کا وقت دے رکھا تھا ۔۔میر ولا کے لان میں ہی سارا انتظام ہوا تھا ۔۔

باقاعدہ پارٹی ڈیکوریٹر اسٹیج کا سیٹ اپ لگا رہے تھے ۔۔۔ بہت سا سامان کرسیاں ٹیبل ابھی ایسے ہی رکھا ہوا تھا ۔۔شانی اور زوار ان کے ساتھ لگے ہوئے تھے ۔۔ساتھ ہی باقی انتظام میں بھی ذمان اور بلال کا ہاتھ بٹا رہے تھے۔۔۔بے چارے اتنے مصروف تھے اور ذمے داری سے کام سنبھالے ہوئے تھے کہ دادو کا دل خوش ہو گیا تھا ۔۔ان میں سے ابھی تک تیار بھی کوئی نہیں تھا۔۔۔

پھر جانے زوار کی کیا بحث ہوئی تھی فائقہ ممانی کے ساتھ کہ وہ کمرے میں جا کر بند ہو گیا تھا ۔۔اور اب بے چارہ شانی اکیلا ڈیکوریٹر کے ساتھ سر کھپا رہا تھا ۔۔

باہر کے معاملات دیکھنے کے لئے دادو نے بلال اور ذمان کو بھیج دیا تھا اور ذکاء کا تو کچھ اتا پتا بھی نہیں تھا۔۔فائقہ ممانی کتنی دیر سے اسے کال کر رہی تھیں ۔۔ مگر کوئی جواب موصول نہیں ہو رہا تھا ۔۔اب تو ان کا پارہ شوٹ کرنا ہی تھا۔۔۔ان کے دونوں بیٹوں نے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تو ان کے ناک میں دم ہی کر دیا تھا۔۔ایک کب سے کہیں گیا ہوا تھا اور دوسرا ناراض ہو کر کمرے میں بند ہوگیا تھا۔۔

ذکاء کا فون نہ لگنے کا سارا غصہ انھوں نے جا کر زوار پر اتار دیا۔۔

"تم اب شرافت سے باہر آ رہے ہو یا نہیں۔۔؟"وہ غصے سے بھری ہوئی اس کے کمرے میں داخل ہوئیں تھیں۔۔

بستر پر بیٹھا زوار ایک دم اٹھا۔

"نہیں۔۔!"

"زوی میرا دماغ تو آج کے دن بالکل خراب نہ کرنا۔۔کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ۔فضول کی ضد پکڑ لی ہے تم نے تو۔۔یہ بے تکی بات کیوں کر رہے ہو۔۔نکاح میں شریک نہیں ہونا تم نے۔؟ کیوں نہیں ہونا۔۔اور سب پوچھیں گے تو کیا جواب دوں گی میں۔۔"وہ اپنے پیچھے دروازہ لاک کرتے ہوئے چلاتی ہوئی اس کے سامنے آئیں۔۔

"کوئی کچھ پوچھے گا ہی نہیں آپ سے ۔۔اور کیوں پوچھے گا۔۔سب کو نایاب کے نکاح کی خوشی ہی اتنی ہے میری طرف کس کا دھیان جائے گا ۔۔اور پھر میں نے گھر کا سارا انتظام کروا دیا ہے اب مجھے یہاں بند رہنے دیں۔۔"زوار نے دوٹوک انداز میں بولتے ہوئے ماں کو کندھوں سے پکڑ کر جانے کا اشارہ کیا تھا ۔۔

"زوی پاگل پن مت کرو۔۔کیا مسئلہ ہو رہا ہے تمہیں اس بچی کے نکاح سے ۔۔؟"فائقہ ممانی کی آنکھوں میں استعجاب تھا۔۔شک تھا۔۔زوی کا رویہ بڑا عجیب تھا۔۔لیکن قابلِ فہم ضرور تھا ۔۔

"مجھے کسی سے کچھ مسئلہ نہیں ہے آپ مجھے اکیلا چھوڑ دیں!"وہ رخ موڑ کر ضبط سے چلایا تھا ۔۔

"ادھر دیکھو میری طرف ۔۔"انھوں نے غراتے ہوئے اس کا رخ اپنی سمت موڑا ۔۔اس کی آنکھیں سرخ انگارہ ہو رہی تھیں ۔۔

"کیا معاملہ ہے زوار ۔۔مجھے سب سچ سچ بتاؤ ۔۔کیا تم ۔۔؟"انھوں نے تحمل سے گہری سانس کھینچ کر مشکوک نظر سے بیٹے کا بپھرا ہوا چہرہ دیکھا تھا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”معاملہ۔۔؟ ماما ویسے تو آپ سب کو نایاب سے بڑا لگاؤ تھا۔۔اس کی تعریفیں چلتی رہتی تھیں میر ولا میں ۔۔تائی، چچی ہر کسی کو ہر کام کے لئے سب سے پہلے نایاب کا خیال آتا تھا۔۔رات ہو دن ہو۔۔سردی گرمی کچھ بھی ہو تو سب نے اپنے کام نایاب سے کرانے ہوتے تھے ۔۔معاف کیجئے گا ماما ۔۔لیکن نایاب نے بچپن سے اس گھر میں سب کی بہت نوکریاں دی ہیں ۔۔وہ بیمار ہو یا کچھ بھی ہوتا تھا اسے ۔۔وہ پھر بھی سب کی خواہشوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ایک پیر پر بھی کھڑی رہی ہے ۔۔۔کیا کبھی مہر اور ذیب نے ایسی ذمے داریاں پالی ہیں ۔۔ایمان سے بتائیں گا۔۔نہیں بالکل نہیں۔۔۔سب کچھ نایاب نے کیا ہے ماما اس کی خدمت گزاری اس کی محبت کا کوئی مول نہیں ہے لیکن جب اس کے لئے کسی کو چننے کا وقت آیا تو سب کی سب پیچھے ہٹ گئیں۔۔کسی کو اسے بہو بنانے کا خیال نہیں آیا ۔۔کیا ہی تھا اگر وہ گھر میں ہی سمٹ جاتی تو۔۔بیٹے تو تینوں کے بیٹھے تھے نا۔۔۔جوان بھی اور شادی کے لائق بھی۔۔۔مگر نہیں ۔۔باہر سے اٹھا لائے تایا رشتہ اور باندھ رہے ہیں کسی کے بھی پلے نایاب کو۔۔۔اور آپ ۔۔کیا آپ کو بھی نایاب کا خیال نہیں آیا ماما کہ اسے بہو بنا لیا جائے ۔۔“

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"زوی۔۔"!فائقہ ممانی نے ہاتھ اٹھایا مگر ہوا میں ہی روک لیا۔۔زوار نے بے یقینی سے انھیں دیکھا تھا۔۔مانا کہ وہ جو کہہ رہا تھا سو فیصد صداقت پر مبنی تھا۔۔مگر اس کا انداز فائقہ ممانی کو بے حد رنجیدہ کر گیا تھا۔۔اتنا کڑوا اسے نہیں بولنا چاہئے تھا۔۔انھیں ٹھیس پہنچی تھی۔۔

"آہستہ بولو۔۔گھر میں فنکشن ہے تماشا مت لگاؤ۔۔اور نایاب کے متعلق تم ایسا سوچ بھی کیسے رہے ہو زوی۔۔وہ بڑی ہے تم سے۔۔"

انھوں نے ہاتھ جھٹک کر دبی آواز میں چینخ کر اسے جھنجھوڑا تھا۔۔

"ماما میں اپنی بات نہیں کر رہا۔۔ذکاء بھائی کے متعلق ہی سوچ لیتی آپ نایاب کو!..لیکن آپ نے ایسا نہیں کیا ماما۔۔"زوار اس بار بری طرح تلملا اٹھا تھا۔۔جانے وہ جب بھی کسی سے نایاب کا ذکر کرتا تھا سب کی سوچ الٹی سمت ہی کیوں سفر کرتی تھی۔۔اس کی بات پر فائقہ ممانی نے سکتے سے منہ پر ہاتھ رکھا۔۔وہ سمجھ رہی تھیں کہ زوار اپنے لئے بات کر رہا تھا۔۔

"آئم سوری بیٹا۔۔"!انھوں نے فوراً اس کی گال کو چھوا تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ابھی سوری کا وقت نہیں ہے ماما۔۔جائیں اور دادو سے بات کریں نایاب کی ۔۔ منع کر دیں یار ان لوگوں کو۔۔ہمیں نہیں کرنا عاصم سے نایاب کا نکاح ۔۔ "اس نے ماں کو کندھوں سے پکڑ کر اصرار کیا تھا۔۔

"زوی یہ ممکن نہیں ہے۔۔اب یہ نکاح ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا اور نایاب کے لئے میں نے بہت بار ذکاء سے بات کی ہے۔۔وہ نہیں کرنا چاہتا اس سے شادی ۔۔تو میں کیا کروں ۔۔؟"وہ عاجز آئیں ۔۔

"زبردستی ۔۔ماما زبردستی بھائی کا نکاح کرا دیں ۔۔۔ اور نایاب اپنی خدمت گزاری سے ان کے دل میں جگہ بنالیں گی۔۔"زوار نے اٹل انداز میں کہا تو انھوں نے سر نفی میں ہلایا ۔۔

"مجھے یقین ہے وہ ایسا کر سکتی ہے زوار مگر تم ذکاء کو جانتے نہیں ہو کیا۔۔کوئی اس سے زبردستی کچھ نہیں کرا سکتا ۔۔"

”مجبوری میں تو کرا سکتا ہے نا۔۔ مجبور کریں اسے۔۔دادو سے بات کریں۔۔دادو کی مرضی کے آگے کس کی چلتی ہے بھلا۔۔ذکاء کی بھی نہیں چلے گی۔۔۔آپ بات تو کریں“.وہ التجا کر رہا تھا۔۔انھوں نے لاچارگی سے بیٹے کو دیکھا۔۔

”آئم سوری زوی ۔۔مگر میں نہیں چاہتی ذکاء مجبوری میں نایاب کو قبولے ۔۔اس طرح دونوں کی زندگی خراب ہو گی ۔۔اور نایاب کا تو سوچو۔۔اس کا کیا قصور ہے جو وہ ذکاء کے ساتھ کوئی مفلوج رشتہ نبھائے ۔۔وہ نکاح تو کر لے ہم سب کی عزت میں مگر وہ ایک اپاہج زندگی گزارے گی۔۔ذکاح کبھی اسے خوش نہیں رکھ سکے گا ۔۔ کیونکہ ذکاء کو خوش رکھنے کا ڈھنگ نہیں آتا ۔۔یہ بات میں نے دیر سے سمجھی ۔۔مگر وقت پر سمجھی۔۔تم بھی سمجھ جاؤ ۔۔اور نایاب کے نصیب کے لئے دعا کرو۔۔ ہماری نایاب جس کے ساتھ بھی بیاہی جائے گی اس کی دنیا کو جنت بنا دے گی۔۔“وہ ملال وَ رنج کی تحریر چہرے پر بچھائے اسے سمجھا کر پلٹیں ۔۔

”اور اب ضد چھوڑ کر تیار ہو جاؤ ۔۔سب مہمان آنے والے ہیں ۔۔“مڑتے ہوئے انھوں نے ذرا کا ذرا رک کر اسے حکم دیا تھا۔

"میں نہیں شریک ہوں گا اس نکاح میں ماما۔۔۔پلیززززز مجھے مجبور نہ کریں ۔۔۔میں نایاب کے ساتھ یہ ناانصافی ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا ۔۔"وہ مضبوط انداز میں اپنا فیصلہ سنا کر باتھ روم میں گھس گیا تھا ۔۔انھوں نے بوجھل آہ بھری اور خاموشی سے باہر نکل گئیں ۔۔

"فائقہ۔۔۔ نایاب فری ہو کر کب سے انتظار کر رہی ہے ۔شانی تو باہر مصروف ہے ۔۔ابھی تھوڑا کام رہتا ہے اور مہمان پہنچنے والے ہیں ۔۔بلال اور ذمان کو ابو نے باہر بھیجا ہے کسی کام سے ۔۔آپ پلیززز زوی کو کہہ دیں نایاب کو لے آئے ۔۔"شمیم ممانی ان ہی کی طرف آ رہی تھیں ۔۔زوار کے کمرے سے انھیں نکلتا دیکھ فکر مندی سے کہا۔۔ان کی بات پر انھوں نے تذبذب سے چہرہ موڑ کر بند دروازے کو دیکھا تھا ۔۔زوار تو اب بالکل بھی کہیں نہ جاتا۔۔اسے بولنا اور پھر سے زیرِ بحث لینا بے کار تھا۔۔

"میں کرتی ہوں۔۔"!انھوں نے شمیم ممانی کو تسلی کرائی اور اپنے کمرے میں آ کر ذکاء کو فون ملایا تھا ۔۔۔ شومئ قسمت اس بار اس نے کال ریسیو کر لی تھی ۔۔

"ہیلو ماما "!گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اس نے ائیر پورٹ آن کیئے تھے۔۔

"ذکاء تمہیں ذرا بھی احساس ہے کسی بات کا۔۔صبح سے میں تمہیں فون کر رہی ہوں مگر تم نے ایک بار بھی اٹھانا ضروری نہیں سمجھا۔۔گھر میں نکاح سیر یمنی ہے نایاب کی اور تم ایسے غائب ہو جیسے اس گھر کے معاملات سے تو سرے سے تمہارا کوئی تعلق ہی نہ ہو۔۔"

وہ چھوٹتے ساتھ شروع ہو گئیں۔ذکاء نے بے زاری سے آنکھیں چڑھائیں۔۔

"ماما۔۔ریلیکس ہو جائیں۔۔میں بس فری ہو کر آتا ہوں گھر۔۔نکاح سے پہلے پہنچ جاؤں گا۔۔"

"ابھی کہاں ہو تم اور کہاں جا رہے ہو؟"انھوں نے سخت لہجے میں پوچھا۔۔

"میں تو ابھی ایک کام سے جا رہا ہوں۔۔ایک ڈیڑھ گھنٹے تک آتا ہوں گھر۔۔"اس نے بے نیازی سے بات کی تھی۔۔ان کا غصّہ بڑھ گیا۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں جانے کی۔ نایاب کو پارلر سے لے کر سیدھا گھر آؤ"!

"کیا؟ "اسے جھٹکا لگا تھا۔۔مطلب کہ اب وہ اسی کام کے لئے رہ گیا ہے۔۔لڑکیوں کو پارلر سے لینا۔۔

”جی۔۔وہ کب سے تیار بیٹھی ویٹ کر رہی ہے ۔۔جلدی اسے لے کر گھر آؤ۔۔“!انھوں نے بنا اس کے احتجاج کو اہمیت دیئے گویا حکم دیا تھا۔۔اس کا دماغ گھوم گیا۔۔

”ماما گھر میں اتنے لڑکے ہیں تو۔۔کیا وہ نہیں لے کر آ سکتے اسے۔۔میں بڑی ہوں۔۔یہ چونچلے نہیں پال سکتا۔۔“اس نے ضبط سے کام لیا تھا۔۔

”گھر کے باقی لڑکوں کو گھر میں بہت کام ہیں ۔۔ صبح سے بے چارے لگے ہوئے ہیں انتظامات دیکھنے۔۔تیار تک کوئی نہیں ہوا ابھی ۔۔تم نے تو گھر کے معاملات میں کوئی دلچسپی نہیں لینی تو گھر کے باہر کے معاملات ہی دیکھ لو۔۔اور نایاب کو پارلر سے لے کر آنا بھی باہر کے معاملات میں ہی شامل ہوتا ہے ۔۔۔بہت شوق ہے نا گھر کے باہری کاموں کو دیکھنا تو دیکھو اب۔۔ایڈریس سینڈ کر رہی ہوں۔۔۔وہ انتظار کر رہی ہے ۔۔“انھوں نے اس کا جواب سننے کا بھی انتظار نہ کیا تھا اور فون کاٹ دیا تھا۔۔وہ بھونچکا سا بیٹھا رہ گیا ۔۔۔پھر دل میں طیش کے ابال اٹھے تو ائیر پورٹ نوچ کر کان سے نکال ڈیش بورڈ پر پھینک دیئے ۔۔گاڑی ایک سائیڈ پر لگا کر اس نے خود کو قابو کیا تھا۔

”حد ہو گئی ہے یہ تو“.اس نے سرخ چہرے سے اسٹیرنگ پر مکا مارا اور بگڑے تنفس کو ترتیب دینے کی سعی کی۔۔فون پر مسیج ٹون بھی تھی ۔۔اس نے لب بھینچ کر فون اٹھایا ۔۔سامنے ہی ماں کا مسیج تھا۔۔جس میں پہلے ایڈریس تھا۔۔اور پھر دھمکی ۔۔

”شرافت سے جا کر لے آؤ نایاب کو جلدی ۔۔مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں ۔۔اور خبر دار جو اب کوئی بہانہ کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ۔۔“اس نے مسیج پڑھا اور بنا جوابی مسیج ٹائپ کیئے فون سیٹ پر اچھال دیا ۔۔ گھنی بھنوؤں کو میچ کر اس نے گہری آہ بھری اور پھر گاڑی اسٹارٹ کر دی تھی۔۔لیکن اب رخ پارلر کی جانب تھا۔۔۔ضبط کی سرخیاں اس کی آنکھوں میں اتری اس کے صبح سے کام والے حلیے کو بھی دلفریب بنا رہی تھیں ۔۔

....

مہندی والی نے اب جا کر اس کی جان چھوڑی تھی ۔۔اس نے مہندی گیلی ہونے کے باعث اسی لڑکی سے ایک بار پھر نمبر ڈائل کروایا تھا ۔۔ اس نے فون ملا کر اسکے کان سے لگایا ۔۔

”ممانی جان کوئی آیا ہے لینے باہر تو میں نکلوں ؟ “اس نے کال ریسیو ہوتے ساتھ پوچھا تو لہجے میں بے حد تھکاوٹ کا عنصر تھا۔۔

”ہاں بیٹا۔۔فائقہ نے بھجوایا ہے ۔۔تم باہر نکلو“!اقراء ممانی نے جواباً کہا اور اس نے جی اچھا کر کے کال منقطع کر دی تھی ۔۔

”آپ پلیززز میرا سامان سمیٹ کر باہر پہنچوا دیں۔۔“اسنے لڑکی سے کہا اور پھر پورے تین گھنٹے بعد جو نشست سے اٹھی تو وجود میں چیونٹیوں سی سنسناہٹ مچ گئی۔۔لب دبا کر اس نے کمر سیدھی کی اور گیلی مہندی والے ہاتھ سے وائٹ گھرارہ بچاتے ہوئے سہج سہج کر باہر کی سمت چل دی تھی ۔۔ذکاء عین سامنے ہی گاڑی سے پشت ٹکائے کھڑا تھا۔۔

گرے پینٹ پر نیوی بلو شرٹ میں ملبوس ہاتھ میں فون لیئے کھڑا وہ منتظر تھا۔۔۔ نایاب نے جیسے ہی باہر قدم نکالا وہ ایک نظر اسے دیکھ سیدھا ہوا اور فون پوکٹ میں ڈال دیا۔۔ نایاب نے ارد گرد جب کسی کو تلاشنا چاہا تو اسے سامنے دیکھ دل ڈوب گیا۔۔ٹانگوں سے جان ہوا ہو گئی ۔۔وجود منجمد رہ گیا۔۔وہ پتھر کی ہو گئی تھی ۔۔یہ ستم گر کیوں آیا تھا ۔۔یہ ہی کیوں سامنے آیا تھا۔۔اس نے آنکھیں کرب سے میچ کر آنسوؤں کا گلا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

گھونٹا۔۔وہ چل کر پاس آیا اور اس کا سامان جو اس کے پیچھے ہی لڑکی لے کر نکلی تھی وہ پکڑ کر گاڑی میں رکھ دیا ۔۔نایاب بت بنی کھڑی رہی ۔۔اس کی بے نیازی دل میں خنجر بن کر کھبی دی۔۔

"چلو"! اس نے سرسری لہجے میں کہا اور گاڑی کی سمت بڑھا ۔۔

"مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔۔آپ پلیززززز چلے جائیں ۔۔"نایاب اس سے زیادہ اب برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ وہ اس کے ساتھ نہیں جانا چاہتی تھی ۔۔وہ بہت مشکلوں سے مضبوط ہوئی تھی۔۔خود کو مار کر صبر پایا تھا ۔۔اپنی ریاضت کو وہ رائیگاں کیسے جانے دیتی ۔۔اور پھر وعدہ بھی تو کیا تھا اب اس شخص کے سامنے نہیں آئے گی کبھی۔۔پھر ساتھ جانا تو دور کی بات تھی۔۔۔اس کی بات پر وہ نا سمجھی سے گھوما تھا۔۔

"کیا ؟؟"اسے لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے۔۔

"میں نے کہا مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا۔۔"اس نے نظر جھکائے دوٹوک جواب دہرایا تو ذکاء کا دماغ بھگ سے اڑا ۔۔لمحوں میں پھر سے طیش اسکے چہرے کا حصہ بنا تھا۔۔

”کیا بکواس ہے یہ۔۔۔کیا پہلی بار جا رہی ہو کہیں میرے ساتھ ۔۔کیوں نہیں جانا ۔۔؟“اس کا ضبط چھلک پڑا تھا ۔۔حیرت و بے یقینی کی انتہا غضب کی تھی ۔۔

”پہلے کی بات اور تھی۔۔اب مجھے آپ کے ساتھ نہیں جانا تو نہیں جانا۔۔اس کے پیچھے کیا وجہ ہے وہ میں آپ کو بتانا ضروری نہیں سمجھتی ۔۔“اس کا انداز ،اس کے تیور ذکاء کے لیے ناقابلِ یقین تھے۔۔اور ناقابل برداشت بھی۔۔۔

”میں یہاں تمہارے نخرے دیکھنے کے شوق میں بالکل نہیں آیا نایاب بی بی !اور نہ ہی میرے پاس وقت ہے گھر والوں کی طرح آپ کی ہر اچھی بری ماننے کا۔۔ چپ چاپ میرے ساتھ چلو ۔۔میں ویسے ہی اپنے ضروری کام چھوڑ چھاڑ کر یہاں آیا ہوں۔۔میرا دماغ خراب مت کرو“!وہ طیش آور نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے چینخا تھا ۔۔پہلے ہی وہ کس طرح یہاں پہنچا تھا اور اب یہاں اس کا ناقابلِ فہم رویہ اور پھر بے جا کی ضد سے پالا پڑ گیا تھا ۔۔نایاب نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا ۔۔

”تو آپ جا کر نپٹائیں اپنے ضروری کام میں خود چلی جاؤں گی گھر۔۔مجھے راستہ پتا ہے۔۔“

اس نے سنجیدگی اور نروٹھے پن سے کہتے ہوئے فون نکالنا چاہا تھا کہ اچانک جانے کیا ہوا تھا کہ ذکاء نے جھٹکے سے اس کا مہندی والا دایاں ہاتھ دبوچا، وہ ہڑبڑا گئی۔۔۔ اس سے پہلے ہی کہ وہ کچھ سمجھ پاتی وہ اسے کھینچ کر گاڑی کی سمت لے گیا اور بوکھلائی ہوئی نایاب کو فرنٹ ڈور کھول کر زبردستی اندر دھکیل دیا تھا۔۔جب تک اس کے حواس بحال ہوئے تب تک تو وہ دروازہ واپس مار کر دوسری سمت سے آکر بیٹھ بھی چکا تھا۔۔۔نایاب نے سکتے سے پہلے اسے اور پھر اپنے ہاتھ کو دیکھا۔۔جہاں گیلی مہندی کے سارے حسین بیل بوٹے خراب ہو چکے تھے۔۔۔اس کا دل بھر آیا۔۔۔آنکھوں میں آنسوؤں کی باڑ لیئے اس ظالم کو دیکھا۔۔وہ ٹشو باکس سے بہت سارے ٹشو اچک کر اپنے ہاتھ پر لگی مہندی صاف کر رہا تھا۔۔ذکاء کا دائیاں ہاتھ بھی پورا مہندی سے بھر چکا تھا۔۔۔جسے صاف کرتے ہوئے اس نے دیکھا تھا کافی رنگ اس کے ہاتھ پر نشان چھوڑ چکا ہے۔۔اس ذرد رنگ کو دیکھ اسے غصہ آیا۔۔غضب سے گھور کر نایاب کو دیکھا۔۔جس کی شکوہ کناں نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔۔۔پھر اس کے ہاتھ کو، جسے وہ سامنے کیئے ہوئے بیٹھی تھی۔۔اور ساری مہندی خراب ہو چکی تھی۔۔ذکاء نے نخوت سے سر جھٹکا اور گاڑی اسٹارٹ کر دی۔۔ایک

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

دھچکا لگا اور نایاب کا توازن نہ رہا۔۔ بری طرح آگے کو گری اور ہاتھ بے ساختہ ڈیش بورڈ پر پڑے ، بچی ہوئی مہندی بھی ڈیش بورڈ پر چھپ گئی۔۔اور آنسوں بھی چھلک پڑے۔۔۔اس نے دل برداشتہ ہو کر ٹشو کا باکس اُٹھایا اور بہت سارے ٹشو کھینچ کر غصے سے ساری مہندی رگڑ ڈالی۔۔۔ ذکاء نے چہرہ موڑ کر سنجیدگی سے اسے جارحانہ انداز میں ساری مہندی کو ٹشو کھینچ کھینچ کر مٹاتے دیکھا تو سر جھٹک کر بے نیازی سے باہر دیکھ لیا ۔۔نایاب نے ساری مہندی پونچھ ڈالی تھی ۔۔سارے ہاتھوں پر پھیلے رنگ کو دیکھ اس نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا ۔۔جانے اپنی کم ہمتی پر یا ذکاء کی جرات پر مگر اسے بہت سا رونا آ رہا تھا ۔۔ذکاء کان لپیٹے بیٹھا رہا ۔۔

••••••••••••••

شانی کمرے میں تیار ہو رہا تھا ۔۔فاریہ بے دلی سے بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی ۔۔بستر پر اس کا بھی سامان رکھا ہوا تھا۔۔جو اپنی شاپنگ کے دوران وہ اس کے لئے بھی لے آیا تھا ۔۔کپڑے ،جوتے، اور دیگر سامان بھی ۔۔فاریہ نے کچھ کھول کر دیکھا تھا مگر کچھ کو دیکھنے کا دل نہیں کیا تھا ۔۔ساری ہی چیزیں ایک سے بڑھ کر ایک اور قیمتی تھیں۔۔اسے اچھا

نہیں لگا تھا اس سے اتنا خرچہ کرانا۔۔بہت سارے تو ہیوی اور برانڈڈ لباس تھے۔۔گھر میں سریمنی تھی اور فاریہ کا دل اُچاٹ ہو رہا تھا۔۔اتنے دن سے وہ ایک ہی جگہ قید تھی۔۔

"بات سنیں۔۔"اس نے خود پر پرفیوم چھڑکتے شانی کو دھیرے سے پکار لیا۔۔

"ہمم"وہ پلٹا۔۔ہاف وائٹ شیروانی پہنے گلے میں سرخ دوپٹہ لپیٹے وہ بہت دلفریب لگ رہا تھا۔۔فاریہ کے نظریں اس پر ٹک سی گئیں۔۔

"بولو"شانی نے اس کے سامنے چٹکی بجائی وہ جیسے ہوش میں آئی۔

"کیا میں بھی مہمان بن کر نیچے سب میں شرکت کر لوں۔۔ میرا بھی دل چاہ رہا ہے آپ کے گھر کا فنکشن اٹینڈ کرنے کا۔۔"وہ سچ میں اداس تھی۔۔شانی سوچ میں پڑا۔۔

"مگر تم کیسے آ سکتی ہو۔۔کسی کو شک ہو گیا تو؟"اسے تو بڑے ہی خدشات تھے۔۔

"میں تو مہمانوں کے درمیان رہوں گی نا۔۔مہمان بن کر کسی کو کیا پتا چلے گا۔۔"اس نے اصرار کیا۔۔شانی اس بار خاموش ہی رہا۔۔

”ویسے بھی فنکشن تو باہر ہے نا لان میں۔۔۔گھر تو خالی ہی ہو گا ۔۔میں جب باہر نکلوں گی تو کسی کا دھیان نہیں جائے گا میری طرف۔۔۔ آرام سے فنکشن میں شریک ہو کر میں واپس آ جاؤں گی کمرے میں ۔۔میرا یقین کریں کسی کو پتا نہیں چلے گا ۔۔گھر کا ایونٹ ہے کیسے مس کروں ۔۔اور پھر میں نے آج تک کبھی کوئی فنکشن نہیں دیکھا۔۔اماں کبھی ساتھ لے کر ہی نہیں جاتی تھی۔۔محلے کے کسی فنکشن میں بھی مجھے گھر میں ہی چھوڑ کر چلی جاتی تھیں وہ۔۔“

وہ اسے منانے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی ۔۔وہ جز بز سا لب کچلنے لگا ۔۔فیصلہ کرنا مشکل تھا ۔۔اور خطرے سے بھرا بھی۔۔

”اور آپ کی کزن کا نکاح ہے۔۔مجھے بھی جانے دیں نا۔۔۔“وہ منت بھرے لہجے میں بولی شانی نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔۔تو آنکھیں پر سوچ تھیں ۔۔

•••••••••••••

وہ جیسے ہی اندر آئی سامنے ہی کھڑی ماں کے گلے جا لگی تھی۔۔اس کو روتے دیکھ ساری ممانیاں ششدر سی پاس چلی آئیں ۔۔زرناب پھپھو کا تو کلیجہ پھٹ گیا ۔۔

”کیا ہوا ہے نایاب ۔۔رو کیوں رہی ہو؟ “پھپھو نے دہل کر پوچھا تھا۔۔

”نایاب بتاؤ کیا ہوا ؟ “اقراء ممانی نے اس پھپھو کے گلے سے الگ کر کے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

”ارے پتا نہیں کیا ہو گیا ہے کچھ بتا نہیں رہی۔۔پارلر میں کچھ ہوا ہے کیا۔۔؟ “شمیم ممانی کو استعجاب ہو رہا تھا۔۔

”نایاب بیٹا اس طرح کیوں رو رہی ہو بتاؤ پلیززززز“!فائقہ ممانی نے اس کے کندھے کو پکڑا تھا۔۔۔وہ گھوم کر اب ان کے گلے لگ چکی تھی۔۔۔سب کی جان حلق کو آئی ۔۔نکاح کی دلہن بنی وہ بے تحاشا روئے جا رہی تھی ۔۔سب ہی بدحواس سی اسے چپ کرانے کو ہلکان ہو رہ تھیں ۔۔کوئی اسے تیار دیکھ کر تعریف تک نہیں کر پایا تھا سب ہی کو اس کے رونے کی فکر پڑی ہوئی تھی ۔۔اس کے پیچھے ہی ذکاء اندر داخل ہوا تھا ۔۔

”ذکی ۔۔کیا ہوا ہے نایاب کو؟“اقراء ممانی نے اسے اندر آتا دیکھ دریافت کیا۔۔ابھی ہی تو فائقہ ممانی نے بتایا تھا ذکاء نایاب کو لینے گیا تھا ۔۔اور پھر ان کے آتے ہی نایاب کا رونا انھیں پریشان کر رہا تھا ۔۔جبکہ معاملہ سمجھ سے باہر تھا۔۔

وہ سیدھا اوپر جا رہا تھا رک کر اپنی ماں کے گلے سے لگ کر روتی اسے دیکھا تو غصے کا گراف بڑھا۔۔

"مجھ سے کیا پوچھ رہی ہیں۔اسی سے پوچھ لیں۔۔" وہ اس سے زیادہ غصے میں تھا۔۔طنزیہ انداز میں کہتا اوپر چلا گیا تھا۔۔

ساری خواتین حق دق نظروں سے اسے جاتا دیکھتی رہ گئیں۔۔

"ضرور اسی نے کچھ کہا ہوگا۔۔یہ بھی تو برداشت نہیں کرتا نا کسی کی۔۔"شمیم ممانی نے برہمی سے اسے سیڑھیوں کے آخری سرے پر غائب ہوتا دیکھ کہا تھا۔۔

"اچھا چھوڑو۔۔بیٹا۔۔تم دل پر کیوں لے رہی ہو۔۔یہ تو ایسا ہی ہے۔۔تم اپنا میک اپ خراب نہ کرو۔۔ابھی تو تیار ہو کر آئی ہو۔۔"اقراء ممانی نے اس کی دل جوئی کی تھی۔۔

"زرناب اسے فی الحال اندر لے جاؤ"۔انھوں نے ہچکیاں لیتی نایاب کو پھپھو کے حوالے کیا تھا۔۔وہ پہلے کہا بیٹی کے نکاح سے آبدیدہ تھیں۔۔مزید غمزدہ ہو گئیں۔۔زرناب پھپھو

اسے اوپر لے کر گئیں، اس دوران اس کی خراب مہندی کے بگڑے بیل بوٹوں پر کسی کا دھیان نہیں گیا تھا۔۔۔

....

”دیکھیں یہ اس پر ٹھیک لگے گا نا؟“فاریہ کی خوشی دیدنی تھی۔۔مسرور سی وہ پورے کمرے میں تیزی سے اڑتی پھرتی تیاری میں مصروف تھی۔۔شانی نے اسے اجازت تو دے دی تھی مگر وہ سوچ سوچ کر اب خائف ہو رہا تھا۔۔فاریہ نے اپنے کپڑوں کی میچنگ جیولری لا کر اسے دکھائی تھی۔۔

”ہوں۔۔اچھی لگ رہی ہے۔۔“اس نے سنجیدگی سے کہہ کر مسکرانے کی موہوم سی کوشش کی تھی۔۔فاریہ کھلکھلاتے ہوئے پلٹ گئی۔۔شانی نے دیکھا تھا۔۔اس کے لائے ریڈی میڈ سوٹ میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔سوٹ اس کے حساب سے کچھ کھلا تھا۔۔مگر فاریہ پر اچھا لگ رہا تھا۔۔ساتھ ہی وہ ہلکے پھلکے سے میک اپ اور جیولری میں خوبصورت تو پتا نہیں مگر معصوم اور پیاری ضرور لگ رہی تھی۔۔

شانی کو تو وہ ویسے بھی کیوٹ سی لگتی تھی۔۔وہ کم عمر تھی اور بھولی بھی۔۔ لیکن اس سب سے زیادہ اب شانی کو اسے باہر لے جانے کا اضطراب تھا۔۔ہاں بہت سے مہمان آنے تھے۔۔جن میں اس پر کسی کا دھیان نہیں جاتا۔۔مگر جاتا تو وہ کیا کرتا۔۔

اس کی خوشی کے لئے وہ حامی بھر کر کہیں غلطی تو نہیں کر رہا تھا۔۔

”چلیں میں تیار ہوں“.فاریہ کی چہکتی آواز اسے بہت قریب سے سنائی دی تھی۔۔اس نے سر اٹھایا۔۔وہ عین سامنے کھڑی تھی۔۔ مسکراتی ہوئی خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔شانی نے نظر بھر کر اسے دیکھا۔۔ اس میں کشش تھی۔۔اور ہلکے سے بناؤ سنگھار نے تو اس کی دبی ہوئی خوبصورتی بھی نکھار دی تھی۔۔۔ شانی نے اعتراف کیا تھا وہ کافی خوبصورت تھی۔۔

”تم بیٹھو یہاں۔۔میرا انتظار کرنا۔۔میں خود موقع دیکھ کر تمہیں لے جاتا ہوں۔۔“وہ بول کر اسے ہدایت کرتا باہر نکل گیا تھا۔۔

....

رات کا اندھیرا شام کی لالیوں میں اتر رہا تھا۔۔خوشبوں سے مہکتا برقی قمقموں سمیت میر ولا کے لان کو کسی دلہن کی طرح آراستہ کیا گیا تھا۔۔اور روشنیوں کی آماہ جگاہ بنا لان مہمانوں کی آمد سے آباد ہو چکا تھا۔۔

مہمانوں سے لان بھرا پڑا تھا۔۔ حتی کہ لڑکے کے ساس سسر اور رشتے دار بھی پہنچ چکے تھے۔۔لڑکے نے سیدھا پارلر سے ہی آنا تھا۔۔نایاب کو لا کر اسٹیج پر بٹھا دیا گیا تھا ۔۔گھونگھٹ گرائے بیٹھی نایاب نے نظر اٹھا کر پورا ہال دیکھا تھا۔۔ہر ٹیبل پر نت نئے چہروں کے لوگ بیٹھے ہوئے تھے ۔۔ان میں سے کچھ کو تو نایاب پہچانتی تھی ۔۔مگر کچھ شاید لڑکے والوں کی طرف سے تھے۔۔یونہی مٹے مٹے حنائی پھولوں سے بگڑے ہاتھ گود میں رکھے وہ خالی خالی نظروں سے خوشیوں میں رقصاں محفل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ دل پر عجیب ہی بوجھ تھا۔۔دماغ بند تھا۔۔سب نے تو بہت بار اسکی خراب مہندی کی وجہ بھی پوچھی تھی ۔۔لیکن مسلسل خاموشی کا سامنا تھا ۔۔نایاب کے اطراف میں لڑکے کی ماں اور بہن بیٹھی ہوئی تھیں ۔۔نایاب کا دل چاہا وہ وہاں سے نکل کر اندر جائے اور کمرے میں بند کر لے خود کو۔۔ مگر بعض فیصلوں سے بھاگ جانا ممکن نہیں ہوتا ۔۔

میر ولا کے مکین بھی نک سک سے تیار ہال میں سب مہمانوں کی تواضع میں مصروف نظر آ رہے تھے ۔۔ایک طرف اسے تینوں ماموں دادو کے ساتھ کھڑے نظر آئے تھے ۔۔ خواتین لڑکے والوں کے آؤ بھگت گرمجوشی سے سنبھال رہی تھیں ۔۔

مہر اور ذیب اپنی چند سہیلیوں کے گرد کھڑی تعریفیں سن کر خود پر ناز کر رہی تھیں ۔۔

ایک طرف اسے میر ولا کے لڑکے بھی نظروں سے گزرے۔۔ذمان، بلال اور شانی کھڑے ہوئے ہنسی مذاق میں مگن تھے۔۔۔اور پھر ایک طرف سے چل کر آتا وہ بھی نظر آیا تھا۔۔۔

بلیک شیروانی میں ملبوس ست رنگی دوپٹہ گلے میں ڈالے اس بے نیاز کی وجاہت اس قدر دل کی دھڑکن تھام رہی تھی کہ خاندان کی لڑکیوں کی نظر تو ٹک ہی رہی تھی اس پر۔۔۔ وہ اس کے سامنے سے گزرا اور دوسری سمت کھڑے باقی لڑکوں کے پاس آیا تھا۔۔اب وہ کھڑا ہوا ان سے کچھ بات کر رہا تھا ۔۔چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔۔ اب کئی نظروں کا مرکز میر ولا کے لڑکوں کی یہ ٹولی تھیں ۔۔جس میں زوار کے علاوہ سب کھڑے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تھے۔۔نایاب نے من ہی من میں سب کی نظر اتاری تھی ۔۔سب کتنے پیارے لگ رہے تھے ۔۔

اس نے باری باری میر ولا کے ہر مکین کو دیکھا تھا۔۔اتنی فرصت سے ۔۔اور اب تو بہت کم وقت بچا تھا اسکا ان سب کے بیچ ۔۔وہ جانے والی تھی یہاں سے ۔۔اس کا دل بے اختیار بھر آیا ۔۔وہ میر ولا سے جانے والی تھی ۔۔ایک اشک آنکھوں سے ٹوٹ کر گرا اور اس کی حنائی ہتھیلی پر نشان چھوڑ گیا ۔۔کتنے یاد آنے تھے اسے سب لوگ۔۔وہ سچ میں سب کو بہت یاد کرنے والی تھی۔۔۔ایک بار پھر اس کی نظر اب ذکاء پر ٹھہر گئی تھی ۔۔وہ کسی بات پر ہنستے ہوئے زمان کو کچھ بتا بھی رہا تھا ۔۔وہ کتنا خوش تھا۔۔۔لاپرواہی اور غفلت بھی اچھی چیزیں ہیں ۔۔انسان کو بہت سے دکھوں سے بچا لیتی ہے ۔۔اور کچھ محبتیں خاموشی سے دفن ہو جانی چاہیے ۔۔کچھ جذبے واقعی میں آپ کے لئے موزوں نہیں ہوتے ۔۔

ہر طرف رونقیں اور خوشیاں پھوٹ رہی تھیں ۔۔اتنی مسرتوں کی فضا قائم تھی کہ نایاب کو سانس لینے میں دشواری ہوئی تھی۔۔۔وہ چاہتی تھی اب بس نکاح ہو جائے ۔۔اور سب ختم بھی۔۔اور وہ چلی جائے یہاں سے ہمیشہ کیلئے ۔۔

اور پھر اچانک ہی لان میں ایک پریشان کن لہر دوڑ گئ تھی ۔۔۔

اس کے ساتھ بیٹھی اس کی ساس کے نمبر پر عاصم کا مسیج آیا تھا۔۔اور اس مسیج نے ان کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لی تھی ۔۔۔وہ ایک دم اٹھیں اور سیدھا میر ولا کے مرد حضرات کے ساتھ کھڑے اپنے شوہر کو پکڑ کر ایک علیحدہ جگہ لے گئیں ۔۔سب نے خاتون کے چہرے پر اڑتی ہوائیاں دیکھی تھیں ۔۔۔پھر سب بے اختیار تشویش سے ان کے پاس چلے آئے ۔۔

"کیا بات ہے ۔۔کوئی پریشانی ہے کیا؟"وہ ایک کونے میں کھڑے آپس میں بہت دھیمی آواز میں بات کر رہے تھے۔۔جب بڑے ماموں ممانی نے جا کر ان سے پوچھا تھا ۔۔ان کے سوال پر انھیں سانپ سونگھ گیا ۔۔عاصم کے والد کی گھبراہٹ کسی اچھی خبر کا عندیہ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نہیں لگ رہی تھیں ۔۔ انھیں اس طرح دیکھ کر باقی گھر والے بھی پریشانی سے پاس چلے آئے ۔۔

"کیا بات ہے بھائی صاحب ۔۔کچھ بتائیں ۔۔سب ٹھیک تو ہے نا؟" چھوٹے ماموں نے سنجیدگی سے پھر اصرار کیا تھا ۔۔ مگر ان کے پاس بولنے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا ۔۔بس فون ان کی سمت بڑھا دیا تھا ۔۔زرناب پھپھو کا دل بیٹھا۔۔۔ منجھلے ماموں نے خاموشی سے فون پکڑ کر عاصم کا مسیج پڑھا۔۔

"آئم سوری مام اینڈ ڈیڈ۔۔۔میں واپس جا رہا ہوں ۔۔آپ کی پسند کی لڑکی کے لئے خود کو تیار کرنے کی بہت کوشش کی لیکن میں نہیں کر پایا ۔۔میں لارا کو پسند کرتا ہوں ۔۔اور میں واپس جا کر اسی سے شادی کرنے والا ہوں ۔۔آپ کی پسند کی لڑکی کے ساتھ میرا کوئی جوڑ نہیں ۔۔امید کرتا ہوں آپ میری بات سمجھیں گے اور مجھے ڈھونڈنے کی کوشش بالکل نہیں کریں گے۔۔۔میں اس وقت ائیر پورٹ پر ہوں اور میری فلائٹ کچھ دیر میں ہے۔۔ میری طرف سے لڑکی والوں کو معذرت کر لیجئے گا اور اپنی طرف سے

بھی۔۔کیونکہ آپ نے ہی زبردستی مجھے مجبور کیا تھا اس لڑکی کے لئے ۔۔آپ کا بیٹا عاصم ۔۔۔"

مسیج پڑھتے ہی ان کے سروں پر آسمان گر پڑا تھا۔۔۔متزلزل نگاہوں سے بڑے ماموں نے عاصم کے والد کو دیکھا تھا۔۔لڑکا بھاگ چکا تھا۔۔یہ قیامت خیز خبر رونگھٹے کھڑے کر دینے والی تھی۔۔ہر کوئی اپنی جگہ منجمد رہ گیا تھا۔۔۔

"میں معزرت کرتا ہوں شامیر ۔۔مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا عاصم ایسا کچھ کرے گا۔۔میں شرمندہ ہوں بہت "! انھوں نے ندامت سے سر جھکا کر ہاتھ جوڑے تھے۔۔اس لمحے عاصم کے والدین سچ میں سوگوار سے کھڑے تھے۔۔

"اب کیا ہو گا بھائی جان"!چھوٹے ماموں نے ششدر نظروں سے پورے ہال میں موجود مہمانوں کو دیکھا تھا۔۔کھچا کھچ مہمانوں سے بھرا لان ان کے حوصلے پست کرنے لگا تھا ۔۔سب کے چہروں پر ہوائیاں اڑنے لگیں تھیں ۔۔ایک دم ہی فضا سنگین ہو گئی تھی۔۔۔

"ہمیں معاف کر دیں ۔۔ہم سچ میں بہت شرمندہ ہیں ۔۔ "عاصم کی والدہ نے ملال سے کہتے ہوئے زرناب پھپھو کی سمت دیکھا تھا۔وہ صدمے سے نڈھال ہو کر صوفے پر گری

تھیں ۔۔اس وقت کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔۔ حواس خمسہ ہو کر انھوں نے دادو کی سمت دیکھا تھا۔۔جنھوں نے جانے کب پیچھے سے آ کر ان کی گفتگو سن لی تھیں ۔۔پشت پر ہاتھ باندھے انھوں نے گہری سنجیدگی سے عاصم کے والدین کی سمت دیکھا تھا ۔۔

"عاصم نے جو کیا وہ بالکل بھی معافی کے قابل نہیں ہے ۔۔ مگر اس میں ہمارا بھی قصور ہے ۔ہمیں اس کی مرضی کے بغیر جا کر اسے مجبور کرنا ہی نہیں چاہئیے تھا ۔۔لیکن اب جو ہوا وہ پلٹ نہیں سکتا ۔۔ہاں سدھارا ضرور جا سکتا ہے ، عزت تو بچانی ہی ہے۔۔۔اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو میں نایاب کا نکاح اپنی بہن کے بیٹے سے ۔۔۔"

عاصم کے والد نے پشیمانی سے کہنا شروع کیا ہی تھا کہ دادو نے ٹھہرے ہوئے انداز میں ٹوک دیا۔۔

"آپ اپنے مہمانوں کو لے کر چلیں جائیں یہاں سے ۔۔ہم اپنی عزت بھی دیکھ لیں گے اور نایاب کا نکاح بھی کرا لیں گے۔۔"ان کا انداز اتنا مستحکم اور دوٹوک تھا کہ وہ دونوں خجل ہو کر رہ گئے ۔۔ شرمندگی محسوس کرتے ہوئے انھوں نے بڑے ماموں کی سمت دیکھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تھا۔۔انھوں نے رخ موڑ لیا۔۔اب جو بھی تھا دادو کا فیصلہ تھا۔وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے۔۔۔اچانک سے لان میں انتشار پھیلا اور عاصم کے والدین اپنا سا منہ لے کر اپنے مہمانوں کے ساتھ وہاں سے جانے لگے۔۔ایک دم ہی میر ولا کی خوشیوں میں گرہن لگا تھا ۔۔ہکا بکا سے کچھ مہمان معاملہ سمجھنے کی کوشش کرنے لگے تھے ۔۔نایاب کے ساتھ بیٹھی زیب اور مہر ہونق شکل لیئے لان کو لڑکے والوں سے خالی ہوتا دیکھنے لگیں ۔۔

"یہ کیا ہوا ہے اچانک ؟"کچھ لوگ ابھی تک لاعلم تھے ۔۔جن میں یہ تینوں بھی تھیں ۔۔

"پتا نہیں ۔۔کیا بات ہو گئی ؟"مہر نے اسٹیج سے کچھ دور کھڑے میر ولا کے بڑوں کو دیکھا تھا ۔۔دادو کے چہرے پر تناؤ تھا اور باقی سب ان کے گرد کھڑے ان سے بات کر رہے تھے ۔۔ سب کے چہرے پریشان تھے۔۔

"ابا اب کیا ہو گا ؟"زرناب پھپھو کے حلق میں آنسوں اٹک رہے تھے۔۔ہر چہرے پر تشویش تھی۔۔مگر انھیں اپنی بیٹی کا خیال تھا ۔۔جو ہنوز اسٹیج پر بیٹھی پریشان ہو رہی تھی ۔۔لان میں اب بس میر ولا کے مہمان ہی تھے۔۔جن میں چہ مگوئیاں شروع ہو گئی تھیں ۔۔اڑتی اڑتی خبر ان تک بھی پہنچی تھی ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کہہ رہے ہیں عاصم بھائی نے نکاح کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔۔ اور دادو نے غصے میں آ کر سب کو واپس بھیج دیا ہے۔۔"مہر نے کہیں سے خبر لے کر آتے ہوئے نایاب کو بتایا تھا ۔۔

"کیا؟"اس نے صدمے سے گردن موڑ کر مہر کو دیکھا ۔۔سرخ گھونگھٹ کے پار متفکرانہ سی بیٹھی نایاب کا دل زور سے دھڑکا تھا۔۔مہر نے سر اثبات میں ہلا کر تصدیق کی تھی۔۔نایاب کا دل زلزلوں کی زد میں آیا ۔۔

دھواں دھواں چہرے سے اس نے میر ولا کے مکینوں کو دیکھا۔۔جہاں دادو نے سب مہمانوں کو کچھ دیر انتظار کا کہا اور تمام گھر کے بڑوں کے ساتھ اپنے کمرے میں چلے گئے تھے ۔۔نایاب کو کسی انہونی کا احساس شدت سے ہوا۔۔لڑکے والے جا چکے تھے۔۔باقی مہمانوں کو رکنے کا کہا گیا تھا ۔۔جانے اب کیا ہونے والا تھا ۔۔۔بے اختیار نایاب نے دل پر ہاتھ رکھا تھا ۔۔

....

دس منٹ تک کمرے میں بند رہ کر دادو نے ان سے کیا بات کی تھی یہ تو کسی کو پتا نہ چلی تھی۔۔مگر جب دادو کے بلاوے پر میر ولا کے تمام لڑکوں کو کمرے میں طلب کیا گیا تھا تو ان میں شش و پنج کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔ ایک ایک کر کے تمام لڑکے دادو کے سامنے حاضر ہوئے تھے۔۔۔مگر ہر کسی کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا ۔۔دادو کے چہرے کی گمبھیر خاموشی ان کا خون خشک کر رہی تھی ۔۔اور پھر جب دادو نے ہنکارا بھرا ۔۔تو ان کی چھٹی حس نے انگڑائی لی تھی ۔۔۔عجیب پیچیدہ سی صورتحال تھی۔۔زرناب پھپھو ایک طرف بیٹھی خاموشی سے آنسوں بہا رہی تھیں ۔۔ماموں اور ممانیاں بھی سر جھکائے کھڑے ان کی اگلی بات کے منتظر تھے۔۔

"جو کچھ بھی ہوا وہ ٹھیک نہیں ہوا ہے۔۔مگر اب گھر کی عزت کو کسی طرح سے بچانا تو ہے۔۔اسی لیئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ گھر کے کسی لڑکے کے ساتھ نایاب کا نکاح کر دیا جائے ۔۔اور میں چاہتا ہوں کہ شانی نایاب سے نکاح کر لے ۔۔" الفاظ تھے یا تیر جو بلا تمہید دادو کے منہ سے نکلے تھے۔۔شانی ایک دم ہی جھٹکا کھا کر اچھلا تھا ۔۔بوکھلا کر سب کو دیکھا۔۔اور پھر ساتھ کھڑے ذکاء کو۔۔۔وہ سر جھکا گیا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"دادو ۔۔یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔۔میں کیسے کر سکتا ہوں نکاح"..اس نے خوفزدہ ہو کر انھیں دیکھا تھا ۔۔دادو کی تیوری چڑھی ۔۔

"کیوں ۔؟ کیوں نہیں کر سکتے تم نکاح ۔۔کیا مسئلہ ہے ۔۔؟"دادو کی کڑک دار آواز سے وہ گھبرا گیا ۔۔

"دادو ۔۔میں نے نایاب کے بارے میں کبھی ایسا نہیں سوچا ۔۔اور میں ابھی نکاح کے لئے تیار بھی نہیں ہوں۔۔"اس نے اڑی ہوئی رنگت سے گڑبڑاتے ہوئے جواز پیدا کیا تھا ۔۔جبکہ مدد طلب نگاہوں سے بار بار ذکاء کو بھی دیکھ رہا تھا ۔۔وہ کیسے بتاتا اس کا تو پہلے ہی نکاح ہو چکا ہے۔۔اب کیا سارے حادثاتی نکاح کرنے کے لئے وہی رہ گیا ہے ۔

"شانی ۔۔یہ کیا بک رہے ہو تم۔۔ نہیں سوچا تو اب سوچ لو ۔۔نایاب گھر کی لڑکی ہے ۔۔اچھی ہے۔۔اور ویسے تو بڑی بنتی ہے تمہاری ۔۔اب جب اس کی عزت بچانے کا وقت آیا تو پیچھے ہٹ رہے ہو " بڑی ممانی نے اس کے انکار پر طیش میں آتے ہوئے جھڑکا تھا ۔۔وہ کیسے منہ چڑھ کر دادو کے سامنے بولنے کی جرات کر رہا تھا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”ماما میں کیوں پیچھے ہٹوں گا ۔۔مگر میں سچ میں نایاب کو بہن مانتا ہوں کیسے کر لوں نکاح ۔۔پلیززز مجھے معاف رکھیں اس سب جھمیلے سے ۔۔آپ باقی کسی سے کر دیں ۔۔“وہ جھنجھلا کر قائل کرتا ہوا بولا ۔۔

”شانی اپنی پھپھو کے بارے میں تو سوچو ۔۔دیکھو کیا حالت ہو رہی ہے ان کی رو رو کر ۔۔اور بہن مانتے تھے تو کوئی بات نہیں ۔۔بہن ہے تو نہیں نا۔۔ہو سکتا ہے نکاح ۔۔“اقراء ممانی نے برافروختگی سے دانت پیس کر اسے بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑ دیا ۔۔شانی کی نظر صوفے پر سر جھکائے آنسوں بہاتی زرناب پھپھو پر پڑی تو دل ٹکڑے ہوا۔۔ماں سے بازو چھڑا کر وہ ترحم سے ان کی سمت آیا اور ان کے قدموں میں بیٹھا ۔۔

”آئم سوری پھپھو ۔۔مگر میں نایاب سے نکاح نہیں کر سکتا ۔۔پلیززز سمجھیں میری بات ۔۔میری کوئی مجبوری ہے ۔۔بے شک نایاب بہت اچھی ہے۔۔اور اس کے لئے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا ۔۔“

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"تو پھر کیوں کر رہے ہو انکار.؟" بڑے ماموں کو غصہ آ رہا تھا۔۔دادو کے سامنے کھڑے ہو کر وہ کیسے انکار کرنے کی جرات کر رہا تھا۔۔وہ پہلے بھی دادو کی اس کے ملٹری جوئن کرنے کی خواہش کو روند چکا تھا۔۔اب پھر وہ دادو کی نافرمانی کر رہا تھا۔۔

"بابا میری کوئی مجبوری ہے۔۔میں نہیں کر سکتا پلیززززز۔۔مجھے مجبور نہ کریں۔۔" وہ ضبط سے چینختا تھا۔۔وہ کیسے بتائے۔۔آخر وہ کیوں نہیں کر سکتا نکاح۔۔اگر فاریہ اس کی زندگی میں حادثاتی طور پہ شامل نہ ہوئی ہوتی تو نایاب کے لئے وہ کبھی اس نازک موقع پر انکار نہ کرتا۔۔یہاں اس کہ زندگی کا سب سے کڑی حقیقت اور کڑوا المیہ ہی فاریہ تھی۔۔

"پھپھو مجھے معاف کر دیجئے گا مگر میں یہ نہیں کر سکتا۔۔اس کی مجھے جو سزا دیں مجھے منظور ہے۔۔مگر میں نکاح کر کے کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہتا۔۔جس سے بعد میں مجھے یا نایاب کو پچھتانا پڑے۔۔" وہ زرناب پھپھو سے کہہ کر ان کا ہاتھ پکڑ کر عقیدت سے چومتا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔بڑے ماموں ممانی ہکا بکا اسے جاتے دیکھتے رہے۔۔پھر شرمندگی سے دادو کو دیکھا۔۔شانی وہ واحد اولاد تھا جو دادو کے فیصلے ٹھکرا دیتا تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”ٹھیک ہے۔۔شانی نہیں کرنا چاہتا نکاح تو کوئی مجبور نہ کرے اسے۔۔میں نہیں چاہتا کوئی نایاب کو کسی دباؤ میں آ کر اپنائے ۔۔“ دادو نے ٹھہرے ہوئے انداز میں کہا تو سب کو بے حد شرمندگی محسوس ہوئی تھی ۔۔ یہ تو ڈوب مرنے کا مقام تھا۔

”ذکی ہے نا ہمارا ۔۔وہ کرے گا نایاب سے نکاح“.دادو کے اگلے انکشاف نے ذکاء کو ٹھٹکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ایک دم سے اس نے سر اُٹھایا تھا ۔۔بوکھلا کے اس نے سب کو دیکھا ۔۔سب کی نظریں اس پر مرکوز ہو گئیں ۔۔

”میں۔۔؟“اس کا دماغ ماؤف ہوا تھا۔

”ہاں ابا جان ۔۔میرا ذکی ہے نا وہ کرلے گا نکاح “. منجھلی ممانی کو اور کیا چاہیے تھا ۔۔موقع تھا اور مراد پوری ہو رہی تھی۔۔ فوراً سے آگے بڑھ کر ذکاء کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر دادو کو اعتماد دلایا تھا۔۔۔ان کے چہرے پر چمک آئی تھی جو ذکاء نے بخوبی محسوس کی تھی۔۔

”ماما میرے خیال سے آپ سب کو زوی کے متعلق سوچنا چاہیے ۔۔وہ نایاب کے کلوز ہے۔۔اور میرے خیال سے اسے پسند بھی کرتا ہے کیوں زوی؟“ذکاء نے ہمیشہ کی طرح

دامن بچا کر زوار کا نام رکھا تھا ۔۔زوار کو جھٹکا لگا ۔۔اس کے تو چودہ طبق روشن ہو گئے تھے ۔۔

"بھائی یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔۔نایاب میری دوست ہے اچھی بس، مگر میں اسے اس لحاظ سے پسند نہیں کرتا۔۔بڑی بہن مانتا ہوں اسے۔۔نکاح کیسے کر لوں ۔۔اور میں تو ہوں بھی سب سے چھوٹا ۔۔مجھ سے بڑوں کے متعلق سوچنا چاہیے سب کو ۔۔"زوار نے ہڑبڑا کر صاف گوئی کا مظاہرہ کیا ۔۔ فائقہ ممانی کو ذکاء پر غصہ آیا ۔۔

"ذکاء زوی سب سے چھوٹا ہے ۔۔اور شانی کے بعد تو تم ہی بڑوں میں بچتے ہو نا۔۔"ذکاء کا اس موقعے پر بھی عزر تراشنا انھیں غصے سے بھنانے پر مجبور کر رہا تھا ۔۔

"ماما میں ہی کیوں۔۔بلال بھی بچتا ہے۔۔بلال سے کر دیں"..ذکاء کا پارہ چڑھا تھا ۔۔نایاب نامی ٹھیکرا اسی کے سر کیوں پھوڑا جاتا ہے ۔۔اس کی بات پر سب کا دھیان کب سے خاموش کھڑے بلال پر گیا تھا ۔۔اس نے ایک سنجیدہ نظر سب کے چہروں پر ڈالی۔۔ سب کی سوالیہ لیکن پُرامید نگاہوں کی زد میں اب اس کا چہرہ تھا۔۔بلال نے لب بھینچ کر سب کو دیکھا اور خاموشی سے باہر چلا گیا تھا ۔۔۔ شمیم ممانی نے گہری آہ بھری۔۔بلال کا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

خاموشی سے جانا اس کا جواب سب تک پہنچا گیا تھا۔۔مطلب وہ بھی نایاب سے نکاح کرنے پر قطعاً راضی نہ تھا۔۔

"رہنے دیں بابا۔۔گھر کے بچوں کو پریشر نہ دیں۔۔آپ بس باقی مہمانوں کو بھی واپس بھیج دیں۔۔کوئی بات نہیں ۔۔لڑکیوں کی باراتیں لوٹ جاتی ہیں ۔۔یہ تو پھر بھی معمولی سا حادثہ ہوا ہے۔۔کچھ دنوں میں سب بھول جائیں گے ۔۔اور نایاب بھی۔۔تب تک اس کے لئے ہم کوئی اور اچھا سا رشتہ ہم دیکھ لیں گے ۔۔۔"زرناب پھپھو نے ایک دم بولنا شروع کیا تھا ۔۔ان کا دل کٹ کر گرا۔۔ بھائیوں نے تاسف سے اپنی اولادوں کو دیکھا تھا ۔۔جنھوں نے آج انھیں بہن کے سامنے سر اُٹھانے کے قابل بھی نہ چھوڑا تھا ۔۔

دادو نے زرناب پھپھو کے سر پر ہاتھ رکھا اور جھکے کندھوں سے چلتے ہوئے باہر نکلنے لگے تھے ۔میر ولا کے تمام لڑکوں نے آج اُنھیں بہت ٹھیس پہنچائی تھی۔۔۔فائقہ ممانی نے ایک دل برداشتہ نظر ذکاء پر ڈالی اور سر جھٹک کر زرناب پھپھو کے پاس بیٹھ گئیں ۔۔ذکاء نے ماں اور پھر دادو کو دیکھا تھا ۔۔پہلے تو بس ماں ہی ناراض تھی ،اب تو دادو بھی سر فہرست تھے۔۔

”شامیر مہمانوں کو واپس بھیج دو“!دادو نے دہلیز پار کرتے ہوئے سنجیدگی سے بڑے بیٹے کو پکار کر کہا اور پھر باہر نکل گئے۔۔ذکاء ان کے پیچھے جانا چاہتا تھا۔۔مگر ہمت نہ پڑی۔۔ندامت سے ماں کو دیکھا انھوں نے نخوت سے سر جھٹک دیا۔۔مطلب ان کی طرف سے کوئی رعایت نہیں ملنے والی تھی ۔۔ذکاء نے بوجھل آہ بھری اور پھر کچھ سوچ کر دادو کے پیچھے قدموں کو رواں کیا تھا۔۔

....

نایاب کو وہاں بیٹھے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا۔۔سارے مہمانوں میں الگ انتشار پھیلا ہوا تھا ۔۔مگر کسی کو کوئی خاص خبر نہیں دی جا رہی تھی ۔۔

اب تو فضا بھی عجیب سی گھٹن زدہ محسوس ہونے لگی تھی ۔۔دادو کب سے کمرے میں بند تھے۔۔تینوں ماموں اور ممانیاں باہر آئے تو تھے لیکن کوئی جواب نہیں لائے تھے۔۔مہمانوں نے ان سے معاملہ پوچھنے کی کوشش کی تھی۔۔مگر ان کے پاس بتانے کو کچھ نہ تھا۔۔۔بڑے ماموں سوچ رہے تھے کیسے مہمانوں سے معزرت کی جائے ۔۔مگر کوئی مناسب الفاظ نہیں تھے۔۔مہر اور ذیب کو کمرے میں ہونے والی کچھ گفتگو زوار سے معلوم

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہوئی تھی۔۔جو انھوں نے نایاب کو بتائی تھی ۔۔مگر نایاب کو اس گفتگو سے نہیں زرناب پھپھو سے سروکار تھا۔۔وہ کہاں تھیں ۔۔ابھی تک باہر کیوں نہیں آئی تھیں ۔۔اور دادو کیوں بند تھے کمرے میں۔۔اس بات کا علم کسی کو نہیں تھا۔۔ماحول کا تناؤ بڑھتا جا رہا تھا ۔۔اور ساتھ ہی اس کا اضطراب بھی ۔۔کشیدگی تھی جو جان پر بن رہی تھی۔۔

نایاب نے بے چینی سے پہلو بدلا اور اٹھ کر اندر جانے کا سوچا ہی تھا کہ اچانک دادو قاضی صاحب کے ساتھ وہاں آتے نظر آئے تھے۔۔وہ اُٹھتے اٹھتے نا سمجھی سے واپس بیٹھ گئی ۔۔ذیب اور مہر بھی اس کے گرد سے اٹھیں اور تبھی دادو کے اشارے پر تینوں ماموں اور پھر زرناب پھپھو بھی اسٹیج پر چڑھ آئیں ۔۔نایاب نے ہونق شکل لیئے سب کو اچانک اپنے آس پاس صوفوں پر بیٹھتے دیکھا۔۔۔اور پھر کوئی اور بھی اسٹیج پر چڑھا تھا ۔۔گھونگھٹ کے پار نایاب کو بس جوتوں میں مقید دو پاؤں نظر آئے تھے ۔۔ اور پھر وہ نظر اوپر اٹھ کر اس شخص کا جائزہ نہیں لے پائی تھی کہ دادو کے الفاظ اس کے وجود کو جکڑ گئے تھے۔۔

"نکاح شروع کریں قاضی صاحب ۔۔"!نایاب نے گردن موڑ کر دادو کی سمت دیکھا جب وہ شخص آ کر اس کی دوسری سمت بیٹھا تھا اور تبھی نایاب کا پہلو اس مانوس آہٹ اور جانلیوا احساس سے سنا اٹھا تھا۔۔اور نایاب کو لگا وہ پتھر کی ہو گئی ہے۔۔۔ یہ پرفیوم کی مہک بہت خاص تھی۔۔وہ اسے پہچانتی تھی ۔۔اور پھر اسے جھٹکا تو تب لگا جب اس کے سامنے نکاح نامہ رکھا گیا ۔۔۔اسے لگا وہ موم کی طرح جم گئی ہے ۔۔وہ اب کبھی پگھل نہیں پائے گی۔۔اور پھر قاضی صاحب نے نکاح شروع کیا تھا ۔۔

جس میں بولا گیا نام اسے ساکت کر گیا تھا ۔۔کیا یہ حقیقت تھی یا کوئی خواب ۔۔۔

میر ذکاء ولد شاہ ویر ۔۔۔!

اور پھر نایاب نے ساری بکھرتی قوتوں کو جمع کر کے سکتے سے گردن موڑ کر اپنے پہلو میں دیکھا تھا۔۔جہاں چہرے پر گہری سنجیدگی اور سرد پن لیئے وہ بے نیاز براجمان تھا ۔۔نایاب کو جانے کیوں اس کے چہرے پر اتری ٹھنڈک سے اپنا وجود جمتا محسوس ہوا تھا ۔۔۔ہاں وہ حقیقت تھا۔۔

وہ میری ذکاء ہی تھا ۔۔وہ اسکے نکاح میں دی جا رہی تھی۔۔۔

اور اسے لگتا تھا وہ محبت پانے کے لئے نہیں بنی تھی۔۔اس کا مقصد صرف میر ذکاء سے محبت کرنا اور خاموشی سے کنارہ کرنا ہی تھا۔۔پر یہاں تو وقت کا الٹا چکر چلا تھا اور اس کے جملہِ حقوق اس بے نیاز کے نام لکھوا گیا تھا۔۔

اتنی آسانی سے ۔۔اس پر اتنی بے یقینی کا غلبہ تھا کہ زبان گنگ تھی۔۔ وہ بس ٹکٹکی باندھے ہر چہرے کو دیکھ رہی تھی۔۔

قاضی صاحب نے تین بار ایجاب قبول کروایا تھا اور نایاب جان نہیں سکی اس کے منہ سے کب کیا نکلا ہے۔۔اس کا دماغ سن پڑا ہوا تھا ۔۔اس کی سمجھ بوجھ کی تمام صلاحیتیں سلب ہو گئی تھیں ۔۔اسے ہوش تو تب آیا جب اس نے ذکاء کو ٹیبل پر جھک کر نکاح نامے پر دستخط کرتے دیکھا تھا ۔۔

کیا نکاح ہو گیا تھا ۔۔؟ کیا حقیقت میں اس کا نکاح ذکاء سے ہوا تھا ۔۔؟ اس کا دل بار بار اس سوال کی گردان کر رہا تھا ۔۔اور جواب حقیقت بن کر سامنے کھڑا تھا ۔۔سب مبارک باد پیش کر رہے تھے ۔۔ایک دوسرے کے گلے لگ رہے تھے۔۔دعائیں دے رہے

تھے۔۔اور پھر سب نے ان کے لئے دعائیں خیر مانگی تھیں ۔۔نایاب کے بھی کسی نے ہاتھ اٹھوائے تھے۔۔پتا نہیں کس نے۔۔مگر اسے سمجھ نہ آیا اسے کیا مانگنا چاہیے ۔۔؟

سب کچھ تو مل گیا تھا ۔۔اس کی آنکھوں میں جانے کیوں آنسوں کا سیلاب اُمڈ آیا ۔۔تشکر کے آنسوں تھے۔۔ جن کو بہاتے ہوئے بس شکر ادا کیا تھا۔۔۔بعض دعاؤں کی قبولیت بھی کتنی معجزاتی ہوتی ہے۔۔اس کے تو وہم ہو گمان میں بھی نہیں تھا ۔۔میر ذکاء اس کی زندگی میں ایسے شامل کر دیا جائے گا ۔۔وہ خواب تو نہیں دیکھ رہی تھی۔۔کیا سامنے زرناب پھپھو کو گلے سے لگائے انھیں پیار سے بہلاتا چپ کراتا آنسوں پوچھتا یہ شخص میر ذکاء ہی تھا ۔۔اسے اب اپنی ہی قسمت سے رشک آیا تھا ۔۔اور اسے لگتا تھا وہ بالکل بھی خوش قسمت نہیں ہے ۔۔کیا اس سے بڑی خوش قسمتی کوئی ہوگی ۔۔ من چاہا شخص اتنی آسانی سے اللہ نے جھولی میں ڈال دیا تھا ۔۔وہ کتنی نوازی گئی تھی ۔۔اس کے سالوں کی ان خاموش دعاؤں کا اجر اسے ملا تھا ۔۔جو اس نے چپکے چپکے راتوں کو جاگ کر مانگی تھیں ۔۔

ایک دم ہی اس کے ذہن میں مہر کی بات گونجی تھی۔۔

"چلو کوئی نہیں ۔۔ٹھیک ہے۔۔نہ لکھواؤ۔ویسے بھی نام نہ لکھوانے سے کونسا دولہا بدل جائے گا۔۔"تب مہر نے تو یونہی کہہ دیا تھا ۔۔مگر کس کو خبر تھی یہ جملہ امر ہو جائے گا ۔۔دولہا نہ کہ صرف بدلا تھا بلکہ من پسند بھی تھا۔۔نایاب نے ٹھنڈی آہ بھری ۔۔خوشی اس کی انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی ۔۔۔پورے لان میں مبارک باد کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔۔تمام لوگ اسٹیج پر آکر ذکاء کے گلے لگ رہے تھے۔۔وہ پیچھے ہٹتے ہوئے بے اختیار صوفے پر بیٹھ گئی۔۔ سمجھ نہیں آ رہا تھا اس وقت وہ کیا رد عمل دے۔۔

زوار کے چہرے پر خوشی کا الگ ہی جہاں آباد تھا۔۔وہ چاہتا تھا نایاب اور ذکاء ایک ہو جائے ۔۔اور وہ ہو گئے تھے ۔۔اب تو زوار کے پیر بھی زمین پر نہیں لگ رہے تھے ۔۔خوب چہک رہا تھا ۔۔شانی نے اسٹیج پر چڑھ کر ذکاء کو گلے سے لگایا ۔۔

"تم نے صبح مجھ سے کہا تھا نا ذکاء ! مجبوریوں میں نکاح نہیں ہوتے ۔۔دل راضی نہ ہو تو نکاح کوئی نہیں کرتا ۔۔اب اپنے بارے میں کیا کہنا ہے تمہارا ۔۔ یہ مجبوری تھی یا رضامندی ؟"اس نے سنجیدگی سے ٹھوس لب و لہجے میں کہا تھا ۔۔ذکاء نے لب بھینچ لیئے

۔۔لیکن اس نے سوچ لیا تھا۔۔وقت آنے پر وہ شانی کو اس بات کا جواب ضرور دے گا۔۔ابھی موقع محل درست نہیں تھا۔۔

شانی اسٹیج سے اترا اور ذکاء نایاب سے کچھ فاصلے پر بیٹھ گیا تھا۔۔سب ان کا منہ میٹھا کر رہے تھے۔۔نایاب نے کن اکھیوں سے دیکھا تھا۔۔وہ بہت کم کسی کے ہاتھ سے کھا رہا تھا۔۔اور زیادہ تر انکار کر رہا تھا۔۔نایاب کو اس کا موڈ ٹھیک نہ لگا۔۔اب کچھ رسموں کا دور چل رہا تھا۔۔دادو نایاب کے پاس آ بیٹھے تو نایاب نے بے اختیار ان کے سینے پر سر رکھ دیا تھا۔۔

آج جو انھوں نے کیا تھا وہ ان کا سب سے بڑا احسان تھا نایاب پر۔۔۔وہ مر کر بھی اس کا حساب نہیں چکا سکتی تھی۔۔۔انھوں نے اس کی خاموش محبت اس کی جھولی میں ڈال دی تھی۔۔انھوں نے پیار سے اس کے سر پر بوسہ دیا۔۔پھر فوٹو سیشن ہوا تھا۔۔زوار نے تو لمحوں میں جانے کیا کچھ کر دیا تھا۔۔شانی اور بلال کے ساتھ مل کر ذکاء کا کمرہ تک نئ دلہن کے لئے تیار کرا لیا تھا۔الگ ہی پھرتی اور جوش بھل بھل کر نکل رہا تھا۔۔۔سب

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اس کی خوشی تکتے رہ گئے ۔۔معمولی سی رسومات کے بعد فائقہ ممانی نے تھوڑا بہت جو اس وقت ممکن تھا وہ لین دین کیا تھا۔۔۔

"بیٹا یہ تمہارے لیے ۔۔اب اچانک سے جتنا ہو سکا ۔۔باقی ان شاءاللہ ولیمے سے پہلے تک کر دوں گی۔۔"انھوں نے اپنا ہی ایک جیولری سیٹ لا کر نایاب کی گود میں رکھا تھا۔۔وہ چونکی۔۔

"ممانی جان اس کی ضرورت نہیں ہے ۔۔آپ کا پیار ہی بہت ہے میرے لئے"..نایاب کو ان کا سیٹ لینا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا ۔۔۔ نم پلکوں پہ سجے ستارے لیئے اس نے بے اختیار سر نفی میں ہلایا تھا ۔۔

"میرا پیار تو ہے ہی تمہارے لیے ہمیشہ سے ۔۔اور اب تو ماشاء اللہ سے میرے ذکاء کی دلہن ہو تو پیار دگنا ہو گیا ہے ۔۔"انھوں کی آنکھوں سے جگنوں پھوٹ رہے تھے۔۔۔من چاہی بہو مل گئی تھی اُنھیں اپنے غصیل اور اکھڑ مزاج بیٹے کے لئے ۔۔اب اُنھیں کوئی فکر نہیں تھی۔۔ان کے بیٹے کو وہی سنبھال سکتی تھی ۔۔ان کی خوشی قابل دید تھی۔۔۔پورے میر ولا کی رونق بحال ہو گئی تھی ۔۔ہر کوئی مسرور تھا ۔۔بھئی گھر کی پہلی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

شادی ہو رہی تھی ۔۔وہ بھی بیٹے کی۔۔چاندنی رات کے شامیانے تلے میر ولا کے بیٹے کی شادی کی تقریب بڑے ہی جوش و خروش سے منائی گئی تھی ۔۔۔ دیکھنے والوں کی نگاہیں عاصم کا واقع بھول بھال کے اس نئے جوڑے میں الجھی رہ گئی تھیں ۔۔ سفید گھرارے میں نکاح کی دلہن بنی نایاب کے سر پر سرخ جارجٹ کا گھونگھٹ تھا اور ساتھ ہی سیاہ شیروانی میں ست رنگی دوپٹہ گلے میں لپیٹے سادہ سی تیاری میں وہ ارجنٹ دولہا میر ذکاء تھا۔۔جس کے چہرے کے تاثرات بڑے ہی سرد تھے ۔۔۔

....

سب رسومات میں مصروف تھے جب وعدے کے مطابق شانی فاریہ کو باہر نکال لایا تھا ۔۔آگے آگے چلتا شانی پورے گھر میں میر ولا کے افراد سے چھپتا چھپاتا چل رہا تھا اور پیچھے پیچھے اشتیاق وَ سراسیمگی سے پورے گھر کو دیکھتی فاریہ چل رہی تھی ۔۔اس کی آنکھوں میں شوق کا جہاں آباد تھا ۔۔ہر شے کو استعجاب سے تکتی سراہتی وہ آ رہی تھی۔۔

"دیکھو۔۔اگر کسی نے کچھ بھی تم سے پوچھا تو جواب مت دینا ۔۔ہاں لیکن اگر میرے گھر سے کسی نے پوچھا تو چپ مت رہنا ۔۔انھیں شک ہو گا ۔تم انہیں نہیں جانتی۔۔سب آج

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کے زمانے کے آئنسٹائن بنے پھرتے ہیں۔۔۔کہہ دینا تم مہر یا ذیب کی طرف سے انوائٹڈ ہو۔۔ان کی کالج فرینڈ ہو یا ان کی کسی فرینڈ کی فرینڈ ۔۔یا دور پرے کی رشتے دار یا کچھ بھی ۔مگر بات سنبھال لینا اور ہوشیار رہنا۔۔میں کوشش کروں گا تمہارے آس پاس رہوں اور اگر میں نہ رہ سکا تو پلیززز بھانڈا نہ پھوڑ دینا۔۔" شانی کی دھیمی دھیمی رازدارانہ ہدایت زور و شور سے جاری تھیں۔۔۔بنا پیچھے دیکھے وہ اسے سمجھاتا ہوا باہر لان کی سمت جاتا اور بھی جانے کیا کچھ کہہ رہا تھا مگر فاریہ کا دھیان اب اس کی ہدایات پر نہیں ایک طرف کھڑے کسی سے گفتگو کرتے سفید کاٹن کی شلوار قمیص میں ملبوس اس کڑک دار ہستی پر جا اٹکا تھا۔۔

سفید بال، گوری چٹی رعب دار شخصیت اور پشت پر ہاتھ باندھے کھڑے تیکھے نقوش والے وہ بزرگ ایک دم فٹ فاٹ کھڑے تھے۔۔۔اپنی عمر کے عام لوگوں کی طرح ان کی صحت بہت اچھی تھی۔۔کمر سیدھی تھی۔۔مگر پھر بھی ان کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔۔جو پشت پر بندھے ہوئے ہاتھوں میں پکڑے وہ کسی بات پر ہنس رہے تھے۔۔وہ بہت خوش

نظر آ رہے تھے ۔۔فاریہ کی حسرت تمام ہوئی تھی۔۔وہ انھیں دیکھنا چاہتی تھی اور دیکھتے ہی پہچان بھی چکی تھی۔۔

"دادو"!اس نے مسرت سے مسکرا کر ان کا نام زیر لب پکارا اور پھر بے اختیاری کے عالم میں ان کی سمت چلی گئی۔۔۔ شانی کو خبر نہ تھی اور وہ دادو کے پاس پہنچ چکی تھی۔۔۔

"السلام علیکم"!اس نے جاتے ہی بڑی عقیدت سے انھیں سلامتی بھیجی تھی۔۔بڑے ماموں سے محو گفتگو دادو نے چونک کر سامنے کھڑی اس لڑکی کو دیکھا ۔۔

"وعلیکم السلام بیٹا۔۔"دادو نے حیرت سے اسے دیکھ جواب دیا ۔۔جبکہ چہرے پر الجھن تیر گئی تھی ۔۔

"کیسے ہیں آپ ؟"فاریہ کی آنکھوں میں بڑی تابعداری تھی۔۔

"میں ٹھیک ہوں بیٹا آپ سنائیں ۔۔معاف کرنا میں نے پہچانا نہیں"!.دادو نے ذرا شرمندگی سے کہا تھا۔۔۔ پھر سوالیہ نظروں سے بڑے ماموں کو دیکھا انھوں نے بھی سر نفی میں ہلا دیا تھا۔۔اس لڑکی سے تو وہ بھی لا علم تھے۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"جی آپ مجھے نہیں پہچانتے ۔۔مگر میں پہچان گئی ہوں۔۔۔آپ سے مل کر خوشی ہوئی ۔۔"فاریہ نے رسان سے کہا ۔۔

"اوہ ہمیں بھی " !دادو نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا ۔۔فاریہ کی آنکھوں میں اس شفقت پر نمی گھلی گئی ۔۔یہ شفقت ہی تو وہ یاد کرتی تھی۔۔جو اتنے سالوں سے اس کے پاس نہیں تھی۔۔

"بیٹا آپ آرام سے انجوائے کریں فنکشن ۔۔اور کھانا لازمی کھا کر جایئے گا ۔۔"بڑے ماموں نے بھی محبت سے سر پر ہاتھ پھیر کر اسکی آؤ بھگت کا فریضہ انجام دیا تھا ۔۔وہ مسکرا کر آہستہ سے پلٹ گئی۔۔دادو کی الجھی نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا ۔۔

"شاید مہر اور ذیب کی جانب سے مدعو ہے یہ بچی۔۔"بڑے ماموں نے دادو کو دیکھ قیاس کیا تھا ۔۔وہ سر ہلا کر پھر سے اپنی ماندہ گفتگو میں مگن ہو گئے ۔۔

"ارے یہ کہاں گئی؟ "اپنے پیچھے فاریہ کو نہ پا کر شانی کا خوف بڑھ گیا تھا ۔۔ارد گرد پورے مہمانوں کے درمیان اسے جلدی سے ڈھونڈتے ہوئے وہ پیچھے ہٹتے ایک عورت سے ٹکرا گیا تھا ۔۔

"اوہو شانی۔۔کیا مسئلہ ہے تمہیں ۔۔کیا ڈھونڈ رہے ہو؟ "اٹکنے والی بڑی ممانی تھیں ۔۔بری طرح بیٹے کو جھڑک کر انھوں نے چکراتا سر تھاما تھا۔

"ماما وہ میں لڑکی".. وہ بتاتے ہوئے یک دم منہ پر ہاتھ رکھ گیا سامنے ہی ماں کی تیز نگاہیں منتظر تھیں۔۔

"لڑکی ہاں..؟ "انھوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ لپک کر اس کا کان پکڑ لیا۔۔

"ارے نہیں ماما ۔۔میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔"اس نے اپنے گرد مہمانوں کو گزرتے دیکھ خجل ہو وضاحت پیش کرنا چاہی تھی۔۔

"اچھی طرح جانتی ہوں تمہیں ۔۔میں نے کیا کام کہا تھا تمہیں ۔۔موقعے کے وقت رفو چکر ہو گئے اور یہاں لڑکیوں کے پیچھے گھوم رہے ہو۔۔۔چلو ذرا تم بتاتی ہوں میں"..وہ اسے کھینچتے ہوئے ایک طرف لے کر چلی گئیں ۔۔وہ بے چارہ فاریہ کو تلاشنے کے لئے نظروں کی مشقت کرتا ہی رہ گیا۔۔مگر فاریہ اسے کہیں نظر نہیں آئی تھی ۔۔

•••••••••••••

فنکشن ختم ہو چکا تھا۔۔مہمان چلے گئے تھے ۔۔میر ولا کے مکین اندر ہال میں بیٹھے ہوئے تھے ۔۔باہر کا لان پورا خالی تھا ۔۔برقی قمقموں کی تیز روشنی اب بڑی بے زار کر دینے والی تھی۔۔بے ترتیب کرسیاں اور کچھ ٹیبل پر کھانے کے برتن ہنوز پھیلے ہوئے تھے۔۔ جگہ جگہ بکھری چاندنیاں پھولوں کی پتیاں اور خالی پڑا اسٹیج اب منہ چڑا رہا تھا ۔۔ان میں سے ایک کونے پر رکھی کرسی پر ذکاء بیٹھا تھا۔۔۔تنہا ۔۔ایک دم گہری چپ لیئے ۔۔

اچانک سے کیا ہو گیا تھا اس کی سمجھ سے باہر تھا۔۔ ایسا اچانک اور حادثاتی نکاح ۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ اب بات پر ہنسے یا غصہ کرے۔۔

دماغ بالکل شل ہو رہا تھا ۔۔وہ کیا کرے؟ ایک دم زندگی بدل گئی تھی۔۔ اس کا سر پھٹ رہا تھا ۔۔دل تھا کہ سب کچھ تہس نہس کرنے کا چاہ رہا تھا ۔ مگر پہلی بار ذکاء کو لگا تھا اس کا اختیار کسی شے پر بھی نہیں رہا ۔۔

"بھائی آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں اکیلے ۔۔سب آپ کو اندر بلا رہے ہیں". زوار اسے ڈھونڈتا ہوا وہاں چلا آیا تھا ۔۔اس نے سٹپٹا کے بنا پلٹے آبرو مسلا ۔

"ہاں۔۔تم جاؤ۔میں آتا ہوں"۔بڑی دقتوں سے اس نے خود کو نارمل حالت میں کیا تھا ۔۔وہ غصہ نکالتا بھی کس پر؟ زوار کو اس کی سرخ آنکھوں کو دیکھ وہ بالکل بھی ٹھیک نہ لگا..مگر اس وقت اسے چھیڑنا مناسب نہیں تھا۔۔

"ٹھیک ہے آپ آ جائیں۔۔"وہ فقد اتنا ہی کہتے ہوئے بغور جائزہ لیتی نگاہ سے دیکھتے ہوئے پلٹ گیا تھا۔۔ذکاء نے ایک غیر محسوس کن سانس فضا کی نذر کی اور ٹیبل پر رکھا فون اٹھا کر سنجیدگی سے اندر داخل ہوا تھا۔۔سامنے ہی پورا ہال میر ولا کے مکینوں سے بارونق سا لگ رہا تھا۔۔اس نے طائرانہ نظر دوڑائی اور ہر خوشی سے چھکتے وجود کو نظر انداز کرتا اوپر کی سمت بڑھ گیا۔۔اسے ہر چیز اپنا مذاق اڑاتی محسوس ہو رہی تھی۔۔

"ارے ذکی کہاں جا رہے ہو۔۔"اقراء ممانی کی خوشگوار پکار پر وہ قصداً ٹھہرا۔

"جی"!اس نے مسکرانے کی قطعاً کوشش نہیں کی تھی۔۔۔ہاں لیکن اقراء ممانی کے پاس بیٹھی نایاب پر اس کی نظر پڑی تو گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی تھی۔۔۔فوراً ہی اس نے نگاہیں اس چند گھنٹے قبل خود کی زندگی میں شامل ہوئی لڑکی سے پھیر لی تھیں۔۔نایاب کی پلکیں تو اس کی آمد سے ہی لرزنے لگی تھیں۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"بیٹا کہاں جا رہے ہو ۔۔آؤ تھوڑا نایاب کے پاس بیٹھ جاؤ ۔۔ایک اچھا سا فوٹو سیشن کر لیتے ہیں ۔۔"انھوں نے اشتیاق سے پھر پکارا تھا ۔۔

"نہیں ۔۔بس ٹھیک ہے جتنا ہو گیا کافی ہے۔۔مجھے سونے جانا ہے ۔۔ صبح جلدی نکلنا ہے مجھے ۔۔ایک میٹنگ ہے۔۔"اس نے بڑی ہی مشکلوں سے خود کا توازن برقرار رکھا تھا ۔۔ضبط کے کڑے مرحلوں سے گزرتے ہوئے وہ ہموار لہجہ بنائے ہوئے تھا ۔

"لو بھئی۔۔کہاں جانا ہے تم نے صبح ۔۔اب تم کچھ دن کی چھٹیاں لے لو۔۔"فائقہ ممانی کچن سے ٹرے میں سب کے لئے جوس لے کر نکلی تھیں ۔۔بیٹے کی نئ منطق پر فوراً نقطہ اعتراض اٹھایا تھا ۔۔

"کس خوشی میں چھٹیاں لے لوں ؟"لٹھ مار تاثرات لیئے اس نے نروٹھے پن سے ماں کو گھورا ۔۔اس کی بات پر جانے کیوں نایاب کو اپنی ہتھیلیوں سے عرق نکلتا محسوس ہوا۔۔۔ہتک آمیز نظروں سے اس نے ذرا کا ذرا نگاہ اٹھا اس سفاک کو دیکھا تھا۔۔جو بڑی آسانی سے اس کی امیدوں کو توڑنے پر کمربستہ تھا ۔۔ اس کا ٹھنڈا ٹھار لہجہ روح جما دینے والا تھا

۔۔۔

”لو بھئی۔۔اپنے نکاح کی خوشی میں ۔۔“فائقہ ممانی نے ورطہ حیرت سے بیٹے کو دیکھا تھا ۔۔اس کا لیا دیا انداز تو ویسے ہی ان کا پارہ چڑھا رہا تھا ۔۔

”ماما میرے نکاح کی خوشی آپ سب کو اور خصوصاً زوی کو بہت چڑھی ہوئی ہے ۔۔“ذکاء نے تیز نظر چبھتے ہوئے زوار پر ڈالی تھی جس نے اس کے لاکھ منع کرنے کے باوجود بھی اس کا کمرہ سجوا دیا تھا۔۔۔وہ ذکاء کی گھوریوں کو دیکھ انجان بن گیا ۔۔

”تو ایک کام کریں ۔۔آپ لوگ چھٹیاں لے لیں۔۔اور خاص طور پہ زوی کی چھٹیاں کرا لیں۔۔۔اور کچھ نہیں تو کم از کم کچھ دن گھر رہ کر میرے نکاح کے ڈنکے ہی بجا لے گا۔۔“ذکاء کے سرد طنزیہ انداز پر سب گھر والوں نے اچنبھے سے اس کے تیور دیکھے تھے۔۔۔یہ تو اچھا تھا اس وقت وہاں تینوں ماموں اور دادو نہیں تھے اور نہ ہی زرناب پھپھو۔۔ورنہ اس کے کاٹ دار لہجے پر کتنی شرمندگی اٹھانی پڑتی انھیں ۔۔۔نایاب کا سر کچھ اور گردن سے جا لگا ۔۔۔وہ جواب دینے سے چوکتا نہیں تھا ۔۔مگر اس وقت اس کے ایسے جوابوں کی امید کسی کو نہیں تھی ۔۔ نایاب کا چہرہ توہین سے سرخ پڑنے لگا۔۔

"تمیز کر لو کچھ۔۔کیا کچھ بھی بکے جا رہے ہو۔۔؟" فائقہ ممانی نے اسے تادیباً جھڑک دیا ۔۔اس نے آنکھیں کوفت سے چڑھائیں اور جبڑا کسے اوپر کہ سمت قدم بڑھا دیئے ۔۔

"اب کہاں چلے ۔۔ادھر آؤ میری ساتھ ۔۔اور شمیم نایاب کو کمرے میں لے جاؤ"!فائقہ ممانی نے اسے ڈپٹ کر اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ کیا اور چھوٹی ممانی کو نایاب کی سمت متوجہ کر کے اپنے کمرے میں چلی گئیں ۔۔ذکاء نے لب بھینچ کر بے زاری سے اُنھیں دیکھا اور پھر ان کے پیچھے کمرے میں داخل ہوا۔۔

"دیکھو ذکی۔۔اب اپنا موڈ ٹھیک کر لو۔۔ یہ کس طرح بات کر رہے ہو تم سب کے سامنے ۔۔اگر تمہارے دادو کو تمہارے اس رویے کا علم ہوا تو کتنا برا لگے گا انھیں ۔۔ان کا کہا مان ہی لیا ہے تو پھر اب اس رشتے کو پوری ایمانداری اور پیار سے نبھاؤ بھی۔۔ اور نایاب کے ساتھ تو کچھ الٹی سیدھی بات مت کرنا۔۔وہ بچی پہلے ہی بہت دکھی ہوئی ہے۔۔ اسے پیار سے لے کر چلنا اور اب جو ہو گیا ہے اس بات پر بحث کرنے سے بہتر ہو گا اب آگے کی زندگی کا سوچنا ۔۔دیکھو ذکی ۔۔نایاب بہت ہی نیک اور صالح بچی ہے۔۔درد مند دل رکھنے والی۔۔ذمے دار اور بہت پیاری ۔۔اسے کوئی دکھ تکلیف مت دینا اور میں پھر

سے کہہ رہی ہوں کوئی الٹی بات مت کرنا جس سے اسے دکھ ہو۔۔ سمجھے"!انھوں نے اس کے اندر قدم رکھتے ہی نصیحتوں کے انبار کھول دیئے تھے۔۔وہ اکتاہٹ کا شکار ہوا۔۔

"جی ماما اور کچھ؟"اس نے بے زاری سے پوچھتے ہوئے جان چھڑانا چاہی۔۔وہ تھکا ہوا تھا بہت اور یہاں تو مکالمے ہی ختم ہونے کو نہیں آ رہے تھے ۔۔

"اگر تو تم سمجھ گئے ہو تو بس اتنا ہی اور اگر نہیں یا تمہیں کسی بات کا غصہ ہے اور وہ تم دل میں دبائے بیٹھے ہو تو ذکی یہ غلط ہے ۔۔جو ہوا ہے وہ تمہارے نصیب میں تھا ۔۔اس میں کسی کا کوئی قصور نہیں ہے وہ ایسے ہی ہونا تھا ۔۔بہتر ہو گا اسے مان لو۔۔بھلے کچھ وقت لے لو مگر اس رشتے کو دل سے تسلیم کرو۔۔اور میں پھر سے کہہ رہی ہوں ۔۔۔"

"نایاب سے کوئی الٹی بات نہیں کرنی، سمجھ گیا میں ۔۔"اس نے اعصاب ڈھیلے چھوڑ زچ ہو کر ماں کی بات کاٹی۔۔

"ہاں ٹھیک ہے۔۔اور سنو اس کے لئے تم نے کچھ لیا تو نہیں ہو گا نا؟"انھوں نے سنجیدگی سے پوچھا ۔۔اس نے لب بھینچ کر ماں کو دیکھا ۔۔

"آپ مجھے صبح ہی بتا دیتی کہ آج میرے سر پر نکاح کا بلاسٹ ہونے والا ہے تو میں ایڈوانس میں خرید لیتا کچھ۔۔"اس نے تپ کر طنز کیا تھا۔۔انھوں نے گھور کر بیٹے کو دیکھا۔۔جو طنز کے تیر پھینکنے میں ماہر تھا۔۔

"اچھا ٹھیک ہے۔۔اب تو کمرے میں جاؤ وہ انتظار کر رہی ہو گی اور صبح لازمی کچھ لے آنا اس کے لئے۔۔"انھوں نے بیٹے کے کشادہ کندھے پر ہاتھ پھیر کر اس کی اونچی قد کاٹھی کے باعث اس کا چہرہ جھکا کر پیشانی پر بوسہ دیا تھا۔۔اس نے ماں کے نرم ممتا بھرے لمس کو محسوس کر آنکھیں موندیں اور پھر سیدھا ہوا۔۔۔

"چلو جاؤ۔۔خوش رہو۔۔"انھوں نے اس کی گال چھو کر پیار کیا اور نم آنکھوں سے ڈھیر ساری بلائیں لیں۔۔وہ سنجیدگی سے پلٹا اور سبک قدموں سے کمرہ چھوڑ گیا۔۔۔حالانکہ وہ کہنا چاہتا تھا رخصتی بھی ساتھ ہی کرنے کی کیا جلدی تھی۔۔

....

"فاریہ تم اچانک کہاں چلی گئی تھی۔۔؟"شانی پریشان حال سا واپس کمرے میں لوٹا تو سامنے ہی آئینے کے سامنے کھڑی آویزے اتارتی فاریہ اس کی آواز سن گھومی۔۔

”میں تو سب مہمانوں کے بیچ ہی بیٹھی ہوئی تھی اور آپ کو پتا ہے ۔۔میں آپ کے دادو سے بھی ملی۔۔میں نے انھیں سلام دیا،وہ مجھ سے اچھے سے ملے اور بہت ساری دعائیں بھی دیں۔۔۔اور آپ کے بابا بھی ساتھ ہی تھے۔۔وہ بھی مجھے بہت اچھے لگے ۔۔سچ کہوں تو آپ کی فیملی کا ہر ممبر بے حد متاثر کن کردار ہے۔۔مجھے بہت خوشی ہوئی سب کو دیکھ کر میں بتا نہیں سکتی کتنی۔۔“وہ تو تیار بیٹھی تھی ۔۔جیسے ہی شانی سامنے آیا وہ تمام روداد سنانے بیٹھ گئی۔۔شانی بونچھکا سا کھڑا اسے منہ کھولے دیکھنے لگا۔۔

”کیا۔۔تم سب سے ملی ہو۔۔دادو اور بابا سے بھی“.شانی نے حیرت سے دہرایا تھا۔۔اس خبر سے تو اسے اپنا دماغ چکراتا محسوس ہوا تھا۔۔بس دھڑام سے گرنے کی رعایت مل گئی تھی ۔

”ہاں۔۔اور سب بہت اچھے ہیں۔۔“وہ تو اپنی ہی خوشی میں مسرور تھی۔۔

”فاریہ یو گون میڈ۔۔۔؟ میں نے تم سے کہا بھی تھا کوشش کر کے میرے گھر والوں سے فاصلے پر رہنا۔۔تمہیں اندازہ بھی ہے اگر کسی کو شک ہو جاتا تو کتنی بڑی مشکل پیدا ہو سکتی تھی۔۔“

"ہاں لیکن کسی کو شک نہیں ہوا نا۔۔ اور کسی نے مجھ سے کچھ نہیں پوچھا۔۔اور مجھے یہاں آتے ہوئے بھی کسی نے نہیں دیکھا۔۔یقین کریں"!فاریہ بہت خوش تھی۔۔شانی نے لب بھینچ کر اسے دیکھا۔۔

"بس اب یہ جھنجھٹ تو ختم ہو ہی گیا ہے۔۔کل میں ذکاء سے کہتا ہوں ہمیں اب تمہارے بابا کو ڈھونڈنا چاہیے۔۔یا پھر تمہارا کہیں اور رہنے کا انتظام کرتے ہیں۔۔ تمہیں یہاں رکھنا بہت بڑا رسک ہے۔۔میرا آدھا خون جل گیا ہے اس خوف میں رہ رہ کر کہ کسی کو پتا نہ چل جائے۔۔"

وہ بستر پر بیٹھ کر جوتا اتارتے ہوئے سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔فاریہ نے منہ بسورا۔۔وہ اتنی خوش تھی اور یہ موصوف اس کی سن ہی نہیں رہا تھا ٹھیک سے۔۔وہ منہ لٹکا کر منہ دھونے چلی گئی تھی۔۔شانی نے ایک نظر اسے دیکھا۔۔اور پیچھے ڈھے گیا۔۔

....

سب خواتین نایاب کو پیار اور رسان سے نئی زندگی کے گُر سکھاتی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھیں۔۔ذیب اور مہر کا تو فوٹو سیشن ہی ختم ہونے میں نہیں آ رہا تھا۔۔وہ بھی اس

وقت ذکاء کے کمرے میں ہی موجود تھیں۔۔اور الگ الگ پوز سے تصویریں کھینچ رہی تھیں۔۔اقراء ممانی نے دو بار توٹوکا بھی تھا۔۔مگر وہ کچھ دیر پھولوں سے لدا ہوا کمرہ دیکھنے اور تعریفوں کے پل باندھنے کے بعد دوبارہ شروع ہو گئی تھیں۔۔

نایاب بستر کے وسط میں بیٹھی ہتھیلیوں کو مسل رہی تھی۔۔ دل پر لرزا طاری تھا۔۔سب سے زیادہ پریشانی اسے ذکاء کے رویے کی تھی ۔۔

"چلو لڑکیوں ۔۔باہر جاؤ اب۔۔ذکاء کو اندر آنا ہے". شمیم ممانی نے اندر آتے ہی زیب اور مہر کو کہتے گویا اعلان کیا تھا ۔۔نایاب کا دل اچھل کر حلق میں اٹک گیا ۔۔اقراء ممانی نایاب کے پاس بیٹھی تھیں ۔۔وہ اتر کر کمرے سے نکلیں تو نایاب کے ہاتھ کانپنے لگے ۔۔

"ارے یہ کچھ زیادہ ہی جلدی نہیں ہے ذکاء بھائی کو۔۔"مہر نے منہ بنایا تھا ۔۔اسے تو پھولوں سے مہکا کمرہ بڑا ہی پسند آ رہا تھا ۔۔اور یہاں سے نکلنے کا تو جیسے فی الحال کوئی ارادہ نہیں تھا ۔

”لو کاہے کی جلدی ۔۔وقت دیکھا ہے کیا ہو رہا ہے ۔۔چلو سوؤ جا کر تم دونوں بھی۔۔“شمیم ممانی نے ڈپٹتے ہوئے کہا اور فوراً سے بیشتر باہر نکالا اُنھیں ۔۔وہ تن فن کرتی ہوئی باہر بھاگی۔۔

”چلو بیٹا ۔۔خوش رہو “!شمیم ممانی نے بستر پر بیٹھی نایاب کے سر پر بوسہ دیا اور ڈھیر ساری دعاؤں کے سنگ اس کا دوپٹہ ہلکا پھلکا سا درست کرتی باہر نکل گئیں ۔۔نایاب کا دل تیزی سے دھڑکنے لگا ۔۔۔گھبراہٹ سے پسینے چھوٹ پڑے ۔۔ان کے جانے کے کچھ دیر بعد اس نے دروازے سے دو قدم اندر آتے دیکھے تھے۔۔

اسے لگا اب دل پسلیوں کو توڑ کر باہر آن گرے گا۔

سر کچھ اور جھکاتے ہوئے وہ مزید سمٹ بیٹھی ۔

دو قدم اب اسکی سمت آنے کے بجائے سیدھا الماری کی سمت گئے تھے۔۔جہاں سے آرام دہ سوٹ نکال کر وہ باتھ روم میں بند ہوا تھا۔۔۔ نایاب نے کچھ سکون کا سانس بحال کیا ۔۔مگر یہ سکون بھی کچھ ہی پل کا تھا۔۔۔دس منٹ بعد وہ پھر باہر آیا تھا اور آئینے کے سامنے گیا ۔۔نایاب نے دل تھام لیا ۔۔

وہ اب اس کی طرف آئے گا۔۔

اس نے سوچا اور گہری سانس کھینچی۔۔۔اور وہ اس کی طرف آیا تھا۔۔نایاب نے گھرارہ مٹھیوں میں دبوچ لیا۔۔

وہ اس کے پاس ٹھہرا۔۔نایاب کی سانس اٹکی۔۔وہ اس کی سرعت میں جھکا نایاب نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔

مگر کچھ لمحے تک جب سامنے سے کوئی ردعمل ظاہر نہ ہوا تو نایاب نے دھیرے سے آنکھیں کھول دیں۔۔اس کی سرعت اب خالی تھی۔۔اس نے سٹپٹا کے اپنے گرد دیکھا تو خالی اطراف نے منہ چڑایا۔۔اور جب گردن موڑی تو وہ موصوف اس کے پیچھے سے اپنا تکیہ اٹھا کر اپنی جگہ درست کر کے لیٹ بھی چکے تھے۔۔نایاب کو دھچکا لگا۔۔بے انتہا بے عزتی محسوس ہوئی تھی۔۔اس قدر نظر اندازی وہ بھی پہلی ہی رات۔۔نایاب کو اپنا آپ بے وقعت اور بے ضرر سا لگا۔۔کیا وہ اتنی غیر اہم تھی کہ اس نے بات تک کرنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔۔اس کے حلق میں بہت بری طرح کچھ اٹکا تھا۔۔شاید آنسوؤں کا پھندا۔۔پل میں اس کی آنکھیں بھر آئیں۔۔گردن موڑ کر وہ کتنی ہی دیر ذکاء کو تکتی

رہی۔۔وہ آنکھوں پر بازو رکھے چت لیٹا تھا۔۔سینے تک کمبل اوڑھے سو چکا تھا یا شاید سونے کی کوشش کر رہا تھا۔۔زندگی تو دونوں کی ہی منتشر ہوئی تھی۔۔۔مگر وہ چاہتا تو بات کر کے اسے اور خود کو دلاسا دے سکتا تھا۔۔کم از کم اتنا ہی کہہ دیتا وہ ابھی بہت ڈسٹرب ہے۔۔کل،پرسوں یا اگلے ہفتے بات کریں گے۔۔یا کچھ بھی ایسا جو نایاب کے دل پر ٹھنڈی پھوار برسا دیتا۔۔اسے ذکاء سے اپنے حسن کی تعریفیں سننے کی خوش فہمی تو ویسے بھی نہیں تھی۔۔وہ ایسا تھا بھی نہیں کہ ایسے ایمرجنسی نکاح میں ملی دلہن کی تعریفوں میں زمین آسمان کے قلابے ملاتا۔۔لیکن کچھ تو کہتا۔۔کوئی تسلی، کوئی بات، کچھ بھی۔۔نایاب نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اپنی خالی ہتھیلیوں کو دیکھا۔۔۔ذکاء سے اس قدر لاتعلقی کی امید نہیں تھی اسے۔۔مانا کہ غیر متوقع نکاح تھا۔۔مگر نایاب سے اس کا رشتہ پھپھو زاد کا بھی تو تھا۔۔۔وہ کزن تھی،وہ بات تو کر سکتا تھا۔۔اس نے گیلی سانس کھینچی اور خود سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔۔ساری ہمت مجتمع کرنے کے بعد اس نے حتمی آہ بھری اور مستحکم انداز میں اسے دیکھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”ذذذ۔ذکاء“!بے حد دھیمی سی پکار اس کے حلق سے نکلی تھی ۔۔مگر وہ متوجہ نہیں ہوا تھا۔۔شاید سو گیا تھا ۔۔نایاب نے گھٹنوں کے گرد لپٹے ہاتھ کھولے تو چوڑیوں کی جلترنگ سے کمرے کی فضا میں دل موہ لینے والا ارتعاش پھیلا۔۔

”ذکاء“!!اس نے پھر پکارا مگر جواب ندارد ۔۔وہ مٹھی مسلتے ہوئے لب کچلنے لگی۔۔پھر ہلکے سے اس نے ذکاء کا کندھا چھوا تھا۔۔

”ذکاء“!

”لائٹ بند کر دو نایاب“!اس نے کچھ اس قدر سخت انداز میں کہا تھا کہ اگلی بات نایاب کے حلق میں ہی دم توڑ گئی۔۔

مطلب وہ کچھ سننا بھی نہیں چاہتا تھا ۔۔نایاب کا دل پھر سے بھر آیا ۔۔وہ دل برداشتہ ہو کر اٹھی اور لائٹ آف کرتے ہوئے آئینے کے سامنے جا بیٹھی ۔۔ کھڑکی سے آتی چاند کی نقرئی سی روشنی میں بیٹھی وہ کتنی ہی دیر بے آواز آنسوں بہاتی رہی تھی۔۔۔ اگر ایسا ہی کرنا تھا تو نکاح ہی کیوں کیا تھا۔۔۔؟

....

سرخ رنگ کی سادہ سی فراک پہنے بنا میک اپ کے بھی اس کا روپ نکھر آیا تھا۔۔گیلے بالوں کو کنگھے سے سنوار کر اس نے سوکھنے کے لئے پشت پر کھلا چھوڑ دیا تھا۔۔اس کی نیند کی وجہ سے ڈرائیر سے خشک کرنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی اس نے۔۔۔ ہلکا سا لب کلوز لگا کر وہ آئینے کے سامنے بیٹھی اس کے جاگنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔پچھلے ڈیڑھ گھنٹے سے یونہی بے مقصد بیٹھی وہ جانے کیا کچھ سوچتی رہی تھی ۔۔ عجیب سی سوچوں کی ڈوریاں تھیں جو الجھی جا رہی تھیں ۔۔لب کچلتے ہوئے وہ آدھے سے زیادہ لپ گلوز بھی لبوں سے غائب کر چکی تھی۔۔

آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا تو بہت بجھا بجھا اور بے رونق سا لگا ۔۔ پھر گھر والوں کا خیال آتے ہی اس نے سوچا کچھ ہلکا سا میک اپ کر لے۔۔بالکل ہی منہ دھوئی دلہن لگ رہی تھی۔۔پھیکی سی۔۔ مگر پھر میک اپ باکس کی سمت جاتا ہاتھ اس نے بے دلی سے واپس موڑ لیا تھا۔۔کیا کرتی میک اپ کر کے بھی۔۔۔ چہرہ تو تمام پژمردگی جھلکا رہا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

۔۔زرناب پھپھو نے تو دیکھتے ہی اس کی بے کیفی محسوس کر لینی تھی۔۔ جھوٹی مسکراہٹ بھی کہاں تک کارگر ثابت ہو سکتی ہے ۔۔

گردن موڑ کے اس نے بستر کی جانب دیکھا ۔۔وہ ہنوز کروٹ دوسری سمت لیئے گہری نیند میں سو رہا تھا ۔۔اور نایاب کو باہر جانا تھا ۔۔اس کے بنا اکیلے باہر جانا بھی عجیب ہی لگ رہا تھا ۔۔سب پوچھتے تو کیا کہتی ۔۔

"کیا کروں؟ انھیں اٹھاؤں یا چلی جاؤں باہر ۔۔سب نے پوچھا تو کہہ دوں گی سو رہے ہیں".اس نے اضطراب سے سوچا اور پھر اپنی بات کو ہی رد کر دیا ۔۔

"اٹھا ہی دیتی ہوں "!دوپٹہ گلے میں پھیلاتی وہ بستر کی جانب آئی اور اس کا کندھا ہلانا چاہا مگر پھر ٹھہر گئی۔۔

"غصہ ہی نہ ہو جائیں "!.متذبذب سا ہو کر پھر ارادہ ملتوی کر دیا ۔۔ بے چینی سے وقت دیکھا تو پریشانی میں اضافہ ہوا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"یا اللہ! اتنی دیر ہو رہی ہے۔۔سب کیا سوچ رہے ہونگیں کہ میں ابھی تک سو رہی ہوں ۔۔"اس نے پریشانی سے مٹھی مسل کر لبوں سے لگائی ۔۔وہ بے چاری تو فجر کے بعد سوئی تھی وہ بھی پندرہ منٹ کے لئے آنکھ لگ گئی تھی۔۔۔ساری رات تو وہ ذکاء کے رویے پر آنسوں ہی بہاتی رہی تھی۔۔

ایک نظر اسے دیکھا تو دیکھتی ہی رہ گئی ۔۔ذکاء کی آنکھیں بند تھیں اور اس کی پلکیں بہت گھنی اور خم دار تھیں ۔۔اسے خوشگوار سی حیرت ہوئی۔۔۔پہلی بار اس نے دیکھا تھا کسی مرد کی اتنی خوبصورت اور دلکش پلکوں کو۔۔ پھر اس نے پہلی بار پورے استحقاق سے ذکاء کا ہر نقش گہری نظر سے دیکھا تھا ۔۔وہ بے حد خوبصورت تھا۔۔ اتنا کہ نایاب تک نظر بھر کر زیادہ دیر اسے دیکھ نہیں پائی تھی ۔۔اس کا پرنور چہرہ بہت کم کسی نظر کو بھرپور دیدار کی اجازت دیتا تھا۔۔

حسین تو بہت تھا کاش اتنا سفاک نہ ہوتا۔۔

نایاب نے بے اختیار نگاہ چرائی اور پلٹ گئی۔۔

"سوئے رہیں یہ۔۔میں ہی چلی جاتی ہوں باہر ۔۔اور کب تک انتظار کروں ۔۔"وہ بالآخر کسی نتیجے تک پہنچ کر باہر جانے کو پلٹی تھی کہ ٹیبل سے پیر اٹکا اور اس پر رکھی ائیر فریشنر کی بوتل زور دار آواز سے زمین پر گری۔۔نایاب کا دل اچھل کر حلق میں اٹک گیا ۔۔اس کی ناگوار آواز پر وہ نیند سے جاگ گیا تھا۔۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے نایاب ۔۔؟"وہ کچی نیند سے جاگا تو بری طرح جھنجھلا گیا۔۔نایاب نے گھبرا کر بوتل اٹھا کر واپس رکھی۔۔

"آئم سوری۔۔وہ غلطی سے گر گیا".اس نے وضاحت پیش کرنا لازمی سمجھا۔۔ذکاء کی سرخ ڈوریوں والی آنکھوں کی گھوری اسے بے حواس کرنے کو کافی تھی۔۔۔

"حد ہے ۔۔کل سے زندگی کا سکون ہی تباہ ہو گیا ہے ۔۔"وہ غصے سے کمبل کھینچ کر اٹھا اور بکھرے بال پیچھے کو سنوارتا جوتا اڑس بڑبڑاتے ہوئے باتھ روم میں بند ہو گیا تھا۔۔وہ ہکا بکا سی اس کا منہ ہی دیکھتی رہ گئی ۔۔

"میں نے جان بوجھ کر تو کچھ نہیں کیا".اسے افسوس تھا اس کی نیند خراب ہونے کا۔۔مگر تسلی بھی تھی۔۔وہ اٹھ گیا تھا۔۔اب وہ باہر جا سکتی تھی ۔۔خاموشی سے باہر نکل آئی ۔۔۔

....

"السلام و علیکم"!اس نے کچن میں قدم رکھتے ہی مشترکہ سلام کیا تھا۔۔اس کی دھیمی پکار پر تمام خواتین خوشی سے گھومیں۔۔

"وعلیکم السلام ۔۔کیسی ہے میری بچی"!زرناب پھپھو کی خوشی سب سے عظیم تھی۔۔۔ان کی اکلوتی بیٹی کی شادی ہو گئی تھی۔۔فرض بھی ادا اور بیٹی بھی نظروں کے سامنے تھی۔۔اور کیا چاہیئے تھا بھلا۔۔۔اور پھر داماد بھی بھتیجا اور سب سے بڑی بات ویل سیٹلڈ تھا۔۔۔زرناب پھپھو کے لئے یہ سب کچھ زندگی کی رنگینیوں سا تھا۔۔

انھوں نے نایاب کو گلے لگا کر بہت ساری دعائیں دی تھیں ۔۔نایاب کی آنکھیں نم ہو گئیں ۔۔پھر باری باری سب نے خوب محبت سے اسے ساتھ لگایا تھا۔۔

"ماشاء اللہ کیا روپ آیا ہے ؟"شمیم ممانی نے نظر اتاری تھی ۔۔وہ پھیکا سا مسکرا دی۔۔کیا خاک روپ تھا ۔۔اسے تو اپنا آپ ہی بودا سا اور ارزاں سا محسوس ہو رہا تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”جاؤ بیٹا کچن میں کیوں آ گئی باہر بیٹھو ۔۔میں ناشتہ بھجواتی ہوں ۔۔“ اقراء ممانی نے پچکارتے ہوئے کہا ۔۔وہ پراٹھے بیل رہی تھیں۔۔۔

”ہاں نایاب باہر بیٹھو میں تمہارے دادو کو چائے دے کر آتی ہوں ۔۔۔“یہ شمیم ممانی تھیں۔۔

”ممانی جان ۔میں دے آؤں ؟“نایاب نے اصرار کیا تھا ۔۔

”ہاں بھئی لے جاؤ ۔۔“انھوں نے خوشدلی سے ٹرے بڑھا دی۔۔وہ مسکرا کر ٹرے لیئے دادو کے کمرے کی سمت چل دی۔۔۔

وہ آرام دہ کرسی پر بیٹھے حسب توقع مطالعہ کر رہے تھے ۔۔نایاب مسکرائی اور سر جھٹک کر آگے بڑھی ۔۔ان کے ہاتھ سے کتاب لے کر بند کی اور چائے کا کپ تھما دیا ۔۔

”ارے میری بچی آئی ہے۔۔“وہ خوشی سے ہنستے ہوئے کپ ٹیبل پر رکھ اس کا ہاتھ پکڑ کر چوم گئے۔۔۔نایاب نے اس بے لوث محبت پر ممنونیت سے اُنھیں دیکھا ۔۔اور معمول کی طرح ان کے قدموں میں بیٹھی ۔۔

"کیسی ہے میری شہزادی"..انھوں نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔

"بہت اچھی۔۔۔"اس نے نم پلکوں سے پُر حوصلگی مسکراہٹ ان کی سمت اچھالی تھی۔۔جانے کیوں آج دل بڑا حساس ہو رہا تھا۔۔ہر کسی کی محبت کا اظہار اسے رلا رہا تھا ۔۔یا شاید ذکاء کے سرد رویے کے بعد ان کی محبت کو شدت سے محسوس کر رہی تھی وہ۔

"اور خوش بھی ؟"انھوں نے عینک کے اوپر سے بغور اس کے چہرے کو جانچا تھا۔۔۔انھیں اپنا چہرہ کھوجتا دیکھ وہ ایک دم سٹپٹا کر پلکوں کی نمی جھٹک گئی۔۔

"ہاں خوش بھی".اس نے مضبوط انداز میں سر ہلایا تھا۔۔

"سچ کہہ رہی ہو۔۔ذکاء کے ساتھ تمہارے نکاح کا فیصلہ کر کے میں نے کوئی ناانصافی تو نہیں کر دی نا بیٹا۔۔میں رات سے بڑا پریشان تھا۔۔میں نے تم سے پوچھا نہیں ۔۔تمہاری رائے نہیں لی۔۔۔خوش تو ہو نا؟"وہ سنجیدگی سے پوچھتے ہوئے اس کے چہرے پر جانے کیا بات کھوجنے کی تک ودو میں تھے۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نہیں دادو۔۔آپ کیا بول رہے ہیں ۔۔آپ کا ہر فیصلہ میری سر آنکھوں پر ہے۔۔میں خوش ہوں۔ اور آپکو کبھی مجھ سے کچھ پوچھنے کی ضرورت سرے سے تھی ہی نہیں ۔۔آپ نے جو بھی کیا ہے سوچ سمجھ کر ہی کیا ہے ۔۔ آپ کے فیصلے کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتے ۔۔میں سچ میں خوش ہوں". پہلی بار اسے دادو کے سامنے یہ کہتے ہوئے اپنی ہی آواز کھوکھلی لگی تھی ۔۔

"نایاب ذکاء نے کچھ کہا ہے کیا تم سے کچھ ایسا جو اسے نہیں کہنا چاہیے تھا ؟"وہ جانے کیوں گمبھیر انداز میں کرید رہے تھے۔۔۔وہ لمحہ بھر کو تھم گئی۔۔

کیا بتاتی ۔۔ذکاء نے تو کچھ ایسا بھی نہیں کہا تھا جو اسے کہنا چاہیے تھا ۔۔جس کی نایاب کو امید تھی ۔۔

"نہیں دادو ! انھوں نے کچھ نہیں کہا". اور یہ سچ تھا جو نایاب نے ٹھوس لہجے میں کہا تھا ۔۔

"ہمم ! کچھ ایسا بھی نہیں جو اس کا کہنا بنتا تھا ۔۔"نایاب کو ان کا انداز عجیب لگا تھا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نہیں کچھ بھی نہیں". شد و مد سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اس نے دادو کے چہرے کو بغور دیکھا تھا۔۔وہ کچھ گہری سوچ میں گم لگے۔۔۔کچھ ایسا تھا کیا جو وہ چھپا رہے تھے۔۔اسے شک سا گزرا۔۔

"چلو اچھی بات ہے ۔۔ویسے ذکاء نے خود مجھ سے کہا تھا وہ تم سے نکاح کرنا چاہتا ہے ۔۔" دادو نے پکی سہیلیوں کی طرح گویا راز کی بات بتائی تھی۔۔وہ خالی خالی نظروں سے اُنھیں دیکھتی ایک دم مسکرا دی ۔۔۔ذکاء کا رویہ رات سے اسکے سامنے تھا۔۔۔دادو کہ یہ بات سراسر اس کی تسلی کے لئے تھی ۔۔وہ جانتی تھی۔۔مگر بعض اوقات کسی کا بھرم رکھنے کے لئے بھی انجام بنے رہنے کی اداکاری کرنی پڑتی ہے ۔اور نایاب وہی کرنے والی تھی۔۔

"اچھا دادو !مجھے یقین نہیں آ رہا". اس نے حیران ہونے کا تاثر دیا۔۔

"ارے سچ میں۔۔۔اس نے خود مجھ سے آ کر کہا تھا کہ وہ تم سے نکاح کرنا چاہتا ہے ۔۔" دادو اسے یقین دلانے کی کوشش کرنے لگے ۔۔نایاب نے مسکرا کر انھیں دیکھا ۔۔۔ کچھ رشتے واقعی میں بڑے نازک اور انمول ہوتے ہیں ۔۔

”اچھا میں نے مان لیا۔۔اب چائے پی لیں ٹھنڈی ہو رہی ہے۔۔۔“وہ کہتے ہوئے ان کا دھیان چائے کی سمت دلاتی اٹھ کھڑی ہوئی ۔۔

”ویسے تمہارے لیے ایک سرپرائز بھی ہے۔۔“وہ اب گردن مزے سے ہلاتے ہوئے اس کا تجسّس بڑھا رہے تھے۔۔نایاب پھر سے ہنس دی۔۔۔ٹوٹ کر پیار آیا ان پر۔۔

”اور وہ کیا؟“

”رات کو بتاؤں گا ۔۔سب کے سامنے“.انھوں نے عزم سے کہا۔۔

”ٹھیک ہے پھر ۔۔مجھے انتظار رہے گا“.وہ مسکرا کر کہتی پلٹ آئی ۔۔۔کمرے سے نکلتے ہوئے اس کے کب سے رکے آنسوں چھلک پڑے تھے۔۔۔جنہیں جلدی سے پوچھتی ہوئی وہ ہال میں آئی تھی ۔۔

”السلام وعلیکم ممانی جان“!سامنے اسے فائقہ ممانی آتی نظر آئیں تو فوراً سلام پیش کیا ۔۔اب تو دہرا رشتہ تھا۔۔

"وعلیکم السلام کیسی ہو؟"انھوں نے مٹھاس بھرے انداز میں اسے پیار کیا۔۔وہ محض سر ہی ہلا سکی ۔۔زبان سے کافی بار وہ ٹھیک ہونے کا جھوٹا دعویٰ کر چکی تھی ۔۔

"ذکاء اٹھ گیا ؟"انھوں نے فوراً بیٹے کا پوچھا تھا ۔۔نایاب کا چہرہ اترا ۔۔کمرے میں ہوئی ان کے بیٹے کی گفتگو ذہن میں سمائی تو دل بجھا۔۔

"جی وہ سو رہے تھے ۔۔۔"

"تو اٹھاتی نا۔۔۔"انھوں نے اس کی بات مکمل ہونے سے قبل ہی لفظوں پر دباؤ دیا تھا ۔۔

"نہیں میرا مطلب پھر اٹھ گئے تھے ۔۔جب میں نیچے آئی تو باتھ روم میں تھے۔۔اب تو تیار بھی ہو گئے ہونگیں".اس نے سہولت سے جواب دیا تھا ۔۔

"اوہ چلو ٹھیک ہے ۔۔پھر آؤ ایک ساتھ ہی سب ناشتہ کرتے ہیں".وہ اسے ساتھ لیئے ٹیبل کی سمت بڑھ گئیں ۔۔۔

وہ جب ان کے ہمراہ ٹیبل کے پاس پہنچی تو وہ پہلے سے ہی ٹیبل پر موجود تھا ۔۔

"ارے واہ۔۔۔تم میں تو شادی کے دوسرے دن ہی سدھار آ گیا ہے۔۔" فائقہ ممانی نے اسے ٹیبل پر دیکھا تو مذاقاً چھیڑا تھا۔۔اس نے سنجیدگی سے پلکیں اٹھائیں اور اسی طرح جھکا بھی لیں۔۔وہ اس وقت تو کسی سے بھی الجھنا نہیں چاہتا تھا۔

"نایاب تم ذکاء کے ساتھ بیٹھو۔۔میں تم دونوں کا ناشتہ لے آتی ہوں۔۔" فائقہ ممانی نے نایاب کو اشارہ کیا اور کچن میں چلی گئیں۔۔

وہ قدموں کی رفتار سست کر چکی تھی۔۔۔جانے کیوں دل نہیں چاہا تھا جاکر اس کے پہلو میں بیٹھے۔جہاں چاہ ہی نہ ہو وہاں خود سے تھوڑی جایا کرتے ہیں۔۔مگر سب گھر والے موجود تھے تو ناچاہتے ہوئے بھی وہ گھوم کر ٹیبل کی دوسری سمت گئ تھی۔۔

کرسی کھینچ کر بیٹھی تو احتیاطاً قدرے کرسیوں کے درمیان فاصلہ رکھا تھا۔۔اسے لگا تھا ذکاء اس فاصلے کو ضرور محسوس کرے گا۔۔۔مگر ذکاء کے پاس وقت نہیں تھا اس کی طرف دیکھنے کا بھی۔۔وہ فون پر کسی کو ضروری انسٹرکشن دے رہا تھا۔۔شاید اس کے آفس سے فون تھا۔۔۔رفتہ رفتہ کر کے ٹیبل آباد ہو گیا تھا۔۔۔خوشگوار ماحول میں ناشتہ کیا گیا تھا۔۔نایاب کا دل بالکل نہیں تھا۔۔مگر پھر بھی ساتھ بیٹھی نوالے بھرتی رہی

تھی۔۔۔اور پھر جیسے آباد ہوا ویسے ہی دھیرے دھیرے ٹیبل خالی ہوتا گیا تھا۔۔تینوں ماموں اٹھ کر چلے گئے تھے۔۔زرناب پھپھو بھی اٹھ گئی تھیں ۔۔اور اب بس لڑکوں میں زوار اور شانی ہی بیٹھے ہوئے تھے ٹیبل پر۔۔۔بڑوں کے جاتے ہی شانی اور زوار کی نظروں میں معنی خیز تبادلے ہوئے تھے۔۔۔سامنے ہی نئی نئی شادی شدہ جوڑی بیٹھی تھی۔۔شرارتیں تو سوجھنی ہی تھیں ۔۔

"آہم آہم"...شانی نے ذکاء کو دیکھتے ہوئے متبسم لبوں پہ اڈتی ہنسی ضبط کی ۔۔وہ ٹوسٹ سے بائٹ کرتے ہوئے فون پر میل چیک کر رہا تھا۔اس کی بلاوجہ کی کھنکار پر متوجہ ہوا۔۔بلا کی سنجیدہ نظر اُٹھائے سامنے انھیں دیکھا ۔۔

"ویسے زوی ۔۔کیسا محسوس ہوتا ہے جب اچانک شادی ہو جائے اور وہ بھی کزن سے ۔۔"شانی کی زبان میں کھجلی ہوئی تھی ۔۔زوار نے ہنسی دبائی۔۔۔ ذکاء کو دیکھا تو گھبرا گیا ۔۔۔ وہ تیز نظروں سے دونوں کو گھور رہا تھا ۔۔نایاب نے جھجکتے ہوئے پہلے نئے نئے بنے شوہر نامدار اور پھر دو شیطان کے چیلے کزنوں کو دیکھا تھا۔۔۔

”ویسے یہ تو تم بھائی سے پوچھو نا شانی ۔۔ان کا تازہ تازہ تجربہ ہے۔۔“زوار نے جان کر کچھ اونچی آواز میں کہا تھا۔۔

”کیا یار تمہارا بھائی تو ہے ہی بگڑا ہوا نواب زادہ ۔۔ہم جیسے عقل مندوں کے لیول کا نہیں ہے یہ۔۔“شانی کو موقع مل گیا تھا ذکاء کو چڑانے کا۔۔ تاک کر نشانہ سادھا تھا۔۔

”تم عقل مند نہیں ،تم عقل بند ہو“..وہ ناشتہ ختم کر چکا تھا۔۔ ہاتھ ٹشو سے صاف کرتے ہوئے کاٹ دار نگاہوں سے اسے دیکھ کرسی کھینچ کر اٹھا۔۔شانی کی بولتی بند اور زوار کا قہقہہ بلند ہوا۔۔

”ماما پلیزز میرا کمرہ اچھے سے صاف کرا دیجئے گا ۔۔ایک بھی پھول نہ بچے کمرے میں۔۔رات کو بھی پھولوں کی خوشبو سے میں ٹھیک سے سو نہیں پایا۔۔“اپنے پیچھے ملحقہ کچن کی جانب منہ کر کے اس نے ماں کو مخاطب کیا تھا۔۔

”خوشبوکی وجہ سے ٹھیک سے سو نہیں پائے یا ۔۔۔“شانی نے شوخی سے چہکتے ہوئے نایاب کو دیکھ آنکھیں گھما پھر اسے چھیڑا تھا۔۔نایاب بری طرح سرخ پڑ گئی۔۔ جسم سے

سینک نکلا ۔۔جبکہ ذکاء نے تپ کر جبڑا کسا تھا۔۔زوار نے ہنستے ہوئے شانی کو کندھا مارا ۔۔دونوں کی شکلیں دیکھ شانی کا قہقہہ بھی بے ساختہ اڈا تھا۔۔

"تم اس کی فکر چھوڑ دو ذرا اپنی اس کبوتری کو دانہ پانی ڈال دو جو پنجرے میں قید ہے ۔۔"ذکاء نے میٹھے طنزیہ انداز میں مسکرا کر جتایا تو ایک دم شانی کی ہنسی اس کے حلق میں پھنس گئی ۔۔۔

"کونسی کبوتری ؟ "زوار کے فوراً کان کھڑے ہوئے تھے ۔۔

"بتا دوں سب کو کونسی کبوتری ؟ "ذکاء نے دانت چبا کر وارننگ دیتی نگاہوں سے اسے دیکھا تو بے ساختہ اس کی گردن نہ میں ہلی تھی ۔۔۔

"گڈ ۔۔کمرہ صاف کرا دینا اپنی نگرانی میں اور ایک بھی پھول نہیں بچنا چاہیے".اس نے مسکراتے ہوئے تنبیہہ کی ۔۔شانی نے تھوک نگلا۔۔

"کرا دوں گا".فوراً سے بیشتر اس نے حامی بھری تھی۔۔ذکاء فاتحانہ مسکراہٹ چہرے پر لئے ہٹ گیا تھا وہاں سے ۔۔۔اسے پتا تھا شانی کی کونسی رگ کو کب دبانا ہے۔۔

”اوئے تو نے کبوتری کب پالی..؟“زوار کو اب نئ ٹینشن تھی۔۔نایاب تیزی سے ناشتے کے برتن سمیٹ کر اٹھ گئی ۔۔

•••••••••••••

وہ کچن کا ہلکا پھلکا کام کرنے کے بعد کمرے میں آئی تھی ۔۔اس کا دل تھا وہ آج ہی اپنا سامان الماری میں سیٹ کر لے ۔۔ اور اسے یقین تھا ذکاء چلا گیا ہو گا ۔۔ مگر جب وہ کمرے میں آئی تو اسے ابھی تک تیاری کرتے دیکھ لمحہ بھر دروازے میں ہی رکی تھی۔۔۔اندر جائے یا ابھی پلٹ جائے واپس ۔۔۔اس نے سوچا ۔۔ذکاء نے کف کا بٹن بند کرتے ہوئے ایک سرسری نظر اس کے وجود پر ڈالی اور پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گیا ۔۔۔ وہ کچھ ڈھٹائی دکھاتی اندر ہی چلی آئی تھی ۔۔بد دلی سے ایک کونے میں جا کھڑی ہوئی ۔۔

”ان کی ہیلپ کرواؤں یا نہیں ؟ “اس نے انگلی دانتوں میں داب ے خود کلامی کی تھی۔۔وہ اس کی سمت متوجہ نہیں تھا۔۔

”کیا کچھ بات کروں میں ان سے ۔۔یا ان سے پوچھو جو دادو کہہ رہے تھے۔۔لگتا تو نہیں ہے انھوں نے خود کہا ہوگا ان سے نکاح کا۔۔ان کے رویے سے صاف ظاہر ہے دادو نے زبردستی ہی کی ہوگی۔۔یہ دادو بھی نا۔۔۔ کیا ضرورت تھی بھلا مجبور کرنے کی۔۔۔“لب کچلتے ہوئے وہ جانے کیا کچھ سوچ رہی تھی جب چونکی وہ تیاری مکمل کر چکا تھا اور اب بستر پر بیٹھا جوتا پہن رہا تھا۔۔۔

”نایاب۔۔۔باہر کچھ مہمان خواتین آئی ہیں ۔۔ تم سے ملنا چاہتی ہیں ۔۔“مہر نے اندر آتے ہی مختلف قسم کے پھولوں کی خوشبوؤں سے معطر ہوئے روم میں مسحور کن سانس بھری تھی۔۔

”ہاں آتی ہوں۔۔“وہ جلدی سے بولی اور کپڑوں سے نادیدہ گرد جھاڑتے ہوئے آئینے میں خود کا جائزہ لیا۔۔مہر سر ہلا کر پلٹ گئی تھی ۔۔

نایاب نے دیکھا تھا میک اپ تو نام کو بھی نہیں تھا۔۔وہ جلدی سے آگے گئی اور لب گلوز اٹھا کر کھولتے ہوئے پلٹی کہ اچانک سامنے آئے ذکاء سے ٹکرا گئی۔۔۔بے ساختہ ہڑبڑی میں نایاب کے ہاتھ اس کی چوڑی چھاتی پر پڑے اور سرخ لب گلوز کا برش ذکاء کی سفید

شرٹ پر نشان چھوڑ گیا۔۔اس کی آنکھیں ابل پڑیں۔۔جبکہ نایاب نے گھبرا کر تیزی سے گلوز چھوڑا اور منہ پر ہاتھ رکھ کر سہمتے ہوئے اس کے لمحوں میں غضب ناک ہوتے چہرے کو دیکھا تھا۔۔اس کے تیور بڑے بگڑ چکے تھے۔۔

"آئم سوری۔۔وہ میں نے۔۔۔ آپ اچانک سامنے۔۔" وہ گھبراتے ہوئے وضاحت کرنے لگی تو منہ سے الفاظ نہ نکلے۔۔ذکاء کی ٹھنڈی نظریں اسے ساکت کر رہی تھیں۔۔وہ لب بھینچے کڑی نگاہوں سے اسے گھورتا رہا اور پھر بنا کچھ کہے نخوت سے سر جھٹک غصے سے شرٹ کے بٹن کھولتا پلٹ گیا تھا۔۔نایاب نے متعجب نظروں سے اسے پھر الماری کے سامنے کھڑے ہوتے اور پھر ایک نئ شرٹ کنگھالتے دیکھا تھا۔۔۔اس نے کچھ کہا کیوں نہیں تھا۔۔۔وہ خاموش کیوں تھا۔۔۔نایاب کو اب اس کا کچھ نہ کہنا بھی برا لگا تھا۔۔

"آئم سوری ذکاء۔۔مجھ سے غلطی ہو گئی".اس کی غلطی تھی اسی لئے اسے لگا ایک بار واضح لفظوں میں معزرت کر لینی چاہیے۔۔۔مگر سامنے کسے پرواہ تھی۔۔۔نئ شرٹ نکال کر اس کی معذرت کے جواب میں دھڑام سے الماری کا پٹ دے مارا اور باتھ روم میں گھس گیا۔۔نایاب نے زمین پر پڑا لب گلوز پشیمان ہو کر دیکھا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کیا ضرورت تھی۔۔بنا اس کے ہی چلی جاتی تو کونسی قیامت ٹوٹ پڑنی تھی۔۔۔اس نے کڑھ کر سوچا اور دل مسوس کر یونہی باہر چلی گئی۔۔۔

وہ شرٹ چینج کر کے چہرے کے بے تاثر تاثرات لیئے باہر نکلا تو سامنے ہی اسے فائقہ ممانی نے آڑھے ہاتھوں لے لیا۔۔

"اب یہ کیا۔۔میں نے کہا بھی تھا کچھ دن کی چھٹیاں لے لو۔۔"وہ اس کے اور نایاب کے لئے کچھ نئے کپڑے خریدنے جا رہی تھیں۔۔

"ماما۔۔میرے نئے آفس کی اوپننگ ہے۔۔کام بہت بڑھا ہوا ہے۔۔۔بے جا چھٹیاں نہیں کر سکتا۔۔"وہ بردباری سے کام لیتا انھیں سمجھا کر ان کی سرعت سے نکلا۔۔

"تو کوئی بات نہیں۔۔زیادہ نہ سہی دو تین دن کی ہی لے لو۔۔نایاب کے ساتھ وقت گزارو۔۔ایک دوسرے کو سمجھو۔۔اسے بھی اچھا لگے گا۔۔"اس نے اپنے پیچھے پھر ماں کی آواز سن کر قدم روکے آنکھیں چڑھائی تھیں۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اور دو تین دن کی چھٹی سے سب ٹھیک ہو جائے گا۔ہم ایک دوسرے کو سمجھنے لگیں گے ۔کیا آپ کو واقعی میں ایسا لگتا ہے ۔۔؟ تو ماما میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم بچپن سے ساتھ ہیں ۔۔ایک گھر میں رہتے ہیں ۔۔ایک دوسرے کو اتنا نہ سہی مگر جتنا ضروری ہوتا ہے اتنا سمجھتے بھی ہیں ۔۔مسئلہ صرف اس ایمر جنسی نکاح کو قبول کرنا ہے۔۔اس میں وقت لگے گا۔۔آپ یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا لیں اور پلیززز مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں۔۔آپ کو نایاب بہو کے روپ میں مل گئی ہے اس کے آگے پیچھے گھومیں ۔۔اسے کمپنی دیں۔۔میرے معاملات میں مداخلت نہ کریں۔۔خدارا تھوڑا وقت دیں مجھے ۔۔میں وقت لینا چاہتا ہوں۔۔اور نایاب کو دینا بھی۔۔"وہ سخت سنجیدہ لہجے میں ایک ایک لفظ جتا کر کہتا ضبط کی انتہاؤں کو چھو رہا تھا ۔۔فائقہ ممانی جو اسے ساتھ شاپنگ مال چلنے کے لئے کہنے والی تھیں۔۔وہ بھول بھال کر اس کے نئے غلغلے پر سیخ پا ہو گئیں ۔۔۔

"یہ کیا اب نیا تماشا ہے ذکی۔۔۔تم نے نایاب سے کوئی بات کی ہے کیا؟"انھیں شک گزرا تھا۔۔ضرور ان کے بارہا منع کرنے کے بعد بھی شاید اس نے کوئی الٹی بات کی ہو گی ۔۔تبھی نایاب کا چہرہ اترا ہوا تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نہیں ۔۔میں نے اس سے کل سے کوئی بات نہیں کی۔۔"اس نے ذچ ہو کر یقین دلایا
۔۔

"کیا مطلب ۔۔تم نے کوئی بات ہی نہیں کی؟؟؟"ان کے حلق سے نکلتی چینخ میں حیرتوں کے دھماکے ہوئے تھے۔۔ہونق نظروں سے انھوں نے بیٹے کو دیکھا تھا۔۔وہ کب سے اتنا سیدھا اور فرمانبردار ہو گیا تھا۔۔انھیں بالکل یقین نہیں آ رہا تھا۔۔

"جی۔۔آپ نے ہی کہا تھا کوئی الٹی بات مت کرنا۔۔"اس نے جھلا کر ان کے الفاظ من و عن اُنھیں لوٹائے۔۔ان کا دل چاہا وہ اپنا سر پھاڑ لیں۔۔

"اوہو ذکی۔۔۔میں نے بس الٹی بات کرنے سے منع کیا تھا۔۔یہ تو نہیں کہا تھا بات ہی مت کرنا۔۔یا اللہ ۔۔!"انھوں نے پیشانی پیٹ لی۔۔۔

"ہاں بات بھی اسی لئے نہیں کی کہ کچھ الٹا نہ نکل جائے منہ سے ۔۔ خیر مجھے جانا ہے تو۔۔"وہ بات ٹال مٹول کر کے وہاں سے رسے تڑوانے میں کوشش کر رہا تھا۔۔

”تو یہ کہ تم میرے ساتھ جا رہے ہوں ۔۔اپنی پسند سے اپنی بیوی کے لئے خریداری کرو اور اس کی منہ دکھائی کے لیے بھی کچھ اچھا سا نیکلسٹ وغیرہ دیکھ لو۔۔ تمہیں تو خیال تک نہیں ہو گا ۔۔“وہ حکمیہ انداز میں کہتی ہوئی معاملہ ترتیب دینے لگیں ۔۔وہ بھونچکا رہ گیا ۔۔

”ماما میں آفس جا رہا ہُوں ۔۔آپ کے ساتھ نہیں چل سکتا ۔۔آپ یہ میرا کارڈ پکڑیں اور اپنی فیورٹ بہو کو لے جائیں ۔۔اور جو اس کا دل چاہا اسے خرید کر دلا دیں۔۔بس بات ختم۔۔۔“اس نے لفظوں پر زور بڑھاتے ہوئے اپنا کارڈ بٹوے سے نکال کر ان کو تھمایا اور خود تیزی سے گھومنے کو تھا کہ فائقہ ممانی نے اچانک اس کا فون اس کے ہاتھ سے اچک لیا۔۔۔اس کا منہ کھل گیا ۔۔

”ساتھ نہیں چل رہے نا تو آفس بھی نہیں جا سکتے تم۔۔آج کے دن تمہارا فون میرے پاس رہے گا۔۔میں بھی دیکھتی ہوں کیسے جاتے ہو تم بنا فون کے آفس ۔۔“وہ بھی اپنے نام کی ایک تھیں اور تھیں بھی اس کی ماں۔۔ذکاء تلملا اٹھا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ماما یہ کیا بچپنا ہے۔۔میرا فون واپس کریں"!اس نے ضبط نفس سے ہاتھ فون کی سمت بڑھایا۔۔وہ ان سنا کرتی فون پرس میں ڈالتی پلٹ گئیں۔۔

"ماما"!وہ بے یقینی سے منہ کھولے انھیں پکارتا رہ گیا۔۔جبکہ وہ باہر نکل بھی چکی تھیں۔۔

"نایاب کو خود وقت نکال کر لے جانا ساتھ شاپنگ پر۔۔ابھی میں کچھ ضروری کی چیزیں لینے جا رہی ہوں نایاب کے لئے۔۔"وہ کہتی گئیں۔۔ذکاء نے پیچ و تاب کھا کر مٹھی دیوار پر دے ماری۔۔۔دماغ کی رگیں پھول چکی تھیں۔۔وہ غصہ پینے کی ناکام کوشش کرنے لگا

....

ایل سی ڈی کی سکرین پر نظریں جمائے بڑے ہی بگڑے موڈ سے چینل سرچنگ کرتے ذکاء کا دھیان کھٹ پٹ کے ناگوار سے شور پر پہلے بھٹکا، پھر الجھا اور پھر اسے کوفت سی محسوس ہوئی تو ضبط سے گردن موڑ دیکھنے لگا۔۔۔الماری کے سامنے کھڑی شادی کے بے تحاشا گفٹس اور نئے سامان میں الجھی نایاب اسے بھی زیادہ پریشان لگی۔وہ بے حد تیزی سے کام ختم کرنے کی فراق میں تھی۔۔۔اسکے اچانک رک کر ایسے سنجیدگی سے دیکھنے پر

وہ بھی تھم گئی ۔اس کا مطلب صاف تھا کہ اس کا کام کے دوران بھی سارا دھیان ذکاء کی طرف تھا۔۔ ذکاء نے خفگی سے پہلے اسے دیکھا پھر بیڈ کے کافی حد کی سطح پر بکھرے سامان کو اور پھر اسکے پیچھے تمام الماری کے کھلے دروازوں کو۔۔جس میں سے ایک الماری وہ فائقہ ممانی کے کہنے پر اپنے سامان کے لئے خالی کر رہی تھی۔۔اس کی محسوس کن سی گھوریوں پر وہ قدرے محفوظ ہوئی اور تھوڑی حیران بھی۔۔۔پھیکا سا مسکرانے کی ادنی سی کوشش کی۔حقیقت میں وہ پزل ہونے لگی تھی ۔۔۔تیزی سے مصروف سے انداز میں یہاں وہاں تمام چیزوں پر یونہی نگاہ گھمائی تھی۔۔۔جھک کر کچھ اٹھایا تھا۔حالانکہ اس کی ضرورت نہیں تھی وہ بس خود کو نارمل کرنا چاہتی تھی ۔ذکاء نے اسی سنجیدگی و خاموشی سے سامنے دیکھ لیا اس نے سکھ کا سانس لیا ۔مگر خفا سی نگاہ اس پر اٹھی تھی۔۔۔پہلے ہی کمرے میں اس کی موجودگی سے تذبذب کا شکار تھی۔۔۔ اور اسی موجودگی کی وجہ سے ہی تیزی سے سب کچھ سمیٹ کر کمرے سے نکل جانا چاہتی تھی۔۔۔شادی کے اس مہنگے ترین سامان کو اپنی اپنی جگہ پر سنبھالنا بھی آج ہی تھا کیونکہ فائقہ ممانی کی سخت تاکید تھی کے جیولری ، کپڑے ، اور مزید قیمتی چیزیں۔۔۔خراب ہو سکتی ہیں۔۔۔سو آج ہی کے دن

سب کچھ کر لیا جائے تو بہتر ہے ۔اور اسی دن اتفاق سے ان حضرات کی بھی چھٹی کرا دی تھی انھوں نے۔۔جس کے باعث موصوف کا موڈ برہم تھا۔۔۔اور صبح سے اپنی ہی آرام گاہ میں بند تھا۔۔۔۔وہ تو بری پھنسی۔۔۔۔

ہچکچاتے ہوئے لرزتے ہاتھوں سے ایک دوسرا سوٹ کیس گھسیٹ کر سامنے کیا اور کھول کر اس کی چیزیں نکال کر بیڈ پر رکھنے لگی ۔یہ بھی شاید اسے نظر انداز کرنے کے لیے تھا۔۔۔

ذکاء لب بھینچے سامنے ہی دیکھ رہا تھا ۔چہرے پر بلا کی سنجیدگی اب بھی جھلک رہی تھی۔۔چینل سرچنگ کا سلسلہ رکا نہیں تھا ۔۔بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے ٹانگے دراز کیے بیٹھا وہ بار بار ضبط کے گھونٹ بھر رہا تھا ۔۔

نایاب نے اپنے نکاح کا جوڑا بڑی ہی احتیاط سے باکس میں ڈالتے ایک غیر ارادہ سی نظر سکرین پر ڈالی وہاں کچھ چینل آگے پیچھے ہو رہے تھے۔۔۔کہ اچانک سے ایک جگہ سکرین رک گئی وہ کوئی انگلش مووی تھی اور فلم کا اینڈ چل رہا تھا ۔ہیروئین ہیرو کا قدرے رومانی منظر دیکھایا جا رہا تھا۔۔۔۔جسے دیکھ نایاب کے کانوں سے دھواں نکلا تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

” اوہ میرے خدا “!.....برجستہ اس کی زبان سے پھسلا ،افسوس اور شرمندگی سے آنکھیں میچی اور پھر سرخ پڑتے ہوئے مڑ کر ذکاء کو دیکھا۔۔ اس کا دھیان ٹی وی پر نہیں تھا۔۔لیپ ٹاپ پر ابھی ہی آئے میل پر تھا۔۔جسے بے دھیانی میں سرچنگ چھوڑ وہ چیک کر رہا تھا۔۔ مطلب اس نے بالکل دھیان نہیں دیا تھا وہ کس چینل پر سرچنگ روکے لیپ ٹاپ میں لگ چکا ہے ۔۔مگر نایاب کے تو کان گرم ہوگئے تھے۔۔ سمجھ نا آیا کیا کرے کہاں دیکھے ؟

وہ بے چاری تو اپنی جگہ ہی سن ہوگئی۔۔۔

خفت مٹانے کو تیزی سے ایک باکس اٹھا کر پلٹی اور کپکپاتے ہاتھ سے کچھ چھوٹ کر گرا۔۔ وہ عطر کی شیشی تھی جو ایک چھناکے سے زمین پر گر کر ٹوٹ چکی تھی ۔۔ مسحور کن مہک سے پورا کمرا مہک اٹھا۔۔ذکاء کی ایک دم سخت نظر پھر اس پر اٹھی تھی۔وہ جھنجھنا کر بول اٹھا ۔

”نایاب !کیا تم یہ چاہ رہی ہو کہ میں روم سے باہر چلا جاؤں ؟“وہ گھبرا کر پلٹی .

”جی “ ! نا سمجھی سے گویا ہوئی ۔۔۔ذکاء نے اس کی غائب دماغی پر لب بھینچے۔۔ لہجے میں طنز سمٹا۔۔۔

”تمہارے اس فضول کام سے اور اس شور شرابے سے میں پریشان ہو رہا ہوں ، تمہاری مہربانی ہوگی اگر تم مجھے کچھ وقت کے لئے اکیلا چھوڑ کر کمرے سے باہر چلی جاؤ ۔“

”فضول کام نہیں ہے ، یہ ضروری ہے۔ ممانی جان نے کہا ہے اسے سمٹنے کے لیے“.

وہ صاف گوئی سے بتا رہی تھی۔۔۔وہ مزید چڑ گیا ۔

”وہ میرا مسئلہ نہیں ہے ماما نے تمہیں جو بھی کہا ہے ۔۔فی الحال مجھے تمہارا کام اور تم ڈسٹرب کر رہی ہو ۔بہتر ہو گا مجھے اکیلا چھوڑ دو ۔۔۔۔“

وہ سخت ناگواری سے بولا تھا. مگر اس کا لہجہ نایاب کو جانے کیوں کانٹے کی طرح چبھا تھا۔۔۔اور بس وہ بھی پھٹ پڑی تھی۔۔

”ہاں تو میں بھی شوق سے نہیں ہوں یہاں ۔۔یہ تو ممانی جان نے کہا تو سامان سمیٹ رہی ہوں“.

”وہ میرا پرابلم نہیں ہے“.وہ غرایا۔۔

”تو یہ مہنگا سامان ہے سارا خراب ہو جائے گا باہر۔۔“اس نے دل برداشتہ ہو کر بکھرے سامان کی سمت اشارہ کیا۔۔

”یہ بھی میرا پرابلم نہیں ہے ۔“وہ تپا تھا۔

”نہ سمیٹا تو ممانی جان تو مجھے ہی کہیں گی ۔۔“اس نے جھنجھلا کر وجوہات رکھیں۔۔

”نایاب وہ بھی میرا پرابلم نہیں ہے ۔۔“اس نے دانت چبا کر سخت تاثرات سے جتایا۔۔

”تو پھر کیا پرابلم ہے آپ کا؟“نایاب نے بپھڑ کر ہاتھ میں پکڑا باکس بستر پر پھینک دیا تھا ۔۔اس سوال میں ذکاء کی اب تک کی تمام بے اعتنائی کی اذیت کا عنصر نمایاں ہوا تھا ۔۔وہ اس کی بے نیازی اور خاموشی سے عاجز آ چکی تھی۔۔۔ذکاء نے ٹھہر کر اسے دیکھا ۔۔ اس کی آنکھوں میں نمی اتری ہوئی تھی ۔۔

”اس وقت تو صرف تم ہو میرا پرابلم ۔۔“اس نے چند ثانیے بغور اس کا چہرہ سنجیدگی سے دیکھا اور پھر دوٹوک انداز میں جواب دیا تھا ۔۔اس نے روہانسی نظروں سے اسے دیکھا

اور سب کچھ یونہی چھوڑ چھاڑ کر کمرے سے باہر چلی گئی تھی۔۔ذکاء نے سر جھٹکا اور پھر سے لیپ ٹاپ میں لگ گیا۔۔

....

شانی باہر سے آیا تو کسی انہونی کا احساس ہوا تھا۔۔۔زوار اسی کے انتظار میں سیڑھیوں پر بیٹھا تھا اور اس کے کمرے کی چابی انگلی میں گھماتے ہوئے مسکرا رہا تھا۔۔شانی نے اپنی چابی اس کے ہاتھ میں دیکھی تو ٹھٹکا۔۔تیزی سے جیب ٹٹولی ۔۔مگر جیب خالی نکلی ۔۔وہ گھبرایا۔۔

"کیسے ہو شانی۔۔ اوہ میں تمہیں بتانا بھول گیا تھا۔۔مجھے رات میں ہی تائی امی نے کمرے میں بلا کر حکم دیا تھا کہ صبح میں تمہاری چابی چرا لوں۔تاکہ وہ آج تمہارے کمرے کی اچھی سی صفائی کرانے کا ٹارگٹ پورا کر پائیں۔۔اور میں نے صبح ہی ناشتے کی ٹیبل پر تمہارے کمرے کی چابی پر ہاتھ صاف کر لیا تھا۔۔اور تمہارا کمرہ بھی کھول کر دے دیا ہے اُنھیں۔۔وہ اچھے سے صفائی کرا رہی ہیں اب تمہارے کمرے کی۔۔"زوار نے شیریں لب و لہجے میں طنز کر اس کے اوسان خطا کر دیئے تھے۔۔اس کے چہرے کا رنگ ایک دم اڑا

اور بوکھلا کر وہ سو کی اسپیڈ سے اوپر بھاگا تھا۔۔جہاں سامنے ہی اپنے کمرے کا دروازہ کھلا دیکھ اس کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا تھا۔۔اقراء ممانی ملازمہ کے ساتھ اس کے کمرے کے وسط میں کھڑیں اسے صفائی کی ہدایات جاری کر رہی تھیں۔۔شانی گرتا پڑتا کمرے میں گھسا تھا۔۔بنا کچھ کہے اس نے پورے کمرے میں فاریہ کو تلاشا۔۔اس کا حلق خشک تھا سانس اٹکی ہوئی تھی۔۔فاریہ اسے کہیں نظر نہ آئی۔وہ باتھ روم کی سمت لپکا۔۔باتھ روم پورا اندر تک دیکھ کر آیا۔۔مگر وہ وہاں بھی نہیں تھی۔دفعتاً اس نے اسی طرح پھولی ہوئی سانسوں سے کمرے کا ہر کونا چھان مارا تھا۔۔دروازوں، پردوں کے پیچھے ۔۔الماری اور بیڈ کے نیچے ۔۔۔ملازمہ کو صفائی کی تلقین کرتے ہوئے اقراء ممانی نے اس کی بے چینی دیکھی ۔۔وہ بستر کے نیچے جھکا ہوا تھا۔۔

"کیا ڈھونڈ رہے ہو اب تم ؟"انھوں نے سخت لہجے میں دریافت کیا۔۔

"وہ لڑکی..؟"اس کے چہرے پر اتنی گھبراہٹ و بوکھلاہٹ تھی کہ بے اختیار منہ سے نکل گیا۔۔پھر آنکھیں میچ کر فوراً نفی کی ۔

"نہیں وہ"..

"یہ آج کل لڑکیوں کو بہت ڈھونڈنے لگے ہو ہر کہیں۔۔کیا چکر ہے؟"اقراء ممانی کے چھتوں اٹھے۔۔وہ گڑبڑا گیا۔۔

"نن نہیں ماما۔میں یہ کہہ رہا تھا یہ کیا آپ لڑکی کو لے کر میرے کمرے میں ہلہ بول آئی ہیں۔۔میرا ہزار سامان بکھرا پڑا ہو سکتا تھا۔۔آپ کو کچھ تو لحاظ کرنا چاہیے۔۔لڑکوں کے کمرے میں لڑکیوں کو لے کر ایسے تھوڑی گھس آتے ہیں۔۔"وہ بات بناتا الٹا ان پر چڑھ دوڑا۔۔

"کوئی سامان نہیں بکھرا ہوا تھا تمہارا۔۔ اور کمرے کی صفائی آج کرانی ہی کرانی تھی میں نے۔۔اب ہٹو اور باہر چلے جاؤ۔۔صفائی ہونے دو۔۔"انھوں نے غصے سے جھڑک دیا اور اسے پیچھے دھکیلا۔۔۔ اس کا اضطراب کسی طور کم نہ ہوا۔۔یہ فاریہ اچانک کہاں گئی تھی۔۔اس کا دل تیزی سے خوفزدہ ہو سینے میں اتھل پتھل ہو رہا تھا۔۔ ایک بار پھر اس نے تسلی کے لئے پورا کمرہ چھان مارا۔۔۔

"شانی تم نے سنا نہیں".اقراء ممانی کو اس کا صفائی کے دوران بار بار سامنے آنا غصہ دلا گیا۔۔

”ماما۔۔آپ دونوں چھوڑیں میرے کمرے کی جان اور باہر جائیں۔۔“وہ ان کی ان سنی کرتا محض اپنی ہانک رہا تھا۔۔اقراء ممانی نے آنکھیں ماتھے پر سجا لیں۔۔

”تم باہر جاؤ اور ہمیں ہمارا کام کرنے دو۔۔حد ہوگئی ہے۔۔پورے ایک ماہ سے کمرے کی صفائی نہیں ہوئی۔۔اور تم۔۔“انھوں نے غصے سے اس کے لتے لیئے۔۔

”ماما میرا سامان۔۔۔“وہ ٹھنکا۔۔

”زوی نے سمیٹ دیا تھا پہلے ہی تمہارا کمرہ۔۔“

”کیا زوی؟“اسے دھڑکا لگا۔۔مطلب زوار۔۔اوہ نہیں۔۔وہ سن پڑتے دماغ سے پلٹا تو زوار کو دروازے کے بیچوں بیچ ترچھے چھتوں اُٹھائے کھڑا دیکھ تھوک نگلا۔۔اس کے تاثرات بڑے ہی خطرناک تھے۔

”زوار اسے باہر لے جاؤ۔۔یہاں کھڑے ہمارا سر کھائے جا رہا ہے۔۔“اقراء ممانی نے اسے دیکھ حکم دیا تھا اور وہ بنا کچھ مزید کہے بدحواس شانی کو کھینچ کر سیدھا اپنے کمرے میں

لے گیا تھا ۔۔کمرے کے وسط میں ہی اسے فاریہ گھبرائی ہوئی سی کھڑی نظر آئی ۔۔شانی بے اختیار اس کی سمت تشویش سے لپکا۔۔۔

"فاریہ تم یہاں ۔۔یہ سب کیا ہو رہا ہے ؟"اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا ۔۔جب زوار نے اس کا رخ اپنی جانب موڑا ۔۔

"یہی تو میں جاننا چاہتا ہوں شانی یہ سب کیا ہے۔۔تم نے اپنے کمرے میں لڑکی چھپا کر رکھی ہوئی ہے ۔۔یہ تو اچھا ہوا تائی جان نے مجھ سے کہا تھا۔۔اگر وہ خود چابی لے کر تمہارا کمرہ کھولتی تو جانتے ہو کیا ہوتا۔۔ یہ تو میں نے پہلے ہی کمرہ کھول لیا تھا اور اسے وقت سے پہلے نکال کر یہاں لے آیا ۔۔ورنہ آج تو تمہارا بھانڈا پھوٹ ہی جاتا۔۔اب تم مجھے بتاؤ ۔۔یہ کون ہے اور کیوں چھپا کر رکھا ہوا ہے تم نے اسے۔۔؟"زوار پہلی بار شانی کو اتنا سنجیدہ لگا تھا ۔۔

"زوی وہ دراصل ۔۔۔"شانی نے شروع سے آخر تک ساری تفصیل اس کے گوش گزار کر دی تھی ۔جسے سنتے ہی وہ شاک میں آیا تھا ۔۔

”مطلب تم دونوں کا نکاح ہو چکا ہے اور تم نے یہ بات ابھی تک کسی کو بتائی ہی نہیں ۔۔اور ذکاء بھائی بھی چھپے رستم نکلے۔۔تمہارا نکاح کروا کر انجان بنے پھر رہے ہیں ۔۔“

زوار کو افسوس ہوا تھا ۔۔

”ہاں وہ تو ہے ہی میرا صدا کا دشمن۔۔مجھے پھنسا کر اب فری ہی نہیں مل رہا مجھے کہ آگے کا کچھ سوچیں ۔۔“شانی اس صورتحال میں بھی ذکاء پر جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے سے چوکا نہیں تھا ۔۔

”شانی تم ایک کام کرو ۔۔ہم لوگ مل کر دادو کو سب بتا دیتے ہیں ۔۔وہ ضرور کوئی حل نکال لیں گے۔۔“ زوار نے مخلصانہ مشورہ دیا تھا ۔۔شانی نے نفی میں سر ہلایا ۔۔

”نہیں یار۔۔وہ پہلے ہی مجھ سے ناراض رہتے ہیں ۔۔یہ بات سن کر پتا نہیں کیا ردعمل ہو گا ان کا ۔۔اور میں کچھ کر لوں گا آج کل میں ہی۔۔تم بس کسی کو یہ بات مت بتانا“.

”میں تو نہیں بتاؤں گا لیکن آخر کب تک یہ بات ہم چھپا کر رکھ سکتے ہیں ۔۔؟“زوار نے ایک پریشان کن نگاہ فاریہ پر ڈالی تھی ۔وہ لب کچلتے ہوئے ان کی گفتگو خاموشی سے سن رہی تھی۔۔

”جب تک چھپا سکتے ہیں تب تک چھپائیں گے ۔۔بس کسی طرح اس کے باپ سے رابطہ ہو جائے میرا۔۔پھر سب ٹھیک ہو جائے گا ۔۔“شانی کو بڑی امیدیں تھیں ۔۔

”لیکن تم انھیں کہاں ڈھونڈو گے ؟ وہ دبئی میں ہوتے ہیں اور تم لوگوں کے پاس تو ان کا فون نمبر تک نہیں ہے ۔۔نا ہی کوئی لیڈ ۔۔“

”وہ مجھے پتا ہے مجھے کیا کرنا ہے ۔۔بس تم اس راز کو سنبھال کر رکھنا۔۔میں ان شاءاللہ ان ہی دنوں میں یہ مسئلہ حل کر لوں گا۔۔“

شانی نے پُر عزم ہو کر ٹھانی تھی۔۔

”اللہ تمہاری مدد کرے آمین“!زوار نے دعا دی تھی ۔۔

”اب جب تک تائی اس کے کمرے سے نہیں جاتیں آپ اسی کمرے میں رہیں۔۔“اس کے بعد وہ فاریہ سے کہتا شانی کے ساتھ باہر نکل گیا تھا۔۔لیکن اپنے پیچھے دروازہ لاک کرنا نہیں بھولا تھا۔۔

....

شام تک بھی ذکاء کو جب فائقہ ممانی سے اپنا فون نہ ملا تو وہ غصے سے بپھڑا ہوا میر ولا سے اپنے کسی دوست کی طرف نکل گیا تھا۔۔تین چار گھنٹے دوست کے ساتھ گزار کر بھی اس کا موڈ بحال نہ ہوا تو اب کہیں وہ رات گئے واپس لوٹا تھا۔۔رات کے سائے گہرے تھے اور پورے میر ولا میں سکوت چھائی ہوئی تھی ۔۔وہ سست روی سے چلتے ہوئے ہال سے گزرا تو گھڑی رات کے گیارہ کا وقت بتا رہی تھی ۔وہ اچٹی نظر وقت پر ڈالے سیڑھیاں چڑھ گیا تھا ۔۔پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا ۔۔سب ہی تقریباً سو چکے تھے ۔۔اس بات کا اندازہ اس نے کمروں کے اندر چھائے سناٹے سے لگایا تھا ۔۔اس کا رخ سیدھا اپنے کمرے کی سمت تھا۔۔ناب گھما کر اس نے کمرہ کھولا ۔۔پورے کمرے میں اندھیرا تھا ۔۔اس نے ہلکی سی لائٹ آن کی اور پھر پلٹا تو دماغ بری طرح گھوم گیا ۔۔شام میں وہ

سب کچھ جیسے ہی بکھرا ہوا چھوڑ چھاڑ کر باہر گئی تھی اب بھی سب کچھ ویسے ہی جوں کا توں پڑا تھا۔۔الماریوں کے پٹ کھلے ہوئے آدھے سے زیادہ فرش پر سوٹ کیس کھلے ہوئے ۔۔اور حد تو تب ہوئی جب اس کی نظر اپنی جگہ پر پڑی۔۔وہ محترمہ بستر کا اپنا حصہ خالی کر کے باقی تمام سامان اس کے حصے پر پھینکے خود پرسکون نیند میں سوئی ہوئی تھی۔۔۔ذکاء کا دماغ چیخ پڑا۔۔بے اختیار آگے آ کر اس نے دیکھا تھا۔۔اس کی جگہ پر سارا نایاب کا نیا سامان پھیلا ہوا تھا اور ایک عدد چھوٹا سوٹ کیس کھلا پڑا تھا۔۔اور کوئی جگہ ایسی خالی نہیں تھی جہاں وہ اس وقت بیٹھ سکتا ہو۔۔اس کی کنپٹیوں کی رگیں اُبھری اور جبڑا کسے وہ گھوم کر اس کی سمت گیا تھا ۔۔

"نایاب۔۔یہ سب کیا ہے ؟"وہ آنکھوں پر کہنی رکھے چت لیٹی ہوئی تھی ۔۔ذکاء نے اس کی کہنی کو ہلکے سے چھوا تھا۔۔

"کیا ہے؟"بنا کہنی آنکھوں سے ہٹائے برملا سوال آیا ۔۔یعنی وہ جاگ رہی تھی۔۔

"یہ سب تم نے سمیٹا کیوں نہیں ؟"وہ اس کے صبر کا امتحان لینے پر تلی ہوئی تھی ۔۔

"آپ نے ہی منع کیا تھا".اسی طرح سکون سے جواب دیا گیا تھا۔۔ذکاء کو اس کا سکون آگ لگا گیا۔

"ہاں تو میرے جانے کے بعد تم اسے سمیٹ سکتی تھی نا؟"بڑی دقتوں سے وہ تحمل برقرار رکھے ہوئے تھا۔۔

"اتنی فارغ نہیں ہوں میں کہ پہلے آپ کے آنے جانے کے شیڈول پر نظر رکھوں، پھر آپ کی چار باتیں سنوں اور پھر آ کر کمرہ بھی سمیٹوں۔۔"اسی طرح اطمینان سے اس نے ذکاء کا اطمینان غارت کر دیا تھا۔۔

"نایاب اٹھ کر سمیٹو یہ سب۔۔مجھے پسند نہیں ہے میرا پھیلا ہوا کمرہ ..اٹھو جلدی"!اس نے ضبط سے حکم صادر کیا تھا۔۔وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔ذکاء کی برداشت جواب دینے لگی تھی۔

"نایاب مجھے سونا ہے۔۔میری جگہ خالی کرو"!اس نے ٹھہر ٹھہر کر پھر سے کہا۔۔وہ سکون سے پڑی رہی۔۔وہ تلملایا۔۔

"نایاب مجھے سونا ہے"۔

"تو سو جائیں ۔۔میں کیا لوری گا کر سلاؤں ؟"اب کی بار اس نے آنکھوں سے کہنی ذرا کا ذرا سرکا کر اسے دیکھا تھا ۔۔ذکاء نے لب بھینچ لئے ۔۔

"لوری کی ضرورت نہیں ہے ۔۔یہ سمیٹ دو وہی کافی ہے۔۔"

"میں سو رہی ہوں ۔۔"اس نے پھر سے کچھ اور آرام دہ انداز میں پھیلتے ہوئے ٹکا سا جواب دے دیا ۔۔ذکاء نے سرخ نظروں سے اسے گھورا۔۔

"نایاب مجھے نیند آ رہی ہے ۔۔"

"وہ میرا پرابلم نہیں ہے"۔اس نے اس کا جملہ اسے لوٹایا۔۔

"میں تھکا ہوا ہوں۔" اس کی برداشت ختم ہو رہی تھی۔۔

"وہ بھی میرا پرابلم نہیں ہے ۔۔"اسی طرح سکون سے جواب آیا۔

"نایاب مجھے صبح جلدی آفس جانا ہے ۔۔"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"وہ بھی میرا پرابلم نہیں ہے۔۔"اب کی بار نایاب نے سخت سنجیدہ انداز میں اسے دیکھا اور کروٹ دوسری جانب لے لی۔۔۔اس کا دماغ غصے سے پھٹنے لگا۔۔

"نایاب تم مجھے بلاوجہ غصہ دلا رہی ہو۔۔"اس نے مٹھیاں بھینچ کر اس کے پرسکون پڑے سراپے پر گراں نظر ڈالی تھی۔۔

"یہ بھی میرا پرابلم نہیں ہے۔۔"اس نے آنکھیں سکون سے بند کر لیں۔۔ذکاء کے حلق میں کڑواہٹ گھلی۔۔

"نایاب شرافت سے اپنا سارا سامان اٹھاؤ یہاں سے ورنہ میں سب کچھ اٹھا کر نیچے پھینک دوں گا".اس نے تنبیہہ کی تھی۔۔

"یہ سب میرا سامان نہیں ہے۔۔آپ کی ماما کچھ آپ کے لئے بھی لے آئی ہیں۔۔جو کرنا ہے اسے دھیان میں رکھ کر کیجئے گا۔۔باقی میری بلا سے۔۔"اس نے جیسے پلہ جھاڑ لیا تھا۔۔وہ لب بھینچ کر کچھ دیر انگارہ آنکھوں سے اسے گھورتا رہا پھر سر ہلاتے ہوئے مڑا اور بستر کی دوسری سمت گیا۔۔نایاب نے اس کا پہاڑی وجود اپنے سر سے ہٹتا محسوس کیا اور اس سے قبل کہ آنکھیں کھول کر دیکھ پاتی ذکاء نے کوئی چیز اٹھا کر زور دار طریقے سے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

فرش پر دے ماری تھی۔ دھڑام کی آواز سن اس کا دل اچھل کر حلق میں اٹک گیا۔۔ اس کے یکے دیگرے بعد دھڑام کی آوازوں کے ساتھ اٹخ پٹخ کے دل دہلا دینے والے شور کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔۔

سوٹ کیس زمین پر گرنے کی آواز بڑی ہی تیز اور بے ہنگم تھی۔۔نایاب نے سہم کر بیڈ کی چادر مٹھیوں میں دبوچ لی ۔۔۔ آنکھیں میچ کر لیٹی وہ بستر پر ہی سمٹ گئی ۔۔ جتنی ڈھٹائی دکھا کر اس کا دماغ گھما چکی تھی ،اب اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ آنکھیں کھول کر کمرے اور سامان کا حشر دیکھ لیتی یا ذکاء کی غصیلی صورت کا سامنا کرتی۔۔۔لیکن بنا دیکھے بھی اب اسے اندازہ تھا کہ جس قدر کمرے میں چیزیں ٹوٹنے کا ہاہا کار مچا تھا کچھ سلامت نہیں بچا ہو گا۔۔۔ نایاب کے حلق میں خوف کی گرہیں پڑنے لگیں ۔پھر کمرے کی لائٹ ایک دم بجھی۔۔۔پھر اسے بستر کی دوسری سمت ذکاء کی آہٹ محسوس ہوئی تھی ۔۔ اس نے یک دم بستر کی چادر پکڑ کر کھینچی تو نایاب پوری کی پوری ہل کر رہ گئی ۔۔ہلکی سی آنکھیں کھول کر اس غصے سے غضب ناک ہوئے شخص کو دیکھا۔۔وہ سارا غصہ سامان پر نکال کر اب چادر جھٹک کر پھیلاتا ہوا لیٹ چکا تھا ۔۔نایاب کا دل چاہا وہ اٹھ کر دیکھے نئے

سامان کی حالت ۔۔ مگر ہمت ہی نہ پڑی ۔۔اب اسے فائقہ ممانی کی فکر تھی۔۔جو کتنے پیار سے اتنا کچھ لے آئی تھیں ان کے لئے ۔۔اور کچھ تو نایاب کی بری تھی۔۔ اب جانے صبح کیا ہونا تھا ۔۔یہی سوچتے ہوئے جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی تھی ۔۔۔

....

اور صبح وہی ہوا تھا جس کا نایاب کو ڈر تھا ۔ ذکاء کے عتاب سے بہت کم کچھ صحیح سلامت بچا تھا ۔۔باقی سب کچھ ٹوٹ پھوٹ چکا تھا۔۔اور فائقہ ممانی سے اسے بہت ڈانٹ پڑی تھی۔۔ پہلی بار انھوں نے اس طرح غصے سے اسے ڈانٹا تھا۔۔نایاب کو رونا آیا ۔۔جو کیا تھا ان ہی کے بیٹے نے کیا تھا۔۔اس میں اس کا کیا قصور۔۔وہ پورے آدھے گھنٹے تک سر جھکائے کھڑی ان کی ڈانٹ سنتی رہی تھی ۔وہ بار بار ذکاء کے غصے میں آنے کی وجہ بھی اسی سے پوچھ رہی تھیں ۔۔اب وہ کیا بتاتی ۔۔غصہ تو دلایا ہی اسی نے تھا ۔۔کیا تھا اگر وہ کہہ رہا تھا تو وہ چپ چاپ سمیٹ دیتی سب۔اسے اس میں اب اپنا بھی قصور نظر آ رہا تھا۔۔کیا ضرورت تھی ضد لگانے کی ۔۔بعد میں پھر اقراء ممانی کی تشفی پر اس کی خلاصی ہوئی تھی۔۔اور اب وہ شام سے کمرے میں بند بچی ہوئی چیزوں کو سمیٹ رہی تھی اور

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

باقی ساتھ رکھے ڈسٹ بن میں پھینک رہی تھی۔۔دل الگ کٹ رہا تھا اتنے مہنگے تحفے تحائف کو پھینکنے سے ۔۔مگر جس نے یہ سب توڑا تھا اسے کوئی فکر و فاقہ نہیں تھا۔۔۔ وہ صبح سے جو نکلا تھا ابھی تک بھی نہیں لوٹا تھا ۔۔اور بے جا کی اتنی باتیں اس اکیلی کو سننی پڑی تھیں ۔۔اس کا دل چاہ رہا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دے۔۔چیزیں سمیٹتے ہوئے بار بار دل بھر آ رہا تھا ۔۔آنکھیں دھندلا رہی تھی۔۔اور اس نمی کو بار بار پلکیں جھپک کر وہ واپس دھکیل رہی تھی۔۔مگر پھر بھی آنسوں رک نہیں رہے تھے۔۔گالوں پر بہتے جا رہے آنسوں پونچھ کر اسے نے گفٹ کا ایک اور پیک اٹھا کر کھولا ۔۔جس میں جانے کیا تھا۔۔مگر جو تھا وہ چکنا چور ہو چکا تھا۔۔۔تبھی اسے محسوس ہوا تھا کوئی دروازہ کھول کر بے دھڑک اندر آیا ہے ۔۔اور یہ وہی تھا جس کا یہ کمرہ تھا۔۔نایاب نے اسے دیکھنا تک گوارا نہ کیا ۔۔۔ سر جھکائے اپنے کام میں لگی رہی۔۔وہ کچھ دیر پورے کمرے میں کچھ تلاشتا رہا۔۔پھر متفکر سا اس کی سمت چلا آیا۔۔

"بات سنو۔۔میں صبح یہاں ایک فائل بھول گیا تھا ۔۔تم نے کہیں دیکھی ؟" وہ اس کے قریب کھڑا اس کے جھکے سر سے مخاطب تھا۔۔وہ خاموشی سے اٹھی اور اس کی سرعت

سے گزر کر سائیڈ ٹیبل کی دراز سے فائل نکال لائی پھر اسے تھمائی اور پھر خاموشی سے جا کر اپنی جگہ پر بیٹھ اپنے کام میں لگ گئی ۔۔ذکاء نے فائل پکڑ کر اس کے سرخ چہرے اور نم آنکھوں کو دیکھا تو حیرت کا جھٹکا لگا ۔۔

”تم رو رہی ہو؟“وہ فائل ٹیبل پر رکھتا اس کے پاس آیا تھا ۔۔اس کی آواز پر وہ چونکی ۔۔بنا چہرہ اٹھائے نفی میں سر ہلایا ۔۔

”نہیں“.اس نے گفٹ کو ڈسٹ بن میں پھینکا اور ایک اور پیک اٹھایا ۔۔ذکاء نے اس واضح جھوٹ پر اسے گھورا ۔۔بار بار پلکوں کی نمی جھٹک رہی تھی وہ۔۔

”کیا ہوا ہے۔۔؟ کسی نے کچھ کہا ہے ؟“اس نے سنجیدگی سے بھنویں میچ کر پوچھا ۔۔

”نہیں۔“اس بار بھی یک لفظی جواب آیا تھا ۔۔

”ادھر دیکھو میری طرف“!وہ ہاتھ سینے پر باندھے یوں کھڑا ہو گیا تھا جیسے اب اس کی رونے کی وجہ جانے بغیر وہاں سے ٹلنے نہیں والا ۔۔نایاب نے سرخ لبا لب بھرے نین کٹورے اٹھا کر شکوے سے اسے دیکھا اور ذکاء پورا کا پورا ان آنکھوں میں ڈوب گیا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

۔۔نایاب کی آنکھیں اس کا دل و دماغ جکڑ گئیں اور ذکاء کو پہلی بار محسوس ہوا تھا اس نظر کے اٹھنے پر اس کا بڑا نقصان ہو گیا ہے ۔۔ نظروں کی اس تکرار پر بڑی مشکل سے سنبھلا تھا وہ۔۔

”اب بتاؤ کیوں رو رہی ہو۔۔؟“اس نے بے ساختہ نظریں چرا کر خود پر جمی ان آنکھوں کی زنجیر سے خود کو آزاد کیا تھا ۔۔۔

”اب کیا میں اپنی مرضی سے آپ کے کمرے میں بیٹھ کر رو بھی نہیں سکتی ۔۔اس پر بھی پرابلم ہے آپ کو؟“وہ پھر سے دل برداشتہ ہو کر رو پڑی تھی۔۔ذکاء کا دل پسیجا۔۔۔

”نہیں میں نے ایسا کب کہا ۔۔ لیکن اگر تم اس طرح بیٹھ کر اکیلی اکیلی روؤ گی تو پوچھوں گا تو سہی نا ۔۔“ذکاء نے پہلی بار آج اس کے معاملے میں نرمی سے کام لیا تھا ۔۔

”تو آپ بھی بیٹھ کر رو لیں ساتھ ۔۔“وہ غصے سے چڑ کر کہتی دوبارہ کام میں لگ گئی۔۔ذکاء نے بے اختیار اس کی بات پر مسکراہٹ ضبط کی ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نہیں مجھے نہیں شوق بلا وجہ بیٹھ کر رونے کا۔۔یہ کام تم ہی اچھے سے کر سکتی ہو۔۔" وہ اسے ہلکا پھلکا کرنے کے لئے بولا تو نایاب کو غصہ آ گیا۔۔

"ہاں آپ کو بس اس طرح کے تماشے لگا کر مجھے سب سے ڈانٹ پروانے کا شوق ہے۔۔ہے نا؟" وہ ایک دم صوفے سے اٹھی اور چینختے ہوئے اپنے سامنے ٹوٹے پھوٹے سامان کی سمت اشارہ کیا۔۔ذکاء نے لب بھینچ لیئے۔۔

"کس نے ڈانٹا ہے تمہیں ؟" اور یہ جملہ بڑی ہی گہری سنجیدگی سے پوچھا گیا تھا وہ بھی اس کے وجود کا گہرا مشاہدہ کرتے ہوئے۔۔

سادہ سے لان کے سوٹ میں ملبوس وہ بنا کسی مصنوعی خوبصورتی کے روئے روئے سرخ چہرے سے کھڑی دل میں اترنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔

"کسی نے نہیں ڈانٹا۔آپ کو اب مجھ سے کیا مسئلہ ہے۔۔فائل دے دی نا میں نے۔۔اٹھائیں اور جائیں۔۔مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔" وہ جھنجھلا گئی۔۔اس وقت تو وہ سکون سے بیٹھ کر رونے کا شغل فرمانا چاہتی تھی۔۔وہ دوبارہ سے بیٹھنے لگی تھی جب وہ دو قدم مزید اس کے قریب ہوا اور اس کے بیٹھنے سے پہلے ہی اسے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کر لیا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

۔۔ اس نے متحیر تاثرات سے اسے دیکھا۔۔جانے کیوں اس کے ہر انداز میں عجیب سا استحقاق محسوس ہو رہا تھا۔۔

"کس نے ڈانٹا ہے۔۔؟"اس نے اسے سامنے کھڑا کرنے کے بعد سوال دہرایا اور ہاتھ پھر سینے پر باندھ لیئے۔۔

"اپنا کام کریں جا کر"!نایاب نے تڑخ کر جواب دیا اور واپس مڑنے کو تھی کہ ذکاء کی گرفت پھر سے اس کی کلائی پر بندھی ۔۔وہ استعجاب سے پھر پلٹی ۔۔"کیا مسئلہ ہے؟"

"کس نے ڈانٹا ہے؟"اس نے پھر سوال دہرایا تھا ۔۔نایاب کو اس کی دماغی حالت پر شبہ ہوا ۔۔

وہ بلاوجہ اس سے الجھ رہا تھا ۔۔یہ سروکار کیوں ؟

"آپ کی ماں نے ۔۔وہ بھی صرف آپ کی وجہ سے ۔۔یہ سارا کارنامہ انجام دیا تھا تو صبح رکتے نا پھر ان کی ڈانٹ سننے کے لئے ۔۔ان کے سارے غصے کا سامنا مجھ اکیلی کو کرنا پڑا ۔۔میں نے تو نہیں کہا تھا آپ کو یہ سب تماشا کرنے کا۔۔ان کا غصہ جائز تھا۔۔وہ کتنے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

پیار اور چاہ سے یہ سب مہنگا سامان لائی تھیں اور آپ نے توڑنے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچا ہوگا کہ انھیں کتنا دکھ ہوگا۔۔اور آپ کو تو صبح سے ایک بار خیال بھی نہیں آیا کہ جاکر ان سے سوری بول دیں۔۔وہ کتنی خفا ہیں۔۔مجھ سے بھی بات نہیں کر رہیں ۔۔میرا کیا قصور ہے۔۔بس مفت میں ملی ہوئی ہوں میں تو سب کو۔۔۔جو آتا ہے چار باتیں سنا کر چلا جاتا ہے۔۔بس یہی اہمیت ہے میری اس گھر میں ۔۔آپ سب کے ٹکڑوں پر پل رہی ہوں نا۔۔ وہ ٹکڑے ایسے ہی وصول ہونگیں اب ۔۔کہ ہر بار ہنگامے آپ کریں اور سب کی باتیں میں سنوں ۔۔" جانے کیا کچھ جمع تھا اس کے اندر جو اب نکل رہا تھا۔۔۔وہ رنجیدگی سے روتے ہوئے چلا چلا کر اسے باتیں سنا رہی تھی ۔۔

"نایاب تم اتنا نیگیٹو کیوں سوچ رہی ہو۔۔تم سے کس نے کہہ دیا تم ہم سب کے ٹکڑوں پر پل رہی ہو۔۔تمہیں پتا ہے نا اس گھر میں پھپھو کا بھی برابر کا حصہ ہے ۔۔۔ پھر تمہیں ایسا کیوں لگا۔۔؟" وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے نرمی سے سمجھانے لگا۔۔ نایاب کا دماغ اس وقت کچھ بھی مثبت سوچنے کے لئے تیار نہیں تھا۔۔یہ بھی نہیں کہ ذکاء کا رویہ اس کے لئے مہربان ہوا ہے۔۔اس نے ذکاء کا ہاتھ جھٹک دیا۔۔

”آپ مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔“وہ غصے سے اسے باز پرس کر بولی اور صوفے پر بیٹھی اپنے کام میں لگ گئی ۔۔وہ کچھ دیر سنجیدگی سے اسے دیکھتا رہا پھر فائل اٹھا کر باہر چلا گیا۔۔

....

اس نے دروازے پر ہلکی سی دستک دی تھی ۔۔

”آجاؤ“!اندر سے اجازت ملتے ہی اس نے فائل دوسرے ہاتھ میں منتقل کی اور دروازہ کھول کر اندر جھانکا ۔۔سامنے ہی شاہ ویر صاحب کے ساتھ فائقہ ممانی بیٹھی ہوئی تھیں ۔۔ان کے لئے چائے تیار کرتے ہوئے فائقہ ممانی نے چہرہ اٹھا کر بیٹے کو دیکھا ۔۔

”کیا بات کر سکتا ہوں ؟ “اس نے سرسری لہجے میں دریافت کیا تھا۔۔وہ چونکے ۔۔ذکاء نے شاید پہلی بار آ کر ان سے ایسی اجازت طلب کی تھی۔۔ فائقہ ممانی کو بھی معاملہ سنجیدہ ہی لگا ۔۔”ہاں آؤ “!شاہ ویر ماموں نے اندر بلایا اور فائقہ ممانی نے ان کی تیار چائے اس کو پکڑائی پھر سیدھی ہو بیٹھیں ۔۔

"میں نے اصل میں ماما سے بات کرنی تھی ۔۔"وہ اندر آ کر ان کے سامنے تابعداری سے کھڑا ہوا تھا ۔۔

"مجھ سے کیا بات کرنی ہے؟"فائقہ ممانی کو تشویش ہوئی ۔۔

"ماما آپ کو نایاب کو ڈانٹنا نہیں چاہئے تھا ۔۔وہ سارا سامان میں نے غصے میں خراب کیا تھا ۔۔آپ کو ڈائریکٹ مجھ سے اس متعلق بات کرنی تھی۔مجھے ڈانٹنا تھا۔۔۔مجھے اچھا نہیں لگا آپ نے میری وجہ سے اسے باتیں سنائیں ۔۔"وہ بڑی ہی سعادت مندی سے کام لیتا کچھ اس طریقے سے محتاط انداز میں بات کر رہا تھا کہ انھیں بدتمیزی بھی نہ لگے اور رشتوں کا توازن بھی برقرار رہے۔۔شاہ ویر ماموں کو معاملے کی نوعیت کا اندازہ نہیں تھا۔۔ناسمجھی سے گردن موڑ کر زوجہ محترمہ کو دیکھا۔۔جبکہ فائقہ ممانی کے چہرے پر بے ساختہ چمک آئی تھی ۔۔ان کو اچھا لگا تھا وہ نایاب کے حق میں بات کرنے آیا تھا ۔۔یہ خوش آئندہ بات تھی۔۔اور وہ روائتی ساس کی طرح بھی نہیں تھیں کہ بیٹے کے سوال کرنے اور شکایت اٹھا لانے پر بہو کے لئے الٹا محاذ کھڑا کرتیں۔۔وہ دل سے خوش اور مطمئن ہوئی تھیں کہ ان کے بیٹے نے کسی طرح تو نایاب پر غور و فکر کیا۔۔ انھیں لگ رہا تھا انھوں نے نایاب

کو ڈانٹ کر غلط کیا۔۔ صبح سے افسوس میں پھر رہی تھیں ۔۔ مگر اب لگ رہا تھا یہ تو اچھا ہی ہو گیا ۔۔ان کے بیٹے کو کچھ تو نظر آیا تھا۔۔

”تو اس کا مطلب تمہیں اپنی غلطی کا احساس ہو رہا ہے ۔۔؟“ فائقہ ممانی نے سنجیدہ رہنے کی کوشش کی تھی ۔۔

”جی بالکل ۔۔مجھے احساس ہے اور میں اس کے لئے آپ سے apologize بھی کرتا ہوں۔۔ اور ایک ریکوئسٹ ہے۔۔ آئندہ پلیززز کسی بھی بات پر آپ نایاب کو مت ڈانٹیئے گا۔۔سیدھا مجھ سے بات کیجئے گا۔۔ وہ بہت چھوٹے دل کی لڑکی ہے۔۔ذرا کچھ بول دو تو گھنٹوں رونے بیٹھی رہتی ہے اور الٹا سیدھا سوچنے لگتی ہے۔۔اور ایک بات اس سے جا کر بات بھی کر لیجئے گا ۔۔اسے اچھا لگے گا اگر آپ اس سے نرمی سے بات کر کے اسے گلے سے لگائیں گی تو۔۔اور میں وعدہ کرتا ہوں آئندہ میری کسی حرکت سے آپ کو تکلیف نہیں پہنچنے دوں گا۔۔“ وہ سنجیدگی اور متانت سے بات کر کے سر خم کرتا پلٹ گیا تھا ۔۔وہ مطلب کی بات کرتا تھا ۔طول دینا اسے پسند نہیں تھا۔۔۔فائقہ ممانی نے مسکراتے ہوئے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اپنے اکڑو بیٹے کو جاتے دیکھا ۔۔۔جیسا بھی تھا ،غصے کا جتنا بھی تیز تھا۔۔مگر رحم دل اور بے حد پیارا انسان تھا۔۔

”بھئی بیوی یہ کیا معاملہ چل رہا ہے ۔۔کچھ پلے نہیں پڑا“.شاہ ویر ماموں الجھے بیٹھے تھے ۔

”کچھ نہیں ۔۔آپ چائے پیجیئے “.انھوں نے ٹالتے ہوئے ان کا دھیان چائے کی سمت دلایا اور مسکراتے ہوئے کچھ سوچنے لگیں ۔۔۔یعنی کہ اب برف پگھلنے لگی تھی۔۔

....

”یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم ۔۔ہوش میں ہو تم؟“شمیم ممانی کے سامنے جیسے ہی بلال نے اپنے دل کی بات رکھی تھی وہ غصے سے بھڑک پڑی تھیں۔۔۔ان کی غضب ناک آواز اس قدر بلند تھیں کہ شاہ زیب ماموں ششدر سے باتھ روم سے نکل آئے تھے۔۔

”جی ماما میں ہوش میں ہی ہوں۔۔اور بہت سوچ سمجھ کر میں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔۔“بلال بہت اطمینان سے کھڑا تھا ۔۔شمیم ممانی کا بس نہ چلا اس کے منہ پر تھپڑ جڑ دیں۔۔

"تم ہوتے کون ہو فیصلہ کرنے والے۔۔ اور تم نے سوچ بھی کیسے لیا میں کچھ ایسا ہونے دوں گی ۔"ان کی آواز بلند ہوتی کمرے کے در و دیوار ہلا گئی تھی۔۔

"ماما اس میں حرج ہی کیا ہے ۔۔کنول اچھی لڑکی ہے اور اگر میں اس کے گھر آپ کو بھیج رہا ہوں تو کیا مسئلہ ہے اس میں ۔۔آج نہیں تو کل میرا آپ نے کہیں سوچنا ہی تھا نا۔۔اور میں نے کنول کو پسند کیا ہے اپنے لیئے ۔۔"وہ بے دھڑک کھڑا سنجید گی سے بات کر رہا تھا ۔۔کل ہی تو اسے علم ہوا تھا شمیم ممانی اس کے لئے اپنے میکے سے کسی لڑکی کو پسند کر کے رشتے کی بات ڈال آئی ہیں ۔۔اور بلال نے آج دو ٹوک انداز میں ان کے سامنے کنول کا نام رکھ دیا تھا ۔۔

"مگر میں کیوں اس کے لئے جاؤں تمہارا رشتہ لے کر ۔۔میرا دماغ خراب نہیں ہے کہ اس طلاق یافتہ لڑکی کو اپنے کنورے بیٹے کے لئے لے لوں۔۔۔کچھ تو عقل کو ہاتھ مارو بلال ۔۔"شمیم ممانی کا پارہ چڑھتا جا رہا تھا ۔۔شاہ زیب ماموں نے خاموشی سے ماں بیٹے کی جھڑپ سنی تھی ۔۔یہ اکثر ہوتا تھا۔۔بلال کی شمیم ممانی سے نہیں بنتی تھیں ۔۔اکثر دونوں

میں کسی نہ کسی بات پر اختلاف ہوتا رہتا تھا۔۔شمیم ممانی کچھ تیز طرار قسم کی خاتون تھیں ۔۔اور بلال دھیمے مزاج کا سنجیدہ لڑکا تھا ۔۔اسے ماں کی کچھ عادات پسند نہیں تھیں ۔۔

"ماما آپ اگر کنول کے گھر محض اس وجہ سے نہیں جانا چاہتی کہ وہ طلاق یافتہ لڑکی ہے تو آپ بہت غلط سوچ کی مالک عورت ہیں ۔۔کسی لڑکی کو صرف اس وجہ سے ریکجیکٹ کر دینا بہت غلط بات ہے۔۔۔اور کیا کمی ہے کنول میں ۔۔"

بلال صبر و تحمل کا دامن تھامے ان سے اصرار کر رہا تھا ۔۔

"مت بھولو بلال اس کی شادی پہلے ہو چکی ہے۔۔"

"طلاق بھی تو ہو چکی ہے۔۔"اس نے ماں کی بات لمحوں میں رد کر دی۔۔

"میں بالکل بھی اس لڑکی کو اپنی بہو نہیں بناؤں گی ۔۔دیکھ رہے ہیں آپ ۔۔کیسے اس چھٹانک بھر کی لڑکی نے آپ کے بیٹے کو انگلی پر لپیٹ لیا ہے ۔کہ یہ یہاں میرے سامنے کھڑا اس کے لئے زبان چلا رہا ہے ۔۔دیکھو تو سہی ۔۔طلاق لے کر دل نہیں بھرا تو میرے بیٹے پر ڈورے ڈال دیئے۔۔۔اور یہ پہنچ گیا میرے سامنے اس کی طرف داریاں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کرنے۔۔"شمیم ممانی کی تیز زبان کی دھار اور کٹر پن دیکھ شاہ زیب ماموں نے سنجیدگی سے انھیں ٹوکا تھا۔۔

"شمیم زبان کو لگام دو۔۔کس طرح کے الزامات دے رہی ہو بچی کو۔۔۔ اگر وہ کنول سے شادی کرنا چاہتا ہے تو چلے چلو اس کے گھر رشتہ لے کر ۔۔طلاق یافتہ ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے ۔۔بلکہ ثواب کا کام ہے کسی طلاق یافتہ لڑکی کے سر پر ہاتھ رکھنا۔۔اور پھر دیکھی بھالی بچی ہے۔۔نیک اور صالح ہے۔۔مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔۔"

انھوں نے معاملے کی سنگینی کو زائل کرتے ہوئے ہلکی آواز میں غصے سے آگ اگلتی بیوی کو سمجھایا تھا۔۔

"لیکن مجھے اعتراض ہے۔۔۔میں اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے ایک طلاق شدہ لڑکی کا رشتہ نہیں لوں گی ۔میرے بیٹے کو لڑکیوں کی کمی نہیں ہے ۔۔ایک نظر ماروں اپنے میکے میں تو ہزاروں لڑکیاں تیار ہوں گی میری بہو بننے کو۔۔۔ارے اس لڑکی جیسی ہزاروں لڑکیاں وار کر پھینک سکتی ہوں میں اپنے بیٹے کے سر سے ۔۔"شمیم ممانی آپے سے باہر ہو رہی تھیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

۔۔رعونت سے جو منہ میں آ رہا تھا اگلتی جا رہی تھیں ۔۔تکبر اور گھمنڈ ان کے چہرے پر چھایا ہوا تھا ۔۔

"ماما ہزاروں کو چھوڑ دیں بس ایک کنول ہی دلا دیں مجھے ۔۔وہی بہت ہے۔۔ ماما میں محبت کرتا ہوں کنول سے ۔۔ابھی سے نہیں تب سے جب میں دس سال کا تھا۔۔۔یہ تو قسمت کی ستم ظریفی تھی کہ اس کی شادی اچانک کسی اور سے ہو گئی ۔۔ مگر اللہ کو میری لگن پسند آئی اس نے کسی طرح پھر ایسا موقع دیا ہے مجھے کہ میں اسے پا سکوں ۔۔ماما پلیززززز مجھے کنول دیں دے۔۔"بلال نے ان کا ہاتھ پکڑ کر التجا کی تھی ۔ شمیم ممانی نے غضب سے اسے گھور کر نخوت سے ہاتھ جھٹک دیا ۔۔

"بلال میں نے ایک بار کہہ دیا سو کہہ دیا ۔۔کنول کا خیال اپنے دل سے ابھی کے ابھی نکال دو۔۔۔میں قطعی اس لڑکی کو بہو نہیں بناؤں گی چاہے دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے ۔۔"انھوں نے سخت درشتی سے بیٹے کے ارمان کچلے تھے ۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ماما آپ کو کنول سے کیا مسئلہ ہے۔۔کسی لڑکی کے متعلق اتنا بغض رکھنا اچھی بات نہیں ہے۔۔آپ کی بھی تو بیٹی ہے ایک۔۔کسی کی بیٹی پر بات کرتے ہوئے ذرا دل نہیں کانپتا آپ کا۔۔"

"بلال"! ان کا ہاتھ ہوا میں لہرایا اور بلال کی گال پر پڑ گیا۔۔وہ سن رہ گیا۔۔اسے بالکل بھی شمیم ممانی کے ہاتھ اٹھانے کی توقع نہ تھی۔۔شاہ زیب ماموں بھی دنگ رہ گئے تھے۔۔

"شمیم ہوش کے ناخن لو۔۔جوان بیٹے پر ہاتھ اٹھا رہی ہو"..ماموں نے آگے بڑھ کر انھیں پیچھے دھکیلا تھا۔۔وہ بچوں پر جبر کرنے کے سخت خلاف تھے وہ بھی بلال جیسے بچوں پر جو اتنے سلجھے ہوئے اور تابعدار ہوں۔۔۔بلال نے جھنجھناتے گال پر ہاتھ رکھ کر ماں کو سکتے سے دیکھا۔۔

"آپ اسے کیوں نہیں کہتے یہ ہوش کے ناخن لے۔۔اپنی بہن کا موازنہ اس فسادی لڑکی کے ساتھ کر رہا ہے۔۔اسے زرا شرم نہیں آ رہی۔۔میری ذیب کی تربیت میں نے بہت اچھے سے کی ہے۔۔۔کنول کی طرح اس کے لچھن نہیں ہیں۔۔کچھ تو کمی ہوگی نا اس میں

جو شوہر نے طلاق دے دی ۔۔"ان کا غصہ سوا نیزے پر پہنچا ہوا تھا۔۔بلال نے افسردگی سے ماں کو دیکھا۔۔زہر خند آواز میں بولتی وہ ہر بات کا فرق یکسر نظر انداز کر چکی تھیں ۔۔اسے بہت دکھ پہنچا تھا۔۔۔

"میں آج ہی جا کر اس کی ماں سے بات کرتی ہوں سنبھال کر رکھے اپنی بیٹی کو۔۔"وہ پھر اونچی آواز میں دھمکی لگاتی غضب سے چینخیں۔۔

"ماما آپ ایسا کچھ نہیں کہیں گی جا کر ان سے ۔۔"بلال نے سخت لہجے میں تنبیہہ کی تھی ۔

"میں جاؤں گی ۔۔اسے بھی تو پتا چلے اپنی پرورش کا۔۔کیسے اس لڑکی کو پالا ہے کہ ادھر اُدھر کے لڑکے پھانس رہی ہے وہ ۔ توبہ توبہ۔۔میرے تو رونگھٹے کھڑے ہو گئے ہیں ۔۔پدی سی لڑکی اور کام دیکھو۔۔"

شمیم ممانی کو قابو کرنا مشکل ہو رہا تھا ۔۔ان کا واویلہ بڑھتا ہی جا رہا تھا ۔۔

"ماما میں نے کہہ دیا نا آپ کوئی تماشا نہیں لگائیں گی ۔۔اگر آپ نے ایسا کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا ۔۔"بلال نے سخت لہجے میں باور کرایا تھا ۔۔

"تو تم بھی ایک بات کان کھول کر سن لو۔۔اگر چاہتے ہو کہ میں اس بات کو یہی ختم کر دوں تو کنول کا خیال آج کے بعد دل میں مت لانا۔۔اور اگر پھر بھی تم نے ایسا چاہا تو پھر میرے مرنے کی دعا کرنا۔۔کیونکہ میرے جیتے جی تو میں ایسا ہونے نہیں دوں گی۔۔۔اب مصلے پر بیٹھ جاؤ اور دعائیں مانگو کہ ماں مر جائے۔۔" وہ چینخ چینخ کر کہتی کمرے سے نکل گئیں۔۔بلال نے صدمے سے انھیں جاتے دیکھا تھا۔۔وہ کتنی بڑی بات کہہ گئی تھیں۔۔بلال کو اس وقت انھیں کنول کے لئے راضی کرنا اپنی زندگی کا سب سے ناممکن کام لگا تھا۔۔۔ایک دم ہی وہ بہت تھک گیا تھا۔۔شاہ زیب ماموں نے اس کے کندھے پر تسلی بخش ہاتھ پھیرا۔۔

"فکر مت کرو۔۔میں کچھ دن بعد خود موقع دیکھ کر بات کروں گا تمہاری ماں سے۔۔اس وقت وہ بہت غصے میں ہے کچھ نہیں سنے گی۔۔"بلال نے غمزدہ ہو کر باپ کو دیکھا تھا۔۔شاہ زیب ماموں سچ میں آئیڈیل باپ تھے۔۔صابر اور بلال کی طرح ہی دھیمے متحمل مزاج۔۔انھوں نے بیٹے کو حوصلہ دیا اور گہری آہ بھر کر کمرے سے نکل گئے تھے۔۔۔بلال نے گلے میں اُبھرتی گلٹی کو نگلا اور اس جھگڑے کے متعلق سوچنے لگا۔۔کتنا

اچانک ہی سب کچھ طوفان کی طرح اٹھا اور پھر تھم گیا تھا۔۔۔ اور بلال جانتا تھا یہ طوفان ابھی اور تباہی مچائے گا۔۔۔اور وہ تیار تھا سب جھیلنے کو۔۔

••••••••••••••

وہ بے کیفی سے ڈریسنگ ٹیبل پر اپنے کچھ چند کاسمیٹک پروڈکٹس ترتیب سے ایک طرف رکھ رہی تھی۔۔ذکاء کی تمام اشیاء دوسری طرف احتیاط سے رکھ کر اب اس کا سارا دھیان اپنے سامان پر تھا۔۔پیچھے بستر کی پائنتی پر ٹانگیں لٹکائے کہنی کے بل نیم دراز شانی اس کی تمام نفاست کو ملاحظہ کر رہا تھا کہ اچانک اسے جانے کیا خیال آیا تھا۔۔ایک دم اٹھ کر بیٹھا۔۔

"نایاب ذکی نے تمہیں منہ دکھائی میں کیا دیا؟"اس کے متجسس اور غیر متوقع سوال پر وہ سٹپٹا سی گئی۔۔دل میں کچھ چبھا تھا۔۔شاید یہ سوال۔۔یا اس سے مانگا گیا جواب۔۔

"کچھ بھی نہیں".پرفیوم کی شیشی کو باقی اشیاء کے درمیان رکھتے ہوئے اس نے مدھم سا جواب دیا تھا۔۔شانی نے اس کے سرسری لہجے کو دیکھ کر منہ بنایا۔۔

"ہے ہی کھڑوس ۔۔اسے کیا پتا یہ لمحہ کتنا انمول ہوتا ہے ۔۔جب آپ اپنی بیوی کو منہ دکھائی کا تحفہ دیتے ہیں اور بیوی ساری زندگی اسے سنبھال کر رکھتی ہے۔۔ بہت غلط کرتا ہے ویسے ذکاء ۔۔ اسے کم از کم تمہارے جذبات کا خیال رکھنا چاہیے ۔۔"شانی کو بڑا برا لگا تھا اور تعجب بھی ہوا تھا ۔۔ذکاء اتنی بڑی بات کیسے نظر انداز کر سکتا تھا ۔۔

"شادی بھی تو کن حالات میں ہوئی تھی۔۔انھیں کیا پتا تھا اچانک سے انھیں دادو کے کہنے اور مجبور کرنے پر مجھ سے شادی کرنی پڑے گی۔۔اگر پتا ہوتا تو لے ہی آتے کچھ نہ کچھ۔۔"نایاب نے حوصلگی مسکراہٹ لبوں پہ سجا کر شانی کو دیکھ شوہر کا دفاع کیا تھا ۔۔

"اوہ تو اب تک موصوف کو وقت نہیں ملا کچھ لے کر آنے کا۔۔اس کا کام بنتا تھا اگلے دن ہی کچھ لے آتا ۔۔ مگر اس کے پاس تو وقت ہی نہیں ہے۔۔ صبح نکلتا ہے اور رات گئے آتا ہے ۔۔چچی پوچھیں تو کہتا ہے نئے آفس کی مصروفیات ہیں ۔۔حالانکہ اتنی بھی کوئی مصروفیت نہیں ہے ۔۔یہ تو بس بہانے ہیں ۔۔پتا نہیں کیا کرنا چاہتا ہے اور دوسری بات تم سے کس نے کہہ دیا کہ اس نے دادو کے مجبور کرنے پر شادی کی ہے تم سے ۔۔اس نے اپنی مرضی سے نکاح قبول کیا تھا ۔۔"

شانی تو بہت تپا ہوا تھا ذکاء پر۔۔ان دنوں شانی کا کام بھی اس کی وجہ سے لٹکتا جا رہا تھا ۔۔فاریہ کے باپ کی تلاش کرنی تھی اور ذکاء نے اس سے وعدہ کر رکھا تھا کہ نایاب کی شادی کے جھنجھٹ سے نکلتے ہی وہ کچھ نہ کچھ کرے گا۔۔ ہاں ٹھیک ہے نایاب کے ساتھ جو انہونی درپیش آئی اس کے باعث ذکاء کی زندگی نے نیا موڑ لے لیا تھا۔۔جس کی وجہ سے وہ ڈسٹرب تھا۔۔ مگر اب تو کافی دن گزر چکے تھے۔۔زکاء کو اب روٹین کی طرف لوٹنا چاہیئے۔۔

"کیا مطلب ہے ۔۔دادو نے مجبور نہیں کیا تھا کیا انھیں ۔۔؟ ورنہ وہ کیونکر مجھ سے نکاح کرتے جبکہ وہ پسند بھی نہیں کرتے تھے مجھے ۔۔"

نایاب سنجیدگی سے پلٹی تھی۔۔اب تو اسے شک سا ہونے لگا تھا ۔۔دادو کے بعد اب شانی بھی یہی کہہ رہا تھا کہ ذکاء نے خود اس سے شادی کی۔۔لیکن کیوں کی۔۔اس پر ترس کھا کر یا کوئی اور وجہ تھی۔۔؟ وہ اب جاننا چاہتی تھی آخر ایسی کیا وجوہات تھی جس نے ذکاء جیسے انسان کو مجبور کیا تھا اس سے شادی کرنے پر جبکہ وہ بالکل راضی بھی نہ ہو۔۔

"پتا نہیں لیکن دادو نے مجبور نہیں کیا تھا ۔۔ہاں دادو نے کہا ضرور تھا اسے نکاح کا ۔۔مگر اس نے منع کر دیا تھا ۔۔دادو کمرے سے نکل گئے تھے اور ذکاء ان کے پیچھے گیا تھا ۔۔پھر اکیلے میں ان دونوں کی کیا بات ہوئی تھی اس کا کسی کو علم نہیں ۔۔دادو جانتے ہیں ۔۔لیکن میں نے دادو کو یہی کہتے سنا تھا کہ ذکاء نے خود کہا تھا وہ تم سے نکاح کرے گا۔۔۔مگر ایک بات تو پکی ہے۔۔دادو نے مجبور نہیں کیا تھا ذکی کو۔۔۔ کیونکہ ذکاء وہ انسان نہیں ہے جس سے کچھ مجبوری یا زور زبردستی سے کرایا جا سکے ۔۔وہ بچپن سے اپنی مرضی کا مالک ہے۔۔وہ صرف وہی کام کرتا ہے جس میں اس کا اپنا قلب راضی ہو۔۔ ورنہ اس بات کا تو پورا میر ولا گواہ ہے ذکاء کبھی کچھ مجبوری میں نہیں کرتا۔۔"

شانی نے ہلکی پھلکی سنجیدگی سے کہتے ہوئے نایاب کو بری طرح سوچ میں گم کر دیا تھا ۔۔اگر ایساہی تھا تو ذکاء کا رویہ نامناسب کیوں تھا۔۔اس بات کو وہ کس زاویے سے منسوب کرے۔۔اپنی مرضی سے نکاح کر کے اتنی بے اعتنائی کی آخر وجہ کیا تھی ۔۔۔؟

وہ جتنا سوچتی گئی اتنا ہی اُلجھتی گئی۔۔

”ویسے اس کھڑوس کو سوچنا چاہیے تمہارا ۔۔اور اگر اسے پرواہ نہیں ہے تو تم خود اسے کہو تمہاری تمام ضروریات کا احسن طریقے سے خیال رکھے ۔۔یہ کیا بھئی نئی نویلی دلہن کو سارا سارا دن اکیلے چھوڑ کر خود کا دن وہ باہر گزار آتا ہے ۔۔اور تم بھی اسے احساس دلاؤ کہ گھر میں رہ کر تمہیں وقت دیا کرے ۔۔ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارو گے تو جلدی اس رشتے کو ایک نظریہ دے پاؤ گے ۔۔ورنہ سارے انمول دن وہ مصروفیت میں گنوا بیٹھے گا اور پھر پچھتاتا رہے گا۔۔ منحوس کہی کا۔۔“شانی اسے نصیحتیں کر رہا تھا ۔۔

”تو پھر آپ کیا کر رہے ہیں مجھ منحوس کے کمرے میں ۔۔؟“ذکاء کی سخت تیکھی آواز دروازے کی سمت سے ابھری تھی ۔۔نایاب سمیت شانی صاحب بھی اس اچانک افتاد پر گڑبڑا گئے۔۔ یک دم وہ کرنٹ کھا کر بستر کی پائنتی سے کھڑا ہوا تھا ۔۔نایاب کے حلق میں بھی الگ الفاظ اٹکے ۔

وہ ترچھی نگاہوں سے شانی کو گھور رہا تھا ۔۔

”میں تو نایاب سے بات کرنے آیا تھا ۔۔کیا اب تمہیں دے دی ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں رہا ۔۔بلکہ اب تو ڈبل رشتہ ہے ۔۔ پھپھو

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

زاد بھی ہے اور بھابھی بھی بن چکی ہے۔۔"شانی نے اپنے خوف کو کسی حد تک چھپاتے ہوئے کچھ ڈھٹائی کا مظاہرہ کیا تھا۔۔

"ایک کام کرو اسے اپنے کمرے میں ہی لے جاؤ۔۔وہاں اس کی خوب برین واشنگ کرنا اور اپنی کبوتری سے بھی ملوا دینا۔۔دونوں کو بہت اچھا لگے گا محفل لگا کر۔۔"وہ بے نیازی سے بولتا ہوا آگے ہی چلا آیا تھا۔۔شانی کا حلق خشک ہوا۔۔وہ تو آئے دن اب فاریہ کے طعنے دینے لگا تھا۔۔نایاب نے کچھ نا سمجھی سے شانی کو دیکھا۔۔

"بس بس۔۔اگر میرا اپنے کمرے میں آنا نہیں پسند تو صاف بول دو۔۔گھوما پھرا کر بات کرنے کی ضرورت نہیں۔۔"شانی نے تڑی دکھائی۔۔

"نہیں بھئی۔۔میری کیا مجال جو میں تمہارا یہاں آنا ناپسند کروں۔۔خیر سے یہ اب صرف میرا کمرہ نہیں رہا۔۔"وہ لاپرواہی سے کہتا الماری کھول کر کھڑا ہو گیا تھا۔۔شانی کا بس نہ چلا اس کی گچی مروڑ ڈالے۔۔لیکن دل پر پتھر رکھ کر صبر کرتا واک آؤٹ کر گیا تھا۔۔ذکاء کے منہ لگنا اپنی ہی پول کھولنے کے مترادف تھا۔۔جو کم از کم اس وقت شانی تو بالکل افورڈ نہیں کر سکتا تھا۔

”میں نکال دیتی ہوں کپڑے ۔۔“نایاب اپنے ہاتھ میں پکڑی چیزیں ڈریسنگ پر رکھتی اس کی سمت آئی تھی ۔۔عجیب اتفاق تھا آج وہ سہ پہر کو میر ولا میں دِکھ رہا تھا۔۔

”نہیں۔۔میں نکال لوں گا۔۔ تمہیں ضرورت نہیں یہ بیویوں والے کام کرنے کی۔۔“اس نے سنجیدگی سے انکار کر دیا تھا۔۔

”میں بیوی ہوں آپ کی تو کام بھی بیویوں والے کروں گی ہی۔۔آپ کو احساس نہیں ہے تو کیا ہوا۔۔مجھے تو ہے نا۔۔اور میں اپنے فرائض نبھانا جانتی ہوں ۔۔“نایاب کو اس کا انکار برا لگا تھا ۔۔فوراً سے بیشتر اس نے جتاتے ہوئے لہجے میں باور کرایا تھا ۔۔وہ رک سا گیا ۔۔ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ لبوں پہ لیئے گھوما اور اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بازو سینے پر لپیٹے ۔۔

”اگر اتنا ہی شوہر کے فرائض نبھانا جانتی ہو تو یہ کام میرے آنے سے قبل ہونا چاہیے تھا ۔۔“اس نے کپڑوں کی سمت نظروں سے اشارہ کیا تھا ۔۔نایاب نے گہری سانس کھینچی ۔۔

”اگر شوہر بتا کر جاتے کہ وہ آج رات بارہ بجے تک نہیں تین چار بجے تشریف فرما ہونگیں تو ضرور کر دیتی ۔۔لیکن آپ کو شاید اپنے آنے جانے کا بیوی کو بتا کر جانا گوارا

نہیں ۔۔" وہ پختہ لہجے میں طنز کرتی آگے بڑھ کر الماری سے اس کے کپڑے نکالنے لگی ۔۔وہ بے ساختہ پیچھے ہٹ کر اسے راستہ دے گیا تھا ۔۔اس کا مضبوط انداز واقعی میں قابلِ دید تھا۔۔لمحہ بھر کے لیے وہ لاجواب ہو گیا تھا ۔۔خاموشی سے اسے دیکھا وہ اپنے کام میں مصروف رہی۔۔پھر جب پلٹی تو اس کے کپڑے اس کے ہاتھ میں تھے۔۔

"یہ لیں۔۔"ہینگر اس کی سمت بڑھا کر وہ سنجیدگی سے کھڑی ہو گئ ۔۔ذکاء کو اس کے سخت انداز پر حیرت ہوئی تھی ۔۔لیکن بنا کچھ کہے ہینگر پکڑ لیا اور مڑا۔۔

"ایک بات پوچھوں آپ سے ؟"یک دم اسے نایاب کی وہی سنجیدہ آواز سنائی دی ۔۔وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ گھوما ۔۔کہا کچھ نہیں ۔۔وہ نہ کہتا تب بھی نایاب نے سوچ رکھا تھا آج وہ اس سے بات کرکے رہے گی۔۔

"مجھے بہت سے لوگوں سے پتا چلا ہے کہ آپ نے مجھ سے شادی اپنی مرضی سے کی ہے۔۔مگر مجھے اس بات پر پہلے بھی یقین نہیں آ رہا تھا اور اب آپ کے اتنے دنوں کے رویے کے بعد تو اور بھی نہیں آ رہا ۔۔مجھے جاننا ہے یہ بات کہاں تک حقیقت ہے ؟ کیا آپ نے اپنی مرضی اور خوشی سے مجھ سے شادی کی ۔۔اور اگر ایسا ہے بھی تو آپ کا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

رویہ اس اقدام کا ساتھ کیوں نہیں دے رہا۔۔"اس کی بات پر ذکاء نے اس کے مضبوط انداز سے نگاہیں پھیر کر گہری آہ بھری تھی ۔۔

"میں نے دادو کے مجبور کرنے پر تم سے شادی کی تھی۔۔کیوں کہ وہ ناراض ہو گئے تھے مجھ سے ۔۔ان کی خوشی کے لیے تمہیں اپنایا ہے ۔۔اور اگر گھر والے تمہیں اس بات سے کوئی تسلی دینا چاہتے ہیں اور تم کوئی خوش فہمی پالے بیٹھی ہو تو میں ایک بات صاف کردوں ۔۔میں نے تم سے شادی اپنی مرضی سے نہیں کی۔۔صرف دادو کے مجبور کرنے پر کی ہے۔۔ تم سے شادی کرنے کے لئے گھر کے ہر لڑکے نے انکار کر دیا تھا۔۔شانی زوی بلال تینوں نے ۔۔"

"اور آپ نے بھی تو کر دیا تھا انکار۔۔پھر کیا وجہ تھی کہ انھیں چھوڑ کر صرف آپ کو ہی مجبور کیا گیا ؟"

ذکاء کی باتیں اگر چہ کڑوی تھیں اور روح فرسا بھی۔۔ مگر نایاب کو اب مضبوط رہنا آ گیا تھا ۔۔دل جو ایک دم چھن سے ٹوٹا تھا اس کی کرچیاں اس نے ذکاء تک نہیں پہنچنے دی

تھیں ۔۔وہ دوٹوک لہجے میں سوال کر کے اب اس کے چہرے کو بغور جانچ رہی تھی ۔۔ذکاء نے نظریں چرا لیں ۔۔

"مجھے کیا پتا۔۔یہ تو دادو ہی جانیں"۔اس نے بات ٹال مٹول کر کے وہاں سے جانا چاہا تھا ۔۔مگر جا نہیں سکا تھا ۔۔

"ٹھیک ہے پھر میں دادو سے ہی پوچھ لیتی ہوں"۔وہ اٹل انداز میں کہہ کر یک دم پلٹی اور دروازے کی سمت چل پڑی ۔۔ذکاء کو زوردار جھٹکا لگا تھا ۔۔کرنٹ کھا کر وہ کپڑے بستر پر پھینکتا اس کی سمت لپکا تھا ۔

"رک جاؤ نایاب۔۔ !کہاں جا رہی ہو تم؟"اس نے لپک کر اس کو بیچ راستے میں ہی بازو سے دبوچ کر روک لیا تھا ۔۔

"دادو سے پوچھنے کہ اُنھوں نے کیوں آپ کو ہی مجبور کیا۔۔باقیوں کو کیوں نہیں ۔۔"نایاب نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑا لیا تھا ۔۔ذکاء ہکا بکا رہ گیا ۔۔جانے اس میں اتنی ہمت کہاں سے آ گئی تھی ۔۔اسے بالکل یقین نہیں آ رہا تھا ۔۔سامنے کھڑی لڑکی وہی نایاب تھیں جسے وہ بچپن سے جانتا تھا ۔۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے کسی سے کچھ بھی پوچھنے کی ۔۔ہمارے درمیان کا معاملہ ہے ۔۔ہمارے درمیان ہی رہنے دو۔۔کیوں اپنا اور میرا تماشا لگانا چاہتی ہو تم؟" ذکاء نے تحمل سے کام لیا تھا۔مگر آج وہ اسکے تمام تحمل کو سرے سے لپیٹ کر رکھنے پر آمادہ تھی۔۔

"آپ کا تو کوئی تماشا نہیں لگ رہا ذکاء !تماشا تو میری زندگی بن کر رہ گئی ہے۔۔۔آپ کو جب میں قبول ہی نہیں تھی تو نہیں قبولنا چاہئے تھا نکاح بھی۔۔کیوں اپنے ساتھ یہ ظلم کیا آپ نے۔۔اور جب مجھ سے کوئی شادی کو تیار نہیں تھا تو دادو کو کوئی ضرورت نہیں تھی آپ کو مجبور کرنے کی۔۔میں ان سے جواب مانگنے جا رہی ہوں ۔۔انھوں نے کیوں زور زبردستی مجھے آپ کے متھے مار دیا ۔۔کیوں کیا ایسا انھوں نے ہم دونوں کے ساتھ ۔۔" وہ کہتے ہوئے پھر دروازے کی سمت چل دی۔۔بوکھلایا ہوا ذکاء پھر سے اس کے راستے میں حائل ہوا تھا۔۔

"نایاب پاگل پن مت کرو۔۔۔فضول میں وہ پریشان ہونگیں ۔۔اور اب جب نکاح ہو ہی گیا ہے تو کیا فائدہ ہے یہ ڈھنڈورا پیٹنے کا کہ کیوں کرایا گیا۔۔ہو گیا بس ٹھیک ہے ۔۔نبھاؤ اب".

”میں اکیلے نبھاؤں یہ ادھورا رشتہ ۔۔بے معنی تعلق ۔ میں ہی کیوں ذکاء؟ آپ کیوں نہیں ۔۔ڈیڑھ ہفتے سے یہی چل رہا ہے ۔۔آپ صبح نکلتے ہیں اور رات گئے لوٹتے ہیں ۔۔میں کسی بے کار شے کی طرح پڑی رہتی ہوں آپ کے کمرے میں ۔۔میری کوئی حیثیت کوئی وقعت نہیں ہے ۔۔ آپکو مجھ سے کوئی غرض نہیں ہے۔۔ تو پھر میں کیوں نبھاؤں اس لاحاصل تعلق کو۔۔مجھے آج دادو سے پوچھنا ہے اُنھوں نے کیوں میری شادی آپ سے کرا کر میری زندگی اجیرن کردی ہے ۔۔میں ساری زندگی ایسے ہی آپ کے ساتھ یہ رشتہ نہیں جوڑے رکھ سکتی ذکاء ۔۔۔آپکی تو زندگی مست چل رہی ہے ۔۔بیچ راہ میں بھٹک تو میں گئی ہوں۔۔ آپ کو شاید کنارہ مل گیا ہے ۔۔میں ابھی سفر کر رہی ہوں ۔۔اور میں اس سفر کو تمام کر کے اپنا کنارہ ڈھونڈنا چاہتی ہوں ۔۔جو مجھے دادو سے بات کرنے کے بعد ہی ملے گا۔۔اب ہٹیں میرے راستے سے ۔۔“وہ آج ضد پر اڑے چلا رہی تھی۔۔ذکای نے استعجاب سے اس کی آنکھوں میں کڑا پن دیکھا تھا۔۔اسے سمجھ نہ آیا اسے کیسے کنٹرول کرے ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”دیکھو نایاب۔۔تم دادو سے کوئی بات مت کرو !بس مجھے تھوڑا وقت دو ۔۔میں کوشش کر رہا ہوں اس نئے رشتے کو دل سے قبول کرنے کی۔۔میں کر لوں گا۔۔مگر تمہیں پتا نہیں کس بات کی جلدی ہے ۔دیکھو اچانک سے ہماری زندگی بدلی ہے۔۔اسے ہموار کرنے کے لئے وقت لگتا ہے۔۔میں بس وہی وقت لے رہا ہوں ۔۔تم کچھ تو صبر رکھو“!

وہ جھنجھلاتے ہوئے بھڑک اٹھا تھا۔۔

”میرا صبر ختم ہو گیا ہے ۔۔مجھے اب آر پار لگانا ہے اس معاملے کو ۔۔۔ میں اب مزید ایسے ہی اس رشتے کو لٹکا کر اپنا اور آپ کا قیمتی وقت ضائع نہیں کر سکتی ۔۔مجھے دادو سے اب بات کر کے ہی رہنا ہے۔۔آپ مجھے مت روکیں ۔۔“!

وہ کچھ بھی سننے سمجھنے کو قطعاً تیار نہیں تھی ۔۔ذکاء اس کی ایک ہی رٹ پر چکرا کر رہ گیا۔

”نایاب تم کیوں نہیں سمجھ رہی۔۔دادو کو اس معاملے میں مت گھسیٹو“!اس کا لہجہ پہلے سے کچھ اور کھردرا ہوا تھا۔

"یہ معاملہ ان ہی کا بنایا ہوا ہے ان کا آنا تو لازم ہے۔۔" وہ چیخ کر کہتی اس کی سرعت سے نکلی۔۔ذکاء نے ایک دم اس کی کلائی دبوچ کر اس کے دروازہ کھول کر نکلنے سے قبل ہی اسے دھکیلتے ہوئے دیوار سے پن کیا تھا۔۔وہ سراسیمگی سے پھیلی آنکھوں سے اسے تکنے لگی۔۔اس کے چہرے پر بہت سے رنگ آ جا رہے تھے۔۔غصہ، جھنجھلاہٹ، گھبراہٹ، خوف جانے کیا کچھ تھا جو اس لمحے ذکاء کے چہرے پر وہ دیکھ سکتی تھی۔۔

"تم ان سے کچھ نہیں پوچھو گی۔۔ سمجھی تم۔۔بے جا تماشا لگانے کی ضرورت نہیں۔۔میں کہہ رہا ہوں نا میں کچھ دنوں میں خود ہی سب ٹھیک کر لوں گا ہمارے درمیان۔۔بس مُجھے وقت چاہیئے۔۔" وہ اس کے سامنے کھڑا جبڑا بھینچ کر اسے تنبیہی نگاہوں سے گھورتا کہہ رہا تھا۔۔نایاب کے وجود میں سینسنی دوڑ گئی۔۔ لیکن وہ اس لمحے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔۔ تبھی پوری قوت لگا کر اسے پیچھے دھکیل دیا تھا۔۔

"آپ کو وہ وقت دینے کے لئے میرے پاس کوئی وقت نہیں ہے۔۔" وہ قطعیت سے صفا چٹ جواب دیتی تیز رفتاری سے وہاں سے نکل آئی تھی۔۔وہ اس کی پھرتی کو حیرت سے دیکھتے ہوئے فوراً اس کے پیچھے لپکا تھا۔۔

”نایاب“!...وہ تیزی سے آگے ہی آگے بڑھتی جا رہی تھی ۔۔جب عقب سے غراتے ہوئے وہ تیر کی طرح اس تک پہنچا تھا ۔۔

”تمہیں سنائی نہیں دے رہا میں کیا کہہ رہا ہوں ۔۔تم کیسے میری بات کو نظر انداز کر سکتی ہو نایاب ۔۔مت بھولو میں شوہر ہوں تمہارا۔۔یہ اکڑ اور طور طریقے نہیں چلیں گے میرے سامنے ۔۔“

وہ پھر سے اس کے سامنے راستہ روک کر کھڑا ہو گیا تھا ۔۔نایاب نے چھچھلتی نگاہ سے اسے دیکھ کر اس کے الفاظ سنے تھے۔۔

”واہ !یہ بھی ٹھیک ہے۔۔۔جب چاہے شوہروں کا رعب جھاڑ دو اور جب چاہے بیویوں کے رتبے سے گرا دو۔۔میں یہ دہری زندگی نہیں جینا چاہتی ۔۔مجھے انصاف چاہیے ۔۔میرے ساتھ نا انصافی ہوئی ہے۔۔میں دادو“ !..

”بس“!وہ انگلی اٹھائے متنبہ کرتا چینخا تھا ۔

”ابھی اسی وقت واپس کمرے میں چلو“! immediately

اس کی دھاڑ کو نظر انداز کر نایاب نے سر جھٹکا اور پھر دادو کے کمرے کی سمت قدم بڑھا دیئے ۔۔ذکاء کے لئے یہ حیرت انگیز بات تھی۔۔۔

”نایاب“!..وہ آواز دبا کر چلایا تھا۔۔

”میں کہہ رہا ہوں کمرے میں چلو ۔۔ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں ۔۔“وہ اس کے پیچھے آیا تھا۔۔

”مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔“وہ تڑخ کر جواب دیتی چلتی رہی۔۔ذکاء کا بس نہ چلا اسے پکڑ کر کمرے میں بند کر دے۔۔اس وقت سب ہی ہال میں بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہوتے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔اور ایسے میں نایاب کا یہ تماشا لگانا ذکاء کو ناگوار گزر رہا تھا۔۔

”میں آخری بار کہہ رہا ہوں اندر چلو کمرے میں ورنہ۔۔۔“اس نے عقب سے لپک کر پھر سے اس کا بازو استحقاق سے دبوچا تھا۔۔وہ ایک جھٹکے سے رکی ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”ورنہ کیا؟؟“ چلاتے ہوئے اس نے ذکاء کو برانگیختہ نظروں سے دیکھا تو ذکاء کا ضبط جواب دے گیا۔۔ایک دم اسے کھینچتے ہوئے وہ واپس لے جانے لگا۔۔نایاب بری طرح ہل کر رہ گئی۔

”یہ کیا زبردستی ہے۔۔چھوڑیں مجھے میں چلاؤں گی۔۔“وہ اس کے ساتھ کھنچتی چلی جاتی ہوئی اس کی سخت گرفت سے خود کو چھڑانے کی مزاحمت کرنے لگی۔۔ مگر وہ کان لپیٹے اس کی ایک نہ سنتا اسے کھینچ کر کمرے کی سمت لے جا رہا تھا۔۔نایاب نے اپنی کلائی پر اس کی سخت گرفت سے اٹھتی ٹھیس سے مچل کر اس کے چہرے کو دیکھا تھا۔۔وہ بہت غصے میں تھا۔۔اس کی سلگتی کنپٹیاں اس کی برداشت کا پتا دے رہی تھیں۔۔ طیش اس کی سرخ آنکھوں میں رقم تھا۔۔نایاب کا دل یک دم خوفزدہ ہوا تھا۔۔

”میں نے کہا ہاتھ چھوڑیں میرا۔۔آپ میرے ساتھ اس طرح سلوک نہیں کر سکتے۔۔میں دادو کو بتاؤں گی“..

وہ اسے دھمکیاں دینے لگی۔۔جس کا کوئی اثر اس پر نہ ہوا۔۔

"آپ سن کیوں نہیں رہے"..نایاب نے چلاتے ہوئے راستے میں آئے ایک کمرے کے کواڑ کو پکڑ لیا تھا۔۔ذکاء کے قدم اچانک تھمے ۔۔گھوم کر غصے سے اسے دیکھا۔۔وہ مضبوطی سے کواڑ کو تھامے کھڑی تھی ۔۔ذکاء نے دانت پیس کر خشونت سے گھورتے ہوئے اس کے پیچھے کھڑے ہو کر اس کا ہاتھ کواڑ سے ایک جھٹکے میں چھڑایا تھا۔۔وہ بو نچھکی رہ گئی ۔۔اپنی کم ہمتی یا اس کی طاقت پر اب اسے رونا آنے لگا تھا۔وہ بڑی آسانی سے پھر اسے کھینچتا ہوا کمرے میں لے جانے لگا تھا۔۔نایاب کے حلق میں کانٹے اگ آئے ۔

"چھوڑیں مجھے کیا بدتمیزی ہے یہ".اس نے دل برداشتہ ہو کر چینختے ہوئے اس کے چنگل سے نکل کر دیوار کا سہارا لیا تھا۔۔ذکاء کے لئے یہ لمحہ اس کی برداشت کی انتہا نکلا۔۔

"ابھی یہی پر بتاؤں کیا تمہیں میں کس قدر بدتمیزی پر اتر سکتا ہوں۔۔"غضب ناکی سے دبی آواز میں دھاڑ وہ اس کے گرد دیوار پر زور سے ہاتھ جما اس پر جھکا تھا۔۔وہ سہم کر آنکھیں میچ سمٹ سی گئی ۔۔

”آپ مجھے اس طرح ڈرا کر روک نہیں سکتے ذکاء“!میچی آنکھوں کو کھول کر وہ کسی قدر ہمت بٹور اس کی آنکھوں میں پہلی بار جھانکی تھی۔۔وہ اس کے بہت قریب تھا۔۔نایاب کے لئے اس سنگین نوعیت پر بھی اپنا دل اس حسین منظر میں سنبھال پانا دوبھر ہوا تھا۔۔محبت نے جانے کیوں زور پکڑا تھا۔۔ سچ کہتے ہیں لوگ خوبصورتی بڑی سفاک ہوتی ہے۔۔اور اس سے محبت اس سے بھی زیادہ سفاکانہ۔۔۔

”اچھا میں تمہیں روک نہیں سکتا۔۔؟“ذکاء نے سر متنبہ کرتی نگاہوں سے ہلاتے ہوئے دانت کسے سوال کیا۔۔نایاب کا وجود لرز اٹھا۔۔اس کی آنکھوں میں بڑی جنونی لپک اٹھی تھی۔۔

”مجھے دادو سے بات کرنی ہے۔۔“اب کی بار نایاب کے لب و لہجے میں وہ اکڑ نہیں صرف عاجزی تھی۔۔۔

”اور وہ تم نہیں کرو گی۔۔کسی بھی صورت میں نہیں۔۔ آج کے بعد دادو کا نام ہمارے رشتے میں نہیں آنا چاہیے۔۔۔ بس جیسا چل رہا ہے چلنے دو۔۔میں اس وقت بہت مصروف چل رہا ہوں۔۔ایک بار میرے نیو آفس کی اوپننگ ہو جائے۔۔پھر تمہارے

معاملے کو بھی آر پار لگا دوں گا ۔۔تب تک کے لئے تم اپنا منہ بند رکھو گی ۔۔"ذکاء کی سانسیں اسے اپنے چہرے پر تپش گھولتی محسوس ہوئی تھیں ۔۔وہ ڈھیلی پڑ گئی ۔۔

"دھمکا رہے ہیں ؟ "ایک شکوہ کناں نظر اٹھی تھی ۔۔ ذکاء نے اس نظر میں دیکھا اور پیچھے ہٹا۔

"نہیں ۔۔ریکوئسٹ کر رہا ہوں ۔۔بس مجھے فری ہو لینے دو ۔۔میں کچھ نہ کچھ کرلوں گا۔۔تب تک تم بھی انتظار کر لو۔۔"!اس کے لہجے میں نرمی تھی۔۔ دیوار سے چپکی نایاب نے اس کے قدم پیچھے ہٹتے دیکھے تھے۔۔

"لو بھئی اب یہ ہی رہ گیا تھا ۔۔"شمیم ممانی اوپر آ رہی تھیں ۔۔سامنے ہی انھیں دیکھ شریر مسکراہٹ سے چھیڑا تھا ۔۔وہ دونوں ان کی آواز پر پہلے ٹھٹکے اور پھر شرمندہ ہوگئے ۔۔نایاب کا چہرہ لمحوں میں سرخ پڑا تھا ۔۔گلے سے ڈھلکتا دوپٹہ واپس کندھے پر چڑھاتے ہوئے وہ تیزی سے ہٹ گئی تھی ۔۔۔سامنے کھڑے ذکاء کی سمت دیکھنا اب مشکل تھا ۔۔

"وہ میں بس بات کر رہا تھا ۔۔"ذکاء نے خجالت سے وضاحت پیش کی تھی۔۔

"ہاں ہاں بھئی۔۔اب شادی شدہ جوڑے ایسے ہی بات کریں گے ۔۔ویسے مجھے تو اب شک سا ہونے لگا ہے۔۔تم نے جو ابا کو نایاب سے نکاح کرنے پر منع کیا تھا ۔۔وہ جھوٹی موٹی کا کیا تھا۔۔اصل میں تو تم اسے پسند کرتے ہو۔۔اب ابھر ابھر کر باہر آ رہی ہے تمہاری پسندگی ۔۔"وہ اسے تنگ کرتی ہوئی اس کے کندھے پر پیار کرتی آگے بڑھ گئی تھیں۔۔۔وہ سبکی سے انھیں جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔۔اور کون جانے ذکاء کے دل میں کیا تھا۔۔وہ اب واپس کمرے میں جانے کے بجائے گہری آہ بھر کر نیچے ہی اتر گیا تھا ۔۔

....

آج چاند نے چاندنی کو کچھ اور بھی نکھار کر دھرتی پر اتارا تھا۔۔۔ رات کے پہر کھڑکی کے ہٹے پردوں سے چھن کر آتی اس نورانی روشنی میں کمرے کی ہلکی لائٹ جلائے بستر پر نیم دراز بیٹھے دادو کے ہاتھ میں کتاب تھی ۔ جسے پڑھتے میں وہ غرق تھے۔۔۔ تبھی کوئی دروازے پر آیا تھا ۔۔اور پھر وہ چلتے ہوئے ان کے بستر کی پائنتی کے قریب آن رکا۔۔۔انھوں نے ٹھٹک کر سر اٹھایا تو وہ بلال کھڑا تھا ۔۔ دادو کے لئے یہ بات جتنی حیرت انگیز تھی اتنی ہی پر تشویش بھی تھی۔۔بلال کبھی اس پہر ان کے کمرے میں نہیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

آتا تھا۔۔بلکہ انھیں تو یاد بھی نہیں تھا ان کا سنجیدہ اور اپنے آپ میں مگن رہنے والا یہ پوتا آخری بار کب ان کی دہلیز پہ ایسے سر جھکائے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔باہر وہ ان سے دعا سلام اور خیر وٗ عافیت معلوم کر لیا کرتا تھا۔۔مگر رات کے اس پہر اس طرح اس کا چلے آنا پریشانی کا سبب تھا۔۔دادو نے اس کے چہرے پر پریشان کن نگاہ ڈالے کتاب کو بند کر کے سائیڈ پر رکھ دیا۔۔۔

"کچھ کہنے آئے ہو بلال؟"انھوں نے اپنی مخصوص سنجیدگی سے مزین رعب دار آواز میں دریافت کیا تھا۔۔بلال نے ایک نظر اٹھائی تو اس کی آنکھوں میں دادو کو یاسیت اتری ہوئی نظر آئی تھی۔۔الجھنوں کی لمبی فہرست تھی۔۔کشمکش کی جنگیں لڑ کر وہ آخری سہارا ڈھونڈتا ہوا ان کے در پر دستک دینے آیا تھا۔۔ہاں میر ولا میں ہر کسی کا آخری سہارا دادو تھے۔۔۔اور بلال نے پہلی بار ان کے سامنے آ کر اس طرح پیشی دی تھی۔۔وہ اپنی محبت کا مقدمہ ہار رہا تھا۔۔اسی لئے آخری فیصلہ ان کی عدالت میں رکھنے آیا تھا۔۔اس کے حلق میں آواز اٹک رہی تھی۔۔ان کے سوال کا جواب بنتے ہوئے وہ کئی میلوں کا سفر کر رہا تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کیا چاہیے بلال؟" دادو نے اس بار سوال کو مختلف انداز میں پوچھ کر اس کی مشکل آسان کر دی تھی۔۔بلال کے لئے یہ سوال اس کی زندگی بدل سکتا تھا۔۔بس تھوڑی سی ہمت کی ضرورت تھی۔۔جسے بٹور لاتے بلال کے اندر بڑے طوفان اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔

"تو تم بھی ایک بات کان کھول کر سن لو۔۔اگر چاہتے ہو کہ میں اس بات کو یہی ختم کر دوں تو کنول کا خیال آج کے بعد دل میں مت لانا۔۔اور اگر پھر بھی تم نے ایسا چاہا تو پھر میرے مرنے کی دعا کرنا۔۔کیونکہ میرے جیتے جی تو میں ایسا ہونے نہیں دوں گی۔۔۔اب مصلے پر بیٹھ جاؤ اور دعائیں مانگو کہ ماں مر جائے۔۔"

ماں کے جملے اس کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔وہ بچپن سے شمیم ممانی کی ضد کو جانتا تھا۔۔وہ مجبور تھا۔۔ماں اور محبت میں کسی کا انتخاب کرنا کٹھن کام تھا۔۔۔وہ دونوں میں سے کسی ایک کو چن کر خود غرض بن جاتا۔۔مگر کسی ایک کو چننے کے لئے ہمت اور حوصلے کہاں سے لاتا۔۔وہ فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا۔۔کس سے کنارہ کشی کرے۔۔۔ماں کو چنتا تو بچپن کی محبت سے دستبردار ہونا پڑتا۔۔جس کو پانے کا موقع کتنے بڑے بھنور سے نکل کر حاصل ہوا تھا۔۔اور اگر کنول کو چنتا تو ماں کو ناراض کر کے وہ ساری عمر کیسے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

خوش رہ پاتا۔۔۔وہ دونوں کو اعتدال پر رکھنا چاہتا تھا۔۔مگر کیسے۔۔اور اسی بات کا صحیح تعین کرنے کے لئے اس نے آج دادو کا رخ کیا تھا۔۔وہ جانتا تھا دادو کے فیصلے پر ہر ایک کو سر جھکانا پڑتا ہے۔۔وہ بھی جھکا لیتا۔۔اور ہنسی خوشی جھکاتا۔۔دادو جو کرنے کو کہتے وہ کر لیتا۔۔بس اسی صحیح فیصلے کی تلاش اسے یہاں کھینچ لائی تھی۔۔۔

"کنول چاہیئے مجھے دادو۔۔۔میں اس سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔مگر ماما نہیں چاہتی یہ۔۔ میں سمجھ نہیں پا رہا میں کیا کروں۔۔۔اسی لئے آپ کے پاس آیا ہوں۔۔آپ کا ہر فیصلہ میری سر آنکھوں پر ہو گا۔۔اور میں جانتا ہوں آپ جو بھی فیصلہ کریں گے وہ ہم سب کی بھلائی کے لئے ہو گا۔۔میں چاہتا ہوں میری زندگی کا یہ اہم فیصلہ آپ کی مرضی پر ہو۔۔۔میں آپ کا ہر فیصلہ خاموشی سے مان لوں گا۔۔۔ میں نے آج تک آپ سے شانی،زوی اور ذکاء کی طرح کچھ نہیں مانگا۔۔ آج کنول کو مانگنے آیا ہوں۔۔دینا نہ دینا آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔۔میں آپ کے ہر فیصلے پر سر جھکا لوں گا۔۔"بلال نے ہر بات مختصر سی ان کے سامنے رکھ دی تھی۔۔دادو نے اس کے چہرے کا بغور مطالعہ کرتے ہوئے غیر محسوس طریقے سے سانس کھینچی تھی۔۔وہ جیسے آیا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ویسے ہی پلٹ بھی گیا تھا ۔۔مگر دادو کو ایک فیصلے پر پہنچنے کے لئے نئے سفر پر چھوڑ گیا تھا

۔۔

•••••••••••••

وہ رات گئے واپس آیا تو اسے نایاب کمرے میں کہیں نظر نہ آئی ۔۔یہ ایک چونکا دینے والی بات تھی ۔۔رات کے بارہ بجنے کو تھے اور نایاب کمرے میں نہیں تھی۔۔اسے ایک دم پریشانی نے آن گھیرا ۔۔ فون اور چابی سائیڈ ٹیبل پر رکھ وہ الٹے قدموں واپس کمرے سے نکلا تھا۔۔دل میں ایک ڈر سا اٹھا تھا ۔۔ کہیں وہ دادو کے کمرے میں تو نہیں ۔۔اور اگر ہوئی تو اب تک وہ جانے کیا کچھ بتا چکی ہوگی ۔۔ تیزی سے وہ دادو کے کمرے کی سمت آیا تھا ۔۔ایک دم دروازہ کھولا تو سامنے ہی ہاتھ پشت پر باندھے دادو کمرے میں بے چینی سے چکر کاٹتے نظر آئے ۔۔۔وہ دہلیز پہ ہی ٹھٹک کر رک گیا ۔۔

"کیا ہوا ذکی ۔۔اس وقت ۔۔کچھ مسئلہ ہے؟" دادو کو اس کے چہرے کی اڑی رنگت اور بوکھلائی صورت دیکھ بلال کو چھوڑ نئ پریشانی لاحق ہوئی تھی۔۔۔رات گئے ذکاء کا اچانک

آنا نارمل نہیں تھا ۔۔ذکاء نے تیزی سے ان کے کمرے میں طائرانہ نظر دوڑائی ۔۔نایاب کہیں نہیں تھی۔۔دل کو کچھ تسلی ہوئی ۔۔

"جی دادو ۔۔کوئی مسئلہ نہیں ہے ۔۔وہ میں تو دیکھنے آیا تھا آپ کو؟"اس نے جلدی سے بات بنائی تھی۔۔دادو کچھ اور بھی اس کی سمت رخ کر کے کھڑے ہو گئے ۔۔

"آج سے پہلے تو کبھی یوں دیکھنے نہیں آئے مجھے ۔۔"انھیں جھٹکا لگا تھا ۔۔اور ان کی بات پر ذکاء کو بھی ۔۔

"ہاں وہ ۔۔میں یہاں سے گزر رہا تھا تو اس وقت آپ کے کمرے کی لائٹ جلتی ہوئی دیکھی ۔۔عموماً ایسا نہیں ہوتا کہ آپ کے کمرے کی لائٹ اس وقت تک جل رہی ہو۔۔میں نے سوچا آپ کو دیکھتا جاؤں کہیں آپ کی طبیعت نہ خراب ہو۔۔"اس نے کنپٹی انگشت شہادت سے کھجاتے ہوئے بہانا گھڑا تھا ۔۔اور یہ ذکاء کے لئے بڑا ہی عجیب مرحلہ تھا کہ اسے کسی طرح اپنی بات سنبھالنے کے چکروں میں جھوٹ کا سہارا لینا پڑا تھا ۔۔وہ بھی دادو کے سامنے ۔۔دل ہی دل میں وہ بہت شرمندگی محسوس کر رہا تھا ۔۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔بس کچھ سوچ رہا تھا۔۔تم جاؤ آرام کرو"!دادو نے سنجیدگی سے اپنے چہرے کی پریشانی کو زائل کرتے ہوئے سرسری لہجہ اپنایا تھا۔۔

"جی بہتر".اندھا کیا چاہے دو آنکھیں کی مثال پر قائم ہوتے ذکاء نے فوراً سر اثبات میں ہلایا تھا۔۔مگر پھر ذہن میں جانے کیا سمائی کہ ان سے پوچھ بیٹھا۔۔

"دادو نایاب آئی تھی کیا آپ کے پاس؟"اس نے ہلکے پھلکے انداز میں پوچھا۔۔

"ہاں۔۔ابھی آئی تھی۔۔۔وہ تو روز ہی آتی ہے۔۔مجھے چائے اور دوا دینے۔۔بڑی ہی ذمے دار بچی ہے۔۔اللہ اسے خوش رکھے۔۔"دادو کے چہرے پر نایاب کا نام ایک ایسی رونق لے آیا تھا جس نے لمحہ بھر کو ان کی تمام پریشانی کو پس پشت ڈال دیا تھا۔۔اور یہ بات ذکاء نے شدت سے محسوس کی تھی۔۔۔نایاب کا نام دادو کے چہرے کو ہر تکلیف و پریشانی سے آزاد کر دیتا تھا۔۔

"مگر تم کیوں پوچھ رہے تھے؟"اب کہ دادو کو تشویش ہوئی تھی۔۔

"نہیں ویسے ہی۔۔میں چلتا ہوں۔۔شب بخیر"!وہ نگاہیں چرا کر زبردستی مسکرایا اور پھر چلا آیا تھا وہاں سے ۔۔۔جانے کیوں اسے اس لمحے نایاب سے رشک محسوس ہوا تھا۔۔یہ واحد ایسا نام تھا جس کی ہر کوئی بے غرض تعریف کرتا تھا۔۔۔وہ کچھ سوچتے ہوئے کمرے میں آیا تو سامنے ہی اسے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہاتھوں پر لوشن سے مساج کرتی وہ نظر آئی تھی ۔۔جانے کیوں۔۔ لیکن پہلی بار اسے کمرے میں پا کر ذکاء کو انوکھی سی خوشی ملی تھی۔۔

وہ بھی اسے دیکھ چکی تھی۔۔ مگر نظر انداز کرتی اپنے کام میں مشغول رہی۔۔۔وہ خاموشی سے چل کر بستر کی طرف آیا اور پھر ایک نظر اسے دیکھا۔وہ مکمل طور پر اسے نظر انداز کیے اپنا کام کر رہی تھی۔۔یقیناً وہ سائیڈ ٹیبل پر رکھا اس کا سامان دیکھ چکی تھی ۔۔ذکاء کو اپنا آپ اس سے نظر انداز ہونا برا لگا۔۔

"تم کہاں تھی اس وقت ؟"بستر پر اپنا تکیہ درست کرتے ہوئے اس نے جانے کیوں پوچھ لیا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کیا میں نے آپ سے پوچھا آپ کہاں تھے اس وقت تک؟" وہ لاتعلقی سے آبرو چڑھائے ترچھے انداز میں گھومی اور بستر کی دوسری جانب چلی آئی۔۔ذکاء کو اس سے اس قدر سخت رویے کی امید نہیں تھی۔۔بلکہ ایسے جواب کی بھی نہیں تھی۔۔اس کے لئے نایاب کا یہ رویہ ہضم کر پانا مشکل تھا۔۔

"تو تم پوچھ لو۔۔" اس نے نرمی سے کہتے ہوئے گویا اختیار دیا تھا۔۔

"اب اس کی ضرورت نہیں رہی"۔ وہ بنا اسے دیکھے بے تاثر انداز میں سائیڈ ٹیبل پر رکھی چائے اٹھا کر اس کی سمت آئی۔۔تب تک وہ سر جھٹک بستر پر بیٹھ چکا تھا۔۔

"آپ کی چائے۔ کھانا تو حسب معمول آپ کھا کر آئے ہونگیں۔۔" اس نے خفگی سے جتاتے ہوئے کپ اس کی سمت بڑھایا تھا۔ ذکاء نے سنجیدگی سے اسے دیکھا اور پھر کپ کو۔۔۔

"میں کھانا کھا کر نہیں آیا۔۔کافی دنوں سے دیر سے آ رہا تھا تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ میں کھانا بھی کھا کر ہی آتا تھا۔۔" اس نے اطمینان سے بیٹھتے ہوئے کپ تھام کر اس کا اطمینان اڑا دیا تھا۔۔وہ ایک دم بے چین ہو گئی۔۔

"کیا؟ آپ کھانا کھا کر نہیں آتے تھے اتنے دنوں سے تو مجھے بتاتے کیوں نہیں تھے۔۔"نایاب کو بے حد پشیمانی ہوئی تھی۔۔افسوس سے اسے دیکھنے لگی۔۔

"تم نے پوچھنا ہی چھوڑ دیا تھا".لو جی اب یہ قصور بھی اسی کے خاتے میں ڈال گیا تھا۔۔

"میں نے شروع کے دو دن پوچھا تھا آپ سے تو آپ نے دونوں دن ہی یہ کہا تھا آپ دوستوں کے ساتھ کھا کر آئے ہیں۔"اس نے یاد دلایا تھا۔۔

"ہاں بس وہی دو دن کھا کر آیا تھا۔۔وہ بھی ایک دن دوست کے ساتھ گھیترنگ تھی اور دوسرے دن آفس ڈنر میٹنگ۔۔"اس نے کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے فرصت سے ٹیک لگا لی تھی۔۔نایاب کا دل چاہا وہ دونوں میں سے کسی ایک کا سر تو پھاڑ ہی دے۔۔

"اچھا ٹھیک ہے میری غلطی میں نے اگلے دن سے پوچھنا چھوڑ دیا تھا۔۔مگر آپ تو کبھی کوئی کوتاہی یا غلطی نہیں کرتے۔۔آپ بتا دیتے مجھے۔۔"وہ بگڑتے ہوئے بھی طنز کرنے سے باز نہ آئی تھی۔۔غصہ دکھاتے ہوئے تیز نظر اس پر ڈالی اور کپ یونہی اٹھا کر الٹے قدموں اس کا کھانا لینے چلی گئی تھی۔۔۔ذکاء کو اس کی غصے سے بھری ہوئی فکر اچھی لگی تھی۔۔مسکراتے ہوئے اس کے لب مدھر سی اٹھکیلیاں کرنے لگے۔۔کہ تبھی اسے شانی کا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

مسیج آیا تھا۔۔وہ اسے کمرے میں بلا رہا تھا۔۔اس کا مسیج پڑھ کر ذکاء ایک دم پریشان ہوا تھا۔۔اب اس کے کمرے میں ایک اور وجود بھی رہ رہا تھا۔۔فکر کرنا لازم تھا۔۔وہ تیزی سے اٹھ کر اس کے کمرے کی سمت لپکا تھا۔۔۔

....

وہ ہلکی سی دستک دے کر اندر چلا آیا تھا۔۔سامنے ہی فاریہ بیٹھی تھی اور اس کے سامنے شانی اضطراری کیفیت میں ٹہل رہا تھا۔۔ذکاء کے داخل ہوتے ہی وہ بے قراری سے اس کے پاس چلا آیا۔۔

"میں نے سوچ لیا ہے۔۔ہم صبح اسے لے کر اس کے باپ کے پرانے آفس جائیں گے ۔۔کیا پتا وہاں سے ہمیں کوئی معلومات مل جائے انکل کی۔۔اور پتا چل جائے وہ اب دبئی میں کس کی کمپنی میں جاب کر رہے ہیں۔۔اور مجھے یقین ہے کوئی نہ کوئی پتا ضرور مل جائے گا ہمیں۔۔"

اس نے فوراً ساری بات اس کے گوش گزار کی تھی۔۔ذکاء نے ایک نظر خاموش مگر کسی امید کا سرا تھامے بیٹھی فاریہ کو دیکھا۔۔

"اور اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ بہت اچھی بات ہے۔۔میری پوری آفس ٹیم دبئی میں ایکٹو ہے۔۔جیسے ہی وہاں اس کمپنی کا نام پتا ملتا ہے۔۔میں فوراً پتا لگوا لوں گا تمہارے والد کا۔۔"ذکاء نے فاریہ کو تسلی کرائی تھی ۔۔اس کی بات پر وہ ایک دم انکساری سے مسکرا دی تھی۔۔

"ایگزیکلی ۔۔تمہارے لئے تو یہ بہت آسان ہو گا ذکاء ۔۔اور تمہارے ورکرز بھی تو کچھ پاکستانی ہی ہیں ۔۔کیا پتا کوئی سورس نکل آئے ۔۔"

شانی بے حد پرجوش تھا۔۔

"ہوں۔۔تو پھر تم لوگ صبح جا رہے ہو۔۔"ذکاء نے سوالیہ انداز میں دونوں کو دیکھا تھا۔۔

"بالکل۔۔ان شاءاللہ کل ہم اس کمپنی کا پتا لگا لیں گے۔۔جس میں اب فاریہ کے والد ہوتے ہیں ۔۔پھر سب ٹھیک ہو جائے گا ۔۔"شانی کو بھی بڑی امیدیں وابستہ تھیں ۔۔

"اوکے بیسٹ آف لک"!ذکاء نے مسکرا کر دونوں کی ہمت بندھائی اور پھر ایک نظر مطمئن بیٹھی فاریہ کو دیکھ کر پلٹ آیا تھا۔۔

••••••••••••••

اگلے دن صبح بڑی ہی مشکلوں سے شانی نے سب سے بچ بچا کر فاریہ کو باہر نکالا تھا ۔۔گیٹ پر ہی ذکاء دکھ گیا تھا انھیں ۔۔وہ آفس جانے کے لئے نکل رہا تھا ۔۔

"ذکی تم بھی ساتھ چل رہے ہو نا۔۔؟"شانی نے ایک دم اسے دیکھ کر پوچھا تھا۔۔

"نہیں۔۔مجھے ایک میٹنگ میں شرکت کرنی ہے۔۔چلو میں تم لوگوں کو ڈراپ کر دیتا ہوں ۔۔"ذکاء فون میں منہمک تھا۔۔انھیں پاس کھڑا دیکھ چونکتے ہوئے جواب دیا اور فون جیب میں رکھا۔۔

"ہاں یہ اچھا رہے گا۔۔"شانی خوشی کا تاثر دیتا فوراً بے صبری سے دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھ گیا تھا ۔۔ اور جب فاریہ بیٹھنے لگی تو شانی نے بے خیالی میں دروازہ بند کر دیا تھا ۔۔فاریہ کا ہاتھ دروازے میں آتے آتے بچا۔۔اس نے ایک دم ہاتھ ڈر کر پیچھے کھینچا تو پیچھے کھڑے ذکاء کی کلائی میں بندھی واچ سے اس کا ہاتھ بڑی زور سے لگا تھا۔ایک سسکاری مار کر اس نے ہاتھ دوسرے ہاتھ میں دبا لیا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”اوہ سوری۔۔کیا زور سے لگ گیا ۔۔“ذکاء فوراً معذرت خواہ ہوا تھا ۔۔

”جی بس“..نچلا لب دانتوں تلے دبا کر درد سہتی فاریہ نے اس کا دل رکھنے کو کہا۔۔لیکن ذکاء کو محسوس ہوا تھا اس کا ہاتھ زور سے لگا ہے۔۔اس کے چہرے پر فکر لہرائی ۔۔

”شانی تم آرام سے دیکھ کر بند کرو نا دروازہ ۔۔اس سے بچتے ہوئے واچ سے ہاتھ لگ گیا اس کا۔۔“ذکاء نے گاڑی میں بیٹھ کر نا سمجھی سے ان کی طرف دیکھتے شانی کو سرزنش کی ۔۔وہ شرمندہ ہوا ۔

”سوری فاریہ“!زبان دانتوں تلے دبا کر معذرت کرتے اس نے فاریہ کا ہاتھ دیکھنا چاہا تھا تبھی۔۔۔

”لاؤ فاریہ دکھاؤ مجھے“!ذکاء نے بڑے بھائیوں والے رعب سے شانی کو گھورتے ہوئے فاریہ سے کہہ دیا تھا ۔۔

"نہیں ذکاء بھائی ٹھیک ہوں میں۔۔آپ فکر مند نہ ہوں"!فاریہ کو اتنی فکروں کی عادت نہیں تھی ۔۔اور اس گھر میں جو بھی ملا تھا اس کی فکر کرتا تھا ۔۔لمحوں میں اس کی آنکھیں نم ہو گئیں ۔۔

"دکھاؤ تو"!ذکاء نے سنجیدگی اور رسان سے کہہ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر دیکھا تھا۔۔اس کی انگلیاں ناخنوں کی سطح سے اس کی میٹل واچ سے لگنے کے باعث سرخ ہو گئی تھیں ۔۔فاریہ نے ممنونیت سے ذکاء کو دیکھا۔۔وہ اس کی انگلیوں کا معائنہ کر رہا تھا ۔۔۔اور کمرے کی کھڑکی پر تولیہ پھیلانے آئی نایاب کی آنکھوں میں یہ منظر انگارے بھر گیا تھا ۔۔اس نے بے یقینی کی کیفیت میں نیچے دیکھا تو دل دھڑکنا بھول گیا تھا ۔۔

گاڑی کے پاس کھڑے وہ دونوں وجود آپس میں محو گفتگو تھے۔۔اس نسوانی وجود کا ہاتھ ذکاء کے ہاتھ میں تھا اور ذکاء بے حد نرمی سے اسے کچھ کہتے ہوئے اس پر جھکا ہوا تھا ۔۔دور سے دیکھنے پر یہ منظر کسی کو بھی دھوکے میں ڈال سکتا تھا ۔۔۔وہ تو پھر بھی اس شخص کی بیوی تھی۔۔۔وہ بھی ناپسندیدہ ۔۔۔نایاب کی آنکھیں لمحوں میں بھرا گئیں۔۔ناقابلِ برداشت یہ منظر اس کے اندر شک کے جال بنتا گیا تھا۔۔۔ذکاء کا اکثر کسی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

فون کال پر اٹھ کر باہر چلے جانا اور مسیجز پر بعض اوقات بزی رہنا۔۔وہ جانتی تھی اس کی زندگی میں کوئی ہے۔۔بہت خاص۔۔مگر وہ تو اسے گھر تک بھی لے آیا تھا۔۔اب تو وہ گھر کے اندر بھی آ جائے گی اور پھر نایاب کی تھوڑی بہت اوقات جو بچی ہے وہ بھی ختم ہو جائے گی۔۔۔ذکاء کی زندگی میں وہ تھی ۔۔اسے کوئی پرواہ نہیں تھی کسی کی۔۔ سارے خسارے تو نایاب کے حصے میں تھے۔۔نایاب کی ساکت و جامد نظریں ان پر ٹکی رہی تھیں ۔۔وہ بہت پیار اور احتیاط سے فاریہ کو گاڑی میں بٹھا کر خود گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا اور گاڑی زن سے بھگا لے گیا تھا ۔۔نایاب کی آنکھوں پر شک کی ایسی پٹی بندھ گئی تھی کہ اسے گاڑی کے اندر فرنٹ سیٹ پر بیٹھا شانی نظر تک نہیں آیا تھا۔۔کوئی آیا تھا تو بس وہ لڑکی اور اس کے ساتھ اپنا شوہر ۔۔۔اور بس اس کا دل پھٹ گیا تھا ۔۔ ذکاء کی سرد مہری اس کی بے اعتنائی کی وجہ کہیں نہ کہیں یہ لڑکی ہے اسے پتا تھا ۔۔مگر اسے لگتا تھا وہ اب اس سے نکاح کر چکا تھا تو پچھلی زندگی کو چھوڑ کر وہ اس کے ساتھ اگلا سفر طے کرے گا۔۔مگر اب اسے یقین ہو چلا تھا یہ بس اس کی خام خیالی تھی۔۔ذکاء تو کبھی اسے اپنانے کو تیار ہی نہیں تھا ۔۔دادو کے مجبور کرنے پر نکاح تو کر لیا تھا ۔۔مگر اسے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

قبول نہیں کر پایا تھا ۔۔نایاب تو اسے حاصل کر کے بھی تہی داماں رہ گئی تھی ۔ میر ذکاء کی بیوی بن کر بھی وہ میر ذکاء کے لئے کچھ نہیں تھی۔۔ اس کی زندگی اس کا رشتہ سب کچھ ادھورا تھا۔۔بے معنی، لاحاصل ۔۔اور اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا وہ ذکاء کو اس تعلق سے آزاد کر دے گی۔۔وہ اس کے لئے کوئی ایسی زنجیر نہیں بنے گی جس کے ساتھ اسے مجبوری میں بندھا رہنا پڑے ۔۔۔وہ اب آر پار کے کھیل سے پرے بس ذکاء کا انتظار کرنے لگی تھی۔۔ گھر والوں سے بات کرنے سے پہلے وہ بس ایک بار اس بے حس سے ضرور جواب مانگنا چاہتی تھی ۔۔اگر کسی اور کو وہ اس قدر اہمیت دیتا تھا تو اس کے ساتھ نکاح کیوں کیا۔۔تر چہرے سے آنسوؤں کی لڑیاں بے دردی سے جھٹک کر اس نے اس راستے کو نخوت سے دیکھا تھا۔۔جہاں سے اس کی گاڑی کب کی گزر کر اپنی منزل کو رواں ہو چکی تھی ۔۔۔ بیچ منجھدار میں پھنسی تو وہ رہ گئی تھی۔۔۔

....

اس اونچی عمارت کے باہر لب کچلتی ہوئی شانی کے انتظار میں کھڑی فاریہ کی بے چینی بڑھتی جا رہی تھی ۔۔شانی کو اندر گئے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا ۔۔اسے فکر بھی تھی اور تشویش بھی ۔۔

مزید کچھ وقت سرکا تو وہ اسے کچھ مایوس سا باہر آتا دکھا تھا۔۔اس کے گم صم چہرے کو دیکھتے ہوئے وہ ایک دم اس کے پاس چلی آئی ۔۔

"کیا ہوا؟ کچھ پتا چلا ؟"اضطراب سے انگلیاں مروڑتے ہوئے وہ بے تابی سے پوچھنے لگی تو شانی نے کندھے جھکا کر سر نفی میں ہلا دیا ۔۔فاریہ کا دل ڈوب کر ابھرا ۔

"کیا مطلب ۔۔؟ کیا کہہ رہے ہیں وہ۔۔بابا تو اسی کمپنی میں جاب کرتے تھے ۔۔"فاریہ کے حلق میں پھندا پڑا ۔

"ہاں مگر چھ ماہ پہلے ۔۔اس کے بعد انھوں نے یہاں سے ریزائن دے کر کہاں جاب اسٹارٹ کی ۔۔انھیں اس متعلق کچھ خبر نہیں ۔۔میں نے بہت انسسٹ کی ان سے کہ اگر کوئی معلومات فراہم کر سکیں تو پلیززز ۔۔۔مگر انھیں کچھ خبر نہیں ۔۔اب تو کچھ سمجھ نہیں آ رہا کیا کروں۔۔یہ آخری امید تھی ہمارے پاس۔۔اب کہاں ڈھونڈوں گا میں تمہارے

بابا کو ۔۔۔ پتا ہے تمہارے محلے میں بھی کل گیا تھا میں ۔۔مگر وہاں بھی مجھ سے کوئی ملنے کو تیار نہیں ۔۔اور تمہاری ماں اور بھائی نے تو پھر سے تماشا لگا دیا تھا ۔۔انھوں نے بھی تمہارے بابا کا نیا فون نمبر دینے سے صاف انکار کر دیا ہے۔۔۔ تمہارا کوئی رشتے دار بھی نہیں جس سے ان کا نمبر مل سکے ۔۔اب کیا کریں ؟"شانی نے تفصیلی بات کرتے ہوئے کسی گاڑی سے ٹیک لگا کر اس کی رائے طلب کی تھی۔۔فاریہ کے پاس کہنے کے لئے کچھ نہیں تھا۔۔اس کی ٹوٹتی امیدیں شانی کو رنجیدگی کا احساس دلانے لگیں ۔۔وہ اس کی آنسوؤں سے بھرتی ہوئی آنکھوں کو دیکھ چکا تھا ۔۔

"کوئی بات نہیں تم فکر نہ کرو۔۔ کبھی نہ کبھی تو ہم ان سے رابطہ کرنے میں کامیاب ہو ہی جائیں گے ان شاءاللہ ۔۔تم بس ہمت رکھو۔۔اور ویسے بھی تم فی الحال میرے گھر میں ہو ایک محفوظ پناہ میں ۔۔ تمہیں کچھ نہیں ہو گا۔۔اور تم جب تک چاہے وہاں رہ سکتی ہو۔۔۔ہاں اگر میرے ساتھ چھپ کر رہنے میں پرسکون نہیں ہو تو میں تمہارا انتظام تب تک کسی ہوسٹل میں کرا دیتا ہوں۔۔کیا پتا ہمیں انکل کی تلاش میں مزید کتنا وقت لگ

جائے ۔۔کچھ کہا نہیں جا سکتا اور میں جانتا ہوں تمہیں میرے ساتھ رہنے میں کتنا مسئلہ پیش آ رہا ہے ۔۔"

شانی اس کو تحفظ کا احساس دلاتے ہوئے اسے بہلانے کی کوشش کر رہا تھا ۔۔

"مجھے پلیز گھر لے چلیں ۔۔" وہ اس وقت شانی کی کسی دلیل کو نہیں سننا چاہتی تھی ۔۔وہ بس اب کمرے میں بند ہو جانا چاہتی تھی ۔۔اس کی ملتجیانہ بھرائی ہوئی آواز پر وہ ایک دم چپ کر گیا تھا ۔۔اس کی آنکھوں میں جھانکا ،اس کی حالت ایسے ہو رہی تھی جیسے ابھی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے گی ۔۔۔ اسے بس رونے کے لئے ایک جائے پناہ چاہیئے تھی ۔۔شانی نے خاموشی سے سر ہلایا اور اسے ساتھ چلنے کا اشارہ کرتا ہوا چل پڑا ۔۔اپنے آنسوؤں پر قابو پاتی فاریہ اس کے پیچھے گئی تھی ۔۔۔اسے رونا آ رہا تھا ۔۔کیا واقعی میں اس کے باپ کو اس کی ضرورت نہیں تھی ۔۔ایک دفعہ بھی اس سے رابطہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔کیا وہ سچ میں اسے بدکردار سمجھ کر اس سے تعلق قطع کر چکے تھے ۔۔ایک بار تو صفائی مانگی ہوتی ۔۔ کوئی باپ کیا ایسا کر سکتا تھا کہ زمانے کی باتیں سن کر اسے سزا دے دے۔۔اس کا دل بہت بری طرح سے ٹوٹا تھا ۔۔وہ اترتی شام کے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

دھندلکوں میں سمٹ کر شانی کے ہم قدم چل رہی تھی ۔۔اور گہرے ہوتے سائے ایک بار پھر اس کی زندگی میں سیاہی لانے والے تھے۔۔۔

....

نیم اندھیرے کمرے میں قدم رکھتے ہی اسے کسی انہونی کا احساس شدت سے ہوا تھا ۔۔مغرب کی آذان کی مدھر آواز ہواؤں کے دوش پر لہراتی ہوئی کمرے کی کھڑکی سے آتی سماعتوں میں گھل رہی تھی ۔۔ اس وقت کمرے کا اندھیرے میں غرق ہونا اسے عجیب لگا تھا ۔۔اس نے مڑ کر لائٹ جلائی تو سامنے ہی اسے نایاب صوفے پر اکڑوں بیٹھی گھٹنوں کے گرد بازوں لپیٹے پیشانی بازووں پر ٹکائے بالکل ساکت بیٹھی نظر آئی تھی۔۔ اسے نایاب کی ملیح بکھری ہوئی حالت دیکھ تشویش ہوئی تھی۔۔اپنا سامان بستر پر اچھالتے ہوئے وہ پریشان سا اس کے پاس آیا۔۔

"کیا ہوا ہے نایاب؟ طبیعت ٹھیک نہیں ہے ؟"وہ اس کے عین سامنے رک کر کفس موڑتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا ۔۔وہ ہلی تک نہیں ۔۔ذکاء کی پیشانی کے بل گہرے ہوئے ۔۔

”نایاب۔۔“!وہ کف چڑھا چکا تھا۔۔اسے ہلکے سے ہلا کر پوچھا تو ایک دم اس کے وجود میں نفرت کی لہر دوڑ گئی تھی ۔۔کرنٹ کھا کر اس نے کسی اچھوت چیز کی طرح ذکاء کا ہاتھ جھٹک دیا تھا ۔ وہ ششدر رہ گیا ۔۔

”ہاتھ مت لگایئے مجھے ۔۔اور خبر دار اگر میرا نام بھی لیا تو۔۔“ وہ حلق کے بل دھاڑتے ہوئے انگلی اٹھائے مبارزت کر رہی تھی۔۔ذکاء نے ٹھٹک کر نا سمجھی سے اس کا ایک دم تنفر سے پھٹنا دیکھا تھا ۔۔وہ نڈر پن سے اس کے سامنے تن کر کھڑی ہوگئ ۔۔ذکاء کے لئے اس کا یہ رویہ ناقابلِ فہم تھا۔

”کیا ہوا ہے نایاب تم ایسے کیوں چلا رہی ہو؟“ذکاء نے تحمل اور نرمی سے پیش آتے مصلحت سے کام لیا تھا ۔۔

”واہ۔۔۔ آپ شادی کے بعد بھی ایکسٹرا میریٹل افیئر چلائیں اور میں چلاؤں بھی نہ“ وہ حقارت سے بھڑکتی ہوئی منہ سے شعلے برسا رہی تھی۔۔ذکاء کا دماغ بھگ سے اڑا تھا ۔۔

”کیا بکواس کر رہی ہو یہ۔۔کونسا افیئر ؟“وہ بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا ہو کر گراں آواز سے چینخا تھا ۔۔

"بس کر دیں ذکاء ۔۔اب تو بس کر دیں۔۔بہت بے وقوف بنا لیا ہے آپ نے مجھے اور گھر والوں کو ۔۔اب تو خدا کے لئے سب کو سچ بتا دیں۔۔آپ ابھی تک بھی اس لڑکی کے رابطے میں ہیں ۔۔اس سے ملتے ہیں ۔۔مجھے لگا تھا مجھ سے نکاح کیا ہے تو پرانا تعلق ختم کر کے کیا ہوگا ۔۔مگر آپ نے تو حد ہی ختم کر دی ہے ذکاء ۔۔آپ نہ کہ اس سے تعلق میں ہیں بلکہ آج تو اسے گھر تک بھی لے آئے ہیں ۔۔کل کو گھر کے اندر بھی لیں آئے گے۔۔اور پھر گھر والوں کے سامنے اپنے ناجائز تعلق کو ڈیفائن بھی کریں گے۔۔۔"وہ چینخ چینخ کے نفرت سے اسے دیکھ بے قابو ہونے لگی تھی۔۔اس کے ہاتھوں سے سب ریت کی طرح پھسل رہا تھا ۔۔وہ کیسے برداشت کرتی سب کچھ۔۔ بغیر پائے کھو دیتی تو شاید اتنی اذیت نہ ملتی جتنا پاکر بھی نہ پانے اور پھر کھو دینے کا خوف اس کے اندر جکڑ چلا رہا تھا ۔۔اسے دیوانہ بنا رہا تھا ۔۔

"نایاب ہوش میں ہو تم۔۔کونسی لڑکی۔۔کیسا ناجائز تعلق ۔۔کیا کہہ رہی ہو تم صاف صاف کہو"!ذکاء کی برداشت اور صبر دونوں ہی اب حد سے سوا ہوئے تھے ۔۔یک دم اس نے

نایاب کا بازو دبوچ کر اپنے مقابل کیا تھا ۔۔نایاب نے ایک دم اپنا بازو چھڑا کر اسے پیچھے دھکیلا دیا۔

”میں نے کہا مجھے ہاتھ مت لگائیں ۔۔مجھے نفرت ہو رہی ہے آپ سے ۔۔“نایاب کے چہرے کا ہر نقش اس کی کراہت کی تحریر بیان کر رہا تھا ۔۔اس کی بات ذکاء کے وجود میں انگارے بھر گئی۔۔جس کا دھواں اس کے گرد پھیلنے لگا تھا ۔۔اس نے راکھ کر دینے والی نگاہوں سے نایاب کو گھورا تھا ۔

”اگر اتنی ہی نفرت ہو رہی ہے ،میرا ہاتھ لگانا برداشت نہیں ہو رہا تو اب تک میرے کمرے میں کھڑی کس بات کا انتظار کر رہی ہو۔۔نکلو نا میرے کمرے سے ۔۔میں نے ذرا سی نرمی کیا دکھانا شروع کر دی تم تو اپنی حیثیت ہی بھول بیٹھی ہو ۔۔ جو منہ میں آتا جا رہا ہے بکتی جا رہی ہو۔۔اور کچھ نہیں ملا تو جھوٹی الزام تراشیاں کرنے لگی ہو۔۔ میرے کردار پر کیچڑ اچھال رہی ہو ۔۔شرم نہیں آ رہی تمہیں ۔۔۔“اس نے ایک جھٹکے سے غیض و غضب کی انتہا کو چھوتے اس کے بال جکڑتے ہوئے اسے جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا ۔۔ وہ درد سے سسکی۔۔اس کا چہرہ اشکبار تھا۔۔وہ بہت دیر سے رو رہی تھی ۔۔اس نے اپنی

گدی پر مضبوطی سے جکڑی ذکاء کی مٹھی ہٹانے کی حیل و حجت کی تھی۔۔مگر مقابل تو پہلے ہی پورے میر ولا کے مردوں میں غصے کا تیز مانا جاتا تھا۔۔اس کی سفاکی آج نایاب کا وجود بھی جلانے لگی تھی۔۔

"چھوڑیں مجھے"!جب کوشش کے باوجود وہ خود کو چھڑا نہیں پائی تو کمزور سا احتجاج کرتے ہوئے چلائی تھی۔۔

"اب تو اپنے کمرے اور اپنی زندگی سے نکال کر ہی چھوڑوں گا تمہیں ۔۔"ذکاء نے پھنکارتے ہوئے اسے پیچھے دھکیل کر چھوڑ دیا تھا۔۔نایاب نے بپھر کر اسے دیکھا۔۔

"آپ کیا مجھے اپنی زندگی سے نکالیں گے ۔۔میں خود آپ کی زندگی سے نکلنا چاہتی ہوں ۔۔جو انسان شادی کرنے کے بعد بھی غیر عورتوں سے تعلق رکھنے مجھے ایسے شخص کے ساتھ رہنا ہی نہیں ہے۔۔"نایاب نے روتے ہوئے چینخ کر کہا اور ذکاء کی آنکھوں میں پھر سے انگارے بھرے تھے ۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نایاب اب زبان کو لگام دو۔۔میں مزید کوئی بھی اپنے کردار پر غیر مناسب بات برداشت نہیں کروں گا ۔۔میری نرمی کا ناجائز فائدہ مت اٹھاؤ ۔۔کیا ثبوت ہے تمہارے پاس اس بات کا۔۔؟"وہ چنگھاڑتے ہوئے دو قدم اس کی سمت لپکا تھا۔۔وہ سہم کر پیچھے ہٹی ۔۔

"اب سارے ثبوت میں دادو اور باقی گھر والوں کو دوں گی۔۔اور اس تعلق کو ختم کرنے کا فیصلہ بھی میں جا کر ان ہی کو سناؤں گی۔۔"وہ بے خوفی سے کہتی باہر کی سمت بڑھ گئی تھی ۔۔

"نایاب"!وہ سلگ کر دھاڑا تھا ۔۔ وہ لرزاں کر جہاں کی تہاں تھم گئی۔۔

"اگر تم نے کسی بھی تماشے کے ارادے سے میرے کمرے کی دہلیز پار کی تو دوبارہ کبھی اس کمرے کی شکل نہیں دیکھ پاؤ گی۔۔یاد رکھنا"!

اس نے طیش آور نگاہوں سے اس کی پشت کو گھورتے ہوئے تنبیہہ کی تھی ۔۔اس کا دل ڈوب گیا ۔۔ آنکھیں میچ کر اس نے خود کو مضبوط کیا تھا۔۔ اور پھر سب کچھ پیچھے چھوڑتی وہ تیزی سے دہلیز پار کر گئی تھی ۔۔ذکاء نے سرخ انگارہ آنکھوں سے اس کے قدموں کو اپنے کمرے کی دہلیز چھوڑتے دیکھا تھا ۔۔غصہ پینے کی کوشش کرتے ہوئے اس نے پیشانی

کو انگلیوں سے مسلا۔۔۔ایسا تو ایسا ہی سہی۔۔اب نایاب دوبارہ اس کمرے میں نہیں آئے گی ۔۔اس نے دل میں مصمم ارادہ کیا تھا ۔۔پھر قدموں میں بچھی قالین کو ٹھوکر مار کر باتھ روم میں بند ہوا تھا۔۔۔کچھ دیر بعد اس کے باہر نکلتے ہی مہر بھاگی بھاگی کمرے میں آئی تھی ۔۔

"ذکی بھائی نیچے ہال میں سب آپ کو بلا رہے ہیں ۔۔اور نایاب بہت زیادہ رو رہی ہے ۔۔فائقہ چچی بہت غصے میں ہیں ۔۔"پھولی سانسوں کے درمیان بے ربط جملوں کی گردان کرتی مہر ہڑبڑائی ہوئی تھی۔۔ڈریسنگ کے سامنے جاتا ذکاء رکا تھا۔۔ایک شرر بار نظر مہر پر ڈالی ۔۔اس کے گیلے بال پیشانی پر چپکے ہوئے تھے۔۔

"کیا تماشا لگایا ہے اس نے نیچے جا کر؟"اس کا بھینچا جبڑا اور سخت سرد تاثرات دیکھ مہر کا حلق خشک ہوا تھا۔۔

"وہ تو پتا نہیں ۔۔پر سب آپ کو نیچے بلا رہے ہیں ۔۔"وہ بہت گھبرائی ہوئی تھی۔۔

”ذکاء نے لب بھینچ کر ہاتھ میں پکڑا تولیہ شدید غصے کے عالم میں زمین پر دے مارا اور تیزی سے مہر کی سرعت پار کر باہر نکل گیا تھا۔۔مہر کا دل پر ہاتھ پڑا تھا۔۔جس طرح وہ غصے سے اس کی سمت بڑھا تھا اس کا تو دل ہی اچھل پڑا تھا۔۔

....

وہ دھواں دھار قدم اُٹھاتا تیزی سے سیڑھیاں اتر کر سامنے ہی لگی عدالت میں پیش ہوا تھا۔۔ہال میں سب ہی موجود تھے۔۔۔ساری خواتین اور اور میر ولا کے لڑکے۔۔۔یہ بھی شکر تھا اس وقت دادو اور تینوں ماموں میر ولا میں نہیں تھے۔۔۔مگر تماشا تو لگ ہی چکا تھا۔۔ان تک بھی بات پہنچ ہی جانی تھی۔۔ زرناب پھپھو سامنے ہی صوفے پر عجیب صورتحال میں بیٹھی چھکو پھکو بیٹی کو روتے دیکھ رہی تھیں۔۔ذکاء کو ان کے سامنے بہت شرمندگی ہوئی تھی۔۔ وہ اب صرف پھپھو ہی تو نہ تھیں۔۔ساس بھی بن چکی تھیں ۔۔وہ طوفانی قدم اٹھاتا آیا اور ایک خونخوار نگاہ وسط میں کھڑی نایاب پر ڈالی تھی ۔۔وہ روتے ہوئے نگاہیں پھیر گئی۔۔ذکاء نے سر جھٹکا اور دو قدم مزید آگے جا کر ماں کے سامنے رک گیا ۔۔فائقہ ممانی کی سخت رنجیدہ نظریں اپنے خوبرو بیٹے کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں

۔۔وہ بھی اس لمحے زرناب پھپھو کے سامنے بہت شرمندہ اور ملول تھیں ۔۔۔ذکاء نے ایک نظر زرناب پھپھو کو دیکھا ۔۔ان کے چہرے پر تشویش اور بے یقینی کے تاثرات تھے۔۔۔

"جی ماما آپ نے بلایا ۔۔"!ذکاء نے سنجیدگی سے بات کا آغاز کیا تھا ۔۔

"مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی ذکی ۔۔۔کون ہے وہ لڑکی جس کے ساتھ افیئر ہے تمہارا ۔۔شرم نہیں آئی تمہیں ہمارے خاندان کی عزت وَ آبرو کو اس طرح یہ گھٹیا حرکت کر کے روندتے ہوئے ۔۔۔کب سے چل رہا ہے یہ سب ۔۔کس لڑکی کی بات کر رہی نایاب ".ماں کی بے اعتباری دیکھ کر ذکاء کو دھچکا لگا تھا ۔۔وہ کیسے کسی کی بھی کہی سنی بات پر یقین کرکے اس سے نالاں ہو گئی تھیں ۔۔بلکہ ہال میں موجود ہر کسی کا چہرہ اس لمحے بے اعتباری کا آماہ جاگاہ بنا ذکاء کے دل کو مایوس کر رہا تھا ۔۔اقراء ممانی شمیم ممانی ذمان زوار،بلال ۔۔ہر ایک اسے تاسف وَ ملال سے دیکھ رہا تھا ۔۔ہر نگاہ میں رنج تھا۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے ماما۔۔اسے بہت بڑی غلط فہمی ہو گئی ہے ۔۔بنا کسی ٹھوس ثبوت کے یہ مجھ پر الزام لگا رہی ہے ۔۔میری زندگی میں کوئی دوسری عورت ہے ہی نہیں ۔۔میں ایسا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نہیں ہوں۔۔آپ سب جانتے ہیں مجھے ۔۔"اس نے قطعیت سے جھنجھلا کر وضاحت دی تھی ۔۔

"تو پھر کون ہے وہ جو آج صبح گھر تک آئی اور پھر تمہارے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر کہیں چلی گئی۔ کون تھی وہ۔۔؟"زمان نے غصے سے دریافت کیا تھا ۔۔اس کی بات پر ذکاء جھلایا۔۔

"زمان کون؟ کوئی نہیں تھی۔ میں تو ۔۔" کہتے ہوئے وہ ایک دم ٹھہر گیا ۔۔ صبح کا واقعہ اس کے ذہن کے پردوں پر لہرایا ۔۔جب وہ فاریہ کے ساتھ تھا اور پھر اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر گیا تھا ۔۔اف ! یا خدایا ۔۔تو کیا نایاب نے اسے فاریہ کے ساتھ دیکھا تھا۔۔اور وہ سمجھ ہی نہیں پایا ۔۔اور بے اعتباری کی یہ آگ پھیل کر ان سب تک پہنچ گئی تھی۔۔اس کا دل چاہا وہ اپنے بال نوچ ڈالے ۔۔اگر نایاب کمرے میں اس بات کا ذکر کرتی تو وہ وہی اسے ساری بات سچ سچ بتا کر کسی طرح سمجھا بجھا لیتا ۔۔ مگر اب سب کو کیسے سمجھائے گا وہ۔۔۔ایک دم ہی اس کا دماغ ماؤف ہوا تھا ۔۔اسے اپنے سامنے بالکل اندھیرا محسوس ہونے لگا تھا ۔۔۔۔

"اب بولو۔۔چپ کیوں ہو گئے ہو۔۔ کون تھی وہ لڑکی ۔۔؟"اقراء ممانی کو اس کا ایک دم چپ ہو جانا کھٹکا تھا۔۔ذکاء نے بے بسی سے انھیں دیکھا تھا۔۔ عجب پس و پیش کی لہر اٹھی تھی۔۔وہ کیا بتائے ۔۔شانی نے فاریہ کے متعلق سب سے چھپا رکھا تھا۔۔وہ کب اور کیسے سب کو اعتماد میں لے کر اسکے متعلق بتانا چاہتا تھا وہی جانتا تھا۔۔ذکاء اس طرح یہ معاملہ کھول نہیں سکتا تھا ۔۔اور آج اگر وہ نہیں کھولے گا تو سب کی نظروں میں مشکوک اور مجرم بن جائے گا۔۔اور پھر شاید اس کی شادی بھی قائم نہ رہے۔۔۔اس کے سامنے عجیب کشمکش کی صورت آن کھڑی ہوئی تھی۔اس لمحے شانی کو بچائے یا خود کو؟ فیصلہ کر پانا کھٹن مرحلہ تھا۔۔اور وہ اب نکاح کر چکا تھا تو اس رشتے کو نبھانے کی کوشش بھی کرنے کا سوچ چکا تھا۔۔ مگر اس وقت اسے نایاب زہر لگ رہی تھی ۔۔ جس نے بنا جانچ پڑتال کے نیچے آ کر تماشا لگا دیا تھا ۔۔اس کی رنگت سفید پڑ گئی تھی۔۔ نظریں زمین میں گڑھ گئی تھیں ۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں ؟"شانی کی تشویش بھری آواز پر سب نے پلٹ کر اسے دیکھا تھا ۔۔ذکاء بھی چونک کر گھوما تھا۔۔سامنے ہی بیرونی دروازے سے اندر آیا شانی ہونق شکل

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

لیئے کھڑا ہال کا منظر دیکھ رہا تھا۔۔ فاریہ خارجی دروازے کے باہر ہی ایک طرف کھڑی ہوگئی تھی ۔۔ اندر کی آوازیں بالکل بھی کسی اچھی خبر کا عندیہ پیش نہیں کر رہی تھیں ۔۔

"بتاؤ ذکاء کون تھی وہ لڑکی ۔۔اور کب سے تعلق ہے تمہارا اسکے ساتھ ۔۔؟"شانی کے سوال کو اس وقت اہمیت نہ دیتی فائقہ ممانی کی پھر اونچی آواز گونجی تھی ۔۔

"ماما کوئی تعلق نہیں ہے میرا اس سے ۔۔آپ بس ختم کریں ابھی کے ابھی یہ معاملہ ۔۔"

ذکاء نے شانی اور پھر دروازے کے باہر کھڑی فاریہ کی جھلک دیکھ کر تیزی سے بات سمیٹنا چاہی تھی۔۔شانی بھی دو قدم آگے بڑھا تھا ۔۔

"کیا ہوا ہے ذکی؟"شانی نے سنجیدگی سے اس سے پوچھا تھا۔۔اس نے سر نفی میں ہلایا۔۔

"نہیں یار ! کچھ نہیں ۔۔سب ٹھیک ہے ۔۔تم جاؤ"!اس نے ہلکا پھلکا تاثر دیتے ہوئے اسے وہاں سے بھیجنا چاہا تاکہ فاریہ بھی ہٹ جائے وہاں سے ۔۔۔اسے اس لمحے خود سے زیادہ اس لڑکی کے کردار کی فکر ہوئی تھی۔۔۔وہ بے قصور لڑکی کیوں پستی درمیان میں ۔۔۔مگر نہ شانی ہٹا اور نہ فاریہ کا وجود۔۔۔اس سنگین صورتحال پر سب ہی پریشان تھے ۔

"دماغ درست ہے تمہارا ذکی۔۔تمہارا افیئر چل رہا ہے، تمہاری بیوی نے تمہیں اس کے ساتھ صبح گاڑی میں بیٹھ کر جاتے دیکھا ہے۔۔"ان کے الفاظ جیسے ہی باہر کھڑی فاریہ کی سماعتوں میں پڑے اس کے قدموں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔۔۔تو کیا یہاں یہ عدالت اس کے لئے لگی تھی۔۔ نایاب نے اسے ذکاء کے ساتھ جاتے دیکھا اور اسے غلط فہمی ہو گئی تھی ۔۔اس نے بے اختیار منہ پر ہاتھ رکھا تھا ۔۔ ذکاء جس نے اس کے لیئے کیا کچھ نہیں کیا۔۔یہاں تک کہ شانی کو بھی اس سے نکاح کرنے اس کا سہارا بننے کو راضی کیا تھا۔۔وہ تو اسے بھائیوں والا مان دینے لگی تھی۔۔مگر یہاں اس کے ساتھ ذکاء کے تعلق کو اتنی غلط نظروں سے پرکھا جا رہا تھا ۔۔اس کا دل چاہا وہ خود کو ختم کر ڈالے۔۔کیوں وہ سبکے لیے مشکلات پیدا کر دیتی تھی۔۔کیوں اس کا وجود ذکاء کے لئے آزمائش بن گیا تھا ۔۔وہ تو کبھی ذکاء کے لئے کوئی مشکل نہیں کھڑی کرنا چاہتی تھی ۔۔ مگر وہ خود ہی اس کی زندگی کا سب سے بڑا فتنہ بن گئی تھی۔۔ اس گھر میں اس کے وجود کا موجود ہونا ذکاء اور نایاب کی زندگی تباہ کرنے والا تھا۔۔اب ساری زندگی نایاب کو شک رہے گا۔۔شک کا بال

تو کبھی نہیں جاتا دل سے ۔۔۔ وہ ان کی شادی شدہ زندگی کا سب سے بڑا روگ بن گئی تھی۔۔اس کا جسم ہانپنے لگا تھا ۔۔صدمہ۔۔ بے حد صدمہ تھا۔۔

اسے اب وہاں نہیں رہنا چاہیے تھا ۔۔وہ کیوں اس گھر پر آفت بن رہی تھی۔۔وہ نمکین پانی سے بھری آنکھوں کو پونچھتے ہوئے وہیں سے پلٹ گئی تھی۔۔۔واپس اس گھر میں کبھی نہ آنے کے لئے ۔۔اور اندر کھڑا کوئی فرد یہ نہیں جان سکا تھا۔۔وہ جیسے خاموشی اور غیر متوقع طور پہ ان کے گھر لائی گئی تھی ۔۔وہ ویسے ہی خاموشی اور غیر متوقع ان کے گھر سے چلی بھی گئی تھی۔

"یہاں ہم سب تم سے جواب مانگ رہے ہیں اور تم اس بات کا خلاصہ کرنے کے بجائے ایسے کھڑے ہو جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو ۔۔"ان کی آواز اونچی نہ تھی مگر سخت اور بے یقین ضرور تھی۔

"ماما صرف اس نے جاتے ہی دیکھا ہے نا مجھے ۔۔اور تو کچھ نہیں دیکھا۔۔اگر میں کسی بھی لڑکی کے ساتھ دکھوں گا تو اس کا فوراً سے یہ مطلب لیا جائے گا کہ میرا افیئر چل رہا ہے ۔۔آپ کی من پسند بہو کا دماغ خراب ہے ۔۔ عقل کی اندھی ہے یہ۔۔میں اسی لئے اس

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سے شادی کرنے سے منع کرتا تھا آپ کو۔۔یہ ہے ہی فسادی عورت"!وہ بھڑک پڑا تھا۔۔جو منہ میں آیا بولتا گیا۔۔اور یہی پر فائقہ ممانی کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔زرناب پھپھو کے سامنے وہ ان کی بیٹی کے لئے کس قسم کے الفاظ استعمال کر رہا تھا۔۔ایک دم وہ ذکاء پر ہاتھ اٹھانے آگے ہوئی تھیں کہ زرناب پھپھو نے اٹھ کر ان کو پکڑ کر روکا تھا۔۔

"کیا کر رہی ہیں بھابھی۔۔ !اب ذکاء بچہ نہیں رہا، خود مختار اور شادی شدہ بچہ ہے۔۔جوان بیٹے پر ہاتھ اٹھائیں گی کیا آپ اب؟"

"جوان بیٹے نے کام ہی ایسا کیا ہے زرناب آپا !اس نے تو مجھے آپ کے سامنے بھی نظر اٹھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔شرم آ رہی ہے مجھے اسے اپنا بیٹا کہتے ہوئے۔۔یہ فخر تھا میرا۔۔مان تھا۔۔مگر اب یہ میرا کچھ نہیں ہے۔۔اور بے شرم ڈھیٹ انسان کھڑا کیسے ہے یہاں سب کے سامنے۔۔کوئی اور ہوتا تو ڈوب مرتا۔۔"وہ غضب اور رنجیدگی سے چلاتے ہوئے رو پڑیں تھیں۔۔ذکاء نے بے بسی اور دکھ سے انھیں دیکھا۔۔پسیجے دل سے انھیں تھامنا چاہا تو انھوں نے نفرت سے ہاتھ جھٹک دیئے اس کے۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ماما میری بات تو سنیں۔۔یقین کریں میرا ۔۔کوئی لڑکی نہیں ہے میری زندگی میں آپ کی بہو کے علاوہ ۔۔اس بات کی قسم کھاتا ہوں میں ۔۔اور جس لڑکی کے ساتھ اس نے مجھے دیکھا وہ صرف اس کا دھوکا تھا۔۔"ذکاء نے ماں کو یقین دلانے کی کوشش کی تھی ۔۔جبکہ شانی ورطہ حیرت میں مبتلا کھڑا ابھی تک معاملے کی تہہ تک بھی نہ پہنچ سکا تھا۔۔وہ تو آج سوچ آیا تھا سب کو فاریہ کے متعلق بتا دے گا۔۔مگر یہاں آتے ہی ایک نیا کٹا کھل گیا تھا ۔۔اور پھر اچانک اسے فاریہ کا خیال آیا تھا ۔۔ایک دم سے ٹھٹک کر مڑتا وہ لپک کر دروازے کی سمت گیا تھا ۔۔جہاں کی خالی جگہ نے اس کا منہ چڑا کر اسے بڑی شدت سے کسی ان دیکھی مصیبت کا احساس دلایا تھا۔۔

"فاریہ "!!اس کے لبوں پہ یہ نام حرف آخر بن کر آیا تھا اور پھر وہ بوکھلا کر اسے تلاشنے کو باہر لپکا تھا ۔۔وہ اندر نہیں آئی تھی۔۔وہ کمرے میں بھی بنا شانی کی مدد کے نہیں جا سکتی تھی ۔وہ باہر ہی گئی تھی۔۔۔اور شانی فوراً باہر ہی بھاگا تھا ۔

"کوئی دھوکا نہیں ہوا مجھے ۔۔میں نے جو دیکھا وہ سب حقیقت تھا۔۔آپ میری بات جھٹلا نہیں سکتے".نایاب نے رونا چھوڑ کر ایک دم چینختے ہوئے ذکاء کو دیکھا تھا ۔۔وہ روتی ہوئی

فائقہ ممانی کو چپ کرانے کے چکروں میں ہلکان ہو رہا تھا۔۔اس کی بات پر تلملا کر دانت پیں ایک جھٹکے سے گھوما۔

"زبان بند کرو اپنی تم بے وقوف عورت۔۔۔ اب اگر تمہاری آواز نکلی نا تو میں ۔۔۔"وہ ضبط نفس سے اس کے منہ پر دھاڑا تھا۔۔وہ بے اختیار ڈر کر پیچھے ہٹی تھی۔۔

"میں کیوں بند رکھوں زبان اپنی۔۔آپ اب اس سچ کو دبا نہیں سکتے۔۔مان جائیں سب کے سامنے۔۔کیوں اب بھی جھوٹ بول کر سب کو دھوکا دینا چاہتے ہیں آپ۔۔سچ کیوں نہیں بتاتے سب کو".نایاب بے خوفی سے بولی تھی۔۔ذکاء کی آنکھوں میں آتشی لاوا ابھرا تھا۔۔اس کی چلتی زبان اب اس کی برداشت سے باہر تھی۔۔

"نایاب"!وہ یک دم اس کی گل افشانی پر اس کو تھپڑ مارنے کے لئے آگے بڑھا۔۔ہاتھ ہوا میں لہرایا ہی تھا کہ فائقہ ممانی نے ایک دم نایاب کو پیچھے کر کے اپنے ہاتھ کا طمانچہ ذکاء کے گال پر جڑ دیا تھا۔۔ہال میں موجود ہر فرد سن کھڑا رہ گیا۔۔خواتین نے دل تھام لیئے۔۔اور لڑکے ہکا بکا کھڑے رہ گئے۔۔۔یہ ہنگامہ پہلی بار میر ولا میں لگا تھا۔۔وہ بھی اس قدر سنگین نتائج کا۔۔جبکہ نایاب کے حلق میں چینخ دب گئی تھی۔۔ذکاء نے بے یقینی

سے ماں کو دیکھا تھا۔۔اسے طمانچے کی جلن نہیں تھی۔۔اس کی آنکھوں میں چبھن بس اس بات کی تھی کہ وہ پہلی بار ماں سے طمانچہ کھا چکا ہے ۔۔وہ بھی ایک بے معنی سی غلط فہمی کی بناء پر۔۔۔پھر اس کی غضب ناک نظر ماں کے ساتھ دبکی کھڑی نایاب پر اٹھی تھی ۔۔اس کے چہرے پر اب بس پچھتاوا تھا۔۔۔وہ یہ تو کبھی نہیں چاہتی تھی کہ اس کا شوہر ماں سے مار کھائے۔۔ ہاں مگر وہ یہ ضرور چاہتی تھی کہ اب ان کا معاملہ آر پار لگا دیا جائے ۔۔اور اگر ذکاء اس ہی لڑکی کو اپنی زندگی میں لانا چاہتا تھا تو بہتر تھا آج ہی اس بات کا خلاصہ بھی ہو جاتا۔۔۔مگر یہاں تک پہنچ کر بات بڑھ نہیں بگڑ گئی تھی۔۔اس نے چبھتی نظروں سے نایاب کو گھورا اور خاموشی سے مڑ کر سیڑھیاں پھلانگ گیا ۔۔فائقہ ممانی نے بیٹے کو روکنا چاہا تھا مگر ہمت نہ پڑی ۔۔ لیکن نایاب ایک دم اس کے پیچھے بھاگی تھی۔۔باقی سب اپنی جگہ پر ہی جمے رہ گئے تھے۔۔۔منتشر ہوا ماحول ایک دم تھم سا گیا تھا ۔۔ نایاب بھاگتی ہوئی اس کے پیچھے آئی تھی ۔۔وہ کمرے میں گھسا اور مڑ کر نفرت سے اسے گھورتے ہوئے اس کے منہ پر دروازہ دھڑام سے بند کر دیا تھا ۔۔ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ۔۔۔اور پچھتاووں اور افسوس میں گھری نایاب باہر ہی کھڑی رہ گئی تھی۔۔۔لیکن اس

بات کا انکشاف ہو چکا تھا اس پر کہ اب اس کمرے میں نایاب کے لئے کوئی جگہ نہیں بچی تھی۔۔اور نہ اس کی زندگی میں کوئی گنجائش ۔۔۔جانے کیوں اب نایاب کو لگ رہا تھا اس نے اس معاملے میں بہت جلد بازی سے کام لے لیا ہے۔۔۔اور اب یہ معاملہ دادو تک پہنچ کر پتا نہیں کس رنگ میں سامنے آتا ۔۔اس کا دل بری طرح پریشان ہو اٹھا تھا ۔۔ایک بے بس نظر ذکاء کے کمرے کے بند دروازے پر ڈال کر وہ آنسوں پیتی ہوئی اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔۔۔اتنے دن ذکاء کے کمرے میں رہنے کے بعد اب اپنا کمرہ اسے اجنبی لگنے لگا تھا۔۔وہ جاتے ہی بستر پر گر کر پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی ۔۔

....

تینوں ماموں دادو کے ساتھ ذکاء کی نیو کنسٹرکشن سائٹ کا دورہ کر میر ولا لوٹ رہے تھے ۔۔۔ پر سکون چلتی گاڑی میں فرنٹ سیٹ پر ڈرائیونگ کرتے منجھلے ماموں کے ساتھ بیٹھے دادو کچھ کاروباری امور پر تبادلہ خیال پیش کر رہے تھے ۔۔جب رات کے اندھیرے میں ڈوبی فضا میں اچانک سے ان کی گاڑی کے سامنے کوئی آ گیا تھا ۔۔وہ وجود گاڑی سے ٹکراتا اس سے قبل ہی منجھلے ماموں نے بریک پر پاؤں رکھ دیا تھا۔۔سامنے آیا وجود تیز ہیڈ

لائٹس کی روشنی میں ایک جھلک نظر آیا۔۔وہ کوئی لڑکی تھی جو لڑکھڑا کر ہلکی سی ٹکر لگنے پر ہی لہراتی ہوئی زمین بوس ہو گئی تھی۔۔۔گاڑی میں بیٹھے تمام افراد گھبرا گئے تھے ۔۔تیزی سے سیٹ بیلٹ کھولتے ہوئے وہ باہر نکل آئے تھے ۔۔دادو نے بھی اپنی لاٹھی ہاتھ میں لی اور ڈور کھول کر باہر قدم رکھا۔۔تب تک تینوں ماموں اس سناٹے میں ڈوبی سڑک پر تنہا بے ہوش پڑی لڑکی کے گرد جمع ہو چکے تھے۔۔

"اوہو۔۔بیٹا آپ ٹھیک تو ہیں ؟"منجھلے ماموں کا سانس سوکھ گیا تھا ۔۔بروقت بریک لگانے کے باوجود بھی اسے ذرا سی ٹکر لگ گئی تھی ۔۔۔

"شاہ ویر وہ بے ہوش ہو گئی ہے !.."بڑے ماموں نے اس لڑکی کو ہلا کر چیک کرتے ہوئے بے حواسی سے انکشاف کیا تھا۔۔

"یہاں اکیلی یہ کیا کر رہی تھی ۔اور کوئی ساتھ بھی نہیں ہے۔۔بخار سے تپ رہی ہے یہ". چھوٹے ماموں نے گھڑی کی صورت گرد و نواح سے بیگانہ پڑی اس لڑکی کی کلائی پکڑی تھی۔۔

”اٹھاؤ بچی کو گاڑی میں بٹھاؤ ۔۔“دادو کی آواز نے عقب سے ان کی توجہ کھینچی تھی۔۔اور پھر ان کے حکم کے مطابق اسے اٹھا کر سہارتے ہوئے وہ گاڑی کی سمت چل پڑے تھے۔۔

”ہوسپٹل لے چلو ویر“!شاہ میر ماموں نے لڑکی کو احتیاط سے سیٹ پر بٹھاتے ہوئے ارتجالاً کہا تھا۔۔

”نہیں ۔۔گھر لے چلو۔۔اور شاہ زیب ڈاکٹر کو کال کر کے فوراً میر ولا آنے کا کہو۔۔ بچی کو کوئی چوٹ نہیں لگی۔۔بخار اور ڈر کے صدمے کے باعث بے ہوش ہوئی ہے ۔۔ گھر نزدیک ہے بس جلدی پہنچ جائیں گے ۔۔“دادو نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے ان کی بات کی تردید کی اور پھر حکمیہ انداز میں کہتے ہوئے وہ خاموشی سے بیٹھ گئے تھے۔۔ان کے تینوں بیٹوں نے فوراً تابعداری سے ان کی حکم کی تعمیل کی تھی۔۔شاہ ویر صاحب نے گاڑی کو اسٹارٹ کیا تھا۔۔اور شاہ زیب صاحب نے فوراً ڈاکٹر کو کال لگائی تھی۔۔جبکہ شاہ میر صاحب اس لڑکی کو احتیاط سے پیچھے ٹیک لگا کر بٹھائے فکرمند ہو رہے تھے ۔۔جانے وہ مصیبت زدہ لڑکی کن حالات کا شکار تھی۔۔

....

شانی رات گئے تک اسے ڈھونڈتا رہا تھا مگر وہ اسے کہیں نہ ملی تھی ۔۔وہ خود کو بھی لعن طعن کر رہا تھا ۔۔کیسا شوہر تھا وہ۔۔اپنی ہی بیوی کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا تھا اور اسے تحفظ نہیں دے سکا تھا۔۔جانے وہ کہاں ہوگی کس حال میں ہوگی۔۔وہ بہت پریشان تھا۔۔اس کا سر پھٹ رہا تھا ۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے منظر دھندلا رہے تھے ۔۔ اسے فاریہ ہر رنگ میں ابھرتی ہوئی اپنے سامنے نظر آنے لگی تھی۔۔اس کا دماغ ماؤف تھا اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں سلب ہو گئی تھیں۔۔۔وہ جتنا سوچ رہا تھا اتنا ہی ملال میں ڈوب رہا تھا۔

"اتنے دن سے وہ میرے ساتھ رہ رہی تھی۔۔اور مجھے اسے فون تک لے کر دینے کا خیال نہیں آیا ۔۔"اس نے اپنی عقل پر ماتم کیا تھا۔۔ملال ایسا تھا کہ ختم ہونے میں نہیں آ رہا تھا ۔۔آج اگر فاریہ کے پاس فون ہوتا تو وہ آسانی سے اسے ڈھونڈ لیتا ۔۔رابطہ کر لیتا۔ اب وہ اسے کہاں ڈھونڈے ۔۔پتا نہیں کہاں چلی گئی ہوگی۔۔اسے بہت فکر ہو رہی تھی۔۔۔اس کا تو کوئی بھی نہیں تھا سوائے اس کے ۔۔وہ کہاں گئی ہوگی ۔۔؟ اس کے من میں بہت سے سوال اٹھ رہے تھے۔۔جن کا جواب بڑا ہولناک تھا ۔۔اسے کچھ بھی سجھائی

نہیں دے رہا تھا ۔۔کیا کرے کسے بتائے وہ اپنی بیوی کو کھو چکا ہے ۔۔ ایک دو بار تو وہ رو بھی چکا تھا ۔۔

پتا نہیں کیوں وہ فاریہ کے لئے اتنا بے چین ہو گیا تھا ۔۔حالانکہ جب وہ پاس تھی تو اسے بالکل بھی اس بات کا احساس نہیں تھا کہ وہ اس کے لئے کیا بن گئی ہے۔۔اور اب اسے سوچنے کی ضرورت نہیں تھی ۔۔کیونکہ وہ جان گیا تھا وہ اس کے لیئے کیا بن چکی ہے۔۔۔

"فاریہ کہاں چلی گئی ہو تم۔۔پلیززززز واپس آ جاؤ ۔۔میں وعدہ کرتا ہوں تمہیں سارے مان دلا دوں گا۔۔سب کے سامنے کھڑا کر کے میں تسلیم کروں گا کہ تم میری بیوی ہو اور مجھے بہت عزیز ہو۔۔ تم میر ولا کی بہو ہو اور میر ولا کو ہر صورت میں تمہیں قبول کرنا ہے ۔۔پلیززززز کسی طرح بھی واپس آ جاؤ ۔۔میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں ۔۔ "پہلی بار اپنے آپ سے اظہار محبت کرتا شانی تنہا سڑک کے بیچوں بیچ کھڑا چہرہ ہاتھوں میں دیئے رو پڑا تھا ۔۔اس کی نظروں کے سامنے فاریہ کا معصوم چہرہ گھوم رہا تھا ۔۔۔اس کا دل کھنچ رہا تھا ۔۔فکر و اندیشے اسے کھائے جا رہے تھے۔۔۔وہ کسی کو اس وقت اپنی پریشانی بتا بھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نہیں سکتا تھا ۔۔فاریہ اس وقت اس کے کہیں بھی نہیں تھی۔۔مگر پھر بھی ہر جگہ محسوس ہو رہی تھی۔۔

پھر ایک دم اسے زوار کا خیال آیا تھا ۔۔

"ہاں مجھے زوی کی مدد لینی چاہیے ۔۔وہ ضرور کسی بھی طرح میرے ساتھ مل کر فاریہ کو ڈھونڈوا دے گا۔۔"اس کے ذہن نے انگڑائی لی تھی اور وہ رونا بھول کر ایک دم واپس گیا تھا ۔۔

"مجھے زوار کو سب کچھ بتانا ہے۔۔فاریہ نے شاید ساری باتیں سن لی تھیں اور مزید بات نہ بگڑے اسی لیئے سب کچھ چھوڑ کر چلی گئی ہے ۔۔"وہ گاڑی میں بیٹھ کر اب واپس میر ولا جا رہا تھا ۔۔اضطراب سے مٹھی لبوں پہ ٹکائے اسے بس فاریہ ہی یاد آ رہی تھی۔۔

•••••••••••••

ڈاکٹر نے بستر پر لیٹی لڑکی کا معائنہ کیا تھا ۔۔اور پھر پلٹ کر میر ولا کے مکینوں کی سمت گھوما تھا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"فکر مند ہونے کی بات نہیں ہے ۔۔بچی کو کوئی خاص چوٹ نہیں آئی ہے ۔۔بس شدید بخار کی کمزوری اور بی پی لو اور پھر گاڑی کی ٹکر کے خوف سے ہی بے ہوش ہوئی ہے ۔۔کچھ دیر تک اسے ہوش آ جائے گا ۔۔اور پھر ہی اب اس کی چوٹ کا تفصیلی جائزہ لیں گے ۔۔مرتضی میر صاحب درست فرما رہے تھے ۔۔ شاید کوئی اندرونی چوٹ آئی ہو۔۔مگر صاف پتا نہیں چل پا رہا۔۔باقی میں نے پرسکرپشن لکھ دی ہے۔۔دو تین دن تک لے گی تو بالکل تندرست ہو جائے گی۔۔"ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے سب کو تسلی کرائی اور پھر اپنا بیگ اُٹھائے باہر کی سمت چل دیئے تھے ۔۔چھوٹے ماموں انھیں دروازے تک الوداع کرنے گئے تھے۔۔

"ابا حضور کچھ بتائیں تو یہ بچی ہے کون؟"اقراء ممانی نے اس معصوم اور کم عمر لیکن خوبصورت لڑکی کو دیکھ کر پوچھا تھا ۔۔

"پتا نہیں کون ہے بہو ۔۔مگر جب تک بے ہوش ہے تب تک تو میر ولا کی خاص مہمان ہے۔۔اس کے خیال اور بیمار پرسی میں کوئی کمی نہیں آنی چاہیے ۔۔جب تک یہ یہاں

ہے اس کا خاص خیال رکھا جائے ۔۔جیسے ہی اسے ہوش آئے گا اس کے گھر کا پتا معلوم کر کے اسے باحفاظت گھر پہنچانا ہے ۔"

دادو نے سنجیدگی سے اپنی تمام بہوؤں کو دیکھ تاکید کی تھی۔۔انھوں نے فوراً خوش اخلاقی سے سر خم کر دیا تھا ۔۔وہ ایک سنجیدہ نظر اس بے ہوش لڑکی پر ڈالتے ہوئے ہنکارا بھر کر باہر نکل گئے۔۔تب زرناب پھپھو بستر پر اس کے قریب جگہ بناتے ہوئے پاس بیٹھ گئی تھیں ۔۔

"ماشاء اللہ ۔۔بڑی ہی پیاری بچی ہے"۔انھوں نے اس کا چہرے تکتے ہوئے پیچھے کھڑی بھابھیوں کی سمت دیکھا تھا۔۔وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھیں ۔۔اس کی بکھری ہوئی حالت تھی اور کافی دیر رونے کی وجہ سے رخساروں میں نشان پڑے ہوئے تھے۔۔

"وہ تو ہے۔۔اللہ رحم فرمائے آمین" فائقہ ممانی نے دعا دی تھی۔۔۔

....

"تم پاگل ہو شانی ۔۔اتنی غیر ذمے دارانہ حرکت کیسے کی تم نے۔۔تم اسے سیدھا کمرے میں کیوں نہیں لے گئے تھے ۔۔ تم نے ابھی تک بھی کسی کو کچھ بتایا ہوا نہیں ہے فاریہ بھابھی کے متعلق۔۔" جیسے ہی زوار کو شانی نے ساری بات بتائی وہ الٹا اسی پر بگڑ پڑا تھا۔۔

"یار آتے ساتھ ہال میں پنچایت لگی ہوئی تھی۔میں اس پر پریشان ہو گیا تھا ۔۔اور فاریہ میرے ذہن سے ہی نکل گئی تھی۔۔اور پھر میں اسے کیسے لے جاتا ۔۔ پچھلے دروازے سے اندر لے کر بھی تو ہال سے ہی گزرنا پڑتا۔۔سب کی نظر جاتی اس پر۔۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا اب مجھے کیا کرنا چاہیے ۔۔ذکاء بھی تب سے کمرے میں بند ہے۔۔کسی کی بات کا جواب نہیں دے رہا ۔۔۔چچی بھی کتنی بار اس سے بات کرنے گئی ہیں ۔۔ مگر کوئی رسپانس نہیں مل رہا ۔۔ابھی تو گھر کے مردوں اور دادو سے بھی یہ ہنگامے والی بات چھپا لی گئی ہے ۔انھیں پتا چلا تو اور بھی معاملہ بگڑ سکتا ہے۔۔اب ایسے میں میں کیسے جا کر نیا مسئلہ کھڑا کر دوں ۔۔" وہ ذچ ہو گیا تھا ۔۔پہلے ہی کیا فاریہ کے لئے ہلکان تھا۔۔اب زوار بھی اسے ہی سنانے بیٹھ گیا تھا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"تو اب کیا کرنا ہے کہاں ڈھونڈیں فاریہ بھابھی کو ؟"زوار بھی متذبذب کا شکار ہو گیا تھا ۔۔اس کا چہرہ متفکر تھا ۔

"مجھے بالکل کچھ نہیں پتا۔۔بس ہمیں کسی نہ کسی طرح اسے ڈھونڈنا ہے۔۔پتا نہیں وہ کہاں ہو گی۔۔مجھے بہت فکر ہو رہی ہے اس کی۔۔زوار اس کا کوئی بھی نہیں ہے ۔۔باپ بھی ہے تو نہ ہونے کے برابر ۔۔میں تو اسکے باپ کو ہی ابھی تک نہیں ڈھونڈ پایا تھا کہ اب وہ ہی گم ہوگئی ہے۔۔۔اور مجھے لگ رہا ہے میں اسے بھی اب کبھی نہیں ڈھونڈ پاؤں گا۔۔میرے ہاتھوں سے سب کچھ پھسل رہا ہے زوی۔۔"اس نے ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچ کر پیشانی ان پر ٹکا لی تھی۔۔زوار کو اس کی حالت زار قابلِ رحم لگی ۔۔۔وہ کچھ ہی دیر میں نچڑ کر رہ گیا تھا ۔۔اور زوار نے دیکھا تھا شانی کی یہ بے چینی ۔۔یہ ملال اور یہ پچھتاووں کی مار اس کے ہر روئے سے نکل رہی تھی۔۔

"شانی تم فکر مت کرو۔۔ہم مل کر انھیں ڈھونڈ لیں گے۔۔"زوار نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی تھی ۔۔

"کہاں ڈھونڈیں گے یار ساری رات گزر گئی ہے ۔۔مجھے اس کا ٹھکانا نہیں پتا بلکہ اس کے پاس کوئی ٹھکانہ تھا ہی نہیں ۔ہوتا تو وہ کبھی میرے کمرے میں چھپ کر نہ رہتی۔۔وہ بہت خود دار اور نیک لڑکی تھی زوار۔۔۔ !بہت اچھی۔۔وہ کہاں گئی ہوگی ۔۔جانے کہاں دھکے کھا رہی ہوگی۔۔مجھے وہ کسی بھی صورت میں واپس چاہیے یار۔۔وہ میرے لئے بہت اہم ہے ۔"شانی بالکل ہمت چھوڑ چکا تھا ۔۔زوار نے رسان اور ہمدردی سے اس کا کندھا تھپتھپایا۔۔

"تم فکر نہ کرو یار۔۔وہ جہاں بھی ہونگی ان شاءاللہ محفوظ ہاتھوں میں ہوں گی۔۔وہ اچھی تھی نا اور اچھے لوگوں پر آزمائشیں زیادہ آتی ہیں ۔۔کیونکہ وہ اللہ کے زیادہ قریب ہوتے ہیں ۔۔تم چلو ہم انھیں ڈھونڈتے ہیں ۔۔"زوار نے کہتے ہوئے اس کا بازو پکڑ کر اسے بھی ساتھ کھڑا کیا تھا۔۔

"پر کہاں؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی ہمیں کہاں جا کر پتا کرنا چاہیے ۔۔"وہ بھرائی ہوئی آواز میں کہہ کر پھر بے بس نظر آیا تھا ۔۔

"تم چلو تو۔۔کیا پتا وہ اپنی ماں کے گھر گئی ہو۔۔"اس نے تکا لگایا تھا ۔۔

”وہ وہاں کیوں جائے گی۔۔انھوں نے ہی تو اس کی راہیں اتنی دشوار بنائی تھیں کہ وہ در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور تھی۔۔اتنا ظلم کون کرتا ہے۔۔وہ جہنمی عورت ہے زوی۔۔“ شانی کا خون ابل اٹھا تھا۔۔ بس نہ چلا تھا جا کر اس کی سوتیلی ماں اور بھائی کا گلا گھونٹ آئے۔

”چلو دیکھتے ہیں ۔۔شاید وہی ہوں۔“زوار کسی امید کے تحت اسے لے کر باہر کی سمت گیا تھا۔۔وہ مرے مرے قدموں سے اس کے پیچھے چل پڑا۔۔۔مگر اس کا دل خون کے آنسوں رو رہا تھا۔۔ اس کا چہرہ اس کچھ وقت کے ہجر سے ہی زرد پڑ چکا تھا۔۔اسے سانس لینے میں رکاوٹ پیش آ رہی تھی۔۔

”زوی !شانی“!وہ جیسے ہی ہال کے کولی ڈور تک پہنچے عقب سے انھیں شاہ میر ماموں کی پکار سنائی دی تھی ۔۔وہ فوراً پلٹے۔۔

”بیٹا کہیں جا رہے ہو؟“انھوں نے پاس آتے سرسری لہجے میں پوچھا۔۔

"جی تایا"! زوار نے مختصر سا کہتے سر ہلایا۔شانی کے تو حالات ہی بے کلی کا شکار ہو رہے تھے۔وہ چپ چاپ سر جھکائے کھڑا رہا۔۔فاریہ کی یاد اسے کسی طور بھی پرسکون نہیں ہونے دے رہی تھی۔۔

"اچھا پھر ایک کام کرنا۔۔ذکاء کو تیز بخار ہو رہا ہے ۔۔اور ڈاکٹر اسے چیک کر رہا ہے ۔۔تو تم لوگ ذرا اس کی کنسٹرکشن سائٹ پر جا کر اس کے منیجر ولید سلطان سے مل لو۔۔وہ ابھی ہی دبئی سے آیا ہے اور کہہ رہا ہے سائٹ پر کچھ مسئلہ ہو گیا ہے ۔۔بیٹا ذکاء تو جا نہیں سکتا ۔۔تم لوگ جا کر دیکھ لو"! انھوں نے نرمی اور رسان سے کہا تھا۔۔زوار نے مایوسی اور سوالیہ نظروں سے شانی کو دیکھا۔۔بڑے ماموں کی منت تھی۔۔وہ انکار کر کے انھیں بد دل کیسے کرتا۔۔شانی نے گومگو نظروں سے زوار کو دیکھا ۔۔

"کچھ مسئلہ ہے کیا جانے میں؟"

انھیں نیم رضامند دیکھ کر وہ سنجیدہ ہوئے ۔۔

"نہیں ۔۔ہم جا کر دیکھ آتے ہیں ۔۔کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔اپنے کام کو بعد میں دیکھ لیں گے۔۔"زوار نے انکساری سے مسکراتے ہوئے برملا جواب دیا اور شانی کو اشارہ کرتا وہاں

سے بیرونی سمت چل پڑا تھا۔شانی کسی معمول کی طرح اس کے پیچھے بڑھ گیا۔۔۔بیس منٹ کی ڈرائیو کے بعد وہ سائٹ پر پہنچے تھے۔۔صبح کے گیارہ بج رہے تھے جب وہ گاڑی سے نکل کر تعمیراتی بلڈنگ کے باہر کھلے میدان میں چل کر آئے تھے ۔۔سامنے ہی بلڈر کے ساتھ ایک شخص کھڑا تھا۔شاید وہی ذکاء کا منیجر تھا۔۔ولید سلطان !بلڈر اور ایک لیبر کے ساتھ کھڑا کسی مسئلے پر بات کر رہا تھا ۔۔زوار پریشان حال خالی الذہن کھڑے شانی کو وہیں چھوڑ آگے بڑھ گیا تھا ۔۔شانی نے دیکھا تھا زوار نے کافی دیر سنجیدگی سے سب سے بات کی تھی۔۔شانی کو مسئلہ کا علم نہیں تھا۔۔مگر وہ بے اختیار دیکھے جا رہا تھا ۔۔زوار نے بڑے اچھے اور سلجھے ہوئے انداز میں بات سنبھالی تھی۔۔۔بلڈر اور لیبر اس سے بات کر کے پہلے کی نسبت بہت خوش اور مطمئن نظر آ رہے تھے ۔۔۔ شانی کو دل ہی دل میں فخر محسوس ہوا تھا ۔۔زوار ہر معاملہ بہت اچھے سے سنبھال لیتا تھا ۔۔سب سے بات کرنے کے بعد وہ واپس کام میں لگ گئے تھے ۔۔اور زوار ولید سلطان کے ساتھ چلتے ہوئے اسی سمت آ رہا تھا ۔۔شانی متحرک کھڑا ہو گیا ۔۔ولید سلطان زوار کو کسی اور حصے کا وزٹ کرانے لے کر جا رہا تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”میں بلکہ دکھاتا ہوں آپ کو“.شانی کے پاس سے گزر کر زوار سے کوئی بات کرتے ہوئے اس شخص نے اپنا فون پوکٹ سے نکالنا چاہا تو اس کا بٹوہ نکل کر زمین پر گر پڑا تھا ۔۔اس کے ساتھ ہی گاڑی کے پاس کھڑا شانی بھی چونکا۔۔

بٹوہ شانی کے قدموں میں بجری کے ڈھیر پر گرا تھا۔۔۔

”اوہ معاف کیجئے“!اس شخص نے شانی سے معزرت کر جھک کر بٹوہ اٹھانا چاہا تھا کہ اس سے پہلے ہی شانی نے وہ اٹھا لیا تھا۔۔اس کی نظر اس بٹوے میں لگی تصویر پر ٹک چکی تھی۔۔جس میں ایک تیرہ چودہ سالہ لڑکی کی تصویر جگمگا رہی تھی ۔۔ اور شانی ایک دم شاک رہ گیا تھا ۔۔وہ اس لڑکی کو پہچان چکا تھا اور کیسے نہ پہچانتا۔۔وہ فاریہ تھی۔۔ سو فیصد وہی۔۔تیرہ سال سے اٹھارہ سال تک پہنچنے میں اس کی شکل و صورت میں خاص تبدیلیاں نہیں آئی تھیں ۔۔ہو بہو وہی چہرہ ۔۔فرق صرف درمیاں کے بسر ہوئے چند سالوں کا تھا۔۔شانی کے ہاتھ سن ہو گئے تھے۔۔ حلق میں آواز پھنس گئی ،بے یقینی سے منہ کھولے اس نے اپنے سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھا تھا ،جسے ڈھونڈنے کے لئے اس نے کیا کچھ جتن کر لیئے تھے ۔۔ اور آج وہ کسی معجزے کی طرح اس کے سامنے کھڑا تھا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"یہ لڑکی کون ہے؟"اس شخص کے چہرے کو تکتے ہوئے شانی کے منہ سے سرسراتی ہوئی آواز نکلی تھی۔۔

"جی یہ میری بیٹی ہے فاریہ سلطان"!اس شخص نے سنجیدگی اور الجھن بھرے تاثرات سے بہت صاف گوئی کا ارتکاب کیا تھا۔۔اور اس کی بات پر شانی کے قدموں تلے سے زمین نکل گئی تھی۔۔پیچھے آیا زوار بھی ہکا بکا کھڑا رہ گیا تھا۔

شانی کے حلق میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔

"کیا آپ کو پتا ہے یہ اب کہاں ہوتی ہے؟"زوار ایک دم سوال کرتے ہوئے شانی کے ہاتھ سے بٹوہ پکڑ کر تیرہ سالہ فاریہ کو دیکھتے ہوئے سکتے سے دریافت کرنے لگا تھا۔۔

"نہیں۔۔میں دبئی میں تھا جب مجھے پتا چلا کہ یہ گھر چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں ؟"اس شخص نے مایوسی اور دکھ سے کہتے ہوئے سر جھٹک زوار کے ہاتھ سے بٹوہ تھام لیا تھا۔۔وہ یہ کہتے ہوئے نظریں چراتے ہوئے جھجک بھی رہا تھا اور شرمندہ بھی ہو رہا تھا۔۔زوار ان کی بات پر بونچھکا رہ گیا تھا۔۔۔اتنی بڑی غلط بیانی۔۔

شانی کا دل ایک دم بھر آیا تھا۔۔اسنے لبوں پہ مٹھی جما کر اپنے دل کا درد دبایا تھا۔۔اب مضبوط بن کر وہاں کھڑے رہنا مشکل ہو گیا تھا۔۔۔یہ شخص سامنے آیا بھی تھا تو کس طرح۔۔بالکل نا مناسب وقت پر۔۔اب تو فاریہ بھی نہیں تھی جو باپ کی یاد میں گھنٹوں بیٹھ کر چپکے چپکے آنسوں بہایا کرتی تھی۔۔

"معاف کیجیئے گا لیکن آپ تک بہت غلط انفارمیشن پہنچائی گئی ہے ۔۔آپ کی بیٹی گھر چھوڑ کر نہیں گئی تھی۔۔بلکہ اسے آپ کی بیوی اور بیوی کے بیٹے نے بدکرداری کے الزام میں پورے محلے میں ذلیل اور رسوا کرکے دھکے مار کر نکالا تھا۔۔اور آپ نے ایک بار بھی اسے ڈھونڈنے یا سچ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔۔اس لڑکی جیسی پارسا اور باکردار بیٹی کے لئے تو باپ قربان ہو جایا کرتے ہیں۔۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ آپ بہت بد نصیب باپ ہیں۔۔۔" زوار نے تلخی سے کہتے ہوئے نخوت سے سر جھٹکا تھا۔۔جبکہ وہ شخص دنگ رہ گیا تھا۔۔۔یہ انکشاف اس کی زندگی کے لیے بڑا بھاری ثابت ہوا تھا۔۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔۔اور آپ جانتے کیسے ہیں میری بیٹی کو۔۔؟"ولید سلطان اب بھی بوکھلاہٹ کا شکار تھا۔۔اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔ایک نظر شانی کو دیکھا جو رخ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

موڑے گاڑی کی چھت پر ہاتھ دھرے گردن گرا کر ضبط کے کڑے امتحان سے گزر رہا تھا۔۔

"کیونکہ ایک چھوٹی سی غلط فہمی کو سیڑھی بنا کر آپ کی بیٹی سے جان چھڑانے کے لئے آپ کی بیوی نے موقعے کا فائدہ اٹھایا اور آپ کی بیٹی کا نکاح کروا دیا گیا تھا۔۔اور وہ حیات باپ کے ہوتے ہوئے یتیمی کی زندگی گزار رہی تھی۔۔ معاف کیجئے گا مگر آپ جیسے باپ سے تو باپ نہ ہونا بہتر ہے ۔۔آپ نے تو بیٹی کی خبر گیری لینا تک چھوڑا ہوا تھا۔۔۔بس پیدا کر کے لاوارثوں کی طرح پھینک دیا تھا اسے اپنی دوسری بیوی اور بیٹے کی ٹھوکروں پر پلنے کے لیے۔۔۔اس سے تو اچھا آپ اسے سچ میں کسی کچرے کنڈی میں پھینک دیتے ۔۔ایدھی فاؤنڈیشن والے اٹھا کر لے جاتے تو آپ سے اچھی دیکھ بھال کر لیتے ۔۔۔"زوار نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی اُنھیں ملامت کر شرمندہ کرنے میں۔۔یہ احساس زیان دلانے میں کہ وہ کتنے برے باپ تھے ۔۔اس کی باتوں پر ولید سلطان کی آنکھوں میں پچتاوؤں کی رمق اٹھی تھی ۔۔۔زوار کا تضحیک آمیز لہجہ ان کے اندر دھواں بھر گیا تھا۔۔

"آپ کو یہ سب کیسے پتا ہے۔۔کس سے ہوا تھا فاریہ کا نکاح ؟ آپ کچھ جانتے ہیں کیا اس متعلق ؟آپ نے دیکھا ہے فاریہ کو کہیں ۔۔کہاں ہے میری بیٹی۔۔مجھے اس سے ملنا ہے ۔"وہ ایک دم تڑپ اٹھے تھے ۔۔ملتجی لہجے میں اصرار کرنے لگے۔۔ان کی منت ترلے پر زوار تلخی سے اور شانی زخمی پن سے ہنسا تھا۔ کیا کمال کا قصہ تھا۔۔باپ ان ہی کی کمپنی میں ملازمت کرتا تھا ۔۔ذکاء کی دبئ برانچ کا منیجر تھا اور شانی کہنے کو کہاں کہاں تک تلاش کر چکا تھا انہیں ۔۔

"آپکی بیٹی کا نکاح میر شان شاہ میر سے ہوا تھا ۔۔اور وہ ہمارے گھر پر رہ رہی تھی اتنے دن سے ؟"زوار نے پر اعتمادی سے بے حد سہل جملے میں ان کے سر پر اس تعمیراتی بلڈنگ کی چھت گرائی تھی۔۔ان پر پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے۔۔

صدمے کی کیفیت میں وہ شانی کی سمت گھومے تھے۔شانی نے پلٹ کر استہزاء سے سر جھٹکا اور پھر زوار کی سمت مڑا ۔۔

"اب کیا فائدہ ہے زوی انھیں یہ سب بتانے کا۔۔ وقت تو گزر چکا ہے۔۔اور اب تو فاریہ انھیں بھی کبھی نہیں ملے گی ۔۔۔ وہ اتنے دن ان کے لیے تڑپتی رہی تھی ۔۔روتی تھی وہ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ان کے لئے ۔۔اب ذرا انھیں بھی فراق کا مزہ چکھنے دو۔۔تڑپنے دو۔۔انھیں بھی پتا چلنا چاہیے کہ کسی کی یاد اور ہجر میں روح کیسے زخمی کی جاتی ہے۔۔"شانی نے تلخی سے زوار کو کہتے انھیں مزید شرمندگی وَ ملال کے گرداب میں اتارا تھا۔۔

"پلیززززز ایسا مت کہو بیٹا۔۔مجھے بس ایک بار میری بچی سے ملوا دو"!وہ ہاتھ جوڑتے ہوئے اس کے سامنے آئے تھے ۔۔

"چلی گئی ہے آپ کی بچی۔۔مجھے ،آپکو ہم سب کو چھوڑ کر ۔۔اسے اب کسی کی ضرورت نہیں رہی۔۔"شانی نے ایک دم چینخ کر ان کے قدموں سے جان نکال دی تھی۔۔وہ سن ہو گئے تھے ۔

"کیونکہ جب انتظار اور امید کی حدیں طویل ہو جائیں نا تب بندہ سب کچھ چھوڑ کر پتھر ہونے میں دیر نہیں لگاتا ہے ۔۔ وہ میرے گھر کو بھی چھوڑ کر جا چکی ہے۔۔۔کل سے میں اسے ڈھونڈ رہا ہوں ۔۔مگر وہ مل نہیں رہی ۔۔لیکن اب میں اسے نہیں ڈھونڈوں گا ۔۔کیونکہ اب یہ کام آپ کریں گے ۔۔جیسے وہ آپ کا پتا ڈھونڈتی بھٹک رہی تھی نا۔۔اب آپ ایسے بھٹکیں۔۔۔کیا پتا اللہ کو آپ پر رحم آ جائے ۔۔اور وہ جلدی آپ کی سزا ختم

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کر دے۔۔مگر تھوڑی سزا کے حقدار تو آپ بھی ہیں ۔۔جائیں اور ڈھونڈیں اپنی بیٹی کو۔۔اس سے پہلے کہ مزید دیر ہو جائے ۔۔"وہ متنفر لہجے میں پھنکارتے ہوئے وہاں سے یک دم ہٹا اور گاڑی کا ڈور کھول کر اندر بیٹھ گیا تھا ۔۔زوار نے ایک متاسف نظر سر جھکائے شرمندگیوں میں ڈوبے ولید سلطان پر ڈالی اور سر جھٹک کر گاڑی سے گھوم کر دوسری جانب آیا تھا ۔اسٹیرنگ پر ہاتھ مضبوطی سے جمائے بیٹھا شانی سامنے ہی پتھریلی نظروں کو گاڑے اس کے گاڑی میں آ بیٹھنے کا منتظر تھا۔۔اس کے بیٹھتے ہی اس نے ایک جھٹکے سے گاڑی چلائی اور وہاں سے نکل گیا تھا ۔۔اس کے اندر طوفان برپا تھے۔۔جنگ کا سماں تھا۔۔کچھ بھی امن میں نہیں تھا۔۔اس کے اندر باہر آگ بھڑکی ہوئی تھی۔۔۔زوار نے گردن موڑ کر شانی کا برداشت سے کسا جبڑا دیکھا تھا۔۔وہ جانے کیوں اتنا ضبط کر رہا تھا ۔۔اس لمحے شانی کی حالت قابلِ رحم تھی ۔۔وہ بھی پچھتاووں اور ملال کی آگ میں جل رہا تھا ۔۔اس سب میں اس کا بھی برابر کا قصور تھا۔۔اسے اپنے گھر میں سب کے بیچ فاریہ کو وہ مان اور تحفظ دینا چاہیے تھا جو کہ ہر شوہر کی ذمے داری ہوتی ہے۔۔وہ کیوں اس سے اتنا غافل تھا۔۔کیوں اس کے فرائض نہیں نبھا پایا تھا ۔۔وہ بس اتنے دن اس کے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

باپ کو ڈھونڈنے میں لگا رہا تھا۔۔اسے کبھی خیال کیوں نہیں آیا تھا ایک بار تو اسے اپنے سامنے بٹھا کر بس پوچھ لے وہ باپ کے علاوہ اور کیا چاہتی ہے ۔۔اور آج بنا پوچھے شانی کو پتا چل گیا تھا ۔۔باپ کے ساتھ وہ اپنے شوہر کا ساتھ بھی چاہتی تھی ۔۔وہ مان اور استحقاق کی بھی تو برابر کی حقدار تھی۔۔لیکن شانی کے ذہن میں کبھی یہ بات آئی ہی نہیں تھی۔۔۔ اور جب آئی تب وہ پاس نہیں تھی۔۔

....

ڈاکٹر ذکاء کا ٹریٹمنٹ کرنے کے بعد کمرے سے گیا تو ذکاء نے سنجیدہ نظر اٹھا کر ماں پر ڈالی تھی۔۔خفا تھیں وہ ۔۔مگر پھر بھی ان کا چہرہ بیٹے کی فکر میں گھل رہا تھا۔۔وہ ان کو نظر انداز کرتے ہوئے ٹیک سے ہٹ کر نیم دراز ہونے لگا تھا جب وہ اسے متفکرانہ سے انداز میں لیٹنے میں مدد دیتی آگے آئیں ۔۔ذکاء نے کوئی الٹی بات نہیں کی تھی ۔۔وہ خاموش تھا اور اب خاموش ہی رہنا چاہتا تھا۔۔ معاملہ تو درمیان میں ہی اٹک گیا تھا۔۔صاف نہیں ہوا تھا۔۔اور فائقہ ممانی چاہتی تھیں اب اس کے ٹھیک ہونے کے بعد وہ اس معاملے پر مدعا اٹھائیں ۔۔ویسے تو میر ولا کے مرد حضرات اور دادو کے کانوں میں آج کا سارا ہنگامہ

من و عن پہنچا دیا گیا تھا۔۔کیونکہ اب پانی سر سے اونچا ہو چکا تھا۔۔ایسے میں فائقہ ممانی کے لئے اب یہ سنبھال پانا مشکل تھا۔۔۔اسی لئے ان کو یہی ٹھیک لگا تھا کہ دادو کے کانوں میں ساری بات ڈال دی جائے۔۔ دادو فی الحال تو خاموش ہو گئے تھے کہ اس وقت گھر میں آئی بے ہوش لڑکی کی فکر ان کے سر پر سوار تھی۔۔مگر اب سب کو علم تھا دادو اس معاملے کی تحقیقات کرنے ضرور آئیں گے اور پھر وہ آ بھی گئے تھے۔۔ان کے ہنکارے پر فائقہ ممانی نے پلٹ کر دیکھا تھا۔۔وہ چلتے ہوئے اندر آ رہے تھے۔۔فائقہ ممانی سنجیدگی سے ذکاء کو دیکھ خاموشی سے کمرہ چھوڑ گئیں۔۔لیٹنے کے لئے ذرا سا دہرا ہوا ذکاء انھیں اندر آتا دیکھ احتراماً سیدھا ہو گیا۔۔دادو کے چہرے پر چھائی گمبھیر خاموشی اور ٹھہراؤ دیکھ ذکاء کو اندازہ ہو چکا تھا وہ کس بات کی تصدیق کرنے آئے ہیں۔۔۔۔وہ ہاتھ گود میں رکھ کر سر جھکائے ان کے سامنے تیار بیٹھ گیا۔۔

"اب کیسا محسوس کر رہے ہو؟" دادو نے بستر کے قریب رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے سرسری سا پوچھا۔۔اور یہ تمہید تھی۔۔۔

"جی کچھ بہتر ہوں"۔اس نے مدھم آواز میں جواب دیا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اچانک بخار ہو گیا تمھیں ۔۔سب پریشان ہو گئے تھے ۔۔کیا میرے بات کرنے کے لئے یہ وقت ٹھیک ہے ۔۔؟"اب کی بار وہ سیدھا موضوع کی سمت آئے تھے ۔۔

"جی"!ذکاء کا جواب پہلے بھی زیادہ مبہم تھا۔

"یہ آج میری غیر موجودگی میں جو جھگڑا ہوا ۔۔وہ کس وجہ سے ہوا ذکاء !نایاب کس حد تک درست تھی ۔۔؟"انھوں نے فی البدیہہ پوچھا ۔۔ذکاء نے بے تاثر نظر اٹھائی ۔۔

"آپ کو ساری بات بتا ہی دی گئی ہوگی دادو۔۔اور میں جانتا ہوں آپ کو بھی باقی سب کی طرح میں ہی غلط لگوں گا ۔۔۔کیونکہ آپ کی نواسی تو کبھی غلط ہو نہیں سکتی ۔۔وہ ہمیشہ سے سب گھر والوں کے لئے بہت افضل رہی ہے ۔۔اس کی کبھی کوئی غلطی نہیں ہوتی۔۔ اسی لیئے جیسا مجھے آپ کے سامنے بیان کیا گیا ہے ۔۔آپ بھی مجھے ویسا ہی سمجھ لیں۔۔اور سنا دیں سزا !ماما نے بھی تو یہی کیا ہے۔۔بنا میری بات سنے انھوں نے ہاتھ اٹھا دیا۔۔ آپ میں سے کسی کو جب میری کوئی بات سننی ہی نہیں ہے۔۔یقین ہی نہیں کرنا تو مجھے بھی اپنی کوئی صفائی میں کچھ نہیں کہنا۔۔۔آپ کی نواسی صحیح اور پوتا غلط ۔۔اب کریں اس بات کو ختم۔۔کریں فیصلہ۔۔میں اب مزید یہ ٹینشن نہیں پال سکتا ۔۔"وہ اب بھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

بخار میں تپ رہا تھا۔۔اور اس کی سرخی اور تپش اس کے چہرے پر رقم تھی۔۔ دادو نے گہری نظر سے اپنے پوتے کے چہرے کو دیکھا تھا۔۔وہ دل برداشتہ اور کسی حد تک بے زار تھا۔۔دادو کو محسوس ہوا انھوں نے غلط وقت پر بات چھیڑ دی ہے۔۔اس وقت انھیں ذکاء کی پیش حالت کو مد نظر رکھنا چاہیے تھا۔۔

"ہوں"!انھوں نے گلا کھنکھارا اور خاموشی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔ذکاء نے حیرت سے انھیں بات کو درمیان میں چھوڑ کر اٹھتے دیکھا تھا۔۔

"تم آرام کرو۔۔ ہم بعد میں بات کریں گے۔۔".وہ مصلحت سے اس کا کندھا تھپک چلتے ہوئے باہر جانے لگے۔۔ذکاء انھیں کہنا چاہتا تھا وہ معاملہ ختم کر کے جائیں تاکہ اسے ذہنی دباؤ سے نجات ملے۔۔مگر وہ کہہ نہیں پایا۔۔اور یہ بھی سچ تھا اس وقت وہ بس اکیلا رہنا چاہتا تھا۔۔نہ کوئی اس کے کمرے میں آئے اور نہ کوئی بات ایسی چھیڑے جس سے اس کا اعصابی تناؤ بڑھے۔۔وہ انھیں کمرے سے نکلتا دیکھ چشم پوشی کرتا پیچھے لیٹ گیا تھا۔۔

....

"نایاب تم کیا اس لڑکی سے ملی جو اچانک تایا ابو کی گاڑی کے سامنے آ گئی تھی ۔۔؟" کچن کی سلیب کو ناخن سے کھرچتی گم صم کھڑی نایاب کی سماعتوں میں ذیب کی آواز پڑی تھی۔۔اس نے ذرا کا ذرا مڑ کر سر نفی میں ہلا دیا ۔۔

یہ سچ تھا وہ کل کے تماشے سے بہت پریشان تھی۔۔ذکاء جو کل سے کمرے میں بند ہوا تو اگلی صبح تک اسے بخار ہو گیا تھا ۔۔ صبح ہی تو ڈاکٹر اسے چیک کر کے گیا تھا ۔۔مگر وہ اسے ایک نظر دیکھنے بھی نہیں جا سکی تھی۔۔کس منہ سے جاتی ۔۔اور پھر وہ اس کے منہ پر اپنے کمرے کا دروازہ بند کرنے کے عمل سے اسے سمجھا چکا تھا کہ اب وہ اسکے کمرے میں کبھی قدم نہیں رکھ سکتی ۔۔اس کے باوجود بھی اس کی محبت میں جتنی بھی تڑپ رہی تھی۔۔اس کی تکلیف سے بے قرار ہو رہی تھی۔۔مگر زنانہ انا آڑے آ رہی تھی ۔۔ جس نے اسے ذکاء کے کمرے کا رخ نہیں کرنے دیا تھا ۔۔ایک دل کہتا تھا مار دے انا اور چلی جائے کمرے میں۔۔جا کر بس طبیعت دیکھ لے اس کی ۔۔ مگر دوسرے ہی پل اس کے اندر ذکاء کی نا انصافیوں کی سیڑھیاں بننے لگتیں ۔۔اور وہ اکڑ میں آ کر ارادہ ٹال دیتی ۔۔لیکن دل کو چین نہیں مل رہا تھا ۔۔

"اوہو مل تو آؤ ۔۔بہت پیاری اور خوبصورت لڑکی ہے۔اور ہم سب سے تو بہت اچھے سے، اخلاق سے بات بھی کر رہی ہے۔۔ پہلے تو ہوش آنے کے بعد بہت گھبرا رہی تھی۔۔کسی سے بات نہیں کر رہی تھی ۔۔شاکڈ تھی نا بہت ۔۔اب تو سب میں گھل مل کر بیٹھی ہوئی ہے۔۔سب کے سوالوں کا جواب بھی دے رہی ہے۔۔" زیبی کو وہ کچھ زیادہ ہی پسند آگئی تھی ۔۔خوب متاثر دکھ رہی تھی۔۔نایاب نے یاسیت سے پلکیں اٹھا کر زیبی کو دیکھا ،مدھم سا مسکرائی اور پھر یونہی بے کیفی سے کھڑی ہو گئی۔۔انگشت شہادت اب بھی سلیب پر غائبانہ نقش چھوڑ رہی تھی ۔

"یہ کیا ؟کوئی دلچسپی نہیں ۔۔تم نا نایاب !تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ۔۔"وہ اس کی عدم توجہ پر ہونق پن سے چینخی اور متاسف سا سر جھٹک کر فریج کی سمت بڑھ گئی۔۔نایاب نے اداسی سے زیبی کی پشت دیکھی ۔۔وہ فریج کھول کر جھکی ہوئی تھی ۔۔

"زیبی۔۔تم ذکاء کے پاس گئی تھی ؟ اب کیسی طبیعت ہے ان کی؟"اس کو سکون نہیں مل پا رہا تھا ۔۔

"ہاں۔۔۔بخار ہلکا ہے۔۔مگر نقاہت بہت ہو رہی ہے انھیں ۔۔۔ چہرہ بالکل زرد پڑ گیا ہے ان کا۔۔وہ بیمار بھی تو نہیں ہوتے اتنا۔۔لیکن جب ہوتے ہیں تو الامان ۔۔۔"وہ فروٹس نکالتے ہوئے پلٹی ۔۔اور جواب دے کر جھرجھری لے کانوں کو ہاتھ لگائے تھے ۔۔نایاب کے دل میں بے چینی کچھ اور بڑھی۔۔۔

"پھر۔۔وہ دوا نہیں لے رہے کیا؟"وہ ایک دم سب کچھ بھول بھال اس کی فکر میں اس کے پاس چلی آئی ۔۔ذیبی پھل اور باؤل لے کر ٹیبل پر بیٹھ رہی تھی۔۔

"وہی تو لینی ہے۔۔تبھی ماما نے کہاں کہ فروٹس کاٹ کر انھیں دے آؤں ۔۔کچھ اور نہیں کھا رہے وہ۔۔"وہ سرسری لہجے میں بتاتے ہوئے پھل کاٹنے میں مشغول ہو گئی تھی۔۔نایاب کے اندر بے تابیاں گھلیں۔۔

"کیوں نہیں کھا رہے کچھ۔۔فائقہ ممانی کہاں ہیں ۔۔وہ انھیں زبردستی کھلائیں نا کچھ ۔۔بیمار بندے کا تو ویسے بھی دل نہیں چاہتا ۔۔"ذیبی نے گھور کر اسے دیکھا ۔۔

"تو تم کھلا آؤ نا۔۔۔ اب سارے فرض ان کے ہی تو نہیں ہیں نا ۔تم پر بھی کچھ ذمے داری عائد ہوتی ہے ۔۔" ذیبی نے منہ بسور کر سیب کی چھاتی پر چھری کا وار کیا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

۔۔اس کی بات پر نایاب شرمندہ ہو گئی ۔۔۔وہ اسے کیسے بتاتی وہ ذکاء کے کمرے میں کیسے جا سکتی ہے ۔۔

”لو بیٹھو اور یہ کاٹ کر دے آؤ اُنھیں ۔۔میں تو چلی دادو کے کمرے میں ۔۔سب اس وقت وہیں بیٹھے ہیں اور اس لڑکی کا انٹرویو چل رہا ہے ۔۔مجھے بھی اس میں شرکت کرنی ہے ۔۔“وہ اس کے کھلتے منہ کو نظر انداز کر اس پر پابندی لگا کر خود اٹھلاتی ہوئی کچن سے نکل بھی گئی تھی۔۔وہ بے چاری پیچھے سے پکارتی ہی رہ گئی ۔۔

”ذیبی سنو تو میں نہیں جا سکتی انھوں نے مجھے کمرے سے ۔۔“وہ کہتے کہتے یک دم رک گئی۔۔۔سوچ کہیں اور بھٹکی تھی۔۔

”نکالا تو نہیں تھا۔۔۔ ہاں انھوں نے مجھے کمرے سے نہیں نکالا تھا۔۔پھر میں کیوں نہیں جا رہی انھیں دیکھنے ۔۔۔مجھے جانا چاہیے۔۔ لڑائی جھگڑا اپنی جگہ مگر انھیں لے کر میری کچھ ذمے داریاں بنتی ہیں ۔۔ خصوصاً تب جب وہ بیمار ہوں۔۔“

اس نے خود کلامی کر عہد باندھا اور تیزی سے پھل کاٹنے میں مہارت سے ہاتھ چلانے لگی۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”ہاں انہوں نے واضح لفظوں میں تو نہیں کہا کہ میں ان کے کمرے میں نہیں جا سکتی ۔۔نکالا بھی نہیں ۔۔پھر مجھے تو دیکھو۔۔کتنی بے وقوف ہوں میں۔۔“وہ خود کو سرزنش کرتے ہوئے جب فروٹ کاٹ چکی تو تیزی سے باؤل اٹھا کر باہر نکل گئی تھی۔۔۔خود کی تسلی کے لئے یہی کافی تھا۔۔وہ اپنی عدالت میں بری ہو گئی تھی۔۔اور پھر اس کے کمرے پر بنا دستک دیئے بڑے ہی استحقاق سے دروازہ کھول کر وہ اندر قدم رکھ ٹھنڈی آہ بھر چکی تھی۔۔۔

سامنے ہی کمرہ ہلکی روشنی سے سنا ہوا نظر آیا تھا۔۔ہلکے گھومتے چھت کے پنکھے کو ایک نظر دیکھ وہ بستر کی سمت گئی تھی ۔۔جہاں اس ہرجائی کا وجود سینے تک کمبل تانے چت لیتا ہوا تھا۔۔۔آنکھوں پر کہنی دھرے وہ شاید سو رہا تھا ۔۔نایاب نے دیکھا تھا ۔۔یہ سیاہ سوٹ اس نے کل سے زیب تن کیا ہوا تھا۔۔جو کہ اب مسلا ہوا ملیح سا لگ رہا تھا ۔۔اور وہ کمزور سا محسوس ہو رہا تھا۔نایاب کو نئے سرے سے اپنے لگائے تماشے پر افسوس ہوا۔۔۔اسے آرام سے یہ بات فائقہ ممانی کو بتانی چاہیے تھی ۔۔یوں بنا سوچے سمجھے واویلہ نہیں کرنا چاہیے تھا ۔۔نہ سب گھر والوں کے سامنے وہ ذلیل ؤ رسوا ہوتا اور نہ اسے فائقہ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ممانی کا طمانچہ پڑتا ۔۔سب گھر والوں کے سامنے ماں سے اس عمر میں مار کھانا بڑا ہی شرمناک تھا۔۔۔شاید ذکاء کو اسی وجہ سے بخار ہو گیا تھا ۔۔وہ باؤل لے کر اس کے کچھ فاصلے پر جا کھڑی ہوئی تھی۔اسے آواز دے یا نہیں ۔۔عجب کشمکش میں کھڑی وہ لب کچل رہی تھی ۔۔جب اس آہٹ پر بے زار لیٹے ذکاء نے آنکھوں سے کہنی ہٹا کر آنے والے کو دیکھا تو آنکھوں میں غصے کی چنگاریاں اٹھ کھڑی ہوئی تھیں ۔۔ایک جھٹکے سے کمبل کھینچ کر بستر سے اٹھتے ساتھ اس نے نایاب کی بازو جکڑی تھی۔۔وہ اس افتاد پر گھبرا گئی۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو ۔۔کیا لینے آئی ہو یہاں ۔۔؟"وہ اس قدر غضب سے دانت چبا کر چینخا تھا کہ نایاب کا نازک سراپا تھرتھرا اٹھا تھا۔اس کی آنکھیں لمحوں میں لہو چھلکانے لگی تھیں ۔۔کچھ بخار کی تمازت سے اتری سرخی اور کچھ غصے کی شدت دونوں نے مل کر اس کی آنکھوں کو بھیانک رنگ دے ڈالا تھا ۔۔نایاب کو اپنا سانس رکتا محسوس ہوا۔۔۔وہ غصے کا تیز تھا آج تک صرف سن رکھا تھا۔آج پہلی بار وہ دیکھ بھی رہی تھی وہ بھی بے حد قریب سے ۔۔

”میں کچھ لینے نہیں آئی ۔۔آپ کو بس دینے آئی ہوں یہ۔۔۔۔“نایاب نے گڑبڑاتے ہوئے دھیمی آواز میں باؤل اس کے سامنے کیا تھا۔۔ذکاء نے ایک جھٹکے سے باؤل کو ہاتھ مارا اور فروٹ سارا بستر اور کچھ بستر سے نیچے بکھر گیا تھا۔۔نایاب نے اس کے اس قدر شدید ردعمل پر سہم کر منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

”تمہارے ہاتھ کا تو آبِ حیات بھی منہ نہ لگاؤں میں مس نایاب !تمہارے جیسی عورت کبھی کسی کو سکون کی زندگی جینے نہیں دے سکتی ۔۔انھیں بس روز نئے نئے ڈرامے رچانے اور معصوم مظلوم بن کر سب کی توجہ کھینچنے کی پڑی رہتی ہے۔۔۔تاکہ وہ سب کی ہمدردیاں بٹور سکیں اور سب کو یہ جتا سکیں کہ وہ کتنے اچھے اور سچے ہیں اور ان کے ساتھ باقی لوگ کتنا غلط کرتے ہیں ۔۔۔صرف تم ہی سچی ہو نا نایاب ۔۔باقی تو ساری دنیا جھوٹی ہے۔۔۔منع کرتا تھا سب سے کہ مجھے خاندان میں نہیں پھنسنا ۔۔لیکن نہیں۔۔ سب نے منتیں کر کر کے تمہیں میرے ساتھ باندھ دیا۔۔۔میرے جیسا مرد تمہارے جیسی ڈرامے باز عورت کے ساتھ کبھی خوش رہ ہی نہیں سکتا تھا۔مگر“....وہ غصے سے اندر کا سارا عتاب زہریلے تیروں میں لپیٹ کر اگلتے ہوئے اس کے وجود کی دھجیاں اڑا گیا تھا۔۔وہ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اس کے منہ سے نکلتے نفرت کے انگارے دیکھ شل کھڑی رہ گئی تھی۔۔کیا وہ ذکاء ہی تھا ۔۔۔یا اپنی بے وقوفی اور انا کی جنگ میں وہ اسے کھو چکی تھی۔۔۔لیکن کھونا کیسا ۔۔۔اس کے لئے تو پہلی شرط پانا ہوتا ہے۔۔نایاب نے تو کبھی اسے پایا ہی نہیں تھا ۔۔نایاب کے دل کا درد بڑھا اور بے یقینی سے اس کی آنکھوں میں موتی چمکنے لگے۔۔

ذکاء نے برجستہ خود کو روک کر مٹھی مسل سر جھٹکا تھا۔۔

"تم نکل جاؤ میرے کمرے سے ۔۔اس سے پہلے کہ میں کچھ کر جاؤں ۔۔جاؤ"!اس نے ضبط کرکے اسے پرے دھکیلتے ہوئے باقی کا عتاب پی لیا تھا ۔۔نایاب اس کے دھکے سے لڑکھڑائی ضرور تھی مگر اپنی جگہ نہیں چھوڑی تھی ۔۔وہ اپنی جگہ چھوڑنا ہی نہیں چاہتی تھی ۔۔

"ذکاء یہ آپ کیا کچھ بول رہے ہیں میرے بارے میں ۔۔کیا میں آپ کو ایسی لگتی ہوں ۔۔؟"وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔آنسوں بھل بھل کر اس کی آنکھوں سے بہہ نکلے تھے۔۔وہ جانتی تھی وہ اس سے محبت نہیں کرتا تھا ۔۔۔مگر اس طرح نفرت بھی

نہیں کرتا تھا۔۔اور یہ نفرت نایاب جیسی نازک آبگینوں سے بنی لڑکی کے لئے سہنا مشکل تھا۔۔بہت مشکل۔۔۔

اس کے لبوں سے پھسلتے لفظ سن کر دکھتی ہوئی پیشانی مسلتے ذکاء نے گھور کر اسے دیکھا۔

"ہاں میں تو ایسا ہی سمجھ سکا ہوں تمہیں اب تم۔۔تم کیسا سمجھتی ہو خود کو۔۔؟"اس کا طنز و تلخ سوال اور اس سے بھی زیادہ سفاک چہرہ نایاب کی ہستی جلا کر راکھ کر گیا تھا۔۔اس کے الفاظ حلق میں ہی اٹکے رہ گئے۔۔

"تم آئی کیوں ہو میرے کمرے میں۔۔۔کس نے اجازت دی تم یہاں قدم رکھو"!وہ پھر سے اس کی بازو دبوچ کر جارحیت سے چلایا تو نایاب کے اندر بولنے کی کچھ قوت آئی تھی۔

"میرا بھی یہ اتنا ہی کمرہ ہے جتنا کہ آپ کا۔۔میں بیوی ہوں آپکی۔۔آپ مجھے نکاح کر کے یہاں لائے ہیں۔۔اور میں کیوں نہیں آ سکتی یہاں۔۔آپ نے مجھے کہا تو نہیں تھا میں یہاں نہ آؤں۔۔نکالا بھی نہیں تھا تو۔۔"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نہیں نکالا تھا رائٹ"!وہ ایک دم چونکنے کی اداکاری کرتا لبوں میں مٹھی رکھ کر سر ہلانے لگا۔۔

"تب نہیں نکالا تھا نا۔۔اب نکال دیتا ہوں".اس نے کہا اور پھر اچانک اس کی کلائی پکڑ لی ۔۔نایاب نے حیرت وَ استعجاب کے ملے جلے تاثرات لیئے پہلے اسے پھر اپنی کلائی کو دیکھا تھا اور اس سے پہلے ہی کہ وہ کچھ سمجھ پاتی وہ اسے کھینچتے ہوئے تیزی سے دروازے کی سمت بڑھ گیا تھا ۔۔۔نایاب کے اوسان خطا ہوگئے ۔۔بوکھلاہٹ کا شکار ہو کر وہ اس کی مضبوط گرفت سے اپنا ہاتھ چھڑانے لگی۔۔

"یہ... یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟" بے حواسی سے وہ چینخی تھی۔۔

"تمہاری خواہش کو پورا کر رہا ہوں ۔۔ تمہیں اپنے کمرے سے نکال کر"!ذکاء نے اسے لے جاتے ہوئے ایک دم دروازے کے باہر دھکا دے دیا تھا۔۔وہ گرتے گرتے بچی۔۔حیرانگی سے منہ کھولے اس نے نظر اٹھا کر ذکاء کو دیکھا تھا۔۔۔اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسے ایک جھٹکے میں کھینچ کر نکالتے ہوئے باہر پٹخ چکا ہے ۔۔

”اب میں نے تمہیں اپنے کمرے سے نکال دیا ہے مس نایاب !اور اگر تم میں ذرا سی بھی غیرت ہوئی نا تو دوبارہ اس کمرے کی دہلیز پار مت کرنا۔۔۔ سمجھی“!وہ انگلی اٹھائے تنبیہہ کرتے ہوئے کڑے اور سرد انداز میں بولا اور دھڑام سے دروازہ دے مارا ۔۔۔وہ ایک بار پر وہی کھڑی رہ گئی جہاں اس کا ذکاء اور اس کے کمرے پر کوئی حق نہیں تھا۔۔۔۔

”اس نے کمرے سے نکالا تو نہیں تھا نا“.اسے قبل از قبل اپنے سوچے ہوئے جملے یاد آئے تو اس کی خوش فہمی کا مینار اس کے زعم کی طرح ہی مسخ ہو کر رہ گیا تھا۔۔وہ اسے نکال چکا تھا۔۔۔نایاب نے ڈبڈبائی آنکھوں سے اس بند دروازے کو دیکھا ۔۔جس کے پیچھے وہ شخص تھا جس سے نایاب نے بہت محبت کی تھی۔۔مگر وہ اس کا قدردان نہیں تھا ۔۔اس کے تمام گمان چکنا چور ہوئے تھے۔۔وہ کیا کچھ اسے کہہ چکا تھا۔۔اس کے گلے میں آنسوؤں کا پھندا پھنسا تھا ۔۔وہ شاید سچ میں اس کے قابل نہیں تھی ۔۔اس کے ساتھ بڑی زیادتی کر دی گئی تھی۔۔اسے مجبور نہیں کرنا چاہیے تھا سب کو۔۔۔دادو کو اپنے فیصلے کو اس پر عائد کرنے سے قبل از وقت سوچنا چاہیے تھا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ دل برداشتہ نظروں سے اس بند دروازے کو دیکھتی ہوئی پلٹ کر اپنے اس کمرے میں بند ہوئی تھی ۔۔جس میں وہ رات سے مقیم تھی۔۔مگر اس کے دل میں ابھی بھی اس سفاک کی فکر دبی ہوئی تھی۔۔۔

....

"تم۔۔۔؟"شانی کا قدم جیسے ہی ہال میں پڑا تو سامنے کا منظر اس کے اوسان خطا کر گیا تھا ۔۔

اس کے منہ سے نکلی چینخ میں بے یقینی اور صدمے کی کیفیت تھی جبکہ چہرے پر خوشی اور مسرت کا تاثر جھلکا تھا۔۔۔

پیچھے گاڑی پورچ میں کھڑی کرنے کے بعد اندر آیا زوار بھی اس منظر کو دیکھ سن رہ گیا تھا ۔۔۔

نایاب اور ذکاء کے علاوہ باقی سب میر ولا کے مکین دادو سمیت اس وقت ہال میں بیٹھے ہوئے تھے اور ساتھ ہی ان کے درمیان وہ نیا وجود بھی تھا۔۔جسے کل ہی اس مائنر سے

ایکسڈنٹ کے بعد اٹھا کر میر ولا لایا گیا تھا ۔۔۔اور وہ وجود فاریہ کا تھا۔۔ شانی کو دیکھ کر وہ بھی آنکھیں میچ گئی تھی ۔۔شانی کے تاثرات بالکل ویسے ہی ہونق تھے ۔۔ جیسے اس نے سوچ رکھے تھے۔۔۔وہ وہاں سے نکلی تھی واپس کبھی نہ آنے کے لئے اور انجانے میں وہیں آ گئی تھی۔۔اس کے ہوش میں آنے کے بعد اندھیروں سے رشتہ بنا آئی آنکھوں کے سامنے سب سے پہلے جو چہرہ آیا تھا ۔۔وہ دادو کا تھا۔ جنہیں دیکھتے ہی وہ گنگ رہ گئی تھی۔۔۔اور اس کے یکے دیگرے بعد جو میر ولا کے چہرے اسکے سامنے آتے گئے تو شک کی کوئی گنجائش نہ بچی تھی کہ وہ کہاں واپس آ چکی ہے۔۔۔۔انھیں اپنے گرد مجمع کی صورت فکر مندی سے کھڑے دیکھ وہ کچھ بول تک نہ پائی ۔۔ لیکن میر ولا کے اخلاق پسند لوگوں کی دیکھ بھال اور خیال نے اسے کچھ بولنے کی ہمت دلائی تھی۔۔۔ سب نے اس سے چند مختصر سوال پوچھے تھے جن کا جواب وہ آسانی سے دے پائی تھی۔۔اس میں شانی یا اس سے ہوئے حادثاتی نکاح کا کوئی قصہ شامل نہیں تھا۔۔اور فاریہ کو یہی ٹھیک لگا تھا۔۔اسے اس بات کا ذکر نہیں کرنا چاہیے تھا ۔۔وہ چاہتی تھی ان کے ساتھ ان کے احسانات کے بدلے کچھ اچھا وقت گزر کر وہ نکل جائے وہاں سے اور پھر کبھی وہاں نہ

آئے۔۔وہ شانی کے یا ذکاء کے لئے اب کوئی مشکل نہیں کھڑی کرنا چاہتی تھی۔۔۔ اور وہ نکل بھی جاتی لیکن یہ شانی۔۔۔۔۔ !فاریہ نے اعصاب ڈھیلے چھوڑ کر اس شخص کو دیکھا جو ہال کے وسط میں سکتے کی حالت میں کھڑا اس کے ارادے پر پانی پھیر چکا تھا۔۔

"کہاں چلی گئی تھی تم۔۔۔؟ کہاں کہاں نہیں ڈھونڈا میں نے تمہیں۔۔۔اس طرح بھلا کوئی چھوڑ کر جاتا ہے۔۔میں کتنا پریشان ہو گیا تھا۔۔ تمہیں ذرا بھی اندازہ ہے۔۔"وہ ہال میں موجود ہر فرد کو بھول کر فکر اور کچھ شکوے سے اس کی سمت لپکا تھا اور اسے کندھوں سے جھنجھوڑ کر سوال کر رہا تھا۔۔۔پورا میر ولا ہکا بکا کھڑا اچنبھے کی حالت میں شانی کو اس لڑکی سے بے تکلفی سے بات کرتے دیکھ رہا تھا۔۔۔دادو کے چہرے پر بھی حیرت اور پیشانی پر بل نمودار ہوئے تھے۔۔۔تینوں ماموں تعجب سے معاملہ کی نوعیت کی سمجھنے کی کوشش میں سرگرداں تھے۔۔جبکہ زوار نے گہری آہ بھری تھی۔۔

"اب تو بھانڈا پھوٹا".اس نے تاسف سے شانی کی پشت دیکھی۔۔وہ ہنوز فاریہ کو جھنجھوڑتے ہوئے فکر وَ اندیشوں سے بھرا سوال پر سوال کرتا آپے سے باہر ہو رہا تھا۔۔اس کے سامنے وہ لڑکی کھڑی تھی جس کی یاد نے چوبیں گھنٹوں کے وقفے میں ہی اسے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نچوڑ کر رکھ دیا تھا۔۔وہ اس کی آنکھوں کے سامنے کسی معجزے کی طرح پیش کر دی گئی تھی اور اسے کچھ نہیں دیکھنا تھا۔۔۔پچھلے کچھ ہی وقت میں اس پر بڑے دل دہلا دینے والے انکشاف کھلے تھے۔۔۔جن میں سب سے جانلیوا محبت کا افشا ہونا تھا۔۔وہ اتنے دنوں سے اس کے ساتھ تھی اور شانی کو پتا نہیں چل سکا تھا۔۔اور کچھ دیر کی دوری نے اسے کہیں کا نہیں چھوڑا تھا۔۔

"اب بولو بھی چپ کیوں ہو۔۔ میری اجازت کے بغیر تم نے گھر سے قدم باہر کیسے نکال فاریہ۔۔تم نے میرے ساتھ ایسا کیسے کر دیا۔۔ تم بہت بری ہو۔۔"وہ روہانسا ہو کر شکوے شکایت کر رہا تھا۔۔فاریہ نے بے حواسی سے اسے دیکھتے ہوئے اپنے ارد گرد خوفزدہ ہو کر دیکھا۔۔ اس کے اطراف میں کھڑا ہر وجود الجھا کھڑا یہ ماجرا ملاحظہ کر رہا تھا۔۔پھر ایک دم اقراء ممانی سب کے بیچ اپنے بیٹے کے پاگل پن پر کچھ شرمندہ ہو کر غصے میں آتی اس کے پاس چلی آئیں۔۔

"شانی پیچھے ہٹو ! یہ کیا پاگل پن ہے۔۔کیوں تم اس بچی کو پریشان کر رہے ہو۔۔؟"انھوں نے برافروختگی سے دانت پیس کر خشونت سے بیٹے کو گھور پیچھے دھکیلا تھا۔۔

”ماما میں نے اس بچی کو پریشان کر دیا یا اس نے مجھے پریشان کیا ہے۔۔“شانی جھلایا۔۔

”کیا مطلب ہے شانی۔۔تم جانتے ہو اسے ۔۔یہ کون ہے؟“اقراء ممانی کا بس نہ چلا بیٹے کے سر پر سوار یہ نافہم بھوت اتار پھینکے۔۔جس نے لمحوں میں ہر ایک کو پریشان وَ حیران کر چھوڑا تھا۔

”ماما آپ جانتی ہیں یہ کون ہے ؟؟؟“شانی نے سنجیدگی سے لب بھینچ کر پوچھ کیا۔۔

”نہیں۔۔کون ہے؟“انھیں شانی کا عجیب سوال کھٹکا تھا۔۔ شش و پنج میں پڑ کر برملا سوال کیا۔

”یہ آپ کی بھو ہے۔۔یعنی کہ میری بیوی ۔۔“

شانی نے بہت مستحکم انداز میں آرام سے آج پورے میر ولا کے سامنے اس بات کا اعتراف کر سب کے سروں پر گھر کا ملبہ گرا دیا تھا۔۔بڑا ہی زور دار جھٹکا لگا تھا جس نے سب کے وجود ہلا کر رکھ دیئے تھے۔۔۔انھوں نے انگشت بدنداں ہو کر شانی کے منہ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سے نکلے الفاظ سنے تھے۔۔اقراء ممانی کے قدموں سے تو زمین ہی نکل گئی تھی ۔۔باقی خاتون خانہ کے دل وٗ منہ پر ہاتھ پڑے تھے۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو شانی ۔۔ہوش میں ہو تم..؟"بڑے ماموں یک دم غصے سے بھنا کر دھاڑے تھے۔۔ان کی دھاڑ پر فاریہ دہل گئی تھی۔۔دادو کو گھبرا کر دیکھا ۔۔وہ ایک دم چپ لب سیئے کھڑے انھیں ہی تک رہے تھے ۔۔فاریہ کے حوصلے پست ہوئے ۔۔اچانک ہی ہال کی فضا سنگین ہو گئی تھی ۔۔۔

"ابھی ہی تو ہوش میں آیا ہوں پاپا ...اور اب مُجھے کوئی ڈر نہیں ہے سب کے سامنے یہ تسلیم کرنے میں کہ یہ لڑکی جو اس وقت اس گھر میں موجود ہے ۔۔آپ کے سامنے کھڑی ہے ۔۔وہ اس گھر کی بہو اور میری بیوی ہے۔۔۔"اس کی بات نے ان پر زلزلے گرا دیئے تھے۔۔۔دادو لڑکھڑا کر صوفے پر گر پڑے تھے ۔۔زوار اور بلال نے دوڑ کر ان تک پہنچ انھیں سہار کر صوفے پر بٹھا دیا تھا ۔۔مہر بھاگ کر ان کے لئے پانی ڈال لائی تھی۔۔۔وہ اس قدر صدمے میں تھے کہ ان کے حلق سے آواز تک نہ نکلی۔۔پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ میر خاندان میں کسی نے چھپ کر شادی کر رکھی تھی اور کسی کو کانوں کان

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

خبر نہ ہو سکی تھی۔۔۔دادو کو اپنے سب پوتوں پر مان تھا۔۔۔شانی اگرچہ ان کی کوئی بات مانتا نہیں تھا مگر وہ ان کا بے حد پیارا پوتا تھا۔جس نے ان کے دل کو آج پھر ٹھیس پہنچائی تھی۔۔۔اتنا دکھ تو انھیں تب بھی نہیں ہوا تھا جب اس نے ملٹری جوئن کرنے سے انکار کر دیا تھا۔۔فاریہ نے نظریں اٹھا کر شانی کو دیکھا۔۔وہ سب کے بیچ کھڑا مضبوط لہجے میں آج فاریہ کو دل و جاں سے اپنا مان چکا تھا۔۔فاریہ کے دل میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔وہ کہیں نہ کہیں یہی تو چاہتی تھی۔۔شانی اسے یہ مان دلا دے اور اس نے دلا دیا تھا آج۔۔۔فاریہ کی آنکھیں لمحوں میں بھرا گئیں۔۔اتنے سال اکیلے پن میں گزار کر آج پہلی بار کوئی ایسا نکلا تھا جس نے اسے دیارِ غیر میں اپنایا تھا۔۔اور دل سے اپنایا تھا۔۔

”شانی یہ تم ؟؟“اقراء ممانی جملہ مکمل نہ کر پائی تھیں۔۔شانی اڑیل لڑکا تھا۔۔وہ بچپن سے اپنی بات منواتا آ رہا تھا۔۔وہ کسی کی مرضی پر نہیں چلتا تھا۔۔مگر اقراء ممانی کو یہ امید بالکل نہیں تھی کہ ایک دن وہ یہ دن دکھائے گا انھیں۔۔وہ کیسے خود ہی چھپ کے کسی لڑکی سے شادی کر سکتا تھا۔۔ان کا دل بری طرح مسمار ہوا تھا۔۔زرناب پھپھو اور منجھلی ممانی نے انھیں تھام کر سنبھالا تھا۔۔

”ہاں ماما۔۔میں بالکل سچ کہہ رہا ہوں ۔۔یہ لڑکی میرے نکاح میں ہے ۔۔ میں یہ سب آپ سب کو بتانا چاہتا تھا ۔۔مگر بتا نہیں پایا کبھی ۔مجھے ڈر تھا۔۔مگر اب کوئی ڈر نہیں ہے ۔۔میں نے کوئی گناہ نہیں کیا۔۔۔ ایک مظلوم اور بے سہارا لڑکی سے نکاح کر کے شریعت کو زندہ کیا ہے۔۔ اور مجھے خوشی ہے اللہ نے مُجھے اس کام کے لئے چنا ۔۔“شانی نے طائرانہ نظر دوڑاتے ہوئے سب کو تخاطب بنایا تھا ۔۔سب خاموشی سے اسے سن رہے تھے ۔۔ذکاء بھی اب سیڑھیوں اتر کر آتا ان کے درمیان کھڑا ہو گیا تھا ۔۔وہ بخار کی سرخی چہرے پر چھائے ہونے کے باوجود تیار ہو کر سائٹ پر جانے کے لئے نیچے اترا تھا ۔۔مگر یہاں لگی عدالت پر ششدر سا وہیں رک چکا تھا۔۔

”بیٹا یہ سب کیسے ہوا اور کیوں کیا تم نے۔۔کیا مجبوری تھی تمہاری چوری چھپے نکاح کرنے کی؟“فائقہ ممانی بردباری سے چل کر شانی کے پاس آئی تھیں ۔۔

”دراصل چچی اس دن ہوا یہ تھا کہ“...اور پھر شانی نے ہر ایک بات کھلے عام سب کو تفصیل سے بیان کی تھی۔۔۔ جسے سنتے ہوئے سب کے رونگھٹے کھڑے ہو گئے تھے ۔۔اس نے کچھ نہیں چھپایا تھا ۔۔یہ بھی نہیں کہ وہ کس الزام میں تھانے گیا تھا اور اس کے بعد

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کیا کچھ ہوا اور کیسے اسے فاریہ سے نکاح کرنا پڑا تھا۔۔ذکاء کے دل کو تسلی ہوئی تھی ۔۔اسے اچھا لگا تھا بالآخر شانی نے سب کے سامنے فاریہ اور اپنا تعلق واضح کر دیا ہے۔۔۔اس کے چہرے پر آسودگی بھری مسکان اتری تھی۔۔سب کچھ واضح کر دینے کے بعد شانی نے مڑ کر دادو کو دیکھا تھا ۔۔وہ سر جھکائے صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے ۔۔ان کے ایک طرف زوار تو دوسری طرف بلال کھڑا تھا۔۔فاریہ کو ان کے لئے بہت برا لگ رہا تھا ۔۔اس کا دل بھرا گیا ۔۔شانی چل کر ان تک گیا اور ان کے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر فرش پر سامنے بیٹھ گیا ۔۔۔دادو نے نظر نہیں اٹھائی تھی۔۔شانی نے غمزدہ ہو کر ان کا جھریوں زدہ ہاتھ اپنے ہاتھوں سے لیا۔۔

"دادو۔۔ !مجھے معاف کر دیں۔۔میں نے سب سے یہ بات چھپا کر سب کو دھوکے میں رکھا۔۔مگر میں خوف میں تھا ۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا تھا مجھے اس سب کو کیسے سنبھالنا ہے۔۔مجھے ذکاء اور زوار نے کہا تھا کہ میں آپ کو اعتماد میں لے کر سب سچ بتا دوں۔۔مگر مجھ سے یہ نہیں ہو پا رہا تھا ۔۔اور پھر اتنا سب کچھ بگڑ گیا کہ سنبھل نہیں پایا مجھ سے ۔۔۔ کاش میں اسی دن فاریہ کو لاکر آپ کے سامنے کھڑا کر کے سب کچھ بتا دیتا

تو آج یہ دن کسی کو نہیں دیکھنا پڑتا۔۔نہ ذکاء اور نایاب کے درمیان یہ بدگمانی آتی ۔۔دادو ذکاء بے قصور ہے ۔۔نایاب کو بہت بڑی غلط فہمی ہو گئی تھی ۔۔اس دن نایاب نے جس لڑکی کو ذکاء کے ساتھ دیکھا تھا وہ یہی لڑکی تھی۔۔فاریہ !اس گھر کی بہو ۔۔لیکن نایاب یہ نہیں دیکھ پائی تھی کہ اس دن ذکاء اور فاریہ کے ساتھ میں بھی تھا۔۔۔میں ذکاء کی گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا دادو۔۔۔ نایاب سے یہی پر غلطی ہو گئی کہ اس نے مجھے نہیں دیکھا اور بے بنیاد شک کی وجہ سے بنا تفتیش اس نے پورے گھر میں ہنگامہ کھڑا کر دیا ۔۔۔یہاں بلا شبہ نایاب ہی غلط تھی ۔۔ جس کا منفی اثر ان کے تعلق پر پڑا۔۔۔لیکن اس سے بھی زیادہ اور سب سے پہلا قصور میرا نکلتا ہے۔۔اگر میں وقت پر فاریہ کا تعارف اس گھر میں اپنی شریکِ حیات کی حیثیت سے کرا چکا ہوتا تو یہ بد گمانی سرے سے آتی ہی نہیں ان کے تعلقات میں ۔۔۔میں ہر جگہ غلط تھا ۔۔غلط کرتا آ رہا تھا ۔۔اور شاید اب بھی میں نے غلط وقت پر اس راز کو کھولا ہے۔۔ مگر یہ بوجھ میں اب اور زیادہ اپنے کندھوں پر لے کر نہیں جی سکتا تھا۔ذکاء نے شروع دن سے مجھے کہا تھا میں کم از کم آپ کو یہ بات بتا دوں مگر یہ میرا خوف تھا جس نے مجھے وقت پر کوئی صحیح فیصلہ نہیں کرنے دیا۔۔“وہ ندامت

سے اپنی غلطیوں کا ازالہ کر رہا تھا۔۔دادو نے ایک نظر اٹھا کر شانی کے بجائے ساتھ کھڑے زوار کو دیکھا تھا۔

"تو تم یہ بات جانتے تھے زوی اور تم نے بھی مجھے خبر نہیں کی۔۔"ان کے تیز تاثرات پر زوار کا حلق خشک ہو گیا۔۔

"نہیں دادو۔۔قسم سے مجھے تو ابھی کچھ دن پہلے ہی یہ بات پتا چلی تھی لیکن ذکی بھائی کو تو شروع سے علم تھا۔۔ان کا نکاح بھی تو انہوں نے ہی کروایا تھا۔۔"زوار نے بوکھلاتے ہوئے اپنا دفاع کر سارا ملبہ پیچھے کھڑے ذکاء پر ڈال دیا تھا۔۔مطمئن سے کھڑے ذکاء کا اطمینان لمحوں میں عنقاء ہوا۔۔دانت پیس کر زوار کو دیکھ اس نے دادو کی ملامتی نظروں سے خائف ہو چہرے پر ہاتھ رکھ منہ چھپا لیا تھا۔۔۔دادو کی شکوے سے بھری نگاہیں اسی پر مرکوز رہیں۔۔

"دادو۔۔مجھے لگا تھا شان خود ہی آپ کو موقع دیکھ کر بتا دے گا۔۔اسی لئے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔"اب کچھ تو اپنی وضاحت میں کہنا ہی تھا۔۔اس نے جھجکتے ہوئے صفائی دی تھی۔۔دادو نے خفگی سے رخ موڑ لیا۔۔ان کے تینوں پوتوں نے زندگی میں پہلی بار انھیں

اتنی بڑی بات سے انجان رکھ کر مایوس کیا تھا۔۔شانی نے ان کی خفگی کو دل سے محسوس کیا۔۔

"پلیززز دادو مجھے معاف کر دیں۔۔۔اور مفاہمت کا راستہ اختیار کر کے فاریہ کو میر ولا کی بہو قبول کر لیں۔۔اس کا کوئی نہیں ہے اس دنیا میں سوائے میرے۔۔" شانی نے ملتجیانہ آواز میں انھیں پکارا تھا۔۔

"کون کہتا ہے کوئی نہیں ہے فاریہ کا۔۔میں ابھی زندہ ہوں۔۔"!دادو نے ایک دم سخت لہجے میں شانی کو ٹوک دیا تھا ۔۔فاریہ نے ٹھٹک کر انھیں دیکھا۔۔۔

"تم سب کی طرح اب وہ بھی میرے بچوں کی طرح ہے اور اس گھر کا اہم حصہ بھی۔۔۔مجھے اس بچی سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ہاں لیکن تم سے ضرور ہے۔۔"وہ بولے تو شانی کے ساتھ فاریہ کے چہرے پر بھی خوشی کی لہر اٹھی تھی ۔۔شانی نے بے یقینی کے عالم میں چہرہ موڑ فاریہ کو دیکھا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں خوشی کے آنسوں جھلملا رہے تھے۔۔دادو نے سب کو حیران کر دیا تھا۔۔۔یہاں تک کہ بڑے ماموں اور ممانی کو بھی۔۔جن کو بیٹھے بٹھائے دوسری بہو مل گئی تھی۔۔۔بڑے بیٹے زمان اور زیبی کی

رخصتی کے متعلق وہ سوچ رہی تھیں اور ساتھ ہی اب چھوٹے بیٹے شانی اور فاریہ کا معاملہ بھی چل پڑا تھا۔۔انھیں سمجھ نہ آیا وہ کیا رد عمل ظاہر کریں۔۔۔

"آج سے فاریہ یہی رہے گی ہم سب کے ساتھ اس گھر کی بہو بن کر۔۔اور میں چاہتا ہوں اس خوشی کو ہم سب مل کر منائیں ۔۔اور جلد از جلد ولیمے کی شاندار سی تقریب رکھ کر زمان اور شانی کو ایک ساتھ ہی نپٹا لیں۔۔۔تاکہ زیبی کے ساتھ سب کے سامنے فاریہ کو بھی میر ولا کی بہو کی حیثیت دی جا سکے۔۔۔۔بیٹا شاہ میر"!

انھوں نے اعلان کرتے ہوئے بڑے بیٹے کو پکارا تھا۔

"جی بابا"!وہ تابعداری سے پاس چلے آئے۔۔

"تیاریاں شروع کر دو۔۔اگلے ایک ہفتے کے اندر تقریب ہو جانی چاہیے ۔۔"انھوں نے مسکراتے ہوئے حکم صادر کیا تھا اور ان کی حکم عدولی کرنے کی جرات آج تک کسی بہو بیٹے کی نہیں ہو سکی تھی۔۔۔وہ جو کہہ دیتے تھے وہ پتھر پر لکیر ہو جایا کرتا تھا۔۔

"جیسا آپ ٹھیک سمجھیں بابا"!انھوں نے سر خم کر دیا تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اقراء بہو کوئی اعتراض تو نہیں؟"انھوں نے سنجیدگی سے ٹھہرے ہوئے انداز میں ان کو دیکھا تھا۔۔

"آج تک بھلا کب اعتراض کیا ہے بابا۔۔آپ کا ہر فیصلہ سر آنکھوں پر"!انھوں نے ہمیشہ کی طرح ہی تابعدار بہو ہونے کا ثبوت دیا تھا۔۔مگر ایک خفا نظر شانی پر ضرور ڈالی تھی۔۔انھیں بس بیٹے پر غصہ تھا۔۔جس نے ماں کو بھی انجان رکھا تھا۔۔ فاریہ کے لئے تو وہ دل گداز کر چکی تھیں۔۔

"تھینک یو دادو"!شانی ایک دم ان کے بغل گیر ہو کر انھیں بھینچ گیا۔۔۔سب کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھر گئیں۔۔

"ارے میری بوڑھی ہڈیوں پر رحم کھاؤ"!وہ اسے ڈپٹ کر پیچھے دھکیل کر ہنسے تھے۔۔وہ خجل ہو کر سر کی پشت پر ہاتھ پھیر گیا۔۔اقراء ممانی نے فاریہ کو مسکراتے ہوئے گلے سے لگا لیا تھا۔۔بڑے ماموں نے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔زوار اور بلال کی چھیڑتی نظروں کا تاثر شانی پر بندھ گیا تھا۔۔

"لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔۔"انھوں نے جتانا لازمی سمجھا۔۔وہ بے اختیار ہنس پڑا۔۔

"ناراض رہنے پر آپ حق بجانب ہیں دادو !میں کوشش کروں گا اس ناراضگی کو جلد از جلد ختم کر سکوں۔۔"اس نے فیاضی سے ان کا شکوہ قبولا تھا۔۔

دادو اٹھ کر جانے لگے تھے پھر کچھ سوچ کر شمیم ممانی کی سمت دیکھا۔۔

"شمیم بہو آپ کل تیار رہیئے گا"!ان کی بات پر وہ چونکیں۔۔

"کس لیئے بابا؟"انھوں نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔

"ہمیں کل کنول کا ہاتھ مانگنے جانا ہے۔۔بلال کے لئے"!الفاظ تھے یا صور جو دادو نے اچانک ان کے کانوں میں پھونک دیا تھا۔۔انھوں نے ششدر نظروں سے پہلے انھیں اور پھر بلال کو دیکھا تھا۔۔وہ دادو کے اچانک سنائے فیصلے پر ٹھیک سے خوش بھی نہ ہو پایا تھا کہ ماں کی نظروں کی تاب نہ لاتے سر جھکانا پڑ گیا تھا۔۔ان کی نظریں ورطہ حیرت کا شکار ہو بیٹے پر جم گئی تھیں۔۔۔انھیں بالکل امید نہیں تھی کہ بلال اپنا مقدمہ لے جا کر دادو

کی عدالت میں رکھ آئے گا۔۔۔اور پھر دادو کی عدالت میں ہوئے فیصلے پر تو انکار ممنوع تھا۔۔۔

وہ کوئی اعتراض زبان پر نہ لا سکیں۔۔

"میں نے ان سے کل بات کر لی تھی۔۔۔مگر کنول کی ماں چاہتی ہے اگر تم خود جا کر اس سے کنول کا ہاتھ مانگو گی تو انھیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔۔اور میں فیصلہ کر چکا ہوں ۔۔کنول ہی بلال کی بیوی بن کر میر ولا آئے گی ۔۔ذمان اور شانی کے ساتھ ان کا بھی نکاح کرنے کا ارادہ ہے میرا ۔۔کوئی اعتراض ہے تو ابھی بتا دو؟"انھوں نے تنے ہوئے مگر تحمل بھرے تاثرات سے ان کے سامنے بات رکھی تھی۔۔

"نہیں بابا کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔مگر کنول کی پہلے ایک طلاق ۔۔۔۔" وہ فرمانبرداری سے کہنے لگی تھیں کہ شاہ زیب ماموں نے آنکھیں نکالی تھیں۔۔وہ کیسے دادو کے سامنے اعتراض اٹھا سکتی تھیں ۔۔۔شوہر کی گھوریاں دیکھ ان کی بات ادھوری چھوٹ گئی ۔۔دادو نے بھی بیٹے کی گھوریاں دیکھ لی تھیں ۔۔مگر وہ چھوٹی بہو کو نرمی سے سمجھانا چاہتے تھے ۔۔ان پر اپنا فیصلہ تھوپنا نہیں ۔۔جو رشتے دل سے قبول لے جائیں وہیں پائدار رہ سکتے ہیں ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”اپنے دل کو دوسروں کی بچیوں کے لئے وسیع کر لو شمیم ۔۔ !تمہاری بھی بچی ہے اللہ اس کے نصیب بلند کرے مگر ڈرو کسی کی بچیوں پر بات کرنے سے ۔۔اللہ بہت بے نیاز ہے ۔۔پناہ مانگا کرو !طلاق یافتہ عورتوں کو گھر کی عزت بنانا، اس کی کفالت کی ذمے داری اٹھانا ہمارے نبی کریم کی نظروں میں افضل ترین کاموں میں شامل رہا ہے ۔۔طلاق یافتہ لڑکی کے نکاح میں رکاوٹ بننا زمانہ جاہلیت میں ہوتا تھا اور آج تک ہوتا آ رہا ہے ۔اب تو نکل آؤ اس زمانے کے بنائے دقیانوسی رسم و روایت سے۔۔۔ہمارے قرآن میں اس بات کی ممانعت کی گئی ہے۔۔اور یہ مرد پر بڑی خصوصی نعمت ہوتی ہے جسے اللہ کسی مطلقہ عورت کے لیے چن لیتا ہے۔۔بہت بہترین اور اعلیٰ عمل ہے یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب۔۔ اس لیئے شکر ادا کرو اس کام کے لئے اللہ نے تمہارا گھر چنا ہے،تمہارا بیٹا چنا ہے ۔۔ اپنا دل اس بچی کے لئے صاف کر لو اور فراخ دلی سے اسے بلال کے لئے قبول کرو۔۔۔ میں امید کرتا ہوں تم مجھے ہمیشہ کی طرح ہی مایوس نہیں کرو گی۔۔اور کل خوشدلی سے چلو گی اپنے بیٹے کے لئے اس بچی کا ہاتھ مانگنے ۔۔۔“دادو نے بڑے ہی سبھاؤ اور رسانیت سے انھیں سمجھایا تھا کہ وہ دانت سے دانت بھی نہ اٹھا پائیں

۔۔ذیب کو دیکھ کر ان کا دل کانپ اٹھا تھا۔۔۔اپنے رویے پر انھیں عبرت سے پہلے فلاح مل گئی تھی۔۔اور اسی لمحے انھوں نے کنول کے لئے دل میں چھپی سارے کدورت مٹا دی تھی ۔۔وہ اللہ سے ڈر گئی تھیں ۔۔انھیں رستگاری مل گئی تھی۔۔۔اور اب بات کا گواہ ان کے کانپتے ہاتھ اور جھکا سر تھا۔۔بلال نے دادو کو دیکھ کر ماں کو نم آنکھوں سے دیکھا تھا ۔۔اس کے اندر جو اندیشے پنپ رہے تھے اب کہیں جا کر انھوں نے سکون پایا تھا ۔۔۔دادو وہاں سے چلے گئے تھے۔۔پیچھے موجود ہر دل کے ساتھ تسکین لپٹ گئی تھی۔۔گھروں میں بزرگوار کا ہونا بھی بڑی نعمت ہوتی ہے ۔۔

....

پورے میر ولا کو کسی دلھن کی طرح آراستہ کیا گیا تھا ۔۔آج بہت بڑی تقریب کا دن تھا۔۔۔میر ولا میں تین بیٹوں کی شادی تھی۔۔۔بہوؤں کی رخصتی تھی۔۔ذیبی اور فاریہ نے تو اسی گھر کے ایک کمرے سے دوسرے کمرے میں رخصت ہو کر آنا تھا ۔۔مگر کنول کو اپنے گھر سے میر ولا میں قدم رکھنا تھا۔۔اور وہ بھی میر بلال کی دلھن کی حیثیت سے ۔۔۔شمیم ممانی نے بہت ہی عاجزی و انکساری سے کنول کا ہاتھ بلال کے لئے مانگا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تھا۔۔بلال خود ان کے لب و لہجے میں اتری مٹھاس اور رسان دیکھ کر حیران رہ گیا تھا ۔۔اتنا بدلاؤ۔۔۔کنول بھی پریشان تھی۔۔اچانک بلال کا رشتہ اس کے لئے آنا سوچ سمجھ سے پرے تھا۔۔اور پھر جب اس کی رضامندی اس کے والدین کو چھوڑ کر دادو نے پوچھی تو وہ انکار بھی نہ کر پائی تھی ۔۔ویسے بھی بلال تو دل میں بستا ہی تھا۔۔انکار کی گنجائش پھر نہیں نکلتی تھی۔۔۔اور پھر کنول کے والدین کو بھی کوئی اعتراض نہیں تھا۔ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہی مٹھائی کھلا کر رشتہ پکا کر آئے تھے میر ولا والے ۔۔دادو نے ایک ہی فنکشن رکھا تھا اور وہ بھی گرینڈ تھا۔۔۔شہر بھر سے مہمانوں نے آنا تھا۔۔بلکہ رشتے دار تو دو دن پہلے ہی میر ولا میں رہنے آ چکے تھے۔۔ ہر طرف روشنیاں ، قہقہے اور خوشیوں کی جھنکار تھی۔۔۔برقی قمقموں ، سجاوٹوں کی آرائش اور پھولوں سے مہکا میر ولا دیکھ ہر نظر میں ستائش واضح دیکھی جا سکتی تھی ۔۔۔ ہر مہمان عش عش کر اٹھا تھا۔۔۔کڑک دار کاٹن کے سوٹ میں ملبوس دادو اتنے خوش نظر آ رہے تھے جیسے لگ رہا تھا انھیں نئی زندگی مل گئی ہو۔۔۔وہ تو پھر سے جوان ہو گئے تھے ۔۔اور کچھ ان کی ملٹری کی ٹریننگ سے بنی قد کاٹھی اور چست وجود کو دیکھ کر کوئی یقین کر ہی نہیں سکتا تھا وہ

پچھتر سال کے بوڑھے انسان ہیں ۔۔ہر ایک مہمان کے پاس جا کر گفتگو کرتے ہوئے وہ بیٹوں کی پھرتی کو بھی مات دے گئے تھے۔۔۔خوشی تو ویسے بھی عمر میں اضافہ کر دیتی ہے ۔۔

باہر کے جان پہچان والے مزید مہمان آنا شروع ہو گئے تھے ۔۔اور نایاب صبح سے گھر میں رہنے آئے مہمانوں کی خدمت تواضع میں مصروف تھی۔۔جس میں وہ اپنا آپ بھلائے دل جمعی سے سب کا اہتمام کیئے جا رہی تھی۔۔کسی کو کچھ بھی چاہیئے تھا آواز نایاب کو لگ رہی تھی ۔۔ویسے تو ملازم بھی دادو نے اور منگوا لیئے تھے۔۔مگر نایاب نے خود کو مصروف رکھنے کے لئے کچن کا سارا بار اپنے کندھوں پر اٹھا لیا تھا ۔۔وہ اپنی ذہنی اذیت سے چھٹکارے کے باعث خود کو مصروف رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی ۔۔اتنے دن ہو گئے تھے وہ اپنی غلط فہمی اور بدگمانی کی وجہ سے فاریہ اور ذکاء دونوں سے شرمندہ ہو کر میر ولا میں گھوم رہی تھی۔۔جہاں بھی ان دونوں میں سے کوئی نظر آتا وہ وہاں سے فوراً ہٹ جاتی تھی ۔۔۔پشیمانی اور ندامت اتنی تھی کہ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے اسے منہ چھپائے رہنا پڑ رہا تھا ۔۔وہ فاریہ اور ذکاء دونوں کا سامنا نہیں کر پا رہی

تھی۔۔فاریہ نے تو اس سے بالکل منہ نہیں بنایا ہوا تھا۔۔مگر ذکاء کی سرد مہری میں ان دنوں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔۔۔نایاب کی زندگی درمیان میں ہی کہیں جھولتی رہ گئی تھی۔۔۔ اسے بالکل نہیں معلوم تھا ان کے تعلق کا اب کیا انجام ہونے والا ہے۔۔اپنے دائرے کا حساب نہیں کر پا رہی تھی وہ۔۔۔اور گھر والے بھی ان دنوں بس شادی کی تیاریوں میں ہی مصروف رہے تھے۔۔۔ان کے تعلق پر کسی کا دھیان نہیں گیا تھا۔۔۔اور نایاب کا اداس وجود صبح سے شام تک کسی مشین کی مانند کام کرتا رہتا تھا۔۔۔کسی نے محسوس نہیں کیا تھا وہ ان دنوں کتنی کمزور ہو چکی ہے۔۔۔اس کے چہرے کی چمک ماند پڑ گئی ہے۔۔اس کی ویران آنکھوں میں درد دبے ہیں۔۔اور چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ کی پرتیں وہ چڑھائے جا رہی ہے۔۔ہر مہمان کی مسکرا کر آؤ بھگت کرنا اور زبردستی مسکرانا بہت دل گردے کی بات تھی۔۔ایسے میں جب بھی کبھی اسے تنہائی میسر آتی تو نئے سرے سے اسے اپنی خطا اور خسارے یاد آنے لگتے اور وہ چپکے سے آنسوں بہا لیتی تھی۔۔۔اس سے زیادہ کچھ نہیں تو کچھ وقت کے لئے اسے دل کا بوجھ ہلکا محسوس ہونے لگتا تھا۔۔۔کچن میں مہمانوں کے لیئے چائے چڑھائے وہ گم صم کھڑی ہو گئی تھی۔۔آج

کل ایسا ہی ہوتا تھا ۔۔کام کرتے کرتے وہ کہیں بہت دور نکل جایا کرتی تھی ۔۔جہاں اسے ذکاء کے نفرت میں ڈوبے وہ لفظ یاد آتے تو اس کا دل چھلنی ہو جاتا تھا ۔۔اس کا ذہنی دباؤ بڑھتا جا رہا تھا ۔۔وہ مینٹلی ڈسٹرب تھی۔۔۔

”نایاب چائے بن گئی ؟“اقراء ممانی نے کچن میں آتے ہوئے ٹیبل پر سجے بڑے بڑے مٹھائیوں کے ٹھوکروں سے مٹھائی نکال کر تھالوں میں سجانا شروع کر دی تھی۔۔۔مگر نایاب کا دھیان ان کی سمت نہیں تھا۔۔اس کا جواب نہ پاکر وہ حیرت سے مڑیں ۔۔

”نایاب“!اسے پکار کر وہ کچھ دیر اس کے جواب کی منتظر رہیں۔۔پھر چل کر اس کے پاس چلی آئیں ۔

”نایاب کہاں گم ہو؟“انھوں نے اس کا کندھا ہلایا وہ ایک دم گھبرا گئی۔۔

”جج جی“!بد حواسی سے انھیں دیکھ وہ بمشکل بول پائی۔۔

”بیٹا کہاں گم ہو ۔۔کوئی مسئلہ ہے کیا ؟ تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا؟“انھوں نے نرمی سے پوچھتے ساتھ فکر مند ہو اس کی پیشانی کو بھی چھوا تھا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"جی ممانی میں ٹھیک ہوں ۔۔مجھے کیا ہو سکتا ہے ۔۔"اس نے جبراً مسکراتے ہوئے ان کو تسلی دی تھی۔۔ اقراء ممانی نے بغور اس کا چہرہ دیکھا جو پورا اترا ہوا تھا ۔۔پژمردہ اور مرجھایا ہوا ۔

"لگ تو نہیں رہی ٹھیک..میرے خیال سے تم بہت تھک چکی ہو ۔۔۔اتنے دنوں سے مہمانوں کو سنبھالنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی تم نے۔۔۔سب کچھ اچھے سے سنبھال لیا ہے بڑی بہو اور بیٹی ہونے کی حیثیت سے ۔۔۔جاؤ تم تھوڑا آرام کر لو۔۔پھر تقریب شروع ہو جائے گی ۔۔ تم نے تیار بھی ہونا ہے ۔۔"انھوں نے اس کے ہاتھ سے کپ چھڑاتے ہوئے خود چائے کو دیکھنے کا ارادہ باندھا تھا ۔۔

"نہیں ممانی جان ۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں ۔۔۔آپ چھوڑ دیں میں کر لوں گی ۔۔۔" اس نے سٹپٹا کر انھیں پیچھے کیا تھا۔۔۔وہ اس کی تابعداری پر دل سے مسکرائیں ۔۔

"اللہ صدا سہاگن رکھے تمہیں ۔۔"انھوں نے جانے کیوں یہ دعا دی تھی۔۔وہ سوچ میں پڑ گئی ۔۔سب جانتے تھے اس واقعے کے بعد سے اب تک ذکاء اور اس کا کمرہ الگ تھا ۔۔۔ان میں بات چیت نہیں تھی۔۔آمنا سامنا بھی صفر تھا۔پتا نہیں اس تقریب کے بعد

ان کے تعلق کا کیا انجام نکلنا تھا۔۔اس نے سنا تھا دادو نے کہا ہے تقریب کے بعد وہ ان دونوں کا معاملہ آر پار لگائیں گے۔۔۔اب اس آر پار میں کون آر رہتا ہے اور کون پار جاتا ہے۔۔یہ تو دادو کے فیصلے پر منحصر تھا،تو پھر اس دعا کا مقصد ۔۔ نایاب اب بالکل امید چھوڑ چکی تھی کہ ذکاء پھر غلطی سے بھی کبھی اس تعلق کو استوار کرے گا ۔۔۔ اسے تو ویسے بھی نایاب کی ضرورت نہیں تھی ۔۔وہ تو زبردستی اور مجبوری کے تحت اس پر مسلط کی گئی تھی ۔۔اس نے پلکیں جھپک کر آنسوؤں کو اندر دھکیلا تھا اور چائے کپوں میں نکالنے لگی۔۔پھر ایک ٹرے اٹھا کر مرد حضرات کی سمت سب سے پہلے چائے پہنچانے گئی تھی۔۔۔مردوں کی بیٹھک ڈرائنگ روم میں لگی ہوئی تھی ۔۔اس کا رخ سیدھا اسی طرف تھا۔۔۔اس نے دروازے پر دستک دی تو سامنے سے نکلنے والا ذکاء تھا ۔۔اسے دیکھ وہ ٹھٹک گئی ۔۔ جھجکتے ہوئے فوراً سر جھکا لیا ۔۔ذکاء نے بھی نظریں ملنے پر آنکھیں جھپک سرعت سے کسی اور جانب مرکز نگاہ ڈھونڈا تھا۔۔

"یہ چائے ۔"نایاب نے گڑبڑاتے ہوئے ٹرے اونچی کی۔۔جسے فوراً ہی اس نے تھام لیا تھا۔۔۔نایاب کو محسوس ہوا ذکاء نے بہت جلدی کی ہے ٹرے پکڑنے میں ۔۔وہ شاید چاہتا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تھا نایاب اس کی نظروں کے سامنے سے فوراً ہٹ جائے ۔۔نایاب کے دل کو کچھ بری طرح چبھا۔۔وہ یک دم وہاں سے مڑ آئی تھی ۔۔ذکاء کی سنجیدہ سرد نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا ۔۔اور پھر اس کا حلیہ دیکھ کر اس نے لب سختی سے بھینچ لیئے تھے ۔۔ گھر کے نوکروں کی حالت بھی اس سے سو درجے اچھی تھی۔۔۔اس کے مسلے مسلے کپڑے ویران چہرہ اور ملگجا حلیہ رکھ کر مہمانوں کے درمیان میر ولا کی نواسی اور سب سے بڑی بات میر ولا کے پوتے کی بیوی کی حیثیت سے گھومنا ذکاء کو غصہ دلا گیا تھا ۔۔اس کی یہ حالت اسے سب میں سبکی دلانے کے لئے کافی تھی۔۔۔ویسے ہی گھر کے مہمان اور قریبی رشتے دار ان کے درمیان کی دیوار اور فاصلہ محسوس کر کے باتوں ہی باتوں میں کن سوئیں لینے لگے تھے۔۔اور سب ہی ان دونوں کے علیحدہ کمروں میں رہنے پر مذمت بھی کر چکے تھے ۔۔۔جس کا جواب فائقہ ممانی کو دینا پڑا تھا ۔۔۔پھر اس پر نایاب کی ایسی اجڑی ہوئی حالت انھیں مزید چہ مگوئیوں کی دعوت دے رہی تھی۔۔سب کے منہ پر تو یہی بات آتی کہ میر ذکاء کی بیوی کی یہ حالت ہے ۔۔ماسیوں سے بھی بدتر۔۔۔ذکاء کے تن بدن میں آگ لگ گئی تھی ۔۔۔باہر آتے زوار کو ٹرے پکڑا کر مہمانوں کو چائے سرو کرنے کا حکم

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

دیتا وہ تیزی سے باہر نکلا تھا۔۔۔اس کا رخ عورتوں کے حصے کی سمت تھا۔۔۔پورے ہال میں نظر دوڑاتے ہوئے اس نے ماں کو تلاشا تھا۔۔وہ اسے ایک مہمان عورت کے ساتھ کسی بات میں مگن نظر آئیں وہ فوراً اس سمت گیا۔۔

"ماما ذرا بات سنیں"!اس نے سنجیدگی سے ماں کو پکارا تھا۔۔وہ بھی متوجہ ہوئیں اور عورت سے معزرت کر کے اس کی سمت آئیں۔۔وہ انھیں پکڑ کر ایک کونے میں لے گیا تھا مہمانوں کی چہل پہل سے فاصلے پر۔۔۔وہ اس کی حرکت پر حیرانی کا شکار ہوئیں۔۔

"ارے کیا ہوا ہے ذکی۔۔۔؟"انھوں نے بھنویں میچ کر پوچھا۔۔

"ماما آپ نے نایاب کی حالت دیکھی ہے۔۔؟"اس نے لب بھینچ کر سینے پر ہاتھ باندھے دریافت کیا۔

"نہیں کیوں کیا ہوا؟"انھوں نے لاعلمی کا اظہار کرتے کئی سوال ایک ساتھ کر دیئے۔۔

"ماما اسے کہیں حالت سدھار کر گھومے اپنی۔۔جتنا تماشا اس نے اب تک میرا لگانا تھا نا وہ لگا چکی ہے اور میں سہہ بھی گیا۔۔اب اسے سمجھائیں کہ برائے مہربانی مزید کوئی تماشا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

نہ لگائے میرا ۔۔نوکر اس سے اچھی حالت میں گھوم رہے ہیں اور اس کی حالت کوئی کسر نہیں چھوڑی مجھے شرمندہ کرانے میں۔۔ لوگ اسے دیکھ کر جانے کیا سوچ رہے ہوں گے ۔۔اسے کہیں اپنا نہیں تو کم از کم گھر والوں کا ہی خیال کر لے۔۔کس چیز کی ہے اسے جو وہ یہ حلیہ لیئے پھر رہی ہے سب میں۔۔۔اب مجھے وہ ایسی بودی حالت میں نظر آئی تو میں اسے اٹھا کر میر ولا سے باہر پھینک دوں گا یاد رکھیئے گا"!وہ سارا نزول ان پر گرائے جیسے آیا ویسے ہی چلا بھی گیا تھا۔۔فائقہ ممانی کو بھی اب غصہ آیا تھا۔۔وہ فوراً نایاب کو ڈھونڈنے نکل پڑیں ۔۔کچھ ہی دیر بعد انھیں وہ مہمان خواتین میں چائے سرو کرتی نظر آئی تو واقعی میں اس کی حالت دیکھ ان کا منہ کھل گیا تھا ۔۔۔جانے اسے اس طرح دیکھ اب تک کتنی باتیں بن چکی ہونگیں ۔۔۔سب تو یہی کہہ رہے ہوں گے ساس خیال نہیں کرتی۔۔۔فائقہ ممانی نے غصے سے جا کر اس کی بازو پکڑی ۔۔وہ گھبرا گئی ۔۔وہ اس کے ہاتھ سے کپ کھینچ کر ٹیبل پر رکھتی اسے لیئے اسی کے کمرے میں لے گئی تھیں ۔۔نایاب حیران پریشان سی ان کے ساتھ چلتی گئی۔۔جب انھوں نے اسے کمرے کے وسط میں لا کھڑا کیا تھا۔۔

”نایاب کچھ ہوش کرو۔۔۔خدارا میں نے تو اب تمہاری حالت دیکھی ہے۔۔یہ کیا حلیہ بنا رکھا ہے تم نے ۔۔۔اتنے تمہارے نئے کپڑے خرید رکھے ہیں میں نے ۔۔۔ کسی چیز کی کمی نہیں ہے تمہیں ۔۔پھر بھی ایسی حالت ۔۔ مہمان کیا سوچ رہے ہونگیں۔۔کس کس کا منہ بند کروں میں بھی آخر ۔۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں ہو گا ذکاء اور تمہارے ایک کمرے میں نہ رہنے پر مہمانوں کے جن سوالوں کا میں نے سامنا کیا ہے ۔۔اور اب تم نے یہ نیا موضوع پکڑا دیا ہے ان کو۔۔اب اس پر بھی سوال اٹھیں گے کہ ہم نے تمہیں تنگ رکھا ہوا ہے اس گھر میں۔۔ساس اور شوہر اچھا نہیں ہے۔۔اتنی سمجھدار ہو تم ۔پھر بھی ایسی لاپرواہی ۔۔ کچھ تو ذہن میں رکھو تم یہاں کی بیٹی ہونے کے ساتھ ساتھ اب بہو بھی ہو۔۔ ابھی جاؤ !نہاؤ اور نئے کپڑے پہن کر تیار ہو جاؤ ۔۔دوبارہ تم مجھے اس حالت میں نیچے نہ دیکھو سمجھی“.نایاب کی آنکھیں چھلک پڑیں ۔۔انھوں نے کبھی اس سے ایسے ناراضگی سے بات نہیں کی تھی۔۔

”جی ممانی جان میں بس کام ختم کر کے آنے ہی والی تھی تیار ہونے“.وہ منمنائی تھی۔۔

"کب ؟ جب ہماری رہی سہی عزتوں کا بھی جنازہ نکل جاتا تب؟"وہ شدید غصے سے بھڑک پڑیں۔۔نایاب کی زبان تالو سے چپک گئی۔۔

"اب اچھے سے تیار ہو کر ہی باہر آنا ورنہ مت آنا۔۔"وہ پٹاخ سے اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کہتی غصے سے پلٹ گئیں اور نایاب ہکا بکا ان کے غصیلے جملوں پر سن کھڑی رہی۔۔

"یعنی کہ اب ان کے دل سے بھی میں اتر گئی ہوں۔۔۔ہاں ٹھیک ہے ۔۔میں نے کونسا اچھا کیا ہے ان کے بیٹے کے ساتھ ۔۔۔انھیں غصہ تو آئے گا ہی۔۔ جھوٹا اور بے بنیاد الزام لگا کر ان کے بیٹے کو سب کے بیچ ذلیل کیا تھا میں نے۔۔۔تو کیونکہ بھلا اب میں ان کی من پسند بہو رہوں گی۔۔۔ٹھیک ہی ہے۔۔۔میرے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیے ۔۔میں قابل ہی نہیں اس کے کہ کوئی مجھے اچھا سمجھے ۔۔"وہ روتے ہوئے آنسوں جھٹک کر سسکتی ہوئی الماری کے سامنے گئی اور اندر سے ہینگ ہوا لیوینڈر کلر کا بھاری لہنگا نکالا ۔۔جو کہ فائقہ ممانی نے خاص اس کے لئے آج کے دن کے لئے ہی بنوایا تھا ۔۔۔ساتھ ہی میچنگ جیولری اور جوتے بھی الماری سے نکال کر اس نے بستر پر رکھ دیئے تھے ۔۔۔پھر لہنگے کو لے کر باتھ روم چلی گئی تھی ۔۔جو کہ بڑی ہی مشکل سے اس نے اٹھا رکھا تھا ۔۔پندرہ

منٹ بعد وہ نہا کر اسی لہنگے کو زیب تن کیئے باہر نکلی تھی۔۔۔بھاری کامدار لہنگے پر سلک کی فل سلیوز کے نگینے لگی گول گلے والی کرتی پہنے وہ حسین تو پتا نہیں لیکن مایوس ضرور لگ رہی تھی۔۔۔آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر جب اس نے چہرہ دیکھا تو اپنا آپ اجنبی سا لگا۔۔۔ایک ہفتے میں ہی اس کا وزن گر گیا تھا۔۔آنکھوں کے گرد حلقے پڑے ہوئے تھے اور رنگ بھی کافی جل گیا تھا۔۔ وہ خود کو کمزور سی اس لہنگے میں بالکل اچھی نہ لگی۔۔دل بری طرح خود کی حالت دیکھ ٹوٹا تھا۔۔۔وہ یونہی آئینے کے سامنے اسٹول پر بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔وہ بالکل بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔اسے لگ رہا تھا لہنگا اس پر جچ نہیں رہا۔۔کافی دیر رونے کا شغل فرمانے کے بعد آخر کار اس نے ہمت پکڑی تھی تیار ہونے کی ۔۔سامنے رکھے مختصر سے میک اپ کے پروڈکس اس نے نکالے اور موئسچرائزنگ کریم اٹھائی ہی تھی کہ مہر اندر چلی آئی ۔۔

"واؤ نایاب تم کتنی پیاری لگ رہی ہو اس میں۔۔بڑی ہی چالاک نکلی، ذکاء بھائی کی میچنگ کی ہے نا۔" وہ چہکتے ہوئے بول کر اسے چھیڑنے لگی۔۔جہاں اس کی تعریف پر وہ پھیکا سا مسکرائی وہیں اس کی اگلی بات پر حیران ہوئی۔

”نہیں میں نے تو کوئی میچنگ نہیں کی۔۔“

”ارے ذکی بھائی بھی تیار ہو کر آئے ہیں نا ابھی سیم اسی لیوینڈر کلر کی شیروانی پہنی ہے انھوں نے ۔۔ویسے اچھا ہی ہے دونوں ہسبنڈ وائف میچنگ کریں تو بہت خوبصورت لک دیتے ہیں ۔۔چلو آؤ میں تمھیں میک اپ کر دوں“.وہ متاثر ہوتی ایک دم میک اپ پر توجیہی پیش کر گئی۔۔نایاب اس کی بات پر سوچ میں پڑ گئی تھی ۔۔مطلب یہ دونوں کی میچنگ فائقہ ممانی نے ہی کی تھی۔۔اسے تو خبر ہی نہیں تھی ذکاء کی۔۔کہ وہ کیا پہننے والا ہے۔۔

”چلو آؤ میں تمھیں“...

”نہیں مہر۔۔میں نے اتنا ہیوی میک اپ نہیں کرنا۔۔بس ہلکا پھلکا کرنا ہے وہ میں خود ہی کر لوں گی۔۔“مہر کا ہاتھ اس نے اپنے چہرے کی جانب بڑھنے سے روکتے ہوئے اصرار کیا تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”ارے ۔۔بھئی اتنا بڑا فنکشن ہے۔۔تمہیں اچھے سے تیار ہونا چاہیے ۔۔نیو نیو دلہن ہو ۔۔ میر خاندان کی عزت ہو۔۔تمہیں تو چاہیے ایسا تیار ہو کہ سب کے ہوش اڑا دو“!مہر نان اسٹاپ بولتی ایسے لگ رہی تھی جیسے اس میں بیٹری فٹ کر دی ہو کسی نے۔

”میں نئی دلہن اب نہیں ہوں۔۔ایک ماہ ہو چکا ہے میری شادی کو ۔اور تمہیں پتا تو ہے مجھے ہیوی میک اپ سے کتنی چڑ ہے۔۔میں ہلکے پھلکے سے تیار ہونا چاہتی ہوں۔۔“اس نے مہر کی تصحیح کر کے پھر ٹوکا تھا ۔۔

”نایاب تم نا۔۔اتنا پیارا اور ہیوی لہنگا ہے۔۔اس کے ساتھ تمہیں اچھے سے میک اپ کرنا چاہیے ۔۔ہیوی نہ سہی مگر مناسب تو ہو ۔۔ اور تمہیں میک اپ کا نا بالکل بھی سینس نہیں ہے۔۔اسی لیئے دیکھو خود جلدی سے تیار ہو کر تمہیں تیار کرنے آ گئی ۔۔تم نے تو میک اپ ایکسپرٹ کو بھی واپس بھیج دیا تھا ۔۔اب چپ چاپ بیٹھو ۔۔مجھے ڈسٹرب مت کرو۔۔“!وہ بضد ہوتی اسے گھوری اور اس کے انکار کو پس پشت ڈال کر اس کے چہرے کو سنوارنے میں لگ گئی۔۔وہ بے زاری سے بیٹھ گئی۔۔مہر کو میک اپ اور ہیئر اسٹائلنگ میں کافی مہارت حاصل تھی اور اکثر یوٹیوب ٹیٹوریل کی مدد سے وہ کچھ نہ کچھ سیکھتی رہتی تھی

جس کی وجہ سے اس کے کام میں کافی امپرووومنٹ آئی تھی ۔۔کم سے کم وقت میں ہی وہ نایاب کو میک اپ کر چکی تھی۔۔مناسب اور بہت خوبصورت بھی۔۔اور پھر جب اس نے لپ اسٹک اٹھائی تو کب سے خاموش بیٹھی اسے اپنی کارکردگی پر کام کرتے دیکھتی نایاب اچھل پڑی ۔

"یہ اتنی ڈارک لپ اسٹک ؟؟"

"ہاں تو اتنا اچھا میک اپ کیا ہے تمہیں اب بھدے سے رنگ کی لپ اسٹک لگا کر بیڑا غرق تھوڑی کروں گی۔۔ میری محنت لگی ہے۔۔چلو منہ بند کرو"!مہر نے دھونس جماتے ہوئے اس کے حیرت سے کھلے منہ پر چوٹ کی تو نایاب بے بسی سے لب بھینچ گئی ۔۔مہر نے لپ اسٹک لگائی اور پھر اس کے لمبے بالوں کو ہلکا لیکن تیکھا سا ہئیر اسٹائل دیا اور لاسٹ میں جیولری پہنا دی۔۔۔نایاب نے خود کو آئینے میں دیکھا تو حیرت زدہ رہ گئی ۔۔مہر نے تو اس کا نقشہ ہی بدل کر رکھ دیا تھا ۔۔وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔مگر ایک کمی سی تھی ۔۔رونق نہیں تھی۔۔اور میک اپ کے باوجود بھی اس کا چہرہ کمزور سا محسوس ہو رہا تھا ۔۔اور اسی بات کو تو وہ دل پر لے کر بیٹھی ہوئی تھی ۔۔ تبھی وہ مہر کی مہارت اور اپنی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

خوبصورتی کو سراہ نہیں پائی تھی۔۔آئینے سے نگاہ پھیر کر وہ چوڑیاں کلائیوں میں اتارنے لگی۔۔۔

"دیکھا اب کتنی حسین لگ رہی ہو ۔۔آج تو بھئی ذکاء بھائی پر بجلیاں ہی گر جائیں گی ۔۔ویسے ہی بہت بنتے ہیں وہ۔۔اب تمہیں دیکھیں گے نا تو ہوش ٹھکانے پر آ جائیں گے ۔۔"مہر اپنی مہارت پر نازاں ہوتی اس کے تعریفیں کر تصور میں ذکاء کا ری ایکشن سوچتے ہوئے ہنس پڑی تھی ۔۔نایاب نے اس کی بات کو نظر انداز کر دیا تھا ۔۔

"ارے یاد آیا ۔۔مجھے تو زیبی کا دوپٹہ سیٹ کرنا تھا ۔۔میں جاتی ہوں اس کے پاس تم بھی ذرا میری ایک ہیلپ کر دو اب۔۔فاریہ بھابھی کی دوپٹہ سیٹنگ بھی رہتی ہے۔۔۔تم ان کا دوپٹہ جا کر سیٹ کر دو ۔۔سب مہمان آ چکے ہیں ۔۔دولہے بھی تیار ہیں ،بس دلہنوں کو نیچے اتارنا ہے ۔۔اور پھر رسمیں ادا ہونگیں۔۔"وہ بعجلت بولتی جا رہی تھی۔۔

"لیکن میں فاریہ کا دوپٹہ کیسے سیٹ کر سکتی ہوں ۔۔مجھے نہیں جانا اس کے پاس".نایاب نے قطعی انداز میں انکار کر دیا تھا ۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ارے کیوں نہیں جا سکتی تم۔۔۔ بھئی دیورانی ہے تمہاری۔۔اور فکر مت کرو۔۔وہ بہت اچھی ہے۔۔"

"میں تو اچھی نہیں ہوں نا۔۔اور مجھے اس کے سامنے جانے میں جھجک اور شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔۔میں نے اس کے کردار پر کیچڑ اچھالا تھا۔۔اتنی بڑی تہمت لگائی تھی ۔۔ مجھ سے تو گناہ ہو گیا ہے کسی نیک لڑکی پر میں نے الزام لگایا ۔۔"اس کی آنکھیں لمحوں میں ندامت کے پانی سے بھری تھیں۔۔مہر جاتے جاتے اس کی بات پر رکی ۔۔

"تو کوئی بات نہیں نایاب ۔۔وہ سب غلط فہمی تھی۔۔تم نے جان بوجھ کر کچھ نہیں کیا۔۔اللہ سے معافی مانگ رہی ہو نا۔۔ایک بار فاریہ بھابھی سے بھی مانگ لو۔۔۔وہ بہت اچھی ہیں ۔۔فوراً معاف کردیں گی۔۔بلکہ شاید وہ کر بھی چکی ہیں ۔انھوں نے تو اتنے دنوں میں ایک بار بھی کوئی شکوہ نہیں کیا۔۔جاؤ ان کے پاس ،بات کرو ان سے ۔۔دیکھنا سب ٹھیک بھی ہو جائے گا اور تمہارے دل کو سکون بھی مل جائے گا۔۔ورنہ رہنا تو ایک ہی گھر میں ہے تم دونوں نے۔۔اس طرح منہ کب تک چھپاتی پھرو گی۔۔کبھی نہ کبھی تو سامنا ہو گا ہی ۔۔ اس سے بہتر نہیں کہ آج کے دن ہی ساری کثافت مٹ جائے ۔۔ایک

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

احسان کرو خود پر اور زندگی کو آسان کر لو۔۔"!مہر سے بہت سمجھداری سے اسے سمجھایا تھا ۔۔نایاب نے بے اختیار اسے دیکھا۔۔۔وہ بہت بڑی بڑی باتیں کرنے لگی تھی ۔۔نایاب کو خوشی ہوئی تھی ۔مہر بھی اب لاابالی پن سے نکل کر میچیور باتیں کرنے لگی ہے۔۔۔اور پھر مہر کمرے سے نکل گئی تھی۔۔لیکن وہ سوچ میں پڑ گئی۔۔فاریہ سے سامنا کرنے کی ہمت نہیں جٹ رہی تھی۔۔۔ مہر بھی ٹھیک ہی کہہ رہی تھی۔۔اسے آج کے آج ہی بات صاف کر کے معافی مانگ لینی چاہیے ۔۔اور پھر وہ ساری ہمت مجتمع کر کے ایک گہری آہ بھر بستر سے بھاری کامدار دوپٹہ اٹھا کر گلے میں ڈالتی باہر نکل آئی تھی ۔۔فاریہ کے کمرے کے سامنے لمحہ بھر کو وہ رکی تھی ۔قدم کانپے تھے۔۔

"بس تھوڑی سی ہمت اور سب ٹھیک ۔۔"اس نے خود سے کہا اور پھر کمرے کے ناب پر ہاتھ رکھ دیا۔۔دروازہ ہلکی سی آہٹ سے کھلا اور آئینے کے سامنے عروسی لباس میں تیار کھڑی فاریہ نے شیشے میں نایاب کا عکس دیکھ کر خوشدلی کا مظاہرہ کیا تھا۔۔

"ارے نایاب بھابھی آپ ؟ آئیں نا"..وہ دلہن بنی بالکل کوئی حور لگ رہی تھی۔۔نایاب کی رشک بھری نگاہیں اس کے چہرے پر جم سی گئی ۔۔وہ بہت خوش نصیب دلہن تھی۔۔من پسند شوہر تھا

۔بے انتہا محبت جتانے والا۔۔تو کیسے نہ روپ نکھر کر آتا ۔۔نایاب کو اچھا لگا تھا شانی اس سے اتنی محبت کرتا ہے کہ اس کی محبت کا نکھار فاریہ کے روپ میں نظر آ رہا تھا ۔۔اب ہر کسی کی قسمت نایاب کی طرح تو نہیں ہوتی ۔۔اور وہ دعا کرتی تھی کسی لڑکی کی قسمت نایاب جیسی ہو بھی نہ۔۔ اللہ کسی کی قسمت نایاب جیسی نہ لکھے ۔۔

وہ مسکرانے کی کوشش کرتی منتظر کھڑی فاریہ کے پاس چلی آئی ۔۔اضطراب سے مٹھیاں مسلتے ہوئے وہ گوناگوں کیفیت سے کھڑی تھی ۔۔فاریہ نے کن اکھیوں سے اس کو کچھ کہنے کے پر تولتے دیکھا تو سر جھٹک کر بے تکلفی سے بولی۔۔

"آپ نے بتایا نہیں میں کیسی لگ رہی ہوں ؟"فاریہ کے سوال پر اس نے سٹپٹا کے سر اٹھایا ۔۔

”بہت حسین ۔۔ماشاء اللہ بری نظر سے بچائے تمہیں“ یہ دعا بڑے ہی دل سے دی گئی تھی ۔

”اور آپ کو بھی“!فاریہ نے بدلے میں کہا اور ہنس دی۔۔نایاب کا چہرہ پھر سے متذبذب کا شکار ہو گیا ۔۔۔اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی بات کہاں سے شروع کرے۔۔وہ اس کا دوپٹہ سیٹ کرنے آئی تھی مگر اس کا دوپٹہ پہلے سے سیٹ تھا۔۔شاید وہ خود کر چکی تھی یا شاید مہر ہی کر کے گئی تھی ۔۔اور اسے بہانے سے فاریہ کے پاس بھیجا تھا۔۔وہ نہیں جانتی تھی۔۔مگر اب اس کے لئے بات کا آغاز کرنا مشکل ہو رہا تھا ۔۔اور آغاز ہمیشہ مشکل ہی ہوا کرتے ہیں ۔۔

”فاریہ میں تم سے معافی مانگنے آئی ہوں“.آخر کار اس نے دھیمے لہجے میں آغاز کر ہی دیا تھا۔۔

”کس بات کی بھابھی ؟“فاریہ انجان بنی تھی۔۔نایاب نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔وہ جان بوجھ کر سرسری انداز بنائے کھڑی سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔

"میں نے جو تمہارے ساتھ کیا۔۔۔ تمہیں اور ذکاء ہو ایک ساتھ دیکھ کر جو غلط فہمی مجھے ہوئی اور پھر۔۔۔"

"بس رہنے دیں بھابھی۔۔۔ یہ بات اب پرانی ہو چکی ہے اور صاف بھی۔۔اور جو باتیں صاف ہو جائیں ان کی چرچہ نہیں کیا کرتے۔۔ اب تو سب ٹھیک ہے نا۔۔وہ غلطی تھی۔۔جو کہ سدھر بھی گئی۔۔"

"سدھری ہی تو نہیں ۔۔اسے ہی سدھارنے آئی ہوں۔۔"نایاب نے یک دم اس کی بات کاٹی۔۔

"تو سمجھیں سدھر گئی ہے اب۔۔۔اپنے دل کا گلٹ نکال دیں نایاب بھابھی ۔۔مجھے کوئی گلہ نہیں ہے آپ سے ۔۔میرا خدا گواہ ہے۔۔میں نے تو یقین جانے جب یہ بات ہو رہی تھی تب بھی آپ کے لئے برا نہیں سوچا تھا۔۔سوچ ہی نہیں سکتی ۔۔بس برا ضرور لگا تھا کہ میں نے آپ دونوں کے رشتے کو خراب کر دیا۔۔۔اور یہ دیکھ کر خوشی بھی ہوئی تھی کہ آپ ذکاء بھائی کو لے کر کتنی کونشس ہیں ۔۔ہر بیوی ہی ایسی ہوتی ہے آپ بھی تھیں ۔۔اس میں برائی تو کوئی نہیں تھی۔۔اگر اپنے شوہر کے ساتھ کوئی بھی کسی انجان لڑکی کو

دیکھے گی تو وہ ایسا ہی ری ایکٹ کرے گی۔۔یہ بہت عام سی بات ہے ۔۔اسی لیئے آپ بھول جائیں جو بھی ہوا اور میں نے تو یاد ہی کبھی نہیں رکھا اس بات کو تو بھولنے کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔۔۔ایزی رہیں۔۔۔اور آپ بہت اچھی ہیں ۔۔اور بے حد خوبصورت لگ رہی ہیں ۔۔"فاریہ کی سوچ بہت مثبت تھی۔۔منفی زندگی گزارنے کے باوجود بھی اس کی سوچ پر کوئی نیگیٹو اثر نہیں پڑا تھا۔۔وہ مثبت سوچتی تھی۔۔وہ تصویر کے دونوں رخ دیکھا کرتی تھی ۔۔اور سب سے بڑی بات وہ نرمی سے بات کرنا جانتی تھی۔۔وہ محاسبہ کرنے کی عادی تھی۔۔دوسروں پر انگلی اٹھانے سے پہلے وہ خود پر اٹھاتی تھی کہ اس نے کہاں پر غلطی کی۔۔ پہلے خود کو سدھارتی تھی وہ۔۔جب آپ پہلے خود پر کام کرے ہیں اپنی اصلاح کرتے ہیں تو دوسروں کی کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی ۔۔وہ خود ہی سدھر جاتے ہیں ۔۔نایاب تو سچ میں اس لڑکی پر رشک آ رہا تھا ۔۔وہ حقیقت میں نیک سیرت لڑکی تھی۔۔۔بہت پیاری۔۔بڑے دل کی مالکہ ۔۔اور اب بس نایاب کو بھی دل بڑا کرنا تھا۔۔

"اللہ خوش رکھے"!نایاب نے پیار سے اس نازک لڑکی کی گال پر ہاتھ رکھ کر دعا دی تھی

--

"چلیں نیچے --"!اقراء ممانی بہو کو لے جانے آئی تھیں --

"ارے نایاب تم یہاں ہو--پھر کیا ٹینشن --چلو بلال اور کنول کا نکاح ہونے لگا ہے--نیچے لے آؤ فاریہ کو--سب آ چکے ہیں --"وہ مطمئن ہوتی پھر سے الٹے قدموں پلٹ گئیں --نایاب نے مسکرا کر فاریہ کا لہنگا پکڑا اور پھر وہ دونوں چلتی ہوئی باہر نکل آئیں ---نایاب نے اسے اسٹیج پر لا بٹھایا تھا جہاں پہلے ہی زیبی لا کر بٹھا دی گئی تھی--وہ بھی سرخ لباس میں بے حد حسین لگ رہی تھی--نایاب نے اس کی بھی بلائیں لی تھیں--اور تبھی بلال کے نکاح کا غلغلہ اٹھا تھا--زرناب پھپھو نایاب کو آوازیں لگا رہی تھیں --وہ تیزی سے لہنگا پکڑ کر اسٹیج سے اترنے لگی تھی کہ اس کے پاؤں میں لہنگا اٹکا اور وہ منہ کے بل اسٹیج سے گرنے لگی تھی کہ وہیں سے گزر کر نکاح کے لئے مختص مقام کی سمت جاتے ذکاء نے بروقت اس کا ہاتھ تھام کر اسے گرنے سے محفوظ کر لیا تھا--نایاب کا دل اچھل کر حلق میں اٹک گیا تھا --تیزی سے دھک دھک کرتے دل سے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اس نے پکڑنے والے کو دیکھا تو رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے ۔۔۔وہ ترچھی نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا ۔۔وہ ایک دم لہنگا پیروں سے نکالتی سیدھی کھڑی ہو گئی۔۔ایک نظر اسے دیکھا۔۔لیوینڈر کلر کی شیروانی میں ملبوس وہ بے حد دلکش لگ رہا تھا ۔۔ نایاب نے اسے دیکھتے ہوئے سر جھکا لیا ۔۔

"آرام سے چلو۔۔کہیں گر گرا گئی تو اس کا الزام بھی مجھ پر لگا دو گی۔۔"وہ کاٹ دار لہجے میں طنز کرتا سر جھٹک آگے بڑھ گیا تھا ۔۔نایاب نے رنجیدگی سے اس کی چوڑی پشت کو دیکھا تھا ۔۔جانے کیوں وہ دل کو ٹھیس پہنچانے والے جملے بولتا تھا۔۔۔ارد گرد مہمانوں کی ریل پیل کو دیکھتے ہوئے اس نے چہرے پر مسکراہٹ سجائی اور قدم رواں کیئے۔۔آگے گئی تو گھونگھٹ گرائے بیٹھی کنول کو دیکھا۔۔اس کے کچھ فاصلے پر بلال بیٹھا تھا اور ارد گرد دونوں گھرانوں کے مکین موجود تھے۔۔نکاح خواہ نکاح پڑھانے میں مصروف تھا۔۔۔اور پھر ان دونوں نے چاہتوں اور امنگوں سے جیسے ہی نکاح قبولا تو مبارک باد کی صدائیں بلند ہونے لگیں ۔۔میر ولا کے تمام لڑکے اس وقت بلال کے گلے لگ کر چھیڑ چھاڑ کر رہے تھے۔۔نایاب نے مسکراتے ہوئے سب کو دیکھا ۔۔شانی ،ذمان اور بلال دولہے بنے کتنے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

پیارے لگ رہے تھے ۔۔زوار نے بھی بھائیوں کی شادی میں تیاری کے پچھلے تمام ریکارڈ توڑ دیئے تھے ۔۔موو کلر کی شیروانی میں وہ اتنا خوبصورت لگ رہا تھا کہ خاندان بھر کی لڑکیاں اسے نہارتی پھر رہی تھیں ۔۔ایک دو عورتوں نے تو اپنی بیٹیوں کے رشتے بھی ڈال دیئے تھے ۔۔ ویسے تو میر ولا کے تمام پوتوں پر بیٹیوں والی ماؤں کی نظر تھی کہ آج کے دور میں ان جیسے تربیت یافتہ لڑکے ملنا کہاں آسان تھا اور پھر دادو کی اصول پسند تربیت کا نمونہ تھے میر ولا کے پوتے ۔۔ہر کوئی آنکھ بند کر کے بیٹیاں دینا چاہتا ۔ مگر چار پوتے تو پہلے ہی بکڈ ہو چکے تھے۔۔اب سب کی آخری امیدیں زوار سے ہی منسلک تھیں ۔۔مگر بے نیاز زوار صاحب تو ایسے کنی کترائے پھر رہے تھے کہ ہر کوئی حیران تھا ۔۔

"دادو اب اپنے چاروں پوتوں کو ٹھکانے لگا کر ہاتھ مت جھاڑ بیٹھیئے گا ۔۔یہ یاد رکھیئے گا ایک ابھی بیٹھا ہے کنوارا"!زوار نے چہکتے ہوئے جھینپ کر اپنا مقدمہ بھی ساتھ چلا دیا تھا ۔۔سب نے حیرانگی سے ہنستے ہوئے اس کو دیکھا تھا۔۔ اس نے پہلی بار ایسی کوئی بات کی تھی ۔دادو نے بھرپور جاندار قہقہہ لگایا تھا ۔۔

”بھئی تمہارا بھی سوچ چکا ہوں ۔۔اور لڑکی بھی چن لی ہے۔۔“دادو نے معنی خیزی سے سر دھنا تھا ۔۔ ہر ایک میں تجسس پھیل گیا ۔۔

”ارے واہ ۔۔کون ہے وہ دادو“!مہر نے دلچسپی سے پوچھا تھا۔

”سامنے ہی کھڑی ہے وہ “.دادو نے مہر کی سمت اشارہ کیا ۔۔ مگر وہ سمجھی نہیں ۔۔باقی سب سمجھ کر ہنس پڑے تھے۔۔

”سامنے ؟ پر سامنے کون کھڑا ہے.؟“اس نے دادو کے سامنے دیکھا تو اس کے علاوہ کوئی لڑکی وہاں موجود نہیں تھی۔۔۔

”تمہاری بات کر رہے ہیں “.اقراء ممانی نے شریر مسکراہٹ سے اس کو سمجھایا تو اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے ۔۔

”ہائے اللہ !میں؟“وہ چینخ کر دانتوں میں انگلی داب کر ہونق شکل سے دادو کو تکنے لگی۔۔اور دادو کی ہنسی نے اسے سب کے درمیان شرمسار کر دیا تھا ۔۔وہ شرما کر ہاتھوں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

میں منہ چھپائے وہاں سے بھاگ نکلی تھی ۔۔زوار نے کن اکھیوں سے اسے وہاں سے جاتے دیکھا تھا۔۔۔

"چلو بھئی آج سے زوار اور مہر کا رشتہ بھی پکا سمجھو"!دادو نے اعلان کیا اور اقراء ممانی فائقہ ممانی کے گلے لگ گئیں ۔۔۔

"نایاب اب مہر تمہاری دیورانی بنے گی۔۔"زیبی نے ہنستے ہوئے نایاب کو کندھا مارا تھا ۔۔وہ بھی ہنس پڑی ۔۔ لیکن زوار پر نظر ٹکائے بیٹھی خاتونوں کا دل ٹوٹ گیا۔۔۔

پھر سب نے دعاؤں کے حصار میں اس جوڑے کو مبارک باد دی تھی جن کا ابھی ہی نکاح ہوا تھا۔۔بلال اور کنول ایک دوسرے سے شرمائے لجائے کھڑے سب سے دعائیں وصول رہے تھے۔۔بلال کی نظر تو محبوب پر پڑنے کی جراًت نہیں کر پا رہی تھی ۔۔ عجیب سا سرور سا حاصل زیست کا۔۔پہلو میں کنول تھی اور دھڑکنیں منتشر ہو رہی تھیں ۔۔

"مٹھائی کھلاؤ بھئی۔۔"!کہیں سے کھنکتی ہوئی کسی خاتون کی آواز سماعتوں میں پڑی تھی۔۔نایاب نے سامنے ٹیبل پر رکھی مٹھائی سے ایک ٹکڑا اُٹھا کر بلال اور کنول کا منہ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

میٹھا کیا تھا۔۔ اور پھر زمان اور شانی کو بھی لگے ہاتھوں مبارک دے کر ان کے منہ میں بھی مٹھائی رکھ دی۔۔۔

"ارے نایاب ذرا اپنے شوہر کو بھی کھلا دو مٹھائی".شانی کی شوخ آواز پر وہ چونکی تھی ۔۔اس کے پیچھے کھڑا ذکاء ان ہی کو مٹھائی کھلانے آگے آ رہا تھا ۔۔شانی کی زبان کی کھجلی پر کڑے تیوروں سے گھورا ۔۔وہ منہ زوار کے پیچھے چھپائے مسکراہٹ دبا گیا تھا ۔۔نایاب کو ان کے ہنسی مذاق میں اپنا ردعمل بھول گیا ۔۔ مسکرانے کی اچھی اداکاری کرتے ہوئے وہ وہاں کھڑے سب کے درمیان سے ہٹ آئی تھی ۔۔۔مڑ کر ایک نظر ذکاء کو دیکھا وہ اس کی سمت متوجہ نہیں تھا۔۔۔اس کے اندر کچھ بری طرح ٹوٹا ۔۔وہ تو ایک نظر کرم اس پر ڈالنے کو بھی تیار نہیں تھا ۔۔کیا فائدہ اتنی تیاری کا ۔ جب اس نے اس نظریے سے دیکھا بھی نہیں تھا اسے ۔۔۔وہ وہاں سے مایوس دل لیئے نکل آئی ۔۔اور پھر جانے کیوں اسے محسوس ہوا تھا وہ کسی کی نگاہوں میں قید ہو رہی ہے ۔اس کے بعد جب تک تینوں جوڑوں کو ایک ساتھ بٹھا کر رسومات ادا نہیں ہوئیں وہ مہمانوں کے انتظامات سنبھالنے میں مصروف رہی تھی۔۔بہت گرم جوشی سے ہر ایک کی آو بھگت کر رہی تھی

۔ہر ذمے داری بہت اچھے طریقے سے سنبھالی ہوئی تھی ۔۔اس کے بعد فوٹو سیشن شروع ہوا تھا۔۔ اور پھر سب نے اسے آوازیں لگائی تھیں ۔۔اس کا دل نہیں تھا وہاں جانے کا لیکن مہر اسے کھینچ کر لے گئی تھی ۔۔

"نایاب کہاں رہ گئی تھی۔۔؟"زرناب پھپھو نے بیٹی کو گھر کا تھا۔۔اسے اس وقت سب گھر والوں کے درمیان رہ کر رسومات میں شرکت کرنی چاہیے تھی ۔۔مگر وہ رسومات کے تمام ہونے تک غائب رہی تھی ۔اس نے کوئی جواب نہ دیا۔۔خاموشی سے سب کے ساتھ کھڑے ہو کر اس نے پھیکی سی مسکراہٹ کے دوران بہت سی تصاویر کھنچوائی تھیں ۔۔تینوں جوڑوں کے ساتھ بھی دو تین تصویریں بنوائیں اور پھر کسی کام کا بہانہ کر کے وہ اٹھنے لگی تھیں کہ فائقہ ممانی نے روک لیا۔۔

"نایاب تم اور ذکاء اپنا الگ سے بھی فوٹو سیشن کرا لو۔۔ جاؤ"!ان کی بات پر وہ غیر آرام دہ نظر آئی ۔۔انکار بھی نہ کر پائی اور اقرار کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں تھی ۔۔وہ جانا نہیں چاہتی تھی ۔۔

”ذکاء جاؤ جلدی سے تم بھی“!انھوں نے پاس سے گزرتے بیٹے کو بھی متوجہ کیا۔۔وہ فون پر مسیج ٹائپنگ میں مصروف وہاں سے گزر رہا تھا۔۔نایاب نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا ۔۔اور رخ موڑ لیا۔۔ جبکہ ذکاء نے ماں کی بات پر فوراً مسیج سینڈ کر کے فون چہرے کے سامنے سے ہٹایا تھا۔

”جی“! اس نے مؤدب سا کہہ کر فوٹوگرافر کو پکارا تھا۔۔نایاب نے ٹھٹک کر اسے دیکھا۔۔۔وہ مان کیسے گیا تھا۔۔حیرت سی حیرت تھی۔۔

اس کے بلاوے پر فوٹو گرافر آیا اور کیمرہ سیٹ کیا۔فائقہ ممانی انھیں مسکرا کر دیکھتی وہاں سے چلی گئیں ۔۔نایاب کی الگ حالت خراب ہوئی تھی۔۔۔سر جھکائے کھڑی رہی جب ذکاء کچھ اس کے قریب کھڑا ہوا تھا۔۔وہ جھجھک گئی۔۔

اور پھر فوٹوگرافر نے انھیں رومانٹک سے کپل پوز بتائے تھے ۔۔ جسے سنتے ہوئے نایاب کا چہرہ شرم سے لال پڑا تھا۔۔جبکہ ذکاء بھی گڑبڑا گیا تھا۔۔

”کچھ آسان سا بتاؤ بھئی۔۔یہ نہیں ہو پائے گا۔۔اتنے لوگ ہیں آس پاس“!ذکاء نے سنجیدگی کے لبادے میں اپنی شرمندگی اتار کر اسے ٹوکا تھا۔۔اصل میں اس کے بتائے گئے پوز پر وہ نایاب سے بھی خجل ہوا تھا۔۔

”اچھا ٹھیک ہے۔۔آپ ایک کام کریں بس ان کی کمر میں ہاتھ ڈالے اور کچھ اور پاس ہو جائیں ۔۔“فوٹو گرافر نے کچھ رعایت کی تھی۔۔بلکہ پہلے کے بتائے پوز سے کافی زیادہ رعایت کی تھی۔۔۔

”یہ کمر پر ہاتھ والا بھی ہٹائیں ۔۔“!ذکاء نے مزید رعایت طلب کی اور کچھ اس کے قریب کھڑا ہو گیا ۔۔نایاب کو جانے کیوں اس کا قریب ہونا اچھا نہیں لگا تھا ۔۔اور ویسے بھی جب ان کی علیحدگی طے تھی تو کیا ضرورت تھی دنیا والوں کے سامنے اس ڈرامے کی۔۔

”مجھے سیشن نہیں کروانا سوری“!وہ ناگواری سے فوٹوگرافر سے معزرت کرتی اچانک وہاں سے جانے لگی تھی کہ ذکاء نے اس کی کلائی پکڑ کر ایک جھٹکے سے موڑا تھا ۔۔وہ لڑکھڑائی تو بے اختیار ذکاء نے اسے کمر سے پکڑ کر سنبھال لیا تھا اور عین اسی نادانستہ بنے پوز پر فوٹوگرافر نے کلک کر کے ان کی سب سے بہترین فوٹو کیمرے میں قید کرلی تھی۔۔۔

"میں بھی کوئی شوق سے یہ سب نہیں کر رہا ماما کی خواہش تھی ہمارا الگ سے فوٹو سیشن ہو۔۔اور پھر کچھ وجہ مہمانوں کی بھی ہے۔۔جن کی نظر کب سے ہم دونوں پر ہے ۔۔۔میں مزید کسی کو باتیں بنانے کا موقع نہیں دینا چاہتا۔۔بہتر ہو گا تم بھی اس میں میرا ساتھ دو ۔۔اور اگر پہلے کی طرح ہی میرا تماشا لگانے میں انٹرسٹڈ ہو تو وہ بھی بتا دو۔۔یہاں آج تو لوگ بھی کافی زیادہ ہیں ۔۔تمہارے تماشے لگانے کا کوٹا اچھے سے پورا ہو گا ۔"وہ دانت پیس کر سرگوشیانہ لب و لہجے میں بولتا طنز کرنے سے باز نہیں آیا تھا ۔۔نایاب نے ملال سے اسے دیکھا ۔۔پہلے ہی اس ستم گر کی پکڑ نے کمر کی ہڈیاں چٹخا دی تھیں اس پر متضاد اس کے کاٹ دار جملے نے اس کا دل غم سے بھر دیا تھا۔۔۔وہ لب بھینچ کر ظاہر و باطن میں اٹھتی ٹھیس کو دباتی ہوئی کچھ نارمل ہوئی تھی ۔۔ذکاء نے ایک جھٹکے سے اسے چھوڑا اور اپنی شیروانی کو درست کیا۔۔

"واہ بہترین پوز "!فوٹوگرافر اپنی لی گئی تصویر کو سراہ رہا تھا۔۔اس کے بعد نایاب نے ناچاہتے ہوئے بھی خاموشی سے ذکاء کی مرضی اور فوٹوگرافر کی ہدایت پر تصاویر کھنچوائی تھیں ۔۔

فوٹو سیشن کے بعد کھانا کھایا گیا تھا۔۔اور پھر بالآخر رخصتی کا شور اٹھا تھا۔۔۔دلہنوں نے دل تھام لیئے۔۔۔رخصتی کی رسم ادا ہوتی اس سے پہلے ہی کوئی آتا ہوا اسٹیج کے سامنے کھڑا ہوا تھا۔۔میر ولا کا ہر فرد نا سمجھی سے کھڑا اس شخص کو دیکھنے لگا۔۔

"بابا"!اسٹیج پر بیٹھی فاریہ کے لبوں سے سکتے میں ڈوبی آواز نکلنے سے پہلے ہی دم توڑ گئی تھی۔۔جبکہ شانی کے اندر غصے کے ابال اٹھے تھے۔۔ولید سلطان وہاں کیوں آیا تھا ؟ فاریہ کی خوشیوں میں پیوند لگانے۔۔؟

باقی سب کے چہروں پر تناؤ پھیلتا گیا تھا۔۔

"آپ کو کس نے دعوت دی تھی یہاں آنے کی۔۔یہاں کسی کو آپ کی ضرورت نہیں ہے۔۔چلے جائیں یہاں سے۔۔۔کس نے بلایا آپ کو؟"سب سے پہلے شانی کھولتے ہوئے صوفے سے اٹھا تھا۔۔

"میں نے بلایا ہے شانی".ذکاء کی آواز پر سب نے تعجب سے اس کی سمت گردنیں موڑیں تھیں۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"لیکن کیوں ذکی ؟"شانی نے سخت ناگوار لہجے میں پوچھا تھا۔۔ فاریہ کا وجود تو ہلنے سے بھی قاصر تھا۔۔۔شانی نے اسے بالکل اب تک یہ بات نہیں بتائی تھی کہ وہ اس کے باپ کو ڈھونڈ چکا ہے ۔۔اور نہ ولید سلطان کو کہ فاریہ اسے مل چکی ہے۔۔۔وہ نہیں چاہتا تھا فاریہ اپنے کم ظرف باپ سے دوبارہ کبھی بھی ملے۔۔۔وہ اسے اس تکلیف سے بچانا چاہتا تھا جو آج وہاں بیٹھی فاریہ کے دل میں اٹھ رہی تھی۔۔۔وہ خوش نہیں ہوئی تھی۔۔ہاں مگر حیران تھی ۔بہت حیران ۔۔

"کیونکہ یہ تمہاری بیوی کا باپ اور تمہارا سسر ہے شانی ۔ ۔ اور اپنی بیٹی کو اپنے ہاتھوں سے رخصت کرنے کا پورا حق ہے انہیں ۔۔"

ذکاء نے سنجیدگی اور معاملہ فہمی سے کام لیا تھا۔۔۔گھر کے بڑے اور دادو چپ تھے۔۔وہ بس ذکاء کو سن رہے تھے ۔۔اور ذکاء سمجھدار تھا۔۔اس کے کسی عمل میں مصلحت ضرور ہوتی تھی ۔۔

”آج تک کونسے حق نبھائیں ہیں انھوں نے ذکی۔۔جو یہ حق اُنھیں میں دے دوں گا“.شانی کے کنپٹی سلگ اٹھی تھی ۔۔ذکاء کو اس شخص کو بلانے سے قبل اس سے پوچھ لینا چاہیے تھا ۔۔

”اس کا حق تم نہیں دو گے انھیں شانی۔۔فاریہ دے گی۔۔آج تک انھوں نے بیٹی کے کوئی حق ادا نہیں کیئے۔۔۔اسی لئے میں نے آج انہیں بلا لیا ہے کہ آخری حق پورا کر لیں۔۔ ورنہ اس سے بھی محروم رہ جائیں گے ۔۔اور پھر وہ اپنے کیئے پر شرمندہ بھی ہیں ۔۔انھیں احساس ہو گیا ہے ۔۔وہ بیٹی کے لئے اتنے دنوں سے تڑپ رہے تھے بے چین تھے۔۔مجھ سے دیکھا نہیں گیا تو میں نے انھیں سب سچ بتا دیا کہ فاریہ پہلے کی طرح اب بھی میر ولا میں ہے ۔۔وہ اگر چاہیں تو اسے رخصت کرنے آ سکتے ہیں ۔۔“ذکاء نے سبھاؤ سے سمجھایا تھا اسے۔۔شانی نے گلے سے پھولوں کی مالا نکال کر غصے سے ٹیبل پر پھینکی ۔

”نہیں ذکی۔۔یہ اگر اب چاہیں بھی تو فاریہ کو رخصت نہیں کر سکتے ۔۔ان کے پاس یہ حق بھی نہیں ہے۔۔اور نہ یہ اس حق کے قابل ہیں ۔۔میں انھیں اجازت نہیں دیتا کہ یہ

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اب میری بیوی سے کوئی بھی نامی تعلق رکھیں۔۔۔آج کے بعد فاریہ کی شکل بھی نہیں دیکھیں گے یہ۔۔" شانی بھڑک اٹھا تھا۔فاریہ ساکت بیٹھی رہی۔۔

"میرے خیال سے اس بات کا فیصلہ فاریہ کو کرنے دینا چاہیے۔۔یہ ان باپ بیٹی کی جنگ ہے شانی۔۔انھیں ہی لڑنے دو۔۔آخری فیصلہ بے شک فاریہ کا ہی ہو گا۔۔اگر وہ آج کے بعد ان سے کوئی تعلق نہیں رکھنا چاہے گی تو یہ بھی فاریہ کی مرضی ہو گی اور اگر آج وہ اپنے باپ کو دل بڑا کر کے معاف کر دیتی ہیں اور انھیں اپنی رخصتی کا حق دیتی ہے تو تم بیچ میں نہیں بولو گے شانی کیونکہ یہ لڑائی اسی کی تھی۔۔ختم بھی اسے ہی کرنا ہے۔۔۔وہ اپنے باپ سے تعلق رکھے یا توڑے یہ اسی کی مرضی ہونی چاہیے۔۔اس کے شوہر کی نہیں۔۔تم رکاوٹ نہ بنو۔۔اس کے فیصلے میں اس کا ساتھ دو۔۔" ذکاء نے سنجیدگی اور ٹھہراؤ بھرے انداز میں بات مکمل کی تھی۔۔۔شانی نے لب بھینچ لیئے۔۔ایک نظر ولید سلطان کو دیکھا وہ ہارے ہوئے جواری کی طرح سر جھکائے کھڑے حقیقت میں بہت شرمندگی کا شکار تھے۔۔وہ اچھے باپ نہیں بن پائے تھے۔۔مگر اب کوشش کرنا چاہتے تھے۔۔انھیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ایک موقع تو ملنا ہی چاہیے تھا۔سب گھر والے ذکاء کے عمل پر فخر محسوس کر رہے تھے۔۔اس نے بہت اچھا کام کیا تھا۔۔ آج کے دن باپ اور بیٹی کو ملوا دیا تھا۔۔

شانی نے نخوت سے سر جھٹکا اور رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا۔۔ذکاء خاموشی سے اسٹیج پر چڑھا اور زیبی کنول کے درمیان ہاتھ گود میں رکھے بیٹھی سر جھکائے بے آواز سسکتی فاریہ کے سامنے کھڑا ہوا۔۔۔

"فاریہ۔۔۔ !تم میری بہنوں کی طرح ہو۔۔ شروع دن سے میں نے تمہیں اپنی بہنوں کی جگہ پر رکھ کر سوچا ہے۔۔اور آج بھی وہی کیا ہے۔۔دیکھو فاریہ اگر آج تم اپنے بابا کو معاف کر کے انھیں ایک موقع دیتی ہو اپنی خطاؤں کو سدھارنے کا تو تمہارے اس درگزر کا بڑا انعام اللہ نے سوچ رکھا ہو گا ۔۔اور اگر آج تم انھیں یہاں سے نامراد لوٹا دیتی ہو تب بھی تم حق پر ہو گی ۔۔اس میں تم غلط بالکل نہیں ٹھہرائی جاؤ گی، خود کو جج مت کرنا۔ کیونکہ جنھوں نے تمہارے ساتھ برا کیا ہے انھیں سزا ملنی چاہیے ۔تم اپنی عدالت میں مقدمہ جیت جاؤ گی۔ مگر جو بھی فیصلہ کرو یہ ذہن میں رکھ کر کرنا کہ تمہارا باپ اپنے کیئے پر شرمندہ ہے۔۔ان سے جو بھی خطائیں ہوئی ہیں انھیں اس بات کا احساس ہے آج

۔۔وہ اس وقت بہت عاجز و بے کسی کا شکار ہیں ۔۔۔انھیں پچھتاوا ہے ۔۔ندامت ہے۔۔۔وہ اپنی غلطیاں مان چکے ہیں اور ان کا ازالہ کرنا چاہتے ہیں ۔۔اس میں اگر تم ان کا ساتھ دیتی ہو اور موقع بھی تو تم اللہ کی نظروں میں اس کے بہترین بندوں میں شامل ہو جاؤ گی۔۔معاف کرنے سے زیادہ مشکل معافی مانگنا ہوتا ہے ۔۔تم تو آج بھی آسانی پر کھڑی ہو فاریہ ۔۔ کہ تم معاف کرنے کے عمل پر ہو اور کوئی تم سے معافی مانگنے آیا کھڑا ہے۔۔اللہ نے تمہیں کتنا مارجن دے دیا ہے۔۔ہے کہ تمہیں معافی مانگنے والوں میں نہیں معاف کرنے والوں کی صف میں شامل کیا ہے۔۔اور یہ صفت اللہ پاک کی ہے۔۔۔اب سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا تمہیں اپنے عدالت کی سرخروئی چاہیئے یا اللہ کی ۔۔۔تم جو بھی فیصلہ کرو گی ۔میرے اور اپنے شوہر کے سمیت پورے میر ولا کو اپنے ساتھ کھڑا پاؤ گی ۔۔ ہم ہر فیصلے میں تمہیں ہی سپورٹ کریں گے۔۔"

ذکاء نے پر شفیق لب و لہجے میں فاریہ کو سمجھایا تھا۔۔فائقہ ممانی کے لبوں پہ مسکراہٹ در آئی ۔۔ان کا بیٹا بلا شبہ ایک بہترین شخص تھا۔۔کاش وہ بھی اس بات پر عمل کرے اور نایاب کو معاف کر سکے ۔پورے میر ولا کو اس پر ناز تھا ۔۔دادو کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

۔۔ان کے پوتے ان کی پرورش کا صحیح استعمال کرتے تھے ۔۔کہ ان کا ہر عمل ان کا خون سیروں بڑھا دیتا تھا۔۔۔

وہ اسے سنجیدگی سے دیکھ کر اٹھا اور اسٹیج سے اتر گیا ۔۔فاریہ نے لبالب بھری آنکھیں اٹھا کر عین سامنے کھڑے باپ کو دیکھا تو آنسوں بھل بھل کر اس کی رخساروں پر بہہ نکلے۔۔شانی نے مڑ کر اسے دیکھا ۔اس کے ہونٹ کپکپا رہے تھے ۔وہ کچھ کہہ نہیں پا رہی تھی ۔ شانی نے غصہ ضبط کر لیا تھا۔۔ صرف اور صرف فاریہ کے لئے ۔۔وہ اس کے فیصلے میں اپنے غصے کی رکاوٹ نہیں ڈالنا چاہتا تھا ۔۔فاریہ نے ایک لاچار نظر اس پر ڈالی اور شانی نے نرمی سے مسکرا کر اسے خاموش سے تسلی کرا دی ۔۔اور بس فاریہ کا ضبط ٹوٹ گیا تھا ۔۔وہ ایک دم اٹھی اور اسٹیج سے اترتے ہوئے باپ کی آغوش میں سمٹ گئی تھی۔۔۔ولید سلطان بھی بیٹی کو اپنی پر شفقت اور محفوظ پناہ میں سمیٹ کر رو دیئے۔۔۔بڑا ہی جذباتی سا منظر تھا ۔۔۔ باپ بیٹی کا ایسا دل سوز ملاپ سب کی آنکھوں میں نمی اتار گیا تھا ۔۔وہ معافی تلافی کرتے رہے تھے اور فاریہ ان کے جڑے ہاتھ پکڑ کر سر نفی میں ہلاتی روتی جا رہی تھی۔۔۔ایک اور بچھڑا ہوا رشتہ تھا جو سنور گیا تھا ۔۔دادو اور تینوں

ماموں آگے آئے اور ولید سلطان سے بغل گیر ہوئے تھے۔۔جب فاریہ نے انھیں معاف کر دیا تھا تو ان سب کا حق بنتا تھا انھیں عزت و احترام دینا۔۔۔پھر دادو نے شانی کو اشارہ کیا تھا۔ وہ سر جھکا کر اسٹیج سے اترا اور پاس چلا آیا۔۔ولید سلطان نے اس گلے سے لگا کر ڈھیروں دعائیں دی تھیں۔۔اب وہ دونوں بازوؤں کے حلقے میں شانی اور فاریہ کو لپٹائے کھڑے تھے۔۔۔دادو نے پھر فوٹوگرافر کو بلوا کر ولید سلطان کے ساتھ ان کی تصاویر بنوائیں اور پھر رخصتی کا وقت بھی آن پہنچا تھا۔۔جو پہلے ہی ایک گھنٹہ لیٹ ہو چکی تھی۔۔ تینوں دلہنوں کی رخصتی کی رسم ادا کی گئی تھی۔۔سب ہی خوش و خرم تھے۔۔۔میر ولا کے کونے کونے میں خوشیاں رقصاں تھیں۔۔دلہنوں کے الگ گھر تو تھے نہیں ۔۔ تبھی گاڑی میں بٹھا کر محلے کا ہی ایک چکر لگایا گیا تھا۔۔۔یہ آئیڈیا بھی زوار کا تھا ۔۔اب یہ کیا بھئی کہ رخصتی کے نام پر نیچے سے اوپر کمروں میں پہنچا دیا جائے ۔۔ تھوڑا تو ہلا گلا ہونا چاہیے تھا ۔۔اس کے بعد بڑے ہی جوش و خروش سے ایک ساتھ تین گاڑیاں میر ولا میں داخل ہوئیں تھی اور مہمان حضرات دروازے پر ہی ان کا پرجوش استقبال کرنے کے لئے پھولوں کے تھال لیئے کھڑے نظر آئے تھے ۔ان کے گاڑی سے نکلتے ہی سب نے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

پھولوں کی برسات کر دی اور تینوں جوڑے چاہتوں اور امنگوں کے دم بھرتے ہاتھوں میں ہاتھ دیئے مسکراہٹوں اور خوشیوں کے ساتھ اندر داخل ہوئے تھے۔۔۔بچی رسموں کی ادائیگی کے بعد دلہنوں کو ان کے کمروں میں پہنچا دیا گیا تھا ۔۔۔اور مہمانوں نے بھی رخصت لی تھی ۔۔میر ولا کے مہمان تو تھکے ہوئے تھے۔۔فوراً کمروں میں سونے گھس گئے ۔۔سارا شور شرابا تھا اور ہال خالی رہ گیا ۔۔۔اور ہال کے وسط میں کھڑی نایاب بھی۔۔ وہ بہت تھک چکی تھی۔۔ صبح سے کسی مشین کی طرح تو مہمانوں کا خیر مقدم کر رہی تھی۔۔ اب تھکنا تو بنتا تھا۔۔۔ میر ولا کے مکین بھی تھکے ہارے کمروں میں گم ہو گئے تھے۔۔۔پورے ہال کی کچھ لائٹس بند ہو گئی تھیں ۔۔اب کہیں کہیں کی جلتی لائٹوں کی مناسب سی روشنی ہال میں پھیلی ہوئی رات کی خاموشی کو واضح کر رہی تھی ۔۔ایسی ہی ایک خاموشی اس کے اندر بھی اتری ہوئی تھی ۔۔میلوں تک پھیلی گمنام خاموشی۔۔ نایاب نے گردن موڑ کر میر ولا کو دیکھا ۔۔وہ شاید اب یہاں سے چلی جاتی۔۔ کہیں بہت دور۔۔۔ ذکاء سے علیحدگی کے بعد وہ کیسے اب یہاں رہ سکتی تھی ۔۔ اس نے سوچ لیا تھا وہ ماں کو لے کر یہ گھر چھوڑ دے گی ۔۔سب کچھ سارے رشتے پیچھے چھوڑ دے گی۔۔جو

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سناٹے اس کے اندر باہر پھیلے ہوئے ہیں انھیں وہ ابھی زندگی کا حصہ نہیں بنانا چاہتی تھی ۔۔وہ ذکاء کی زندگی سے چلی جائے گی۔۔تاکہ وہ اپنی مرضی کی لڑکی کے ساتھ اپنی زندگی کی نئی شروعات کر سکے ۔۔وہ اس کی راہ کا کانٹا تھی۔ اور وہ اب اس کانٹے کو نکال باہر کرنا چاہتی تھی ۔۔ہاں اسے سب کچھ بھلانے میں وقت لگے گا۔۔مگر وہ جانتی تھی ایک دن وہ یہ بھی کر لے گی۔۔۔ کچی عمر کی محبت تھی ذکاء سے اسے۔۔اور یہ مسئلہ اس کا اپنا تھا ۔۔ذکاء کا تو نہیں ۔۔اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔اسے بھی پورا حق ہے اپنی مرضی کا ہمسفر چننے کا ۔۔۔وہ تو بلا وجہ ہی اس پر تھوپ دی گئی تھی ۔۔اس نے گردن اٹھا کر اوپر ان تین کمروں کی سمت دیکھا تھا۔۔جن کے اندر بیٹھی دلہنیں کتنی خوش قسمت تھیں۔۔اور کتنے پیار کرنے والے شخص اللہ نے انھیں عطا کیئے تھے۔۔۔پتا نہیں ان کی کونسی نیکی کا یہ اجر تھا۔۔۔نایاب تو سب کی خدمت گزاری کر کے بھی ان جیسی قسمت نہیں پا سکی تھی۔۔۔اس نے استہزاء سے خود پر ہنس کر سر جھٹکا اور اس خالی ہال میں صوفے کے کنارے لگ کر بیٹھ گئی۔۔۔نیند تو ابھی نہیں آنی تھی۔۔وہ ہاتھوں کو پھیلا کر یونہی ہلکی روشنی میں لکیروں میں اپنی آسانیاں تلاشنے لگی۔۔

....

پورا روشن و چمکتا چاند سیاہ آسمان کی وسعتوں میں جگمگاتا بہت حسین لگ رہا تھا ۔۔وہ ٹیرس پر شیروانی تبدیل کر کے آرام دہ سفید سوٹ میں ملبوس کھڑا چہرہ اُٹھائے اس چاند کے سحر میں کھویا ہوا تھا ۔۔اسے بچپن سے ٹیرس پر کھڑے ہو کر چاند کی خوبصورتی کو سراہنا پسند تھا ۔۔۔ پورا چاند اس کی کمزوری تھا۔ وہ چاہ کر بھی اس سے نگاہ نہیں ہٹا پاتا تھا ۔۔ ٹھنڈی مدھم ہواؤں کے سنگ یہ سماں اس کی تھکاوٹ زائل کر دیتا تھا۔۔آج وہ واقعی میں بہت تھک چکا تھا۔۔اور اسے خوشی اس بات کی تھی کہ آج اس کے تینوں بھائیوں کی زندگی بھی نئے سرے سے شروع ہو گئی تھی۔۔اور فاریہ نے بھی باپ کو معاف کر کے اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا تھا ۔۔وہ خوش تھا اس نے باپ بیٹی کو ملا دیا تھا۔۔۔انسان جب کوئی بھی نیک کام اللہ کی رضا کے لیے کرتا ہے تو ایسے ہی اس کے اندر خوشی بھر دی جاتی ہے۔۔ قلبی سکون سے اسے نواز دیا جاتا ہے ۔۔وہ خوش تھا اور مطمئن بھی۔۔ مگر کچھ تو تھا جو پھر بھی دل میں کھٹک رہا تھا ۔۔جانے کیا؟ وہ سوچنے پر مجبور ہو گیا تھا کہ تبھی اسے پیچھے سے ایک کھنکھار نے چونکایا تھا۔۔وہ ٹھٹک کر پلٹا تو پیچھے زوار کے ساتھ تینوں

دولہے بھی کھڑے تھے۔۔ٹیرس کے دروازے کے درمیان ایک لائن سے سینے پر ہاتھ باندھے کھڑے میر ولا کے چاروں پوتے اسے تیکھی نظروں سے گھور رہے تھے ۔۔انھیں اس وقت وہاں دیکھ وہ حیران ہوا تھا۔ کلائی موڑ کر ٹائم دیکھا رات کا ایک بج چکا تھا۔۔

”زوی تم ابھی تک سوئے نہیں ۔۔ صبح کالج ہے نا تمہارا ۔۔۔؟“اس نے بڑے بھائیوں والی سختی دکھائی تھی۔۔

”اور تم تینوں کو اس وقت اپنے کمروں میں ہونا چاہیے ۔۔ “!اس کے بعد اس نے زمان ،شانی اور بلال کو گھورا تھا۔ انھوں نے آپس میں کچھ ذو معنی تبادلے کیئے اور پھر زمان پہلے آگے آیا تھا ۔۔

”ہمارے ساتھ اس وقت تمہیں بھی اپنے کمرے میں ہونا چاہیے تھا ۔۔ “ اس نے ہلکے پھلکے انداز میں کہا۔۔

”مجھے تو نیند ابھی نہیں آ رہی تھی اور پھر میں یہاں چاند دیکھنے چلا آیا ۔۔دیکھو تو کتنا خوبصورت ہے۔۔“اس نے کندھے اچکا کر میکانکی سے جواب دیا تھا ۔۔

”حیرت ہے۔۔اپنے ذاتی چاند کو چھوڑ کر تم یہاں اس چاند کو دیکھ رہے ہو جو سب کے لیے چمکتا ہے ۔۔سب کے لئے ایک سا رہتا ہے ۔۔ہر کسی کا ہے۔۔اور تم اپنے چاند کی چمک کو نظر انداز کر کے یہاں کھڑے ہو اس چاند کو سراہنے کے لئے۔“ یہ شانی تھا جو استہزائیہ ہنستے ہوئے اس کے سامنے آن رکا تھا۔۔

”مطلب میں سمجھا نہیں ۔۔میرا ذاتی چاند کونسا ہے۔۔“ذکاء نے سر نفی میں ہلا کر نا سمجھی سے پوچھا تھا۔۔

”نایاب کی بات کر رہے ہیں ہم “.بلال بھی پاس آیا تھا ۔۔اور ذکاء ایک دم ٹھٹکا تھا۔۔

”نایاب کی؟“اس نے زیرِ لب دہرایا۔۔۔

”جی بھائی ۔۔نایاب کی“.زوار نے اس کے سوال پر مہر لگاتے ہوئے مضبوط انداز میں اسے دیکھا تھا ۔۔ذکاء نے لب بھینچ لیئے ۔۔۔

”اب کیا کرنا ہے ذکاء تم نے ۔نایاب کو غلط فہمی تھی جو دھل گئی۔۔اب کس بات کی ناراضگی ہے تم دونوں میں؟“زمان نے سنجیدگی سے پوچھا ۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”کوئی ناراضگی نہیں ہے زمان۔۔سب ٹھیک ہے۔۔“اس نے بلا وجہ ہنستے ہوئے کندھے اچکا دیئے تھے ۔۔

”سب ٹھیک نہیں ہے ذکاء ۔۔بس کر دو یہ ڈراما ۔۔تم اپنے دل کی بات شروع سے کسی کو نہیں بتاتے ۔ تمہاری شخصیت ایسی ہے کہ چاہ کر بھی کوئی تمہارے اندر نہیں اتر سکتا ۔۔یا تم اترنے ہی نہیں دیتے ۔۔۔کوئی تمہیں آج تک جان نہیں سکا۔۔جس بات کا اندازہ لگاتے ہیں سب تم اس کا کچھ الٹ ہی کر گزرتے ہو۔۔۔تو آج ہم سب تم سے پوچھنے آئے ہیں تم کیا چاہتے ہو۔۔؟“

”میں کچھ نہیں چاہتا ۔۔تم سب بے فکر رہو اور اپنی نئ زندگی کو انجوائے کرو۔۔“!

اس نے ذمان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا تھا ۔۔

”بھائی آپ کیا کسی اور سے محبت کرتے ہیں ؟“زوار نے متشبہ انداز میں اچانک پوچھ لیا تھا ۔۔ذکاء اس سوال پر ساکت رہ گیا ۔۔سب اس کے چہرے پر کھوج لگانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔

"نہیں۔۔کوئی اور عورت میری زندگی میں نہیں ہے زوی۔۔۔ اس بات سے بے فکر رہو ۔۔"!اس نے صاف گوئی سے کہا تھا۔۔

"تو پھر کیا مسئلہ ہے تمہارا ۔۔تم نایاب کے ساتھ رہنا نہیں چاہتے ؟"شانی جھنجھلا گیا تھا ۔۔وہ کوئی سیدھی بات نہیں پکڑاتا تھا۔۔وہ شروع سے اپنی شخصیت میں سب کو الجھا کر گھما دیتا تھا ۔۔ اور خود مطمئن ہو کر نکل جایا کرتا تھا ۔۔

"نہیں اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے ۔۔اور اس متعلق ابھی میں نے کچھ سوچا نہیں ۔۔جب سوچوں گا تو تم سب کو پتا چل جائے گا ۔۔اور شانی میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں ۔۔مجھے اچھا لگا تم لوگوں نے میری فکر کی۔۔ مگر نایاب میری بیوی ہے اور میں چاہتا ہوں ہمارے ذاتی معاملات میں کوئی بھی مداخلت نہ کرے۔۔ مُجھے آگے اپنے اور اس کے ساتھ کیا کرنا ہے یہ میرا کام ہے سوچنا۔۔۔اور میں ابھی وہی سوچنے کی کوشش کر رہا تھا ۔۔کوئی یہ مت سوچیں کہ میرے اور نایاب کے درمیان فاصلے اس کی وجہ سے آئے ہیں ۔۔ میں یہ بات صاف کر دینا چاہتا ہوں کہ اس میں کسی کا کوئی قصور نہیں ہے ۔۔ہمارے درمیان فاصلے شروع سے ہیں ۔۔ اور وہ کیوں ہیں یہ سوچنا میرا کام ہے۔۔اور میں اس بات کی

پیورٹی دیتا ہوں بہت جلد میں کسی فیصلے پر پہنچ کر تم سب کو اس ٹینشن سے چھٹکارا دلا دوں گا ۔۔۔" اس نے بڑے ہی ٹھہرے ہوئے انداز میں ان چاروں کو دیکھ کر تسلی کرائی تھی۔۔وہ ناخوشی سے ایک دوسرے کو تکنے لگے ۔۔۔

"چلو بھئی جیسے تمہاری مرضی ۔۔۔تم یہاں پر بھلے سے ساری رات کھڑے ہو کر دیکھو یہ چاند ۔۔۔ بھئی ہمیں تو ہمارے چاند بڑے عزیز ہیں۔ تمہیں ہی اب جب اپنے چاند کی قدر نہیں ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں ۔۔"شانی اسے جتاتے ہوئے انداز میں کہتا سر جھٹک کر وہاں سے چلا گیا تھا۔

"تم بہت غلط کر رہے ہو نایاب کے ساتھ ۔۔میں بس یہی کہوں گا کہ تم کوئی جلدی سے فیصلہ کرو اور اسے اس بے معنٰی رشتے سے آزاد کر دو۔اس کی بھی ذہنی اذیت ختم ہو اور وہ خوش رہ سکے ۔۔تم نے شاید اس کی حالت پر غور نہیں کیا۔۔صدیوں کی بیمار لگ رہی ہے وہ زکی !تم ہر بات میں شروع سے ہی پرفیکٹ رہے ہو۔۔ہم سب کو تم پر ناز ہے۔۔مگر افسوس تم اس معاملے میں زیرو رہ گئے ۔۔ اس کے جذبات بھی سمجھو زکی۔۔اسے اتنا مجبور مت کرو کہ وہ زندگی گزارنا بھی چھوڑ دے ایک دن۔۔۔اگر تمہیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اس سے محبت نہیں ہو پا رہی تو میں دعا کروں گا تمہیں اس سے محبت ہو جائے ۔۔" زمان اس کو ملامت کرتا شانی کے پیچھے ہی وہاں سے نکلتا چلا گیا ۔۔

"اگر آپ کو ایسا ہی کرنا تھا بھائی تو پھر آپ کو نایاب سے شادی بھی نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔کیوں کر دی اس کی زندگی برباد ۔۔ نکاح ٹوٹ گیا تھا نا اس کا۔۔دادو خاندان میں کسی سے بھی اس کی شادی کرا دیتے ۔۔کم از کم آج وہ مکمل اور خوشحال زندگی تو گزار ہی رہی ہوتی ۔۔اسے کوئی قدر کرنے والا اسے سمجھنے والا شوہر ملتا ۔۔ آپ بہت اچھے ہیں بھائی مگر آپ نے نایاب کے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔"زوار ملال سے اسے کہتا دل برداشتہ ہو کر چلا گیا تھا ۔۔وہ سر جھکائے کھڑا سنتا رہا ۔۔

"ذکی مجھے نہیں پتا تمہارے دل میں کیا ہے۔۔مگر میرا دل کہتا ہے تمہارا دل جب فاریہ کے لئے اتنا اچھا سوچ سکتا ہے تو نایاب تو پھر بھی تمہارے نکاح میں ہے تم اس کے لئے بھی اچھا ہی سوچو گے۔۔۔ بس میری اس امید کو توڑنا مت۔۔اور اس کے ساتھ اب مزید کچھ برا مت کرنا۔ ۔" بلال اس سے التجا کرتے ہوئے پلٹ گیا تھا ۔۔پیچھے تنہا ٹیرس پر وہ اکیلا سر جھکائے کھڑا رہ گیا ۔۔

•••••••••••••

"نایاب تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟"فائقہ ممانی ماموں کے لئے چائے بنانے واپس اتری تھیں جب انھیں وہ صوفے پر سمٹ کر بیٹھی نظر آئی۔۔

"جی ممانی ویسے ہی بیٹھ گئی تھی۔"اس نے صوفے کو چھوڑتے ہوئے اٹھ کر ان کو جواب دیا تھا۔۔فائقہ ممانی کے چہرے پر کچھ سختی اتری۔

"نایاب اس طرح کونوں کھدروں میں بیٹھنا چھوڑ دو۔۔گھر مہمانوں سے بھرا ہوا ہے ۔۔سب دیکھ کر سوال کرتے ہیں کہ تمہیں کیا مسئلہ ہے۔۔تم خوش نہیں ہو۔۔کم از کم باہر والوں کے سامنے تو خوش رہو۔۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے گھر آئے مہمان تمہیں اور ذکاء کے رشتے کو لے کر کتنی باتیں بنا رہے ہیں۔۔"وہ چل کر اس کے پاس آئیں ۔۔نایاب نے خجالت سے سرخ پڑتا چہرہ جھکا لیا۔

"جی میں آئندہ خیال رکھوں گی اور کوشش کروں گی کسی کو باتوں کا موقع نہ دوں۔۔"وہ یہی کہہ سکی تھی۔۔ان کے چہرے کی سختی کچھ کم ہوئی۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"بہتر۔۔اب جاؤ اپنے کمرے میں۔۔" انھوں نے حکم جاری کیا اور وہ لب کچلتی ہوئی ان کی سرعت سے نکلی اور سیڑھیاں چڑھ گئی ۔۔وہ اسے نیچے کھڑے ہوئے ہی تب تک تکتی رہیں جب تک اس نے تمام سیڑھیاں چڑھ نہ لیں۔۔اور پھر جب اس کا رخ انھوں نے اپنے کمرے کی سمت مڑتا دیکھا تو پھر سے ان کے چہرے کا تناؤ بڑھتا گیا۔۔

"نایاب میں نے کہا اپنے کمرے میں جاؤ "!انھوں نے کھنچاؤ بھرے سرد تاثرات لیئے اسے بلند آواز لگائی تھی۔۔وہ ٹھٹک کر رکی۔۔مڑ کر نیچے سیڑھیوں کے کنارے پر ایستادہ انھیں دیکھا۔۔

"جی میں اپنے ہی کمرے میں جا رہی ہوں ۔۔"اس نے سادگی سے جواب دیا۔۔انھوں نے آنکھیں میچ کر اس کی معصومیت پر کچھ ضبط کیا تھا۔۔اور واپس سیڑھیاں چڑھ کر اس کے پاس آئیں ۔۔وہ سوالیہ نظروں سے انھیں ہی دیکھ رہی تھی ۔

"نایاب اپنے کمرے میں یعنی اس کمرے میں جاؤ جس میں بیاہ کر لائی گئی تھی۔۔اپنے شوہر کے کمرے میں ۔۔۔سب اس وقت گھر میں موجود ہیں میں اب نہیں چاہتی کہ کوئی اس بات پر ایشو بنے۔۔ آج سے تم ذکاء کے ساتھ ہی رہو گی۔۔تم دونوں میں کیا معاملہ چل

رہا ہے اسے بات کر کے ختم کرو بیٹا۔۔ اس طرح الگ کمروں میں رہنے سے میاں بیوی کے معاملات نہیں سنبھلتے ۔۔اور تم بیوی ہو ذکاء کی ۔۔وہ نہیں جھک رہا تو تم جھک جاؤ ۔۔۔عورتوں کے لئے اکڑ ایک حد تک ہی اچھی لگتی ہے نایاب۔۔۔ہاں ٹھیک ہے عورت ناز سے بنی ہے اور اس کا شوہر سے ناراض رہنا اس امید پر کہ شوہر اسے منائے ۔۔اس کا حق ہے ۔۔مگر جہاں بات بن نہ رہی ہو وہاں اپنا گھر بچانے کے لئے تمہیں اگر آج جھکنا پڑ رہا ہے تو جھک جاؤ اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔۔۔شادی کو ابھی ایک ماہ ہوا ہے ۔۔ابھی ہی تو زندگی کے اتار چڑھاؤ دیکھنے ہیں تم لوگوں نے ۔۔۔اور یقین جانو آج جھک جاؤ گی نا تو اگلی ساری زندگی وہ تمہیں جھکنے نہیں دیگا۔۔وہ میرا بیٹا ہے۔۔میں جانتی ہوں اسے۔۔جو کسی غیر لڑکی کے حق کے لئے اٹھ سکتا ہے،اس کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونے دیتا وہ اپنی بیوی کے ساتھ نا انصافی نہیں کرے گا۔۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی تھی نا۔۔وہ تو کب سے صاف بھی ہو گئی ۔پھر اب کیا مسئلہ ہے تم دونوں کا۔۔۔میں اب مزید کوئی فضول کی ناراضگی نہیں دیکھوں گی تم دونوں کی ۔حد ہو گئی اتنے دنوں سے برداشت کر رہی ہوں کہ آج خود ہی ٹھیک ہونگیں کل ہونگیں ۔۔دیکھتے دیکھتے ہی یہ دن آن پہنچا ہے

کہ رشتے داروں کی زبانیں کھل گئی ہیں ۔۔ یہ ذکاء مجھے ملے صبح اس کے بھی کان کھینچتی ہوں میں۔۔"وہ درشت انداز میں آبرو چڑھا کر کبھی نرمی تو کبھی گرمی سے نایاب کو سمجھا رہی تھیں ۔۔گھر کے باقی بیٹے اپنی نئ زندگی کو شروع کر چکے تھے ۔۔ان کا لخت جگر کیوں ایسے ہی رہتا۔۔انھوں نے اس کے تعلق کو بھی سنوارنا تھا ۔ تبھی آج وہ سوچ کر بیٹھی تھیں نایاب کو سمجھانے کا۔۔اور شو مئی قسمت نایاب انھیں تنہا یہاں مل گئی تھی تو فوراً اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنا دیا تھا ۔۔وہ سر جھکائے سنتے ہوئے کھڑی رہی۔۔ہاں ٹھیک ہے اس کی غلطی تھی ۔۔وہ معافی مانگنا چاہتی تھی مگر وہ اس تعلق کو بنائے رکھنے کے لئے اس کے سامنے جھکنا اور گڑگڑانا نہیں چاہتی تھی ۔۔وہ کیوں اس کی زندگی میں زبردستی داخل ہو جب وہ اس کو اپنے ساتھ رکھنا ہی نہ چاہتا ہو تو۔۔وہ بس معافی مانگ کر بات ختم کر دے گی۔۔جھکے گی نہیں ۔۔اس نے عہد کیا تھا اور پھر سر اثبات میں ہلا کر وہ ذکاء کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی ۔۔فائقہ ممانی نے اسے جاتے دیکھا اور مطمئن ہوتی واپس کچن میں جانے کا ارادہ کر سیڑھیاں اتر گئیں ۔۔

....

شانی نے کمرے میں قدم رکھا تو فاریہ کو بستر پر اپنا منتظر پایا۔۔اس کے دل میں مسرت اتر گئی اور ڈھیروں سکون بھی ۔۔ وہ چلتا ہوا گلے سے شیروانی کا دوپٹہ کھینچ کر نکالتے ہوئے اس کے پاس آ بیٹھا۔۔بے خودی کے عالم میں اس نے سمٹی بیٹھی فاریہ کا گھونگھٹ الٹا ۔۔تو اس کی جھکی پلکوں میں ارتعاش سا جھلکا۔۔اس خوبصورت پلکوں کی لرزش پر شانی نے محبت سے مسکراتے ہوئے اس کی پیشانی پر لب رکھے تھے۔۔ فاریہ کے اندر اتنے پیارے انداز پر سکون سا پھیل گیا ۔۔آنکھیں بند کر کے اس نے کتنی ہی دیر اپنی پیشانی سے لگے شانی کے لبوں کی خراجِ تحسین محسوس کی تھی۔۔وہ پیچھے ہٹا اور جیب سے انگوٹھی کا باکس نکال کر اسے کھولا۔۔اور اس میں سجی ڈائمنڈ رنگ چاہت کا بھرپور اظہار کرتے ہوئے فاریہ کے ہاتھ میں پہنا دی ۔۔اس نے مسکراتے ہوئے رنگ کو اپنی انگلی میں سجا دیکھ کر ستائشی انداز میں سراہا تھا۔۔

"کیسی لگی ؟"اس نے کہنی کے بل اس کی سرعت میں گرتے ہوئے دلفریبی سے اس کے خوبصورت چہرے کا محاصرہ کیا تھا۔فاریہ نے محبت سے گردن موڑ شانی کو دیکھا۔۔

"بہت خوبصورت اور اس سے بھی زیادہ خوبصورت اسے دینے کا آپ کا انداز تھا۔۔"اس نے کھلے دل سے تعریف کی تھی ۔۔وہ بے اختیار مسکرا اٹھا۔۔پھر اس نے فاریہ کا نازک ہاتھ پکڑ کر لبوں سے لگایا تھا ۔۔وہ جھینپ گئی۔۔پھر ایک دم فاریہ کچھ پریشان سی ہوئی تھی ۔۔

"شانی آپ کو برا تو نہیں لگا نا میرا ۔۔آپ کی اجازت کے بنا میں نے بابا کو معاف کر دیا۔۔آپ سے پوچھا تک نہیں ۔۔"کب سے دل میں کھٹکتی بات پوچھ لی تھی۔۔وہ مسکرایا ۔۔

"نہیں بالکل نہیں ۔۔یہ تمہارا اپنا فیصلہ تھا فاریہ ۔۔اس میں تم خود مختار تھی۔۔تم نے جو بھی کیا اچھا کیا ۔۔ مجھے خوشی ہوئی دیکھ کر کہ تم بڑے دل کی لڑکی ہو۔۔سب کو معاف کرنے کا حوصلہ رکھتی ہو ۔۔ اور ویسے یہ میرے لئے بہت اچھا ہے۔" شانی اٹھ کر بیٹھتے ہوئے مزے سے بولا۔۔وہ الجھی ۔۔

"مطلب؟"

”اگر کبھی میں نے کوئی غلطی کی یا تمہارا دل دکھایا تو تم مجھے بھی بڑی آسانی سے معاف کر دیا کرو گی۔۔۔“وہ شرارت سے کہتے ساتھ اس کی گھوریوں کو دیکھ بے اختیار قہقہہ لگا گیا تھا۔۔فاریہ نے شریر مسکراہٹ سے اسے گھورا تھا۔۔

”آپ ایسا بالکل نہیں کر سکتے۔۔۔“اسے بڑا اعتبار تھا۔۔

”کیوں نہیں کر سکتا۔۔؟“وہ دلچسپی سے پوچھنے لگا۔

”کیونکہ آپ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں“.اس نے سامنے بیٹھے شانی کے سینے پر اپنا نازک حنائی ہاتھ رکھ کر بڑے مان سے کہا تھا۔۔اس نے محویت سے اسے دیکھا اور پھر بولا۔۔

”فاریہ میں نے کل تمہارا ایڈمیشن کرانا ہے کالج میں۔۔میں چاہتا ہوں تم اپنی پڑھائی مکمل کرو۔۔“!اس کی اچانک بات پر فاریہ حیران ہوئی تھی۔۔اسے آگے تعلیم حاصل کرنے کا شوق تھا۔۔

”کیا سچ میں؟“وہ خوشی سے بے قابو ہوئی تھی۔۔

سچ میں۔۔اب تمہیں آگے پڑھنا ہے اور وہ کرنا ہے جو تم کرنا چاہتی تھی ۔۔"اس نے نرمی سے کہا اور وہ بے اختیار نم پلکوں پہ موتی رکھ اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔۔

"شکریہ آپ کا"!شانی نے مسکراتے ہوئے اس کا نازک سراپا اپنے سینے میں بھینچ لیا تھا۔ ۔ فاریہ کے لئے شانی جانے اس کی کس نیکی کا اجر تھا ۔۔وہ جتنا شکر ادا کرتی کم تھا۔۔۔

....

کنول کھڑکی کے سامنے کھڑی آسمان پر چمکتے پورے چاند کو دیکھ رہی تھی۔۔کتنا سکون تھا اب اس کی زندگی میں ۔۔۔بہت سے اتار چڑھاؤ کے بعد اب اس کی زندگی کو روانی ملی تھی۔۔بلال نے ہلکی سی دستک دی تو اس کے دل پر لرزا طاری ہوا ۔۔وہ اندر داخل ہوا تو کنول نے بنا پلٹے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔شرم و حیا کا ایسا رنگ چہرے پر اترا ہوا تھا کہ بلال کی سمت دیکھنا دنیا کا سب سے مشکل کام لگ رہا تھا ۔۔وہ چل کر اس کے پیچھے آ رکا۔۔اس کے بالکل قریب ۔اتنا کہ اگر وہ مڑتی تو اس سے ٹچ ہو جاتی ۔۔بلال نے عقب سے اس کے سر پر ٹنگے سرخ دوپٹے پر لب رکھے ۔۔وہ سانس روک گئی۔۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟"عقب سے اس قیمتی سرمائے کو اپنے مضبوط حلقے میں سمیٹتے ہوئے اس نے ٹھوڑی اس کے سر پر ٹکاتے آسمان کو دیکھا تھا۔

"چاند کو ۔۔بہت خوبصورت ہے نا"۔کنول نے بمشکل اس کے سوال کا جواب دیا تھا۔۔جھجک بہت زیادہ تھی۔۔

"ہمم۔۔۔بہت خوبصورت ہے میرا چاند"!بلال نے آسمان سے نگاہ ہٹا کر اس کا رخ اپنی جانب موڑا اور اس کی ٹھوڑی تھام کر چہرہ اٹھائے اس کی تعریف کی تھی۔۔وہ بے اختیار مسکرا اٹھی ۔۔حیا کے رنگ اس کے چہرے پر اترے تھے ۔بلال مبہوت ہو گیا ۔کچھ لمحے ان دونوں کے درمیان رکے رہے تھے۔۔

"یہ میں آپ کے لئے لائی تھی"۔کنول نے کھڑکی پر رکھا ڈبہ اٹھا کر اس کی خمار شدہ آنکھوں کے سامنے کیا تھا۔۔وہ اس کی حسن میں کھویا ہوا تھا۔۔اچانک چونکا ۔

"کیا ہے یہ۔۔میں نے تو سنا تھا بس شوہر ہی بیویوں کو منہ دکھائی کا تحفہ دیتے ہیں ۔۔میں پہلا شوہر ہوں جس کو بیوی نے منہ دکھائی دی ۔"اس کے ہاتھ سے باکس پکڑ کر اس نے مذاقاً اسے چھیڑا تھا۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"یہ منہ دکھائی نہیں ہے۔۔آپکو یاد نہیں ہے ۔۔یہ وہی باکس ہے جو آپ میرے پاس چھوڑ کر گئے تھے یہ کہہ کر کہ جب میں اس میں محبت بھر کر دوں گی آپ تب اسے واپس لیں گے۔۔تو آج میں نے اس میں بڑی محبت سے آپ کے لئے کھیر بنا کر اس میں بھری ہے۔۔۔ ٹیسٹ کریں". کنول نے متجسس ہو کر بتاتے ہوئے باکس اس کے ہاتھ سے لے کر ڈھکن کھولا تھا۔۔کھیر کی مہک ان کے گرد پھیلتی ہوئی بلال کی ناک سے ٹکرائی تھی۔۔

"واہ یہ تو بہت مزے کی لگ رہی ہے۔۔"

"صرف لگ نہیں رہی، ہے بھی"!.وہ ناراض ہوئی تھی۔۔وہ اس کی ناراضی پر قربان ہوا۔۔

"اچھا جی"! اس نے کہہ کر کھیر منہ میں ڈالی تو مٹھاس بھرا لذیذ ذائقہ اس کے منہ میں گھل گیا۔۔

"واقعی یہ تو بہت مزے کی ہے۔اور پھر اس میں تمہارا پیار شامل ہے تو کیوں نہ ہوتی". بلال نے چاہت سے تعریف کر اسے چھیڑا اور پھر اس کی ننھی پر لب رکھے

تھے۔۔وہ نظریں جھکا گئی۔تب بلال نے نیکلسٹ کا باکس اس کے سامنے کھولا تھا۔۔اس کی خوبصورتی دیکھ کر کنول کی نگاہیں خیرہ ہوئی تھیں۔۔

"یہ تو بہت پیارا ہے۔۔"اس نے دل سے تعریف کی۔

"ہاں مگر تم سے کم".اس نے شوخی نے آنکھ میچی تھی۔۔اس کی لوفرانہ حرکت پر اس کا منہ کھل گیا۔۔

"پہنا دوں؟"وہ اجازت مانگ رہا تھا۔۔اس نے سر اثبات میں ہلا دیا۔۔

"واؤ ہاؤ رومانٹک"!وہ خوشی سے جھوم اٹھا۔اور جلدی سے گھوم کر اس کے نازک گردن میں نیکلسٹ پہنایا تھا۔۔کنول گلے میں لٹکے اس کو چھو کر دھیما سا مسکرائی تھی۔۔بلال سامنے آیا اور نظر بھر کر اسے دیکھا تھا۔وہ کتنا خوش نصیب تھا کہ وہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔جس کا تصور اکثر وہ کیا کرتا تھا۔۔

بلال نے بے اختیار اسے سینے میں بھینچا تھا۔کنول نے اس کے سینے پر بڑے ہی استحقاق سے لب رکھے تھے۔۔جانے کتنی ہی دیر وہ اسے ساتھ لگائے کھڑا رہا تھا۔۔کھڑکی کے

فریم میں وہ دونوں فٹ ہوتے بے حد پیارا جوڑا لگ رہے تھے۔چاند ان دونوں کی محبت پر مسکرا رہا تھا۔۔یہ محبت یہ عقیدت۔۔یہ احساس کنول کو اور کسی کی آغوش میں نہیں مل سکتا تھا۔۔اسے کوئی بلال کی طرح نہیں چاہ سکتا تھا۔۔کوئی اس کے لئے اتنا انتظار نہیں کر سکتا تھا۔۔اس کی محبت بے مثل تھی۔۔صادق تھی۔۔اور اللہ صداقتوں بھری محبتوں کو ملاتا ضرور ہے۔۔

....

وہ گہری آہ بھر کر کمرے میں داخل ہوئی تو یہ کمرہ آج ایک ہفتے بعد اسے اجنبی لگا تھا۔۔شاید اس میں رہنے والا اجنبی بن گیا تھا۔۔وہ لڑکھڑاتے قدموں کو سہار کر آگے بڑھی تو ہلکی روشنی میں ڈوبا کمرہ خالی تھا۔وہ کچھ دیر کے لئے مطمئن ہوتی اندر آئی اور باتھ روم میں جھانکا۔۔وہ وہاں بھی نہیں تھا۔شاید کہیں باہر تھا۔مگر وہ کمرے میں آیا ضرور تھا کہ اس کی لوینڈر کلر کی شیروانی صوفے پر پھیلی ہوئی تھی۔۔۔وہ چینج کر کے پھر کہیں چلا گیا تھا۔۔وہ ڈریسنگ کے ساتھ لگ کر کھڑی ہو گئی۔۔رخ دروازے کی سمت تھا۔۔ایک نظر پورے کمرے میں دوڑائی۔۔سب کچھ ویسا ہی تھا۔جیسا وہ چھوڑ کر گئی

تھی۔۔مگر اس کے اندر بہت کچھ بدل گیا تھا۔۔ ویرانی اس کے وجود سے لپٹی ہوئی تھی۔۔وہ لب کچلتے ہوئے اس انتظار میں کھڑی ہو گئی کہ جیسے ہی فائقہ ممانی چائے بنا کر اپنے کمرے میں جائیں وہ اپنے کمرے میں چلی جائے۔۔۔اب اس کمرے میں کیا تھا ایسا جو وہ وہاں رکتی۔۔وہ سوچ رہی تھی کہ کوئی آہٹ ہوئی تھی۔۔وہ کچھ گھبرا گئی۔۔ذکاء اندر آ رہا تھا۔۔نایاب کے اندر بے چینی اتری۔۔وہ چلتے ہوئے آیا اور اسے اچانک وہاں دیکھ ٹھٹک کر رک گیا۔۔۔نایاب نے تھوک نگلا۔۔

"اگر ذرا سی بھی غیرت ہوئی نا تو میرے کمرے کی دہلیز پار مت کرنا"..ذکاء کے الفاظ اس کی سماعتوں میں گونجے تھے۔۔اور پھر اس نے آنکھیں میچ کر اپنے ٹوٹتے حوصلے بلند کیئے تھے۔۔۔اگر فائقہ ممانی آج اسے نہ بھیجتی تو وہ کبھی اس کمرے میں قدم نہیں رکھتی۔۔خود ترسی کا شکار ہو کر نایاب نے آنسوؤں کو پیا تھا۔۔۔

"وہ ممانی جان نے زبردستی بھیج دیا مجھے یہاں۔۔کہ مہمان ہیں تو وہ کوئی ایشو نہیں چاہتیں۔۔کچھ دیر کے لئے آئی ہوں۔۔۔ جیسے ہی سب سو جائیں گے میں واپس چلی جاؤں گی

۔۔آپ بے فکر رہیں۔۔میں یہاں بس ایک کونے میں کھڑی ہوں۔۔آپ کو پریشانی نہیں ہو گی۔۔"

اسے رونا آ رہا تھا۔۔مگر وہ روئی نہیں تھی۔۔اس نے مضبوط بن کر سنجیدگی سے بات کی تھی۔۔ذکاء نے خاموشی سے اسے سنا اور پھر آگے بڑھ کر فون چارج پر لگایا۔۔نایاب کو حیرت ہوئی تھی۔۔وہ کچھ نہیں بولا تھا۔وہ تو سوچ بیٹھی تھی وہ غصے میں آ کر اسے سنا دے گا۔۔طعنے دے گا۔۔اپنی بھڑاس نکالے گا۔۔مگر وہ اب فون چارج پر لگانے کے بعد ٹیبل کی سمت گیا تھا اور ڈرو سے ایک فائل نکال کر اس کے کچھ صفحات الٹے تھے۔۔کچھ دیر اس پر نظر ثانی کے بعد اس نے پین اٹھا کر سائن کیا تھا۔۔نایاب کے دل کو دھڑکا لگا ۔۔کہیں وہ طلاق نامہ تو نہیں۔۔وہ اس کی ہر حرکت کو کن اکھیوں سے دیکھ رہی تھی ۔۔فائل بند کر کے اس نے پھر سے ڈرو میں رکھی اور مڑ کر سائیڈ ٹیبل پر رکھے جگ سے پانی ڈال کر پیا۔۔پھر گھوم کر بستر کی دوسری جانب گیا اور اس کے دراز کو کھول کر جھک گیا۔۔اس دوران اس نے ایک بار بھی نایاب کو نہیں دیکھا تھا۔۔بلکہ ایسے نظر انداز کیا

تھا جیسے وہ وہاں ہو ہی نہ۔۔نایاب نے رخ موڑ کر انگلی کے پوروں پر آنکھوں کی نمی چنی تھی۔۔پھر اس نے وقت دیکھا ۔۔اسے پندرہ منٹ وہاں کھڑے ہوئے گزر چکے تھے۔۔

”اب تو ممانی جان کمرے میں جا چکی ہونگیں ۔۔“اس نے خود کلامی کی اور ذکاء کو مصروف دیکھ کر باہر جانے کی تیاری پکڑی تھی ۔۔مگر پھر ذکاء ایک دم سیدھا ہوا تھا اور مڑ کر اسے دیکھا تھا۔۔وہ جاتے جاتے رک گئی ۔۔ وہ سر جھکائے ہاتھ میں کچھ پکڑے اسی کی سمت آ رہا تھا ۔۔نایاب نے استعجاب سے اسے دیکھا۔۔جب وہ عین اس کے سامنے آن رکا اور پھر اسے دیکھا۔۔اس کی آنکھیں عجیب تھی۔۔وہ خاموش تھا۔۔نایاب کو کچھ کھٹکا تھا۔۔اس کے بھینچے جبڑے اور گہری خاموشی پر وہ ڈری تھی۔۔

”میں جا ہی رہی تھی ۔“اس نے وضاحت کی ۔۔ذکاء نے سنا ہی نہیں ۔۔اس نے ہاتھ میں لائی وہ چیز نکالی اور بہت پیار سے اس کا ہاتھ تھام کر اس کی کلائی میں چڑھا دی۔۔۔نایاب نے نافہمی سے اسے دیکھ اپنی کلائی کو دیکھا ۔۔جس میں اب چوڑیوں کے ساتھ دو قیمتی اور حسین کنگن بھی سجے ہوئے تھے۔۔

”یہ ؟“

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"شی "!.وہ ہکا بکا کھڑی کچھ کہنے لگی تھی مگر ذکاء نے اس کے لبوں پہ انگلی رکھ اسے چپ کرا دیا۔۔۔اس کے وجود میں سینسنی دوڑ گئی۔۔اسے ذکاء کا رویہ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔۔

"یہ تمہاری منہ دکھائی ہے ۔۔"اس نے نظر اٹھا کر کہا تو وہ بالکل بدلا ہوا ذکاء تھا۔۔جس کی آنکھوں میں محبت کا سرور اترا ہوا تھا۔۔نایاب ان آنکھوں کی تحریر پڑھ کر دنگ کھڑی رہی۔۔۔

"اب کیوں دے رہے ہیں ۔۔؟"اس کے لبوں سے سراسراتا ہوا سوال نکلا تھا ۔۔وہ کہنا چاہتی تھی اب کیا فائدہ تھا۔۔ہر شے اپنے وقت پر ہی اچھی لگتی ہے۔۔۔ وقت گزرنے کے بعد ملی گئی عنایتیں بے مول رہ جاتی ہیں۔

"دینا تو بہت پہلے ہی تھا۔۔کافی وقت سے لے کر رکھا ہوا تھا۔۔مگر صحیح موقع نہیں مل پایا۔۔آج سوچا اسے اس کے اصل مقام تک پہنچا دوں۔۔"

ذکاء نے مبہوت نظریں اس کے چہرے پر ٹکائے اس کی گال کو نرمی سے چھوا تھا۔۔وہ برف بن گئی ۔

"یہ صحیح موقع اور صحیح مقام نہیں ہے ذکاء۔۔اس پر میرا حق نہیں بنتا۔۔یہ آپ رکھ لیں واپس"۔اس کے اندر طوفان اٹھ رہے تھے۔۔سب کچھ عقل و شعور سے بالاتر ہو رہا تھا ۔۔نفی میں سر ہلاتے ہوئے نایاب نے اپنی کلائی سے کنگن نکالنے چاہے پر ذکاء کے اس کی جانب بڑھتے دو قدم ہی اسے ڈریسنگ سے پن کر گئے تھے ۔۔وہ لڑکھڑاتی ہوئی پیچھے لگی تو پورا ڈریسنگ ہل کر رہ گیا ۔۔کانچ کے پرفیوم گرے تھے۔۔وہ بوکھلا گئی۔۔گھبرا کر اسے دیکھا وہ اس کے بہت قریب تھا ۔۔ اس کا سانس رکنے لگا۔۔

"ذکاء پیچھے ہٹیں۔۔مجھے جانا ہے ۔۔ آپ مجھے ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔"وہ بری طرح ہڑبڑا گئی تھی۔۔ڈر کر اسے پیچھے ہٹایا اور سرعت سے اس کی سائیڈ سے نکلی۔۔مگر ذکاء کے ہاتھ میں اس کی کلائی دب چکی تھی ۔۔وہ سہم گئی ۔۔

"تم میری اجازت کے بنا میرے کمرے سے نہیں جا سکتی ۔۔"وہ سنجیدگی اور کچھ ترچھے انداز میں بولا تھا۔۔نایاب کو اچنبھا ہوا۔۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے ذکاء ۔۔پہلے کمرے میں آنے سے منع کیا تھا اب جانے سے منع کر رہے ہیں ۔" وہ جھنجھلا گئی۔۔

"ہاں کیا تھا آنے سے۔مگر پھر بھی تم آئی نا آج۔۔تو اب میں جانے سے منع کر رہا ہوں ۔۔"

"اور میں جاؤں گی آج"!اس نے اٹل لہجے میں کہا اور ہاتھ چھڑا لیا۔۔

"ٹھیک ہے جاؤ۔۔لیکن یہ سوچ کر جانا کہ میں تمہیں واپس اٹھا کر لے آؤں گا۔۔اور مجھے کوئی روکے گا بھی نہیں ۔۔۔وہ تو اچھا ہوا ماما نے تمہیں آج اس کمرے میں زبردستی بھیجنے کا یہ کام کر دیا ورنہ میں تو سیدھا دادو کے پاس جانے والا تھا آج کہ بھئی باقی پوتوں کو تو ان کی بیویاں دلا دی ہیں ۔۔مجھے بھی میری بیوی واپس سونپ دیں۔۔ میرا بھی کوئی اتنا قصور تو نہیں تھا جس کی اتنی لمبی سزا کاٹ لی ہے میں نے۔۔"اس نے مسکراتے ہوئے پرشوق لہجے میں کہتے نایاب پر حیرانیوں کے پہاڑ توڑے تھے۔۔۔وہ سچ میں کوئی مختلف ذکاء تھا۔۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ؟"وہ بے یقینی سے اسے دیکھنے لگی تھی ۔۔

"وہی جو بہت پہلے کہنا چاہتا تھا ۔۔مانا کہ بہت دیر کر دی ہے مگر اب کہے بنا رہ نہیں سکتا ۔۔میں کافی سالوں سے یہ احساس دل میں دبائے بیٹھا ہوں نایاب ۔۔اب میں اس میں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

تمہیں شریک کرنا چاہتا ہوں۔۔"وہ دھیرے سے چل کر پھر اس کے پاس آیا تھا۔۔وہ گردن اونچی کر کے منجمد کھڑی رہی۔۔اس نے نرمی سے اس کا ہاتھ تھاما اور اس پر کچھ جھکاؤ بڑھایا۔۔وہ پتھر کی بن گئی۔۔

"آئی لو یو"!ذکاء کے منہ سے نکلے ان غیر متوقع لفظوں نے اسے لمحہ بھر کو ساکت کر دیا تھا۔۔وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔۔اس کے پاس تھا۔۔اور نایاب نے کبھی اس کی آنکھوں کو ایسے نہیں پڑھا تھا جیسے آج پڑھ رہی تھی۔۔شاید وہ اس کے قریب تھا اس لیئے۔۔اور وہ اس کے جواب کا منتظر تھا۔۔وہ بدلے میں اس کا جواب سننا چاہتا تھا۔۔مگر وہ کچھ بول ہی نہ پائی تھی۔۔۔وہ گنگ تھی۔۔

ذکاء اس کی خاموشی اور ہونق پن پر مسکرا دیا۔

"ادھر آؤ یہاں بیٹھو"!ذکاء اسے لے کر بستر کی جانب گیا اور اسے بٹھا کر خود اس کے قدموں میں بیٹھا۔۔وہ حیران پر حیران ہو رہی تھی۔۔

"نایاب میں تم سے محبت کرتا ہوں۔آج سے نہیں تب سے جب تم پہلی بار پھپھو کے ساتھ اس گھر میں رہنے آئی تھی۔۔تم مجھے تب ہی بہت اچھی لگی تھی۔۔۔پتا نہیں چلا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کب تم میرے دل میں بسنے لگی۔۔۔اور پھر تمہارا رحجان زوار کی طرف ہوتا گیا۔۔تم دونوں کی دوستی اتنی گہری ہو گئی تھی کہ مجھے اکثر لگنے لگا تم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہو۔۔۔"اس کی بات پر نایاب نے کچھ کہنا چاہا مگر اس نے روک دیا۔۔

"ہاں یہ میری غلطی تھی۔۔کہ مُجھے ایسا لگتا تھا۔۔اور اب تک لگتا آ رہا تھا۔۔میں نے سوچا میں اپنی خاموش محبت کو ہمیشہ خاموش رکھوں گا اور کبھی اس بات کا ذکر نہیں کروں گا۔۔۔پھر تمہارا رشتہ طے ہو گیا۔۔مجھے حیرت تھی زوار اتنا سکون سے کیسے گھوم رہا ہے ۔۔اور پھر میں نے ماما سے بات کی تمہارے اور زوار کی۔مگر ماما تمہیں میری مناسبت سے اپنی بہو بنانا چاہتی تھیں۔۔انھوں نے کافی سالوں سے اس بات کو لے کر میری ناک میں دم کر رکھا تھا۔خیر تمہارا نکاح اچانک ٹوٹا تو دادو نے مُجھے کہا۔۔یقین مانو میں نے صرف زوار کے لئے دادو کو انکار کیا تھا۔مگر جب زوار نے بھی انکار کر دیا اور سب کے سامنے کہا کہ وہ تمہیں بہن سمجھتا ہے تو میں بتا نہیں سکتا میرے دل کو کتنا سکون پہنچا تھا۔اس کے بعد میں نے دادو سے دوبارہ کہا کہ میں تم سے نکاح کرنے کو تیار ہوں۔۔۔اور میں بہت خوش تھا۔۔لیکن پھر مجھے اس بات کی پریشانی ہو گئی تھی کہ تمہارے دل کا کیا۔۔۔؟

شاید تم زوار کو ہی چاہتی ہوں گی ۔۔اور اس کے بعد میں نے ہمارے رشتے کو بڑھایا نہیں ۔۔وہیں روک دیا اس امید پر کہ تمہارے دل کی بات سامنے آ جائے ۔۔میں تم پر زور زبردستی سے مسلط کیسے ہوتا نایاب ۔۔تمہاری بھی اپنی چوئس اور خواہشات تھیں۔۔میں نے تم سے دور رہنے میں ہی بھلائی سمجھی۔۔اور تم نے بھی تو کبھی مجھے نہیں معلوم پڑنے دیا کہ تمہارے دل میں کیا ہے ۔۔وہ جاننا چاہتا تھا۔۔اسی لئے تم سے فاصلے پر رہا کہ تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہ ہو جائے ۔۔"ذکاء نے اس کے قدموں میں بیٹھ کر دل کی تمام بات کہہ ڈالی تھی۔۔نایاب خاموشی سے اسے سنتی رہی۔۔۔

"اور اگر میں کہہ دیتی مجھے زوار سے محبت ہے تو؟"جانے کیوں اس نے غصے سے سوال کیا تھا۔

"تو میں تمہیں چھوڑ دیتا۔"اس نے صاف گوئی سے کہا تھا۔

"چھوڑ تو آپ اب بھی رہے تھے مُجھے".اس نے ذکاء کو پیچھے دھکیلا تھا۔۔

"کس نے کہا؟"ذکاء نے اس کی کلائی پکڑ لی۔۔

”میرے دل نے“.اس نے غصے سے ہاتھ چھڑا لیا۔

”تمہارا دل بہت غلط بیانیاں کرتا ہے۔۔۔ سمجھا لو اسے .میں تمہیں چھوڑنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا نایاب۔۔تم میری روح میں اتری ہوئی ہو۔“ اس نے شدت سے ابکی بار اظہار کیا تھا۔

”جھوٹ“!نایاب نے لمحوں میں بھرائے دل سے اسے پیچھے ہٹایا تھا۔۔

”سچ“! وہ اس کے گالوں کو تھام کر یقین دلانے لگا۔۔نایاب نے رک کر خفا آنکھیں اس کی آنکھوں میں ڈالیں۔۔

”اور وہ جو فون پر کسی گرل فرینڈ سے مسیجز میں لگے رہتے ہیں۔۔؟“آج وہ سن رہا تھا تو نایاب سب کچھ سنا دینا چاہتی تھی۔۔بہت سی شکایت تھیں اس کے پاس۔۔

”میری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے۔“وہ جھلایا۔

”یہ بھی جھوٹ“.وہ رونے والی ہو گئی۔

”رکو۔۔“وہ!اٹھ کر فون چارجر سے اتار لایا اور اس کے حوالے کیا۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

”لو چیک کر لو“!

”مجھے نہیں کرنا۔۔میرے سامنے کی بات ہے جو آپ ہر وقت مسیجز پر بزی رہتے ہیں ۔ “وہ ناراضگی سے منہ موڑ گئی۔۔

”ارے وہ تو میرا دوست ہے سفیان ۔۔وہ تمہارے بارے میں میرے جذبات جانتا ہے اور اکثر وہ مجھے کہتا رہتا ہے کہ میں تم سے محبت کا اظہار کروں۔۔اسی بات پر ہماری بحث ہوتی ہے ۔چاہو تو اس کے مسیجز دکھا دیتا ہوں تمہیں ۔۔پھر تو یقین آئے گا نا۔“ ذکاء نے کہا تو اس نے پلکیں اٹھا کر اسے دیکھا ۔۔

”اب ایسے گھائل کرتی نظروں سے دیکھو گی تو معاملہ آوٹ آف کنڑول ہو جائے گا ۔۔“ذکاء نے خمار زدہ لہجے میں کہہ کر اسے کے ہوش اڑائے تھے۔۔وہ یک دم گھبرا کر اٹھی ۔۔

”مجھے جانا ہے“.اس پر گھبراہٹ کا غلبہ آیا تھا ۔۔ذکاء نے اسے لب بھینچے گھورا۔۔

”اب تم مجھے غصہ دلا رہی ہو۔۔“

"کونسی نئ بات ہے۔۔" وہ بول کر ہٹ گئی۔۔ذکاء نے یک دم اسے عقب سے پکڑ لیا اور اس کی گردن پر لب رکھے۔۔وہ تھرا اٹھی۔۔یہ پہلی بے باکی تھی جو اس شخص نے کی تھی جس کے لئے اکثر مہر کہتی تھی۔۔وہ بہت ان رومانٹک انسان ہیں۔۔جن کے پاس تو کوئی روکھی سوکھی بیوی جانی چاہیے۔۔ نایاب کو آج یہ الفاظ یاد آئے تھے۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ ؟" نایاب نے اپنا آپ چھڑایا تھا۔۔وہ دلفریبی سے ہنس پڑا۔۔

"ارے میری بیوی اتنی خوبصورت لگ رہی ہے۔۔جب سے تیار ہوئی ہے میرے دل پر چھریاں چلا رہی ہے۔کیوں نہ میں تحسین دوں۔۔"

"یہ بھی جھوٹ ہے۔۔میں کوئی خوبصورت نہیں لگ رہی۔۔مجھے پتا ہے۔۔" وہ بگڑی تھی۔۔

"کوئی بات نہیں اب ہو جاؤ گی خوبصورت۔" وہ پھر سے اس کے قریب ہوا اور اس پر جھک گیا۔۔اور وہ ٹھیک کہہ رہا تھا۔۔نایاب اس کی محبت کے ہر انداز پر خوبصورت ہوتی گئی تھی۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"آئی لو یو ٹو ذکاء۔۔۔ !میں بس زوار کی اچھی دوست تھی ہمیشہ ۔۔میرے دل میں بھی شروع سے ہی میر ذکاء کا راج تھا۔۔"ذکاء کی بے خودی سے گھبراتے ہوئے اس نے جواب دے دیا تھا۔۔۔وہ مبہوت ہو کر مسکرایا۔۔

"شکریہ"!اس نے نایاب کی پیشانی چومی اور اسے گلے سے لگا لیا۔۔ذکاء نے بھی اپنا چاند سمیٹ لیا تھا۔۔اور نایاب آج خود کو سب سے خوش نصیب لڑکی سمجھ رہی تھی۔۔۔صبح کا اجالا ان کی بھی زندگی کو نیا موڑ دینے کو تیار کھڑا تھا۔۔۔

بعض فیصلوں کا اختیار اگر رب کو سونپا جائے تو وہ حیران کن راستوں سے گزار کر آپ کو سب کچھ عطا کر دیتا ہے۔۔۔

ختم شد۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels